احادیث کی گیارہ کتابوں

بخاری مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد، ابنِ ماجہ۔ سُنن امام مالک۔ امام احمد، نسائی شریف، امام شافعی امام بیہقی اور دارمی سے ماخوذ

مظاہرِ حق

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ شریف

المعروف

احسن الہدایات

عزیز المرقات الیٰ مطالبِ مشکوٰۃ

مترجمہ مولوی نذیر الحق صاحب میرٹھی

و

بہ تصحیح تحشیہ تام و تنقیح مالا کلام از مولانا مفتی عبد العزیز خطیب جامع مزنگ لاہور

ناشران

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

احادیث کی گیارہ کتابوں

بخاری مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ سنن امام مالک۔ امام احمد،
امام شافعی۔ امام بیہقی اور دارمی سے ماخوذ

مظاہر حق

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ شریف

المعروف

احسن الہدایات

عزیز المرقات الیٰ مطالب مشکوٰۃ

مترجمہ مولوی نذیر الحق صاحب میرٹھی

و

بہ تصحیح تحشیہ تام و تنقیح مالاکلام از مولانا مفتی عبد العزیز خطیب جامع مزنگ لاہور

ناشران

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل۔ بل روڈ۔ لاہور

طابع	ملک محمد عارف
ناشران	ملک دین محمد اینڈ سنز
مقام اشاعت	اشاعت منزل بل روڈ لاہور - ۷
مطبوعہ	دین محمدی پریس لاہور
تعداد طبع	۱۰۰۰
ہدیہ	جلد دوئم مجلد دس روپے
ہدیہ	مکمل سٹ چار جلدوں میں مجلد چالیس روپے

فہرست ترمذی ربع سوئم

جلد ۳

کتاب القصاص

كِتَابُ الْقِصَاص

قصاص کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهٖ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پہلی فصل

(۱) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کسی مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں۔ خون بہانا حلال نہیں مگر ان تین باتوں میں سے کسی ایک کے سبب۔ ایک تو قتل عمد، ایسا قاتل قتل کیا جائے۔ دوسرے بیاہا ہوا زانی سنگسار کیا جائے۔ تیسرے دین کو ترک کرنے والا مرتد کو قتل کیا جائے۔" اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن ہمیشہ اپنے دین سے فراخی وکشادگی میں رہتا ہے۔ جب تک وہ خون حرام کو نہیں پہونچتا۔"

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۴) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

نے فرمایا۔ قیامت کے دن بندوں کے حقوق میں سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ کیا جائیگا۔" اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۴) اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر مجھے ایک کافر ملے ہم آپس میں لڑیں کافر میرے دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ پر تلوار مارے اور پھر ایک درخت کے ساتھ مجھ سے پناہ مانگے اور کہے کہ اللہ کے لئے مسلمان ہوا۔ تو فرمائیے اس بارے میں کیا حکم ہے؟ ایک روایت میں یوں ہے کہ جب میں نے اس کو قتل کرنا چاہا، تو اس نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا۔ کیا میں یہ کہنے کے بعد بھی اس کو قتل کر دوں؟ فرمایا نہیں، اس کو قتل نہ کر۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ فرمایا یہ ٹھیک ہے، مگر پھر بھی تو اس کو قتل نہ کر، اگر اس حالت میں تو اس کو قتل کرے گا۔ تو تیرے قتل کرنے سے پہلے وہ تیرے مرتبہ میں ہوگا۔ اور تو اس کے کلمہ کہنے سے پہلے اس کے مرتبہ میں ہوگا[۱] اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵ مقداد فضلاء، اور نجباء، اور کبار صحابہ سے ہیں اور اسلام لانے میں آپ چھٹے تھے۔ بدر اور تمام مشاہد میں شامل تھے۔ ان کے باپ کا نام عمرو بن ثعلبہ ہے کندی یا حضرمی ہیں اور حلیف اسود بن یغوث زہری ہے۔ اس لئے ان کو ابن الاسود کہتے ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) عبدالعزیز مصحح عفی عنہ

۱؎ یعنی جس طرح تو اس کے مارنے سے پہلے معصوم الدم تھا اب وہ بسبب اسلام لانے کے معصوم الدم ہوگیا اور تو غیر معصوم الدم ہوا بسبب اس کے مارنے کے جیسا کہ وہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا۔ (مترجم)

(۵) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهٗ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهٗ مِرَارًا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۵) اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے لوگوں سے جہاد کرنے کے لئے بھیجا۔ میں نے ان کے ایک آدمی کو مارنے کا ارادہ کیا۔ کہ اس کو نیزہ سے ماروں۔ اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا۔ مگر میں نے اس کو نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس واقعہ کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو نے اس حال میں اس کو قتل کر دیا۔ کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کلمہ تو اس نے اپنی جان کے بچاؤ کے لئے پڑھا تھا۔ فرمایا۔ تو نے اس کا دل کیوں نہ چیر ا کہ تو دیکھ لیتا۔ (اس نے کس ارادہ سے کلمہ پڑھا ہے) اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ جندب بن عبد اللہ بجلی کی روایت میں یوں ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت یہ کلمہ قیامت کے دن اپنے کہنے والے کی طرف سے جھگڑتا ہوا آئے گا تو اس وقت کیا جواب دیگا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ے مقرب درگاہ و محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا ۔

(۶) اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص امن کا عہد کئے ہوئے آدمی کو قتل کر دے تو وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائیگا اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَ مَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِیْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا فِيْهَا اَبَدًا وَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِیْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَ الَّذِیْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِی النَّارِ - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

(۹) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۷) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کیا۔ وہ دوزخ کی آگ میں جلے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں گرتا رہے گا۔ اور اس میں سے کبھی نہ نکلے گا۔ جس نے زہر پی کر خودکشی کی، اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا، وہ دوزخ کی آگ میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اس میں سے کبھی نہ نکلے گا۔ اور جس نے کسی تیز آبدار آلہ سے خودکشی کی تو وہ آلہ دوزخ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ ہمیشہ اس کو اپنے پیٹ میں بھونکتا رہے گا اور اس میں سے کبھی نہ نکلے گا۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۸) اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کرے وہ دوزخ میں اپنا گلا گھونٹے گا۔ اور جو شخص نیزہ اپنے تئیں مارے گا۔ تو وہ دوزخ میں بھی نیزہ مارے گا۔" اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

(۹) اور جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا کہ اس کو زخم لگا تھا اس نے بے صبری کی اور چھری لے کر اپنا زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا۔ اس سے اتنا خون بہا[ع] کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ میرے بندے نے اپنے نفس کو ہلاک کرنے میں جلدی کی، سو میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ع نہ رکا یا نہ تھما خون ۱۲ مصحح

(۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ طُفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَّرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَّ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۱۰) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت کی تو طفیل بن عمر دوسی اور اس کی قوم کے ایک آدمی نے بھی آپ کی طرف ہجرت کی۔ وہ وہ شخص مریض ہوا، اس سے بے قرار و بے صبر ہوگیا۔ اس نے اپنے تیروں کے ایک پیکان سے اپنی انگلیوں کا جوڑ کاٹ ڈالا۔ اس سے اس کے دونوں ہاتھوں سے خون جاری ہوگیا یہاں تک کہ وہ مرگیا۔ طفیل نے خواب میں اس کو اچھی ہیئت میں دیکھا اور دیکھا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ ڈھانپے ہوئے ہے۔ طفیل نے اس سے پوچھا تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کے سبب اللہ تعالےٰ نے مجھے بخش دیا۔ طفیل نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ تو دونوں ہاتھ ڈھانکے ہوئے ہے؟ کہا مجھ سے کہا گیا کہ ان کو ہم ہرگز درست نہ کریں گے عہ اس خواب کا ذکر طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے دعا کی۔ اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخشدے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

لہ صحابی ہیں۔ اسلام لائے اور تصدیق کی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مکرمہ میں۔ پھر اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ پھر جب حضورؐ نے ہجرت کی تو حضورؐ کے پاس آگئے اور تا وقت وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملازم رہے اور یمامہ میں شہید کئے گئے۔ سنہ ۱۱ھ میں اور بعض سال یرموک حضرت عمر کی خلافت میں بیان کیا ہے اور اہل حجاز میں ان کا لقب ذوالنور ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی قوم کی تبلیغ کے لئے بھیجا تو عرض کیا کہ مجھے کوئی نشان مرحمت فرمائیں۔ تاکہ اسکی وجہ سے ان کو دعوت اسلام کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ یا اللہ اس کو نور عطا فرما۔ تو ان کی دو آنکھوں کے درمیان نور ظاہر ہوا۔ پھر عرض کیا کہ میں ڈرتا ہوں کہ لوگ کہیں گے یہ مثلہ ہے۔ پس وہ نور ان کے تازیانہ میں منتقل ہوگیا

عہ صلی اللہ علیہ وسلم

پس وہ تازیانہ اندھیری رات میں روشن ہو جاتا تھا۔ پس اس نے اپنی قوم کو دعوت اسلام کی۔ اس کا باپ تو مسلمان ہو گیا مگر ماں اسلام نہ لائی ۱۲ اشعۃ اللمعات، مصحح عفا اللہ عنہ

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَۃُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتَلَ مِنْ هُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَهْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ یَعْنِیْ مَعْنَاہُ۔

(۱۱) اور ابی شریح کعبی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔" اے خزاعہ قبیلہ کے لوگو! تم نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا ہے اور خدا کی قسم میں قتل کے مقدمہ میں خون بہا دلانے والا ہوں۔ قتل کرنیکے بعد اس کے وارثوں کو، پس اس کے وارثوں کو دو باتوں کا اختیار ہے۔ وہ چاہیں تو قاتل کو مار ڈالیں۔ اور چاہیں تو خون بہا لے لیں۔ اس کو ترمذی اور شافعی نے روایت کیا ہے۔ اور شرح السنۃ نے شافعی کی اسناد سے روایت کیا ہے اور اس امر کی تصریح کی ہے۔ کہ یہ بخاری و مسلم میں ابی شریح سے نہیں ہے۔ اس کو دونوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے یعنی اس روایت کو معنًا۔

(۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِکِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَهُوْدِیُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا فَجِیْئَ بِالْیَهُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ لڑکی سے پوچھا گیا یہ معاملہ تیرے ساتھ کس نے کیا ہے؟ جن جن پر گمان تھا۔ ان کا نام لیا گیا۔ یہاں تک کہ اس یہودی کا بھی نام لیا گیا۔ لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں یہی یہودی ہے۔ سو وہ یہودی حاضر کیا گیا۔ اس یہودی نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر پتھروں سے کچل دیا گیا۔" اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۳) وَعَنْہُ قَالَ کَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَهِیَ عَمَّۃُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

(۱۳) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رحمہ اللہ کی پھوپھی ربیع نے ایک انصاری لڑکی کے دانت توڑ دیئے۔ اس لڑکی کے وارث

فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۴) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے قصاص کا حکم دیا۔ اس پر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خدا کی قسم یوں نہ ہوگا۔ اس کے دانت نہ توڑے جائیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا حکم بدلہ لینا ہی ہے۔ یہ سُن کر قوم رضا مند ہوگئی اور دیت قبول کر لی۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعضے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالے ان کی قسم کو پورا کرے۔

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۴) اور ابی جحیفہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے کہ قرآن میں نہیں۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس نے اناج اور جان کو پیدا کیا۔ میرے پاس وہی چیز ہے جو قرآن میں ہے۔ مگر اس کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو کتاب اللہ کو سمجھنے کی صلاحیت ہو۔ اور ہمارے پاس وہ چیز بھی ہے جو کاغذ میں لکھی ہوئی ہے؛ میں نے کہا کاغذ میں کیا لکھا ہوا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خون بہا اور اُسکا حکم۔ چھڑانا قیدی کو اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ نہ قتل کیا جائے (سوائے ذمی کے)۔ اسکو بخاری نے نقل کیا ہے۔

ے صغار صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت حد بلوغ کو نہ پہنچے تھے۔ پھر کوفہ میں مقیم ہوئے اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بیت المال پر مقرر فرمایا۔ اور انہوں نے کوفہ میں ۷۴ھ کو انتقال فرمایا۔ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

لمہ مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اکثر علماء کا یہ ہے کہ مسلمان ذمی کے بدلے مارا جاوے اور دلیل ان کی اور حدیث ہے جو مرقاۃ میں مذکور ہے اور سوال مذکور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے اس لئے کیا کہ شیعہ کہتے ہیں۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اہل بیت کو خصوصاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کچھ اسرار علم وحی کے بتلائے ہیں کہ نہیں ذکر کئے وہ غیر ان کے سے یا اس لئے پوچھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں حضرت علی کے برابر علم اور تحقیق کسی میں نہیں پائی جاتی تھی۔ پس قسم کھائی حضرت علی نے کہ یہ بات نہیں ہے، یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا ہے مجھ کو ساتھ تبلیغ اور ارشاد کے سوائے اور لوگوں کے میرے پاس نہیں ہے بسوائے قرآن کے اور اس کاغذ لکھے ہوئے کے اور واقع ہوا ہے تفاوت (فرق) سمجھ کی جہت سے اور بسبب استعداد اور استنباط کے پس جو کوئی دیا گیا سمجھ اور ادراک اور سوجھ معانی قرآن میں کھولے گئے اس پر ابواب علوم کے ۱۲ ع : ح : مظاہر حق

دیلمی کی حدیث میں آیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ اَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُهَا عُمَرُ حِيْطَانُهَا عثمان سَقْفُهَا وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔ میں علم کا شہر ہوں ابوبکر اس کی نیویں ہیں۔ عمر اس کی دیواریں ہیں۔ عثمان اس کا چھت ہیں۔ علی اس کا دروازہ ہیں ؓ۔ بعض نے بتایا کہ میں علم کا شہر ہوں وَعَلِیٌّ بَابُهَا۔ اور اس کا دروازہ بلند ہے مگر یہ شاذ ہے ۱۲ براہین قاطعہ ترجمہ فارسی صواعق محرقہ، (تفصیل اربعین عزیزی مرتبہ خاکسار میں ہے)، مصحح عفا اللہ عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ وَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ وَ هُوَ الْاَصَحُّ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ

دوسری فصل

(۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ کے نزدیک دنیا کا زوال زیادہ آسان ہے۔ کسی مرد مسلمان کے قتل سے"۔ اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ بعض راویوں نے اس کو موقوف بتلایا ہے۔ اور یہی بات صحیح ہے۔ اس کو ابن ماجہ نے براء بن عازب سے روایت کیا ہے۔

(۲) اور ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر آسمان والے اور زمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے پر جمع ہوں۔

لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

تو اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں اُلٹا ڈالے گا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۷) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْئُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهٗ وَ رَأْسُهٗ بِيَدِهٖ وَ اَوْدَاجُهٗ تَشْخُبُ دَمًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَتَلَنِيْ حَتّٰى يُدْنِيَهٗ مِنَ الْعَرْشِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ -

(۱۷) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن مقتول اس حالت میں آئے گا۔ کہ قاتل کی پیشانی اور اُس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس کی رگوں سے خون بہتا ہوگا۔ اور وہ کہتا ہوگا۔ اے میرے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ میری فریادرسی کر۔ حتیٰ کہ عرش کے نزدیک ہو جائے گا۔ اس کو ترمذی۔ نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۸) وَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَ اللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَ لَا اِسْلَامٍ وَ لَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

(۱۸) اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ جن دنوں میں بلوائیوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر ہجوم کیا تھا۔ اس دن آپ گھر کے اوپر چڑھے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ کسی مرد مسلمان کا خون بہانا تین باتوں میں سے کسی بات کے علاوہ حرام ہے۔ شادی شدہ شخص زنا کرے یا اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے اور یا کسی کو ناحق قتل کرے۔ وہ اس کے بدلہ میں مارا جائے گا۔ خدا کی قسم میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں کبھی زنا کیا اور نہ اسلام میں۔ نہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے بعد مرتد ہوا۔ اور نہ میں نے کسی کو قتل کیا۔

اللّٰہُ فِیْھِمْ تَقْتُلُوْنَنِیْ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ النَّسَائِیُّ وَ اِبْنُ مَاجَۃَ وَ لِلدَّارِمِیِّ لَفْظُ الْحَدِیْثِ

جس کو اللہ نے حرام کیا۔ پس تم مجھے ان تین باتوں میں سے کسی بات کے عوض قتل کرتے ہو؟ اس کو ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، دارمی نے بھی حدیث کے یہی لفظ روایت کئے ہیں۔

(حاشیہ حدیث ۱۸) ؎ ان کا نام سعد ہے کنیت سے مشہور ہیں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے اور ان کی کنیت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی بوجہ صغر سنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حدیث نہ ہوا۔ اس لئے ان کو بعد صحابہ کے ذکر کیا گیا۔ ابن عبد البر نے انکو صحابہ میں شمار کیا اور بعد ازاں کہا عالم اجل اور خیار تابعین سے ہیں ۱۰۰ھ میں انتقال فرمایا (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۱۹) وَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۵) اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا" مومن ہمیشہ نیکی کی طرف جلدی کرنے والا ہے۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتا ہے۔ جب تک وہ خون حرام نہ کرے اور جب وہ قتل ناحق کرتا ہے تو تھک جاتا ہے"۔ (وہ نیکی سے باز رہتا ہے) اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۲۰) وَعَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ

(۶) اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" امید ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر گناہ معاف کردیگا، مگر دو شخصوں کی مغفرت نہ ہوگی۔ ایک تو وہ جو شرک کی حالت میں مرا۔ دوسرا وہ جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا"۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَ لَا یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ

(۷) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" مسجدوں میں حدیں قائم نہ کرنی چاہییں۔ اور اولاد کا قصاص باپ سے لیا جائے" اسکو ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۲۲) وَ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ

(۸) اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ

؎ انکے نام میں اختلاف ہے بعض نے عمارہ بن یثربی تمیمی بعض رفاعہ یا تیمی ان اولاد امراء القیس ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِىْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِىْ مَعَكَ قَالَ ابْنِىْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِىْ عَلَيْكَ وَ لَا تَجْنِىْ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَ النَّسَائِىُّ وَ زَادَ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِىْ اَوَّلِهٖ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِىْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى اَبِىْ الَّذِىْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِىْ اُعَالِجُ الَّذِىْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّىْ طَبِيْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَ اللهُ الطَّبِيْبُ۔

(۲۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنْ اِبْنِهٖ وَ لَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ ضَعَّفَهٗ۔

(۲۴) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ

میں اپنے والد کے ہمراہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے ہمراہ کون ہے؟ عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے۔ اس کے گواہ رہیئے۔ فرمایا۔ خبردار رہ یہ تجھ پر گناہ نہیں کرے گا۔ اور نہ تو اس پر گناہ کرے گا۔ اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ شرح السنۃ نے اس میں شروع میں اتنا زیادہ کیا ہے۔ ابورمثہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں اپنے باپ کے ہمراہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ میرے باپ نے مُہر نبوت کو دیکھ لیا جو آپ کی پشت مبارک پر تھی۔ میرے باپ نے عرض کیا۔ کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کا علاج کروں۔ اس لئے کہ میں طبیب ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تو رفیق ہے اور اللہ طبیب ہے۔

(۹) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ قصاص لیتے تھے باپ کا اس کے بیٹے سے مگر بیٹے کا اس کے باپ سے قصاص نہ لیتے تھے۔ اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور اس کو ضعیف بتلایا ہے۔

(۱۰) اور امام حسن بصری رحمہ اللہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ہم اس کے بدلہ اس کو قتل کرینگے۔ جو شخص اپنے غلام کے اعضاء کو کاٹے ہم اس کے اعضا کو کاٹیں گے" اسکو ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت

الدَّارِمِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى وَ مَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ۔

(۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَإِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَإِنْ شَاءُوْا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّأَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً۵ وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(۲۶) وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاءُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

(۲۷) وَعَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا ہے اور دارمی و نسائی نے ایک دوسری روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے ہم اسکو خصی کریں گے۔

(۱۱) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص قتل عمد کا مرتکب ہو تو اس کو مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو خون بہا لے لیں۔ اور دیت یہ ہے تیس اونٹنیاں جو چوتھے برس میں لگی ہوں، تیس اونٹنیاں وہ جو پانچویں برس میں لگی ہوں اور چالیس حاملہ۔ اس کے علاوہ جس چیز پر صلح کریں وہ انکے لئے ہے۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ "مسلمان اپنے قصاص لینے دینے میں برابر ہیں اور دیت میں بھی، اُن کا ادنےٰ بھی ذمہ اور عہد کے بارے میں سعی کر سکتا ہے اور جو بہت دُور ہو ان پر ردّ کرتا ہے اور مسلمان ایک ہاتھ کی مانند ہیں (ایک دوسرے کی مدد کرنا اور اتفاق رکھتے ہیں) خبردار ہو جاؤ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلہ نہ مارا جائے۔ اور نہ کسی ذمی کو مارا جائے" اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

(۱۳) اور ابوشریح خزاعیؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ

۵ خَلِفَة بفتح خاء معجمہ وکسر لام وبفاء ۱۲ اشعۃ اللمعات

يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَ الْخَبْلُ الْجُرُحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

جس کو قتل کیا جائے یا زخم پہونچایا جائے۔ تو اس کے وارث کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔ اور اگر وہ ان تین کے علاوہ کوئی چوتھی چیز چاہے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اس سے روکو) قصاص لے یا معاف کردے اور یا خون بہا لے لے۔ اگر ان تین باتوں میں سے کسی ایک کو لے کر پھر بھی کوئی زیادتی کرے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ کبھی نہ نکلے گا (مثلاً یہ کہ معاف کرنے کے بعد دیت یا قصاص طلب کرنے لگے۔
اس کو دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۲۸) وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاءٌ وَ عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمَدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ غَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّ لَا عَدْلٌ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ۔

(۱۴) اور طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص مشتبہ حالت میں قتل کیا گیا۔ قاتل اور مقتول کا حال معلوم نہ ہوتا ہو پتھراؤ کی وجہ سے یا کوڑوں سے مارا جائے۔ اور یا لکڑی سے مارا جائے تو یہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت خطا کی دیت ہے۔ اور جو جان بوجھ کر مارا گیا۔ تو ایسا قتل موجب قصاص ہے۔ اور جو شخص قصاص لینے میں حائل ہو تو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے، نہ اس کی نفل قبول ہوگی اور نہ فرض۔
اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ

(۱۵) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس شخص کو نہ چھوڑوں گا۔ بلکہ قصاص لونگا۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۳۰) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۳۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا - رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ -

(۳۲) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

(۳۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

جو دیت لینے کے بعد قتل کرتے۔ اسکو ابوداؤد نے نقل

(۱۶) اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ "جس شخص کو زخمی کیا گیا اور پھر زخم پہونچانے والے کو معاف کر دیا اس سے کوئی بدلہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ دور کرتا ہے۔

اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

(۱) سعید بن المسیب سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بدلہ پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا۔ انہوں نے اس شخص کو فریب اور دھوکہ سے قتل کر دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر صنعا والے اس پر حملہ کرتے اور مدد کرتے تو میں اُن سب کو قتل کر دیتا۔ اسکو مالک نے روایت کیا ہے اور بخاری نے اسی کی مانند ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

(۲) اور جندب کہتے ہیں کہ فلاں صحابی نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لائے گا۔ اور کہے گا۔ کہ اے باری تعالیٰ اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا، وہ کہے گا میں نے اس کو فلاں کی سلطنت میں قتل کیا۔ جندب کہتے ہیں کہ بس تو اس سے بچے" اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اٰيِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کے قتل پر آدھے کلمہ کے ساتھ بھی مدد کی (یعنی پورا قتل نہ کیا بلکہ صرف "اُق" کہا "اُقْتُل" نہ کہا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملیگا۔ کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ کہ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے" اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۳۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ ۔ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ ۔

(۳۴) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا" جب ایک شخص کسی کو پکڑے رکھے اور دوسرا اس کو قتل کر دے تو جس نے قتل کیا ہے وہ قتل کیا جائے گا اور جس نے پکڑے رکھا اسکو قید کیا جائیگا" اس کو دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الدِّيَاتِ

باب - دیتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۳۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ (اشارہ کر کے) یہ چھنگلیا اس انگوٹھے کے برابر ہے (یعنی سب انگلیاں قصاص میں برابر ہیں) اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ

(۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ بنی لحیان کی ایک عورت کے جنین (پیٹ کا بچہ)

لِحَيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۳۷) وَعَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۳۸) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هٰذِهٖ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ

غرّہ کے ساتھ مُردہ ہو کر گر پڑا۔ غرّہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے۔ اس عورت کے بارے میں فیصلہ کیا۔ پھر اُس عورت پر حکم کیا گیا۔ یعنی اس کے عاقلہ پر ساتھ غرے کے مر گئی۔ پس آپ نے حکم فرمایا۔ کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں کے لئے ہے۔ اور اس کے خاوند کے لئے اور اسکی دیت عصبوں پر ہے۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔

(۳۷) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ قبیلہ بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ مر گئی۔ وہ حاملہ تھی۔ اس مقدمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بچّہ کی دیت کے بارے میں غلام یا لونڈی کا حکم دیا اور اس عورت کی دیت کا حکم اُس عورت کی قوم والوں کو دیا۔ اس کی اولاد کو وارث بنایا اور ان کو جو اولاد کے ساتھ تھے۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۸) اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ دو عورتیں آپس میں سوکنیں تھیں اُن میں سے ایک نے دوسری کے پتھر یا خیمہ کی لکڑی سے مارا اس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں غرّہ یعنی غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا اور عاقلہ کا اس کے عصبہ پر۔ یہ روایت ترمذی کی ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک عورت نے خیمہ کی لکڑی سے اپنی سوکن کو مارا۔ وہ حاملہ تھی۔ اس سے وہ حاملہ عورت مر گئی۔

فُسْطَاطٍ وَ هِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَ اِحْدٰهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَ غُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا۔

مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ وہ عورت لحیان میں سے تھی۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ عورت کی دیت عورت قاتلہ کے عاقلہ پر مقرر کی۔ اور جنین کے بارے میں غرہ کا حکم دیا۔

ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مذہب امام اعظم رحمہ اللہ کے اسلئے کہ چوب عجمہ سے واقع ہوتا ہے قتل عادة ۱۲ مصحح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۳۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَ الْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ قتل خطا کی دیت شبہ عمد کی طرح ہے۔ جو کوڑے یا عصا سے واقع ہو اور وہ دیت سو اونٹ ہیں چالیس اونٹنیاں اُن میں سے حاملہ ہوں۔"

اس کو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

اور ابو داؤد نے بھی اس کو ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

(۴۰) وَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَ كَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُ يَدِهٖ اِلَّا اَنْ يَرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَ فِيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَ فِيْهِ

(۲) اور ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کو ایک نامہ لکھا۔ آپ نے اس میں لکھا تھا کہ جو شخص کسی مسلمان کو بے قصور مار ڈالے، یعنی عمداً وہ قصاص میں قتل کیا جائے اپنے فعل کے بدلہ مگر یہ کہ مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جائیں یا معاف کر دیں۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ مرد عورت کے بدلہ قتل

فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَعَلٰى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِيْنَارٍ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِّنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ -

(۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

کیا جائے۔ نیز یہ کہ جان سے مار ڈالنے میں دیت ہے۔ سو اونٹ اور جس کے پاس سونا ہو اس پر ہزار دینار دیت ہے۔ جب پوری ناک کاٹی جائے تو اس کی دیت بھی سو اونٹ ہیں۔ اگر سارے دانت توڑ دیئے جائیں تو اس میں پوری دیت ہے۔ دونوں ہونٹ کاٹ دینے میں بھی پوری دیت ہے۔ دونوں خصیوں کے کاٹ دیئے جانے میں بھی پوری دیت ہے۔ آنت کاٹ دینے میں بھی دیت ہے۔ پیٹھ کی ہڈی توڑ دینے میں بھی دیت ہے۔ آنکھیں پھوڑ دینے میں بھی دیت ہے ایک ٹانگ توڑ دینے میں نصف دیت ہے۔ مغز کو زخم پہونچنے میں تہائی دیت ہے۔ پیٹ کے زخم میں بھی تہائی دیت ہے۔ ایسے زخم میں کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ و پاؤں کی ہر انگلی کے عوض دس دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کے عوض پانچ پانچ اونٹ"۔ اس کو نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور مالک کی روایت میں یوں ہے" ایک آنکھ کے عوض پچاس اونٹ، ایک ہاتھ اور ایک پاؤں میں بھی پچاس اونٹ اور ایسے زخم میں کہ ہڈی کھل گئی ہو پانچ اونٹ ہیں۔

(۳) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے زخموں کے بارے میں جن میں ہڈی کھل گئی ہو، اور دانتوں کے بارے میں پانچ پانچ اونٹ حکم دیا (یعنی ہر دانت کے عوض پانچ اونٹ)۔ اس کو ابوداؤد

وَ النَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ -

(۴۲) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَ الرِّجْلَيْنِ سَوَآءً - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ

(۴۳) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَصَابِعُ سَوَآءٌ وَ الْاَسْنَانُ سَوَآءٌ اَلثَّنِيَّةُ وَ الضِّرْسُ سَوَآءٌ هٰذِهٖ هٰذِهٖ سَوَآءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۴۴) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَ مَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَ لَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ

نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کو برابر رکھا ہے۔ اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۵) اور انہی سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگلیاں برابر ہیں، دانت برابر ہیں، داڑھیں برابر ہیں اور یہ چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۶) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ پھر فرمایا اے لوگو! اسلام میں عہد اور قسم کا پیدا کرنا نہیں اور وہ عہد وقسم جو جاہلیت میں تھی، اسلام اس کو زیادہ نہیں کرتا۔ مگر اس کی مضبوطی اور تمام مسلمان ایک ہاتھ کا حکم رکھتے ہیں۔ جو ان کے علاوہ ہیں کافر پناہ دیتا ہے، ان پر ان کے ادنیٰ کو اور پھیرتا ہے ان پر جو بہت دور ہے ان سے اور ان کے لشکر بیٹھے رہنے والوں پر پھرتے ہیں۔ اور مومن کو کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے۔ کافر ذمی کی دیت مسلمان کی آدھی دیت ہے۔ نہ زکوٰۃ کے مواشی کو منگوانا ہے اور نہ الگ جا رہنا زکوٰۃ کے مویشیوں کا، اور ان کی زکوٰۃ ان کے گھروں میں ہی لی جائے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے۔

دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ - تابعی ثقہ ہے

(۴۴) وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَّعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرِيْنَ حِقَّةً - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ

(۴۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا وَّعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَّعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَّ

عہد والے کی دیت آزاد کی آدھی دیت ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور خشف بن مالک ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کی دیت کے بارے میں فیصلہ کیا۔ دو برس کی بیس اونٹنیاں، بیس اونٹ جو دوسرے برس میں لگے ہوں بیس اونٹنیاں جو تیسرے برس میں لگی ہوں۔ بیس اونٹنیاں جو پانچویں برس میں لگی ہوں"۔

اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے نقل کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ ابن مسعود پر موقوف ہے۔

(۷) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت کے اونٹوں کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی۔ اور دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی نصف دیت تھی۔ اس کے دادا کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے تک یہی دستور رہا۔ پھر حضرت عمر نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور فرمایا اونٹ مہنگے اور نایاب ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پس آپ نے دیت مقرر کی، سونا رکھنے والے دولتمندوں پر ہزار دینار۔ چاندی رکھنے والے دولتمندوں پر بارہ ہزار درہم، گائیں رکھنے والوں پر دو سو گائیں، بکریاں رکھنے والوں پر دو ہزار بکریاں، کپڑوں کی تجارت کرنے والوں پر دو سو جوڑے۔

عَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۴۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ -

(۴۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَعَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَ

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کی دیت چھوڑ دی اور دیتوں کی زیادتی میں اس کو زیادہ نہ کیا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں - کہ آپ نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

اس کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۹) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل خطاء کی دیت بستی والوں پر چار سو دینار ڈالا کرتے یا اُن کی قیمت کے برابر چاندی میں سے یعنی چار ہزار درہم اور خطاء کی دیت اونٹوں کے مول پر ٹھیراتے سو جس وقت اونٹ مہنگے ہوگئے تو دیت کی قیمت زیادہ کر دیتے، اور جب ارزانی ہوتی تو دیت قیمت میں کمی کر دیتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت چار سو دینار کے مابین پہونچ گئی تھی آٹھ سو دینار تک یا ان کی برابر چاندی آٹھ ہزار درہم۔

راوی کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو گائیں دینے کا حکم فرمایا۔ اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریوں کا حکم فرمایا۔ اور

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِیْرَاثٌ بَیْنَ وَرَثَۃِ الْقَتِیْلِ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَقْلَ الْمَرْأَۃِ بَیْنَ عَصَبَتِھَا وَلَا یَرِثُ الْقَاتِلُ شَیْئًا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

(۴۸) وَعَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْلُ شِبْہِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا یُقْتَلُ صَاحِبُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۴۹) وَعَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَیْنِ الْقَائِمَۃِ السَّادَّۃِ لِمَکَانِھَا بِثُلُثِ الدِّیَۃِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

(۵۰) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّۃٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ حَمَّادُ[عہ] بْنُ سَلَمَۃَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَاسِطِیُّ[عسہ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ یَذْکُرْ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ۔ رَوَاہُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مقتول کے وارثوں کے درمیان دیت میراث ہوتی ہے اور آپ نے فیصلہ کیا کہ عورت کی دیت اس کے عصبوں کے درمیان بانٹی جائے۔ اور قاتل مورث کی کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا نہ دیت کا اور نہ کسی اور چیز کا)

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) اور وہی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" شبہ عمد کی دیت مانند دیت عمد کے سخت ہے اور شبہ کے قاتل کو نہ مارا جائے۔"

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کی ایسی ضرب کے بارے میں کہ وہ اپنی جگہ قائم ہو مگر اس کی روشنی جاتی رہی ہو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) اور محمد بن عمرو ابی سلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں غرہ غلام یا لونڈی یا گھوڑے یا خچر کا حکم دیا۔

اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث حماد بن سلمہ اور خالد واسطی نے محمد بن عمر سے روایت کی ہے۔ مگر گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

. . . .

عہ عسہ یہ دونوں حاشیے اگلے صفحہ پر پڑھیں)

اَبُوْدَاؤدَ وَ النَّسَائِیُّ ۔

اس کو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

حاشیہ حدیث ۵۰؎ ع حماد بن سلمہ بصریوں کے مشہور و معروف رئیس اور امام ہیں۔ کثیر الحدیث واسع الروایۃ مشہور بہ سنت و عبادت حمید طویل کے بھانجے ہیں۔ کاشف میں کہا گیا ہے کہ وہ ثقہ اور صدوق ہیں لیکن مالک ان سے زیادہ قوی ہیں۔ ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا۔

ع خالد واسطی طحان اللہ تعالےٰ کے نیک صالح بندوں سے ہیں۔ حافظ صحیح الحدیث۔ اسحاق بن ارزق فرماتے ہیں کہ میں نے خالد بن طحان سے کسی کو افضل نہیں پایا۔ کہا گیا۔ تم نے سفیان کو خود دیکھا ہے۔ جواب دیا۔ سفیان مرد نفس خود تھے اور خالد عام مرد تھے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نفس کو اللہ تعالےٰ سے تین بار خریدا، پس اپنے نفس کے بدلے چاندی تول کر اللہ کی راہ میں دی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۵۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ یُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَ النَّسَائِیُّ ۔

(۱۳) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص حکیم مشہور نہیں، طب کا علم و تجربہ نہیں رکھتا۔ بناوٹی حکیم بن گیا۔ اور اس کے علاج سے کوئی مر گیا تو وہ اس کا ضامن ہے" اسکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۵۲) وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَآءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِیَاءَ فَاَتٰی اَهْلُهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَآءُ فَلَمْ یَجْعَلْ عَلَیْهِمْ شَیْئًا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَ النَّسَائِیُّ

(۱۴) اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ فقیروں کے ایک لڑکے کا کان کاٹ ڈالا۔ کاٹنے والے کے رشتہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ہم غریب و محتاج آدمی ہیں۔ سو آپ نے ان پر کوئی جرمانہ یا سزا نہ ڈالی۔"
اسکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۵۳) عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ دِیَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّ اَرْبَعٌ وَّ

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں۔ کہ شبہ کی عمد دیت تین طرح کے اونٹ دیتے ہیں تینتیس ۳۳ اونٹنیاں جو چوتھے برس کی لگی ہوں تینتیس ۳۳ اونٹنیاں جو پانچویں برس میں لگی ہوں

ثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الْخَطَاءِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔

اور تینتیس ۳۳ اونٹنیاں جو چھٹے برس میں لگی ہوں آٹھ برس تک کہ نویں برس میں لگی ہوں۔ اور سب حاملہ ہوں۔ ایک اور روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ قتل خطا کی دیت میں چار طرح کی اونٹنیاں دینی آئی ہیں۔ پچیس ۲۵ تین تین برس کی، پچیس ۲۵ چار چار برس کی، پچیس ۲۵ دو دو برس کی۔ اور پچیس ۲۵ ایک ایک برس کی۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۵۴) وَعَنْ مُجَاهِدٍ[له] قَالَ قَضٰى فِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلٰثِيْنَ حِقَّةً وَّ ثَلٰثِيْنَ جَذَعَةً وَّ اَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۲) اور مجاہد سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل شبہ عمد کے بارے میں تیس ۳۰ اونٹنیاں تین تین برس کی، تیس ۳۰ چار چار برس کی اور چالیس ۴۰ حاملہ مابین پورے پانچ برس کے دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

له مشہور تابعین سے ہیں اور فقہائے عظیم اور بڑے قاری ہیں ابن عمر ان کی رکاب پکڑ کر چلتے تھے حالانکہ وہ سوار ہوتے تھے شفقۃً

(۵۵) وَعَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْهُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا۔

(۳) اور سعید بن المسیب سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لڑکے کے بارے میں کہ ماں کے پیٹ میں مارا جائے غرّہ کا غلام یا لونڈی کا حکم دیا۔ سو جس شخص کو یہ حکم دیا گیا تھا اس نے کہا کہ میں ایسی جان کا تاوان کس طرح بھروں کہ نہ اس نے کوئی چیز پی، نہ کھائی، نہ بولا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے (اسی لئے یہ باتیں بنا رہا ہے) اسکو مالک اور نسائی نے مرسلاً روایت کیا ہے (یعنی صحابی کا نام حذف کردیا ہے) اور ابوداؤد نے اس کو حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطریق اتصال روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

باب۔ اُن حالتوں کا بیان جنمیں تاوان نہیں دیا جاتا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۵۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۵۷) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَيَدَعُ يَدَهٗ

فصل اوّل

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "چارپایہ کسی کو زخم پہونچائے تو وہ[۱] معاف ہے کان بھی[۲] معاف ہے اور کنوئیں میں گر کر مرے تو یہ بھی معاف ہے" اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

(۲) یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جیش عسرت میں جہاد کیا یعنی غزوہ تبوک میں۔ میرا ایک نوکر تھا۔ وہ ایک آدمی سے لڑ پڑا۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا۔ جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ اُس نے کاٹنے والے کے دانت گرا دیئے جس کے دانت ٹوٹے تھے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانتوں کا بدلہ معاف کر دیا۔ اور فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دیدیتا کہ تو اُس کو

[۱] یعنی جانور کے منہ سے یا دم سے یا پاؤں سے کوئی شخص مرجائے یا کوئی چیز ضائع ہو جائے تو اس کا بدلہ اور سزا کچھ نہیں۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ کوئی آدمی نہ ہو۔ اگر آدمی بھی ہو تو پھر اس پر تاوان دینا آتا ہے۔

[۲] یعنی اگر کوئی کان میں جائے یا اسکے اوپر کھڑا ہو اور کان گر جائے اور وہ ہلاک ہو جائے۔ تو اس صورت میں تاوان دینا نہیں آتا (مترجم)

فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اونٹ کی طرح چبالیتا ۔ پھر تم دونوں برابر ہوگئے، اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے،

(حاشیہ حدیث ۵۷) صحابی ہیں حلیف قریش فتح مکہ کے روز اسلام لائے اور حنین اور طائف اور تبوک میں حاضر ہوئے اور حضرت عمر کی طرف سے نجران پر عامل تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

(۵۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۳) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے تو وہ شہید ہے ۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۵۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا ۔ اور اس نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ! اگر ایک شخص میرا مال لینے کے ارادہ سے آئے (تو میں اس کو دوں یا نہ دوں؟) فرمایا ۔ تو اپنا مال نہ دے ۔ پھر اس نے کہا کہ فرمائیے اگر وہ شخص مجھ سے لڑے تو کیا میں بھی اُس سے لڑوں؟ فرمایا ۔ ہاں تو بھی اُس سے لڑ ۔ پوچھا اگر وہ مجھے مار ڈالے ۔ فرمایا ۔ تو تُو شہید ہے ۔ پھر پوچھا اگر میں اس کو مار ڈالوں تو پھر؟ فرمایا ۔ وہ دوزخی ہے (اور تجھ پر کوئی دیت و تاوان نہیں) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَلَمْ تَاْذَنْ لَهٗ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے اس حال میں کہ تو نے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دی ہو اور تو اس کو کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے ۔ تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ

(۶) اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے

٥ مشاہیر صحابہ سے ہیں اور مدینہ منورہ کے صحابہ کرام سے سب سے آخر میں آپ فوت ہوئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

رَجُلًا اِطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِيْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کی دراز سے جھانکا۔ اُس وقت آپ کے پاس پشت خار تھا۔ جس سے آپ سرِ مبارک کھجلا رہے تھے آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تو مجھے جھانک کر دیکھ رہا ہے۔ تو میں یقیناً یہی تیر تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔ شریعت میں اجازت لینا اسی لئے تو مقرر کیا گیا ہے۔ کہ کسی کے گھر میں نظر نہ پڑے۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَاُ بِهٖ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۷) اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو انگشت شہادت سے کنکر پھینکتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اُس سے کہا۔ کہ کنکر نہ پھینک اس لئے کہ تحقیق آنحضرتِ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اس سے شکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ اس سے دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس سے دانت ٹوٹ جاتے اور آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔ ۵ صحابی ہیں اصحاب شجرہ سے، مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی بعد ازاں بصرہ میں ایک سرائے بنائی۔ بصرہ میں سنہ ۶۰ھ میں فوت ہوئے (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۶۳) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا وَفِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۸) اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہماری مسجدوں یا بازاروں (یا اور مجمع کی جگہوں) میں آئے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اس کو چاہیئے کہ ان کو بند کر دے، یعنی ان کے پیکانوں پر ہاتھ رکھ لے۔ تاکہ اُن میں سے کوئی تیر مسلمانوں کو نہ لگے (اور ان کو ایذا پہونچے اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۴/۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۶۴/۱) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کے ساتھ لوہے کے پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہیں اوسکو یہاں تک کہ رکھ دے اوسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنے والا بھائی اوس کا حقیقی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی سگا بھائی بھائی کے قتل کرنے کا قصد نہیں کرتا ہے اکثر پس یہ اشارہ کرنا از راہِ ہنسی کے ہوگا اور باوجود اس کے لعنت ہوتی ہے اس پر مقصود مبالغہ ہے بیچ نہی کے اس سے۔

(۶۴/۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

(۶۴/۲) اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ اٹھا دے ہم پر ہتھیار یعنی اگرچہ از راہِ ہنسی کے کھینچے ہتھیار پس نہیں ہم میں سے یعنی نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دے ہم کو یعنی ڈھانکنے عیب مبیع کا پس مثلاً نہیں ہم میں سے۔

(۶۴/۳) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ الْمُسْلِمُ۔

(۶۴/۳) اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھینچے ہم پر تلوار یعنی اگرچہ نہ قصد کرے کسی کے قتل کرنے کا پس نہیں وہ ہم میں سے نقل کی یہ مسلم نے۔

(۶۴/۴) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِّنَ

(۶۴/۴) اور روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کتنے آدمیوں کے قوم نبطیوں میں سے

الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اس حال میں کہ تحقیق وہ کھڑے کئے گئے تھے دھوپ میں اور ڈالا گیا تھا ان کے سر پر تیل گرم کر کر پس کہا ہشام بن حکیم نے کہ کیا ہے یہ یعنی کیا سبب ہے اس امر کا کہا گیا کہ عذاب کئے جاتے ہیں بہ سبب خراج کے کہ مال واجبی نہیں دیتے ہیں پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہوں میں کہ البتہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عذاب کریگا ان لوگوں کو کہ عذاب کرتے ہیں لوگوں کو دنیا میں نقل کی یہ مسلم نے ف عذاب کرتے ہیں یعنی ناحق اور ساتھ اس چیز کے کہ عذاب کرے گا اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے عقبیٰ میں مانند گرم تیل ڈالنے وغیرہ کے۔

(۶۴/۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرٰى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَرُوحُونَ فِي لَعْنَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ

(۶۴/۵) اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اگر دراز ہووے تیری مدت عمر یہ کہ دیکھے گا تو ایک گروہ کو کہ ان کے ہاتھوں میں ہوں گے مانند دموں گایوں کے یعنی کوڑے صبح کرنے کے بیچ غضب اللہ کے اور شام کرنے کے بیچ نہایت ناخوشی اللہ کے یعنی ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ شام کرینگے بیچ لعنت اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد اسے وہ لوگ ہیں کہ ظالموں کے دروازہ پر موجود رہتے ہیں اور آگے انکے چلتے ہیں اور مارتے ہیں اور دھکے دیتے ہیں لوگوں کو اور برا کہتے ہیں اور حکم کرتوں کٹ کھنونکار کھتے ہیں

(۶۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُشِیْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۹) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ میں سے ہتھیار کو کھینچ لے اس کے جا لگے۔ اور اس کی وجہ سے دوزخ کی آگ میں جا پڑے۔"
اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۱۰) اور انہی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوزخیوں کے دو گروہ ہیں۔ میں نے ان کو نہیں دیکھا اور نہ دیکھوں گا، ایک گروہ وہ ہے کہ ان کے پاس کوڑے ہونگے مانند گائے کی دموں کے لوگوں کو ان کوڑوں سے ناحق ماریں گے۔ اور دوسری قسم کا گروہ عورتوں کا ہے۔ جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر حقیقت میں ننگی ہیں۔ میل کرنے والیاں اور میل کرانے والیاں۔ ان کے سر اونٹ کی کوہان کی مانند ہلتے ہوئے ہیں۔ یہ جنت میں داخل نہیں ہونگی۔ اور اس کی خوشبو تک نہ پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو سو کوس کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۱۱) اور انہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چاہیئے کہ منہ کو بچائے (منہ پر نہ مارے) اس لئے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔"
اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

(۶۷) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ تَاْتِيَهٗ وَ لَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهٗ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَ اِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

(۶۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۶۹) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

دوسری فصل

(۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص پردہ اٹھائے داخل ہونے کی اجازت لئے بغیر پردہ کھولے اور گھر میں نگاہ ڈالے اور گھر والوں کو دیکھے تو اس نے یہ ایسا فعل کیا جو تعزیر کو واجب کرتا ہے۔ اس کو یہ بات حلال نہیں۔ اور اگر اس نے نگاہ ڈالی اور اچانک گھر والوں میں سے کسی پر نگاہ پڑ گئی اور وہ اسکی آنکھ پھوڑ ڈالے تو میں اس کو کوئی سرزنش نہیں کروں گا۔ اس جرم پر نہ میں اس پر کچھ لازم کروں گا اور اگر کوئی شخص ایسے دروازے پر گذرے کہ اس پر پردہ نہیں اس حال میں کہ بند نہیں کیا گیا ہے۔ اور اس کی نظر گھر والوں پر جا پڑے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ گناہ تو گھر والوں کا ہے" اسکو ترمذی نے روایت کیا اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار پکڑنے سے منع فرمایا۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حسن بصری سمرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تسمہ کو دونوں انگلیوں کے درمیان چیرنے سے منع فرمایا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۰) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ

(۴۷) اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے تو وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے تو وہ شہید ہے۔ جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے تو وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۷۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِّنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ - وَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الرَّجُلُ جُبَارٌ ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْغَضَبِ۔

(۵۱) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ اُن میں سے ایک اُس شخص کے لئے ہے جو میری اُمت پر ناحق تلوار کھینچے یا یہ فرمایا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار اٹھائے"۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جو الرجل جبار شروع ہوتی ہے، باب الغضب میں ذکر کی جائے گی۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب ۳۔ قسامت کا بیان

قسامت کے معنی قسم کھانے کے ہیں۔ مگر یہاں قسامت سے یہ مراد ہے کہ محلہ میں ایک شخص قتل کیا گیا۔ اور اس کا قاتل معلوم نہیں۔ تو اس صورت میں محلہ کے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا ہے۔ اور نہ ہم مارنے والے کو جانتے ہیں۔ اس باب میں اسی چیز کا بیان ہے۔ (مترجم)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(٧٢) عَنْ رَّافِعِ[1] ابْنِ خَدِیْجٍ وَّ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ[2] اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّ مُحَیِّصَةَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَیَا خَیْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِی النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّ حُوَیِّصَةُ وَ مُحَیِّصَةُ ابْنَاءِ مَسْعُوْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَکَلَّمُوْا فِیْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ کَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَبِّرِ الْکُبْرَ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یَعْنِیْ یَلِیَ الْکَلَامَ الْاَکْبَرُ فَتَکَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَحِقُّوْا قَتِیْلَکُمْ اَوْ قَالَ صَاحِبَکُمْ بِاَیْمَانِ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

پہلی فصل

(۱) رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں حدیث بیان کرتے ہیں۔ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں خیبر میں آئے۔ اور کھجوروں کے درختوں میں ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف۔ عبداللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے۔ عبدالرحمن بن (مقتول کے بھائی) آئے اور حویصہ و محیصہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے بھی آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ اور اپنے ساتھی کے قتل ہونے کا ذکر کیا۔ کلام کی ابتدا عبدالرحمن نے کی۔ اور وہ تینوں میں چھوٹا تھا۔ اسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے کی بڑائی کر (یعنی اپنے بڑے کو کلام کرنے دے)، یحییٰ بن سعید اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی کہتے ہیں۔ کہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی۔ کہ لوگوں میں جو بڑا ہو اس کو کلام کرنے میں آگے کرنا چاہیئے۔ سو ان کے بڑے نے گفتگو کی سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے قتیل کی دیت کا مستحق ہو یا فرمایا اپنے ساتھی کے قصاص کا۔

---

[1] ان کی کنیت عبداللہ حارثی انصاری ہے ان کو جنگ اُحد کے دن تیر لگا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں قیامت کے دن تمہاری شہادت دونگا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ان کا زخم پھوٹ نکلا۔ تو ۷۳ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور آپکی عمر ۸۶ سال تھی (مرقاۃ) اشعۃ اللمعات میں ہے بدر میں حاضر نہ ہو سکے۔ کیونکہ ابھی چھوٹے تھے اور اُحد اور اسکے بعد کے جنگوں میں شامل تھے ۱۲

[2] چھوٹی عمر کے صحابی ہیں۔ انکی پیدائش ۳ھ میں ہے اور نام ان کا ابو حثمہ عبداللہ بن ساعد انصاری برادر عبدالرحمن بن سہل ہے۔ صاحب علم اور فہم تھے۔ محیصہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے (اشعۃ اللمعات) عبدالعزیز مصحح عفا اللہ عنہ

أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ وَفِي رِوَايَةٍ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یعنی تم میں سے پچاس مرد قسم دیں (کہ نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو ایک ایسی چیز ہے، جو ہم نے نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا۔ ان قسموں کے بارے میں تمہارا یہ خیال یہود دُور کر دیں گے، (یعنی وہ قسم کھا جائیں گے، کہ ہم نے نہیں مارا، انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! وہ تو کافر ہیں (ان کی قسموں کا کیا اعتبار) پس بدلہ دیا یا دیت دی مقتول کے ساتھیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے (دفع فتنہ کے لئے) ایک روایت میں یوں ہے کہ تم پچاس قسمیں کھاؤ اور اپنے قاتل کی دیت کے مستحق ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے دیت دی سو اونٹ۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۳۷) عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاءُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ فَقَالَ أَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّهُ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِءُونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ

تیسری فصل

(۱) رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص (یعنی عبداللہ بن سہل) خیبر میں قتل ہو گیا۔ اس کے وارث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس قتل کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں کہ شہادت دیں قاتل کی جس نے تمہارے آدمی کو قتل کیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول! اس جگہ تو کوئی مسلمان تھا ہی نہیں (ہم گواہ کہاں سے لائیں؟) وہاں تو یہودی ہیں۔ وہ اس سے بڑے کاموں کی بھی دلیری رکھتے ہیں۔ (وہ قتل و فساد کرتے رہتے ہیں)

هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلَفُوْهُمْ فَالُوْا فَوَادَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ۔

آپ نے فرمایا۔ تو ان میں سے پچاس شخصوں سے قسم لینے سے انکار کر دیا۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اسکی دیت دی۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

باب مرتدین کو قتل کرنے اور اُن لوگوں کا بیان، جو فساد کی کوشش کرتے ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۷۴) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

پہلی فصل

(۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس کچھ زندیق لائے گئے تو آپ نے ان کو جلا دیا۔ یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہونچی تو آپ نے فرمایا۔ اگر میں ہوتا ان کو نہ جلاتا۔ اس واسطے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ خدا کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو یعنی کہ وہ دوزخ کی آگ میں جلاتا ہے، البتہ میں ان کو قتل کرتا کہ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنا دین بدل ڈالے تو اس کو قتل کر دو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

؂ آپ بربر کے رہنے والے تھے فقہائے مکہ مکرمہ کے سات فقہاء سے ایک ہیں ۱۲ (مرقاۃ)

(۷۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

(۲) اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۷۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۷۷) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ اُمَّتِيْ فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِيْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۷۸) وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آگ کا عذاب کسی کو نہیں دینا چاہیئے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے" اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۳) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا" کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ہلکی زبان والے اور بے عقل ہوں گے۔ جو خلق میں سے بہترین قول کہیں گے ان کا ایمان حلق سے نیچے نہیں اُترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پس تم ان سے جہاں بھی ملو ان کو قتل کر دو۔ قیامت کے دن اس شخص کو جو ان کو قتل کرے ثواب ملے گا"

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے نقل کیا ہے۔

(۴) اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میری امت کے دو فرقے ہو جائینگے[1] اُن میں سے ایک اور جماعت نکلے گی۔ سو اُن کو قتل کر دینے کا زیادہ حقدار وہی ہوگا جو حق کے ساتھ بہت زیادہ نزدیک ہوگا" مسلم نے روایت کیا

(۵) اور جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا" میرے بعد تم پچھلی حالتِ کفر کی طرف نہ پھر جانا۔ کہ ایک دوسرے کی گردنیں

[1] ان دو فرقوں سے مُراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گروہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ ہے۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان سے تیسری جماعت خارجیوں کی پیدا ہوئی۔ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق کے بہت زیادہ نزدیک تھے اسلئے وہی انکے شر کو دفع کرنے اور ان کو قتل کرنے کیطرف متوجہ ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرے (مترجم)

رِقَابَ بَعْضٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

مارنے لگو۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۷۹) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا فِيْ جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قُلْتُ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۶) اور ابی بکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جس وقت کہ دو مسلمان اس حال میں ملیں کہ اُن میں سے ایک بھائی پر ہتھیار اُٹھائے تو وہ دونوں لڑنے والے دوزخ کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ سو اُن میں سے جب کوئی دوسرے کو قتل کر دے تو وہ دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہوں گے"۔ ایک روایت میں ابی بکرہ سے یوں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب دو مسلمان آپس میں تلواریں لیکر لڑ پڑیں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے[1] میں نے کہا قاتل کا حال ظاہر ہے۔ مگر مقتول کس وجہ سے دوزخی ہوگا، فرمایا اس لئے کہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ یہ صحابی ہیں اہل طائف سے آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ۴۰ دن پہلے مسلمان ہوا (مرقاۃ) مصحح عفا اللہ عنہ

(۸۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ

(۷) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلۂ عکل کے کئی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے ان کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق ہوئی۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا۔ کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں کی جگہ جاویں جو شہر سے باہر تھے اور ان کے پیشاب اور دودھ پئیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ تندرست ہو گئے۔ پھر وہ مرتد ہو گئے۔ اور انہوں نے اونٹ چرانیوالوں

[1] یعنی قاتل تو چونکہ ظالم تھا۔ اس لئے دوزخی ہے۔ مگر مقتول اس لئے دوزخ میں جائے گا کہ وہ بھی قتل کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے دونوں دوزخی ہوئے ۱۲ (مترجم)

بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَ اَرْجُلَهُمْ وَ سَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَ طَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

قتل کر دیا۔ اور وہ اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے پیچھے سواروں کو روانہ کیا۔ اور وہ پکڑ کر آپ کے پاس لائے گئے، پس ان کے ہاتھ اور پیر کاٹے، ان کی آنکھیں پھوڑیں اور اُن کے ہاتھ پیر تل دیئے گئے۔ یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ میخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیری گئیں۔ ایک اور روایت میں ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میخیں گرم کرنے کا حکم دیا۔ سو وہ گرم کی گئیں۔ اور ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں۔ اور اُن کو مدینہ کے ریگستان میں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے مگر ان کو پانی نہ دیا گیا۔ حتی کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ع۵ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف (قاضی القضاۃ) (چیف جج) شاگرد رشید امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک پیشاب اونٹ کا پلید ہے اور تاویل اس حدیث کی ان کے نزدیک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کی شفا ان کی اس سے ساتھ وحی کے پھر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ دوا کے لئے پینے کو بھی حلال نہیں رکھتے اس لئے کہ متقق نہیں ہے شفا اس میں شیخ عبدالحق محدث اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں و نزد ابی حنیفہ و ابی یوسف نجس است (بول شتر) و تاویل ایں حدیث آنست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شناخت شفائے ایشاں را در آں بوحی باز امام ابو حنیفہ حلال نمی دارد شرب آنرا برائے تداوی وجز آں زیرا کہ متیقن نیست شفا دراں۔

ملا علی قاری مرقاۃ جلد ۴ مطبوعہ مصر ص میں فرماتے ہیں۔ اما علی قول ابی حنیفۃ فنجس لا یجوز التداوی بہ امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونٹ اور ہر حلال جانور کا پیشاب پلید ہے۔ اس سے دوا کرنا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حرام اشیاء میں شفا ہی نہیں رکھی۔ ہاں اضطراری حالت میں جب کہ حکیم مسلمان متدین کہے کہ اس میں شفاء ہے۔ ورنہ یہ مرجائے گا تو بقدر سد رمق پلید حرام چیز کا استعمال جائز ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ

ف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ بطور قصاص کیا۔ کیونکہ انہوں نے بھی ایسے ہی کیا تھا ۱۲ (اشعۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۸۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۱) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ -

ہمیں زکوٰۃ دینے کی ترغیب دیتے اور ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے سے منع کرتے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور نسائی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

(۸۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ

(۲) اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ اتنے میں ہم نے دیکھا ایک چڑیا کے ساتھ دو بچے ہیں۔ ہم نے اس کے بچے پکڑ لئے۔ وہ چڑیا آئی اپنے پر زمین پر بچھائے اور بچوں کے لئے بے قرار ہونے لگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا۔ کس نے اس چڑیا کو اس غم والم میں ڈالا ہے؟ اس کے بچے کس نے پکڑے ہیں؟ ان کو چھوڑ دو، اور اس کو دیدو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیونٹیوں کا گھر دیکھا کہ ہم نے اس کو جلا دیا تھا۔ فرمایا۔ یہ کس نے جلایا ہے؟ ہم نے کہا۔ ہم نے۔ آپ نے فرمایا۔ آگ سے عذاب دینا سوائے باری تعالیٰ کے اور کسی کو درست نہیں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۳) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ

(۲) اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "میری اُمت میں اختلاف و فرقہ بندی پیدا ہوگی، ایک گروہ ایسا ہوگا کہ اُن کی باتیں تو اچھی ہوں گی اور اُن کے فعل بُرے ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے

۵۷ فرقۃ بالضم فاء۔ جدائی۔ فراق۔ (اشعۃ اللمعات) ملاحم

لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ
مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى
يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ
شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى
لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَ قَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ
اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَ لَيْسُوْا مِنَّا
فِيْ شَيْئٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ
اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ - رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ -

(۸۴) وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ
يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا
بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ
فَاِنَّهٗ يُرْجَمُ وَ رَجُلٌ خَرَجَ
مُحَارِبًا لِّلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ
يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ
الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ
بِهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۸۵) وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ
حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیچے نہ اُتریگا۔ وہ دین (اطاعت امیر) سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے وہ دین کی طرف نہیں پڑیں گے۔ یہاں تک کہ تیر اپنے سوفار میں واپس آئے۔ وہ تمام خلق اور جانوروں میں بدترین ہوں گے۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جو ان کو قتل کرے اور قتل کریں وہ اس کو۔ وہ لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف بلائینگے وہ ہم میں سے کسی چیز پر نہیں جو شخص ان کو قتل کرے وہ اللہ کے بہت نزدیک ہوگا۔ اُن میں سے صحابہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ان کی علامت کیا ہوگی۔ فرمایا اُن کا سر مُنڈا ہوا ہوگا" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کلمہ پڑھتا اور توحید و رسالت کی شہادت دیتا ہو، اُس کا خون بہانا حلال نہیں۔ مگر تین باتوں کی سزا میں۔ ایک شادی شدہ کا زنا کرنا، سو وہ سنگسار کیا جائے۔ دوسرے وہ شخص جو اللہ و رسول سے (یعنی مسلمانوں سے) لڑنے کے لئے نکلے۔ وہ قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے یا اس کو زمین سے نکال دیا جائے، اور تیسرے وہ شخص کہ قتل ناحق کرے۔ اسکو خون کے قصاص میں قتل کیا جائے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۸۵) اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں۔ کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی کہ وہ ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کو چل رہے تھے۔

۵ حاشیہ صفحہ ۱ پر پڑھیں

فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهٗ فَاَخَذَهٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ان میں سے ایک شخص سو گیا۔ انہی میں ایک شخص اس کی رسی لینے کے لئے بڑھا۔ ابھی رسی پکڑی ہی تھی کہ وہ سونے والا ڈر گیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو ڈرائے"۔
اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(حاشیہ حدیث ۸۵) اس کا نام عبدالرحمٰن ہے تابعی مشہور ثقہ ہے اور اس کا باپ ابو یعلی صحابی ہے۔ اہل غزوہ احد سے ہے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت سے ۶ سال باقی تھے کہ پیدا ہوئے۔ ایک سو بیس صحابہ کو پایا۔ جو سب انصار تھے۔ اپنے زمانہ کے بے نظیر تھے۔ اور سب اصحاب ان کی تعظیم کرتے تھے۔ ۸۲ھ میں وفات پائی۔ اور ان کے لڑکے کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔ ان کو ابی لیلی کہتے ہیں۔ فقہ میں امام تھے اور کوفہ کے قاضی تھے اور کہتے ہیں اگر محدثین میں ذکر ہو تو ابن ابی لیلی عبدالرحمٰن مراد ہیں اور جب فقہاء میں ذکر ہو تو محمد بن عبدالرحمٰن مراد ہیں (اشعہ)

(۸۶) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاۤءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَمَنْ نَّزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِّنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِىْ عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

(۶) اور حضرت ابو الدرداء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص زمین کا جزیہ لے تو اس نے اپنی ہجرت توڑ دی اور جو شخص کافر کی ذلت اس کی گردن سے نکالے، اور اس کو اپنی گردن میں ڈال لے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ اس نے اسلام کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا
اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۷) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ اُنَاسٌ مِّنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِىْۤءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِيْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ

(۷) اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک لشکر بھیجا تو ان میں سے کئی لوگوں نے سجدہ کے ذریعہ پناہ ڈھونڈی (یعنی وہ مسلمان تھے۔ جب انہوں نے مسلمان لشکر کو دیکھا تو اظہار اسلام کے لئے سجدہ میں گر پڑے) مگر ان کو جلدی قتل کر دیا گیا (اور ان کے اس فعل کا کوئی اعتبار نہ کیا) یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے نصف دیت دینے کا حکم دیا اور

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

فرمایا - میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا - یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا - تاکہ نہ دیکھیں دونوں آپس میں آگ - اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ قَیَّدَ الْفَتْكَ لَا یَفْتِكُ مُؤْمِنٌ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۸۸) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا" ایمان ناگہاں قتل کرنے سے منع کرتا ہے۔ کہ مومن اچانک کسی کو قتل نہ کرے" اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۸۹) وَعَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَی الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۸۹) اور جریر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" جب کوئی غلام مشرک ہو جائے تو اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۹۰) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَهُوْدِیَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۱۰) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا اور طعن وعیب لگایا کرتی - ایک شخص نے (طیش میں آکر) اس کا گلا گھونٹ کر مار دیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا خون معاف کر دیا اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۹۱) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّیْفِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ -

(۱۱) اور جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جادوگر کی حد تلوار سے قتل کر دینا ہے" اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

(۹۲) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ

تیسری فصل

(۱) اور جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

؎ صحابی ہیں، کوفیوں میں شمار ہیں۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ ۔ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ ۔

(۹۳) وَعَنْ شَرِیْکِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ کُنْتُ اَتَمَنّٰی اَنْ اَلْقٰی رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْئَلُہٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِیْتُ اَبَا بَرْزَۃَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ ھَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ عہ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عہ بِاُذُنِیْ وَرَاَیْتُہٗ بِعَیْنِیْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَہٗ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِہٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَّرَاءَہٗ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِہٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَۃِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَدِیْدًا وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا ھُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ کَاَنَّ

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص میری امت میں تفریق ڈالنے کیلئے امام سے بغاوت کرے، تو اس کی گردن مار دو۔ اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور شریک بن شہاب رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ میری آرزو تھی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو ملوں۔ اور خارجیوں کی بابت پوچھوں (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجیوں کے متعلق بھی کوئی خبر دی تھی)، سو میں ابو برزہ سے ملا عید کے دن صحابہ کے مجمع میں۔ میں نے کہا کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے بھی سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے دونوں کانوں سے سُنا۔ اور دونوں آنکھوں سے دیکھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا (غنیمت کا) پس آپ نے وہ مال دائیں اور بائیں طرف والوں کو تقسیم کیا، اور جو آپ کے پیچھے تھے ان کو کچھ نہ دیا۔ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا۔ وہ کالے بالوں والا اور سر منڈا ہوا تھا دو سفید کپڑے پہنے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ اللہ کی قسم تم میرے بعد کسی کو زیادہ انصاف کرنے والا مجھ سے زیادہ نہ پاؤ گے، پھر فرمایا۔ آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ یہ شخص گویا انہی میں سے ہے،

عـــہ ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

جو قرآن پڑھیں گے۔ مگر قرآن ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے (یعنی وہ امام سے بغاوت کرنے کے سبب جماعت مسلمین سے نکل جائیں گے) اُن کا سر مُنڈا ہوا ہوگا وہ ہمیشہ بغاوت کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اُن کا آخر مسیح الدجال کے ساتھ نکلے گا۔ سو جب تم اُن سے ملو تو اُن کو قتل کرو۔ وہ انسانوں اور جانوروں میں بدترین ہیں۔ اس کو نسائی نے نقل کیا ہے۔

(۹۴) وَعَنْ اَبِيْ غَالِبٍ رَاٰى اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اَلْاٰيَةَ قَالَ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ -

(۴۳) اور ابی غالب تابعی سے روایت ہے۔ کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ صحابی نے دمشق کی راہ میں خارجیوں کے سر سولی پر ٹنگے ہوئے دیکھے، آپ نے فرمایا۔ یہ دوزخ کے کُتے ہیں۔ زمین پر آسمان کے نیچے یہ بدترین مقتول ہیں مقتولوں کا بہترین وہ ہے کہ جس کو انہوں نے قتل کیا۔ پھر یہ آیت پڑھی "اُس دن کہ کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ"۔ ابوغالب کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے یہ کلام رسول اللہ سے سُنا ہے۔ فرمایا اگر میں نے یہ ایک، دو، تین، سات بار تک گنایا۔ نہ سنا ہوتا تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث حسن ہے۔

ے تابعی مصری ہے۔ اسکا نام حزور الباہلی ہے اسکو عبدالرحمٰن حضرمی نے آزاد کیا (مرقاۃ) اشعۃ اللمعات میں ہے حزور بجائے مہملہ وزای مفتوح اور شدید واؤ اور راء کے اخیر میں اختلاف ہے ۱۲ (عبدالعزیز مصحح عفا اللہ عنہ)

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

کتاب۔ حدوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۹۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّ بِجَارِيَةٍ لِّيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبَ

پہلی فصل

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد سے روایت ہے کہ دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے، اُن میں سے ایک نے کہا۔ کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے نے بھی کہا کہ ہاں یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں بیان کروں کہ صورت قضیہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیان کرو۔ اس نے کہا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کرتا ہے۔ اُس کی عورت سے اس نے زنا کر لیا۔ مجھ سے لوگوں نے کہا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے (یعنی اسکو سنگسار کیا جانا چاہیئے) سو میں نے اسکی طرف سے سَو بکریاں فدیہ دیدی ہیں اور ایک لونڈی

ہ مشہور صحابی جہنی ہیں ۷۸ھ میں انتقال فرمایا۔ عبد الملک کا زمانہ تھا اور بعض نے کہا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ۵۰ھ میں انتقال فرمایا ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

(عبد العزیز مصحح خطیب جامع مزنگ۔ لاہور)

عَامٍ وَ اِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَ جَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَ اَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

پھر میں نے اس کے متعلق عالموں سے فتوے پوچھا کہ کیا واقعی میرے بیٹے پر سَو دُرّے ہیں۔ اور ایک سال کا دیس نکالا، اور حقیقت میں رجم تو اس کی عورت پر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ اور سُن لو خدا کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تیری بکریاں اور تیری لونڈی تیرے پاس واپس آجائیں گی۔ اور تیرے بیٹے پر سَو دُرّے ہیں اور ایک سال کا دیس نکالا اور اے انیس۔ تم اس کی عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر دے۔ سو عورت نے زنا کا اقرار کر لیا۔ اور انیس نے اسکو سنگسار کر دیا۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۹۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبَ عَامٍ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۲) زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے بارے میں جو غیر محصن ہو، اس نے زنا کیا ہو، اسکو سَو دُرّے مارنے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا کرتے تھے۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے

(۹۷) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَ الرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۳) اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور اُن پر کتاب نازل کی، اس میں نازل شدہ آیتوں میں سے رجم کی آیت بھی تھی۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اور رجم کتاب اللہ سے ثابت ہے اس کے بارے میں جو مردوں اور عورتوں میں سے شادی شدہ ہو اور زنا کرے۔ جبکہ زنا گواہوں سے ثابت ہو جائے یا حمل رہ جائے اور یا اقرار ہو۔ اسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

(۹۸ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

حاشیہ متعلقہ صفحہ گذشتہ
ع۔ رجم کے معنے سنگسار کرنا اور آیت رجم اول قرآن میں تھی بعد ازاں اس کی تلاوت منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا۔ اور وہ آیت یہ ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھا البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم ۱۲ مرقاۃ جلد ۴ صـ ۶۱/۶۲ وغیرہ۔

ابن ہمام فرماتے ہیں رجم پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اور نیز علماء مسلمین کا بھی اور خارجیوں کا رجم سے انکار کرنا باطل ہے کیونکہ وہ تو سرے سے صحابہ کرام کے اجماع کے منکر ہیں تو یہ جہل مرکب ہے ان کا انکار ایسے ہی ہے جیسے حضرت علی کی شجاعت اور حاتم کی سخاوت کا انکار۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانۂ مبارک میں رجم کے متعلق کچھ گفتگو ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ قرآن میں اعداد رکعت اور مقدار زکوٰۃ کا ذکر نہیں مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب کچھ بتایا اسی طرح رجم کا حکم تو ہے مگر حکم رجم کی تلاوت منسوخ۔ چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم رجم کیا اور رجم بھی کیا۔ لہٰذا اسلامی حکومت میں رجم کا حکم موجود منکر کو بقول عمر رضی اللہ عنہ انکار کی گنجائش نہیں ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۸) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَ الثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ الرَّجْمُ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

(۴) اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زانی اور زانیہ کے متعلق حکم، لے لو، مجھ سے لے لو (اور غور سے سن لو) تحقیق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راہ مقرر کی ہے۔ غیر شادی شدہ مرد، غیر شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو اس کو سو درے مارنے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے، تو سو درے مارنے چاہئیں اور سنگسار کرنا چاہیئے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۹۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْیَھُوْدَ جَاءُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا لَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْھُمْ وَامْرَاَۃً زَنَیَا فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرَاۃِ فِیْ شَاْنِ الرَّجْمِ قَالُوْا

(۵) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود آئے اور انہوں نے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا۔ (اور وہ دونوں محصن تھے) آپ نے ان سے فرمایا کہ تم کیا پاتے ہو رجم کے بارے میں توراۃ میں، انہوں نے کہا ہم زنا کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں۔

نَفْضَحُهُمْ وَ يُجْلَدُوْنَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ
اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰةِ
فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمَا يَدَهٗ
عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا
قَبْلَهَا وَ مَا بَعْدَهَا فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ
يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ
الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ
فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرُجِمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ
اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا
اٰيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ اِنَّ فِيْهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ
وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهٗ بَيْنَنَا فَاَمَرَ
بِهِمَا فَرُجِمَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اور ان کو دُرّے مارے جاتے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے جھوٹ کہا۔ تورات میں تو رجم کا حکم ہے تورات لاؤ سو تورات کو کھولا تو ایک یہودی نے آیۃ رجم پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور اُس کا اگلا پچھلا حصّہ پڑھ دیا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا۔ کہ اپنا ہاتھ اُٹھا۔ جب اس نے ہاتھ اُٹھایا، تو رجم کی آیت نکلی۔ یہودیوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ نے بالکل صحیح فرمایا۔ بے شک تورات میں رجم کی آیت ہے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا اور وہ سنگسار کر دیئے گئے۔ ایک دوسری روایت میں یوں ہے۔ کہ عبداللہ نے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھا۔ جب اُس نے ہاتھ اُٹھایا تو رجم کی آیت نکلی۔ اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک تورات میں رجم کی آیت ہے۔ لیکن ہم اس کو چھپاتے تھے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور وہ سنگسار کر دیئے گئے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ
فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ
فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ
الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَقَالَ
اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا
شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ

(۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے کہ ایک شخص آیا اور پکارا کہ یا رسول اللہ! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ وہ اسی طرف آیا۔ جس طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا تھا۔ اور کہا کہ میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ جب اس نے چار بار یہی اقرار کیا۔ تو آپ نے اس کو بلایا۔ اور فرمایا۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ ـ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ ـ

(۱۰۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَنِكْتَهَا لَا يَكْنِي قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ـ

کہ کیا تجھے جنون ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ کیا تو محصن (شادی شدہ) ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔ ابن شہاب نے کہا ہے۔ کہ جس شخص نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو سُنا ہے۔ اس نے مجھے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم نے اس کو مدینہ میں سنگسار کیا۔ جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ ہم نے اس کو سنگستان میں جا پکڑا اور سنگسار کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں جابر بن عبد اللہ کا قول قال نعم کے بعد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کو عیدگاہ میں سنگسار کر دیا گیا۔ جب اسکو پتھر لگے تو وہ بھاگا مگر وہ پکڑ لیا گیا۔ سو اس کو رجم کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلائی سے اور آپ نے اسپر نماز پڑھی

(۷) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب ماعزؓ بن مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس سے آپ نے فرمایا شاید تو نے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ ہی لگایا ہو یا دیکھا ہو یعنی ان تینوں باتوں میں سے تو نے کوئی بات کی ہو اور زنا کے ان مقدمات کو ہی زنا سمجھ لیا ہو لہٰذا مقدمات زنا میں اچھی طرح تمیز کر لے۔ اس نے عرض کیا۔ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے اُس سے جماع کیا۔ کنایہ نہیں کیا۔ اس نے کہا ہاں میں نے جماع کیا ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

لہ عہدِ حاضر کے مسلمانوں کو ماعزؓ بن مالک کے اس اعترافِ جرم سے سبق حاصل کرنا چاہیئے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لہ بفتح ہمزہ استفہام و کسر نون و سکون اشعۃ اللمعات ۳ ج

(۱۰۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِهِ جُنُوْنٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ أَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ

(۸) اور بریدہ کہتے ہیں کہ ماعز بن مالک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ افسوس ہے تجھ پر (اس کلام سے پھر جا باز آ) اللہ سے استغفار کر اور اُسی کی طرف رجوع کر۔ راوی کہتا ہے کہ وہ پھر گیا۔ تھوڑی دُور جا کر واپس لوٹ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کی طرح ارشاد فرمایا۔ یہانتک کہ اس نے چوتھی بار یہی عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تجھے کس چیز سے پاک کر دوں؟ عرض کیا زنا سے۔ آپ نے فرمایا کیا اس کو جنون ہے؟ (کہ بار بار ایسے جرم کا اقرار کئے جاتا ہے۔ جس کی سزا نہایت سخت ہے) آپ کو خبر دی گئی۔ کہ نہیں یہ مجنوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے منہ سے بُو سونگھی۔ مگر اس نے شراب کی بُو نہ پائی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ پس آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ سنگسار کیا گیا۔ لوگوں نے دو یا تین دن توقف کیا (یعنی اس کے سنگسار کرنے پر دو تین روز لوگوں میں کوئی ذکر نہیں ہوا) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے،

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹) در اصل یہ سچا ایمان تھا جس نے ماعز کو اعترافِ جرم کرایا۔ اور اپنے اوپر دنیا کی سزا لے کر آخرت میں سرخرو ہوا۔ ہمارا یہ حال ہے کہ دن رات جرائم و معاصی کرتے ہیں۔ پھر ان کو چھپاتے اور اپنے نفسوں کو دھوکا دیتے ہیں (مترجم)

ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ
مِّنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِيْ
فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ
فَقَالَتْ تُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّنِيْ كَمَا
رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ إِنَّهَا
حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ أَنْتِ
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰى
تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ قَالَ
فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ
حَتّٰى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ
إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا
صَغِيْرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ
فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ
أَنَّهُ قَالَ لَهَا اذْهَبِيْ حَتّٰى
تَلِدِيْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ
فَأَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَلَمَّا
فَطَمَتْهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ
فَدَفَعَ الصَّبِيَّ فِيْ يَدِهٖ
كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَ
قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ
الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ

اور فرمایا۔ تم لوگ ماعز بن مالک کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ ماعز نے ایسی توبہ کی ہے۔ کہ اگر اس کو اُمت پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کے لئے کافی ہو یعنی بڑی سچی اور کامل توبہ کی ہے، پھر آپ کے پاس قبیلہ غامد کی ایک عورت آئی۔ کہ وہ قبیلہ ازد میں سے ہے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے افسوس ہے تجھ پر واپس جا۔ اللہ سے استغفار کر اور اُس کی طرف رجوع کر۔ اُس عورت نے کہا کہ کیا آپ مجھے پھیر دینا چاہتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماعز بن مالک کو پھیر دیا تھا (اول مرتبہ میں)، تحقیق وہ حاملہ ہے (یعنی مجھے زنا کا حمل ہے میں اقرار کے بعد انکار نہیں کر سکتی)، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک وضع حمل ہو تو صبر کر (راوی کہتا ہے کہ) ایک انصاری نے اس کی خبر گیری کا ذمہ لیا۔ یہاں تک کہ اس کے بچہ پیدا ہو گیا۔ وہ شخص کچھ مدت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ غامدیہ کے بچہ پیدا ہو گیا ہے! آپ نے فرمایا۔ ہم ابھی اس کو سنگسار نہ کریں گے، (ابھی اس کا بچہ چھوٹا ہے وہ کیسے پلے گا)، ہم اس کے چھوٹے بچہ کو چھوڑ دیں۔ اور اس کو دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو۔ ایک انصاری کھڑا ہوا اور کہا میں اس کو دودھ پلانے کا ذمہ لیتا ہوں! اے اللہ کے نبی! راوی کہتا ہے۔ کہ اس کو رجم کیا گیا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ

الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا اِلٰى صَدْرِهَا وَ اَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَاْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ يُغْفَرُ لَهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَ دُفِنَتْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کہ تو جا یہاں تک کہ تو جنے۔ سو جب اس نے بچہ جنا تو فرمایا کہ اس کو دودھ پلا۔ یہاں تک کہ تو اس کا دودھ چھڑائے۔ سو جب اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ اس کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ عورت نے کہا، اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے۔ اور وہ روٹی کھانے لگا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک مسلمان شخص کو دیدیا۔ پھر اُس عورت کے لئے حکم دیا اس کے لئے گڑھا کھودا گیا سینے تک، اور لوگوں کو اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی پتھر مارنے لگے، اس کے سر پر ایک پتھر کھینچ مارا۔ اُس سے خالد رضی اللہ عنہ کے منہ پر خون کا چھینٹا آپڑا۔ انہوں نے اس کو کچھ بُرا بھلا کہا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس بُرائی سے باز رہو اے خالد! رضی اللہ عنہ، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تحقیق اُس عورت نے اس طرح کی توبہ کی ہے کہ اس طرح کی توبہ اگر محصول لینے والا کرے۔ تو اس کی بخشش کی جائے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھنے کا حکم دیا اور دفن کی گئی۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَ لَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَ لَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۹) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ "جب تمہاری لونڈی زنا کرے اور اُس کا زنا ظاہر ہو جائے۔ تو اس کو حد مارے اور اُس کو عار نہ دلائے۔ پھر بھی اگر زنا کرے تو اس پر حد جاری کی جائے۔ اور عار نہ دلائی جائے۔ اگر تیسری مرتبہ زنا کرے اور اُس کا زنا ظاہر ہو جائے تو چاہیئے کہ اس کو بیچ دے، اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلہ میں ہو۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ اَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَاَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

(۱۰۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى

(۱۰) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنی لونڈی، غلاموں پہ حد جاری کیا کرو۔ پچاس دُرّے، اُس پہ جو محصن ہو اُن میں سے (یعنی شادی شدہ ہو) اور جو محصن نہ ہو سو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا۔ سو اُس کے متعلق مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اس کو حد ماروں۔ پس وہ جننے کے قریب ہوئی، میں ڈرا کہ اگر میں اس کو پچاس دُرّے مارونگا تو وہ مر جائے گی۔ سو میں نے اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ابو داؤد کی ایک روایت یوں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دے تاکہ اُس کا خون منقطع ہو، پھر اس پر حد جاری کر، اور اپنے لونڈی، غلاموں پر حد جاری کیا کرو۔

دوسری فصل

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسری طرف سے آیا اور عرض کیا کہ میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دوسری طرف سے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! تحقیق اس نے زنا کر لیا ہے، چوتھی بار اقرار کرنے پر

فَاَمَرَ بِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ
اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ
فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ
يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهٗ
لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهٗ بِهٖ وَ
ضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ
فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ
وَ مَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ هَلَّا
تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ
فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(۱۰۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَا
بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ وَ مَا بَلَغَكَ
قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ
قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۱۰۷) وَعَنْ يَزِيْدَ ـہ بْنِ نُعَيْمٍ
عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مَاعِزًا اَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ
عِنْدَهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ سو وہ مدینہ کے سنگستان کی طرف نکال دیا گیا اور رجم کیا گیا۔ جب اس کے پتھر لگنے لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرا جس کے پاس اونٹ کا کلا تھا وہی کلا اس کو مارا۔ اور دوسرے لوگ بھی اور چیزوں سے مارنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ مرگیا۔ اس واقعہ کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کہ جب اُسے پتھروں کی ایذا پہونچی تو وہ بھاگ کھڑا ہوا کہ موت کی ایذا دیکھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا۔ شاید وہ توبہ کرلیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا۔

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے پوچھا کہ کیا وہ بات صحیح ہے جو مجھے تیرے متعلق پہونچی ہے؟ اس نے کہا آپ تک وہ کیا بات پہونچی ہے؟ فرمایا میں نے سنا ہے کہ تو فلاں کی لونڈی سے آلودہ ہوگیا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ اس نے یہ چار بار اقرار کیا اس پر آپ نے اُسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور یزید بن نعیم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار بار (زنا کا) اقرار کیا۔

ـہ تابعی حجازی ہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) عبدالعزیز شیخ عفی عنہ

وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ هَزَّالًا اَمَرَ مَاعِزًا اَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

اس پر آپ نے رجم کرنے کا حکم دیا۔ اور ہزال سے فرمایا۔ اگر تو اس کی ستر پوشی کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا۔ ابن المنکدر (تابعی) کہتے ہیں کہ واقعہ یہ ہے کہ ہزال نے ماعز سے کہا تھا۔ کہ وہ حضور کے پاس جا کر اپنے فعل شنیعہ کی خبر دے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ -

(۴) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ تم آپس میں حدوں کو معاف و محو کر دیا کرو (اپنے معاملات کو صاف رکھو) اور جب مجھ تک کسی حد والے جرم کی خبر پہونچ گئی تو واجب ہو گئی اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۹) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۵) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عزت والوں کی خطائیں معاف کر دیا کرو (یہ خطاب حاکموں کو ہے) مگر ان کی حدیں معاف نہیں ہو سکتیں، اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۱۱۰) وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

(۶) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں سے حدوں کو (حتی الامکان) دور کرتے رہو۔ جہاں تک ہو سکے، اگر اُن کے لئے خلاصی کی کوئی جگہ نہ ہو تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ حقیقت یہ ہے کہ امام کا معاف کرنے میں خطا کرنا بہتر ہے اس بات سے کہ سزا دینے میں وہ غلطی کرے۔ اس کو ترمذی نے روایت

٥ صحابی اسلمی ہیں۔ ان کی کنیت ابو نعیم ہے (مرقاۃ)

وَ قَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَ هُوَ اَصَحُّ -

کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے اسکو رسول اللہ تک رفع نہیں کیا گیا۔

(۱۱۱) وَ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ وَ اَقَامَهٗ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۷) اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک عورت سے زبردستی کی گئی (یعنی اُس سے جبراً زنا کیا گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، سو اُس سے حد کو دفع کیا اور جس نے زنا کیا تھا اس پر حد جاری کی۔ راوی نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ زنا کرنے والے پر حضور نے اُس عورت کیلئے مہر ٹھہرایا۔ ترمذی نے روایت کیا۔

ے صحابی حضرمی یمن کے ملوک سے ہیں کہ ان کو اقیال کہتے ہیں۔ جب آپ بہ نیت اسلام لانے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ تو آپ نے اُن کے لئے چادر بچھائی۔ اور اُن کے لئے برکت کی دعا کی اور اُن کی اولاد کے لئے بھی اور ان کو اقیال حضرموت کا عامل بنایا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۱۱۲) وَ عَنْهُ اِنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَ انْطَلَقَ وَ مَرَّتْ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَ كَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَ قَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَ قَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ -

(۸) وائل رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت نماز کے ارادہ سے نکلی، ایک شخص اس کو ملا اور اس کو کپڑے سے ڈھانک کر اپنی حاجت پوری کی وہ عورت چلائی اور وہ چلا گیا۔ اتنے میں مہاجرین کی ایک جماعت اُدھر سے گذری۔ اُس عورت نے کہا۔ کہ واقعہ یہ ہے۔ اُس شخص کو پکڑ لیا اور اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اُس عورت سے آپ نے فرمایا۔ تو جا بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ہے اور جس شخص نے زنا کیا تھا اس کے بارے میں کہا کہ اس کو سنگسار کر دو۔ اور فرمایا بتحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے۔ کہ اگر اہل مدینہ اُس جیسی توبہ کرتے تو اُن کی توبہ قبول کی جاتی۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

(۹) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے زنا کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دُرے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اُسے دُرّے لگائے گئے۔ پھر آپ کو خبر دی گئی کہ وہ محصن ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ رجم کیا گیا۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۱۴) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِّنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهٗ۔

(۱۰) اور سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے۔ جو قوم میں ناقص الخلقت اور بیمار تھا۔ اور جو اہل محلہ کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی کے ساتھ مبتلا پایا گیا جو اس کے ساتھ زنا کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے فرمایا کہ ایک کھجور کی ٹہنی لو جس میں سو ٹہنیاں چھوٹی ہوں۔ اُس سے اس کو مار مارو۔ اس کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔ اور ابن ماجہ نے بھی اسی کی مانند روایت کی ہے۔

ؔ ان کی کنیت ابوثابت ہے۔ انصاری۔ خزرجی بارہ نقباء سے ایک آپ ہیں۔ سید الانصار تھے، بڑے خوبرو آبرو والے ان کی ریاست اور سیادت کی ان کی قوم معترف تھی، کہتے ہیں کہ ان کو جنوں نے مار دیا۔ وہ غسل خانہ میں مردہ پائے گئے۔ ان کے جسم پر کوئی موت کا نشان، زخم وغیرہ نہ تھا حتی کہ انہوں نے ایک آواز سنی کہ ہم نے سید الانصار کو مار دیا اور ہم نے سعد بن عبادہ کو ایک تیر مارا تو وہ خطا نہ گیا ۱۲ (مرقاۃ) مصحح

(۱۱۵) وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ

(۱۱) اور عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو تم فعل لوطی کرتے ہوئے پاؤ۔

فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو"۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لواطت میں حد نہیں بلکہ تعزیر ہے (یعنے بے حد مارے (حد کی حد مقرر ہے اس کی نہیں)، امام (بادشاہ) جس طرح اور جس قدر مصلحت دیکھے پہنچاوے، اور کمال پاشا نے شرح جامع صغیر میں نقل کیا ہے۔ کہ یہ امر امام کے سپرد ہے اگر چاہے تو اس کو قتل کرے۔ اگر فاعل کو عادت ہو اور اگر چاہے تو اس کو مارے (درہ وغیرہ) اور چاہے تو اس کو قید کرے مرقاۃ ج ۴ ص۱۹۵ میں ہے، عند ابی حنیفۃ یعزر ولا یحد - ونقل کمال پاشا عن شرح الجامع الصغیر ان الرأی فیہ الی الامام ان شاء قتلہ ان اعتادہ وان شاء ضربہ وحبسہ انتہی - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل حدیث ۱۲۵ ہے۔ جو عنقریب فصل سوم میں آتی ہے وہ اصح الحدیث ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے فافہم ولا تکن من المعترضین الذین اعمی قلوبہم عن فضائل الامام الہمام (مصحح عفی عنہ)

(۱۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

(۱۱۶) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ جو شخص جانور سے بدفعلی کرے تو اس کو قتل کر دو۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس جانور کو بھی قتل کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا۔ کہ بھلا اُس جانور کو کیوں قتل کیا جائے (وہ تو ادراک وشعور اور جزا وسزا کی ذمہ داریوں سے محروم ہوتا ہے)، آپ نے فرمایا میں نے اسکے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا، مگر میرا خیال ہے کہ آپ نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ اُس جانور کا گوشت کھایا جائے۔ اور یا اُس سے کسی اور طرح نفع حاصل کیا جائے۔ حالانکہ یہ اُس جانور کے ساتھ کیا گیا ہے"۔ اس کو ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ف اُس جانور کے مار ڈالنے میں یہ حکمت ہے کہ اس سے حیوان بصورت انسان نہ پیدا ہو یا اس کے مالک کو عار لاحق نہ ہو کہ لوگ دیکھیں گے تو اس کو رسوائی ہو گی۔ اور شرح مظہر میں ہے کہ ائمہ اربعہ (امام اعظم، امام شافعی، امام مالک، امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہم) اس پر متفق ہیں کہ جو شخص جانور سے فعل بد کرے اس کو تعزیر دیا جائے۔ اور قتل نہ کیا جاوے۔ اور

حدیث محمول ہے زجر و تشدید پر، اور جانور اگر کھایا جاتا ہے (مثلاً گائے بھینس، بکری وغیرہ)، تو ذبح کیا جاوے اور کھایا نہیں جاتا (یعنے حرام ہے مثل گدھی، کتی وغیرہ کے)، تو دو وجہیں ہیں قتل بسبب ظاہر حدیث کے اور عدم قتل و قتل نہ کرنا، واسطے نہی کے کہ جانور ذبح نہ کیا جاوے مگر کھانے کے لئے ۱۲

اشعۃ اللمعات ج ۳ صـ۲۷۸ میں ہے ۔ بعضے گفتہ اند کہ بہیمہ بکشند و بسوزند و ائمہ اربعہ متفق اند برانکہ کسیکہ بیاید بہیمہ را تعزیر کردہ شود و کشتہ نشود و میگویند کہ ایں حدیث محمول بر زجر و تشدید ست ۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۴ صـ۸ قیل ان کانت ماکولۃ تقتل والا فوجھان القتل لظاھر الحدیث وعدم القتل للنھی عن ذبح الحیوان الا لاکلہ انتھی۔ ردالمختار میں ہے ۔ تذبح البھیمۃ وتحرق علی وجہ الاستحباب ولا یحرم اکل لحمھا الخ ا ھ ۵؎ یعنے جانور کو استحباباً ذبح کرکے جلایا جاوے ۔ اس کا گوشت کھانا حرام نہیں ۔ اسی کتاب کی جلد ۳ صـ۲۱۳ مطبوعہ مصر میں ہے ۔ جاز اکلھا عندلامام الاعظم وقالا تحاق ایضاً ۔ مصحح عفا اللہ عنہ

(۱۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ ۔

(۱۳) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس امر کا ہے کہ وہ کہیں ان میں فعل لوطی کی بیماری نہ پیدا ہو جائے ۔ اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

(۱۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ بَکْرِ بْنِ لَیْثٍ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّہٗ زَنٰی بِامْرَاَۃٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَہٗ مِائَۃً وَ کَانَ بِکْرًا ثُمَّ سَاَلَہُ الْبَیِّنَۃَ عَلَی امْرَاَۃٍ فَقَالَتْ کَذَبَ وَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْیَۃِ ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

(۱۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بنی بکر بن لیث قبیلہ کا ایک شخص آیا اور اقرار کیا کہ میں نے ایک عورت سے چار بار (چار مجلسوں میں) زنا کیا ہے ۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سو درّے مارنے کا حکم دیا اور وہ شخص کنوارا تھا ۔ پھر آپ نے اُس عورت سے زنا کرنے کے اُس سے گواہ طلب کئے ۔ اس عورت نے کہا ۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم یہ شخص جھوٹ بولتا ہے سو اس پر تہمت کی حد لگائی گئی ۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۔

(۱۱۹) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِیْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ

(۱۵) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ کہ جب میری پاک دامنی پر آیتیں نازل ہوئیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر میری

فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَ الْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

عفت مآبی اور ان آیات کا ذکر کیا۔ جب آپ ممبر سے اُترے تو آپ نے دو شخصوں اور ایک عورت کے متعلق سزا دینے کا حکم دیا۔ سو ان کو تہمت کی حد لگائی گئی۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے + ف ان دو سے مراد مسطح اور حسان بن ثابت تھے، اور عورت حمنہ بنت جحش جو ام المومنین زینب بنت جحش کی بہن تھیں (اشعۃ اللمعات)، مصحح عفا اللہ عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۱۲۰) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۱) نافع سے روایت ہے کہ ابی عبید کی بیٹی صفیہ نے ان کو خبر دی کہ خلافت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے ایک خمس غنیمت میں آئی ہوئی لونڈی سے جماع کا قصد کیا۔ سو اس نے زبردستی اُس سے زنا کیا حتیٰ کہ اُس کا ازالہ بکارت ہوگیا۔ سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پچاس دُرّے مارے، اور اُس لونڈی کو اس لئے دُرّے نہ مارے کہ اُس سے زبردستی صحبت کی گئی تھی۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۲۱) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ فَاَصَابَ جَارِيَةً مِّنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِي ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَاِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ

(۲) اور یزید بن نعیم ہزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یعنی نعیم سے، کہ ماعز بن مالک یتیم تھا اور میرے باپ کی پرورش میں تھا (یعنی ہزال کی سرپرستی میں تھا) وہ قبیلہ کی ایک لونڈی سے زنا کر بیٹھا۔ میرے باپ نے کہا کہ تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا۔ اور جو کچھ تو نے کیا ہے اس کی خبر دے، شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے استغفار کریں۔ اور میرے باپ کا یہ مشورہ اور ارادہ اس امید پر تھا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار اس کے لئے خلاصی کا موجب ہو، سو وہ آپ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں

زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ اِلَيْهِ مِرَارًا حَتّٰى قَالَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةٍ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ فَاُخْرِجَ بِهٖ اِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهٗ فَنَزَعَ لَهٗ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

زنا کر بیٹھا ہوں۔ مجھ پر اللہ کا حکم جاری کیجئے۔ آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ یہی کہا۔ یہاں تک کہ چار بار یہی اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تونے چار بار یہی بات کہی ہے۔ سو تونے کس سے زنا کیا ہے؟ کہا فلانی عورت سے۔ فرمایا۔ کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوا؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ کیا تونے اُس سے جماع کیا؟ کہا ہاں پس اس پر آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ سو اس کو سنگستان کی طرف لیجایا گیا۔ جب اس پر پتھروں کی بارش شروع ہوئی اور پتھر لگنے لگے تو گھبرایا۔ بھاگ پڑا (راستہ میں) اس کو عبداللہ بن انیس ملے اس حال میں کہ عبداللہ کے (یا ماعز کے) ساتھی تھک چکے تھے، عبداللہ نے اونٹ کے پاؤں کی ہڈی اُٹھاکر ماعز کو ماری اور اس کو مار ڈالا۔ پھر عبداللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا۔ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۲۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَّظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَّظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

(۳) اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جس قوم میں زنا تمام عام ہو جائے تو ان کو قحط کے ساتھ پکڑا جاتا ہے، اور جس قوم میں رشوت کا چلن عام ہو جائے، وہ رُعب کے ساتھ پکڑے جاتے ہیں"۔ [۱] اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

[۱] یہ حدیث مسلمانوں کے لئے موجب ہزار عبرت و نصیحت ہے۔ اس لئے کہ ہمارے یہاں بھی زنا اور رشوت (باقی ص۶۱ پر)

(۱۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَّنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ - رَوَاهُ رَزِیْنٌ وَّفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِیًّا اَحْرَقَهُمَا وَ اَبَابَكْرٍ هَدَمَ عَلَیْهِمَا حَائِطًا

(۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط والا عمل کرے (یعنی اغلام بازی) اس کو رزین نے روایت کیا ہے - رزین کی ایک اور روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے - کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاعل و مفعول دونوں کو جلا دیا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان پر دیوار گرا دی -

(۱۲۴) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ -

(۵) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالےٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو کسی مرد سے بدفعلی کرے یا عورت سے اس کی مقعد میں"۔ اس کو ترمذی نے نقل کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ف - روافض کو خدا ہدایت کرے - کہ وہ اس کی حلت کے قائل ہیں ۱۲ مصحح

(۱۲۵) وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِیْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَیْهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ مَنْ اَتٰى بَهِیْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ -

(۶) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ جو شخص کسی چارپائے سے بدفعلی کرے پس اس پر کوئی حد نہیں۔ اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔ ترمذی سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو شخص چارپائے سے بدفعلی کرے تو اس کو قتل کر دو۔ اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۰) کا بازار گرم ہے۔ اور اس کے وبال و عذاب میں ہم بھی دو چیزوں کے ساتھ مبتلا ہیں۔ ضروریات زندگی کی گرانی اور ظالم و مفسد حکام کا رعب یہ دونوں چیزیں ہمیں درس عبرت دے رہی ہیں۔ مگر آہ مسلمان دیدہ عبرت اور قلب منیب ہی کھو چکے ہیں۔ (مترجم)

(۱۲۶) وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَ الْبَعِيْدِ وَ لَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۷) اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نزدیک اور دور والوں پر اللہ کی حدیں قائم کرو۔ اور نہ پکڑے اور نہ مانع ہو حد جاری کرنے سے کسی ملامت کرنیوالے کی وجہ سے (یعنی ضعیف وقوی اور کسی کی پرواہ کئے بغیر حدیں جاری کرو) اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۲۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللّٰهِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ۔

(۸) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کا جاری کرنا اللہ کی آبادیوں پر چالیس راتوں تک بارش ہوتے رہنے سے بہتر ہے۔"
اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

باب۱۱۔ چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۱۲۸) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا بِرُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۲۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلی فصل

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے، مگر چوتھائی دینار کے چرانے کی سزا میں یا اس سے زیادہ میں۔
اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

سپر چرانے کی سزا میں جس کی قیمت تین درہم تھی ایک چور کا داہنا ہاتھ کاٹا تھا اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ ملہ شیخ ابن الہمام سے منقول ہے کہ ڈھال کی قیمت ۱۰ درہم تھی۔ اسی طرح علامہ عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے۔ اسی لئے حنفیہ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹنا لکھا ہے۔ اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ ابن عمر نے اپنی رائے اور اجتہاد سے کہا ہے (یعنے ثمنہ ثلثۃ دراہم) یہ خلاصہ ہے کلام حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا اور (مرقاۃ میں) ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کا جس کو زیادہ تحقیق کی ضرورت ہو وہ ان شرحوں (یعنی اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور اور مرقاۃ جلد ۴ مطبوعہ مصر ص ۸۵ و ۸۶ کو دیکھکر تسلی و تشفی کرلے ۱۲ مصحح

(۱۳۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالے چور پر لعنت کرے ـ وہ ایک بیضہ چراتا ہے اس کی سزا میں اُس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اسکو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۱۳۱) عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

(۱) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" میوہ جو درخت پر لگا ہو اس کے چرانے پر ہاتھ کاٹنا نہیں آتا۔ اور نہ سفید کھجور کا گابھا چرانے سے"۔ اس کو مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ے مشہور صحابی ہیں۔ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوسکے اس لئے کہ آپ ابھی نابالغ تھے، بعد ازاں جنگ اُحد، خندق اور دیگر غزوات میں شامل تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

ےہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ میوہ تر و تازہ چرانے میں محرز ہو یا غیر محرز محفوظ یا غیر محفوظ، اسی طرح خشک میوہ (پھل)، کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ کاٹ کر خرمن میں جمع نہ کیا۔ اور اسی پر قیاس کیا ہے، دودھ اور ایسی چیزوں کو کہ جلدی خراب اور متغیر ہوجاویں اور جو چیزیں حقیر اور مباح ہیں۔ دارالاسلام میں مانند لکڑی، گھاس، نرسل، مچھلی پرندہ شکار ہڑتال، چونہ وغیرہ۔ کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کے چرانے سے ہاتھ نہیں کاٹا جاتا (مرقاۃ، ج ۴ ص ۸۶ و ۸۷ (مصحح عفا اللہ عنہ)

ے بیضہ سے مراد بیضہ آہن یعنی خود ہے اور رسی سے کشتی کی (قیمتی) رسی ہے۔ اور بقول بعض یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا (مرقاۃ وغیرہ) مصحح

(۱۳۳۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ

(۲) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اُس میوہ کی چوری کے بارے میں جو درخت پر لٹکا ہوا ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اگر وہ اس میں سے کچھ چرائے اس کے بعد کہ وہ خرمن میں پہونچے اور اس کی قیمت ڈھال تک پہونچے تو پھر اُس کا ہاتھ ضرور کٹے گا۔ اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۱۳۳۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ رَوَاهُ مَالِكٌ ۔

(۳) اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین مکی سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درخت پر میوہ کی اور پہاڑ پر چرنے والے جانور کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں آتا۔ ہاں اگر جانور اپنے ٹھکانے پر آجائے، اور میوہ خرمن میں آجائے اور چوری کی چیز کی قیمت ڈھال کی برابر ہو تو پھر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔

؎ قریشی نوفلی ہیں از اولاد نوفل بن عبدالمناف تابعی ثقہ قلیل الحدیث ۱۲ اشعۃ اللمعات، مصحح عفا اللہ عنہ

(۱۳۳۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ۔

(۴) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوٹنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔ جو لوٹے آشکار طور پر لوگوں کے سامنے، وہ ہم میں سے نہیں۔" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۳۳۵) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ ۔ رَوَاهُ

(۵) اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "خائن، ڈاکو اور اُچکے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں آتی۔" اس کو ترمذی،

التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ وَ رَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَ تَوَسَّدَ رِدَاءَهٗ فَجَاءَ سَارِقٌ وَ اَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَخَذَهٗ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ وَ رَوٰى نَحْوَهٗ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور صاحب مصابیح نے شرح السنۃ میں روایت کی ہے کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آیا۔ اور سر کے نیچے اپنی چادر رکھ کر سو گیا ایک چور آیا اور اس کی چادر لے لی۔ صفوان نے اس کو پکڑ لیا اور اُس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اُس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ صفوان نے کہا آپ کے پاس لانے سے میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیں، وہ میں اس پر صدقہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے اس کو میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہ کیا۔ عبد اللہ بن صفوان اپنے والد سے اسی قسم کی روایت کرتے ہیں۔ اور دارمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(۱۳۶) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا

(۶) اور بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ[1] میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔" اس کو ترمذی، دارمی، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے، مگر ابو داؤد اور نسائی نے

[1] یعنی جب لشکر دار الحرب میں، نہ اُن کا کوئی امیر ہو اور نہ اسلامی نظام اور حدود قائم نہ ہوں تو ان حالات میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے بعض محدثین نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جہاد کی حالت میں مالِ غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اس لئے کہ مالِ غنیمت میں اس کا بھی حق ہے۔ (مترجم)

[2] اس کا حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں۔

قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ۔

بجائے غزوہ کے سفر میں کہا ہے۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ؎ بعض نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت حدیث نہیں ہے اور ان کی ولادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال پہلے ہوئی ہے اور اہل شام ان کی سماعت ثابت کرتے ہیں۔ اور مؤلف کا میلانِ کلام اسی پر ہے (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(١٣٧) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ[1] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ۔ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ۔

(٧) اور ابی سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ چور کے حق میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹو پھر اگر چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹو۔ پھر اگر چوری کرے تو اس کا بایاں ہاتھ کاٹو۔ پھر اگر چوری کرے تو اس کا دایاں پاؤں کاٹو۔ روایت کیا شرح السنتہ میں۔ لہ مشہور تابعین سے ہیں اور سات فقیہوں میں سے ایک آپ ہیں۔ انکی کنیت ہی ہے م

(١٣٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوهُ وَاحْسِمُوهُ۔

(٨) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ سو اُس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر وہ دوسری بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا۔ فرمایا۔ اس کا بایاں پاؤں کاٹ دو۔ چنانچہ اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا گیا۔ پھر وہ تیسری بار لایا گیا۔ فرمایا۔ اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دو۔ سو کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو چوتھی بار لایا گیا۔ پھر فرمایا اس کا دایاں پاؤں کاٹ دو۔ سو کاٹ دیا گیا۔ پھر پانچویں بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسکو قتل کر دو۔ پس ہم اس کو لے گئے اور مار ڈالا۔ اور پھر اس کو کھینچ کر کنوئیں میں ڈال دیا۔ پھر اس پر پتھر برسائے۔ اسکو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کیا ہے۔ اور بغوی نے شرح السنتہ میں چور کا ہاتھ کاٹنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ کہ تم اس کا ہاتھ کاٹو پھر اس کو تل دو۔

(١٣٩) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ

(٩) اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ

أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ سو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ اُس کا ہاتھ اُس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

(۱۴۰) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوْكُ فَبِعْهُ وَ لَوْ بِنَشٍّ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۰) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب غلام چوری کرے تو اس کو بیچ دے اگرچہ اس کے بیس ہی درہم ملیں"۔ اس کو ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۱۴۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوْا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ بِهٖ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ہمارا گمان یہ نہ تھا کہ آپ اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دینگے (بلکہ اس پر رحم کرو گے) آپ نے فرمایا۔ اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتی تو اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ اس کو نسائی نے نقل کیا ہے۔

ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا ماحصل یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اس کا جاری کرنا مجھ پر واجب ہے، میں چشم پوشی نہیں کرسکتا۔ اگر بالفرض یہ فعل میرے جگر گوشہ زہرائے بتول سے بھی سرزد ہوتا (تو کمال عدل کیوجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ گویا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیہ کریمہ لا تاخذکم بھما رافۃ (الآیۃ) کی طرف اشارہ فرمایا (عدل ہو تو ایسا ہی ہو) ۱۲ (مرقاۃ۔ اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۱۴۲) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَّهٗ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهٗ فَاِنَّهٗ سَرَقَ مِرْاٰةً لِّامْرَاَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ اور کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیجئے کیونکہ اس نے میری عورت کا شیشہ چرایا ہے

وَهُوَ خَادِمُكُمْ اَخَذَ مَتَاعَكُمْ - رَوَاهُ مَالِكٌ -

(۱۴۳) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ تَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ - قَالَ حَمَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِاَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اُسکا ہاتھ نہ کاٹوں گا۔ یہ تمہارا خادم ہے اور تمہاری ہی چیز لی ہے۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ اے ابوذر رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ اور آپ کا فرمان بردار ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو اس وقت کیا کرے گا جبکہ لوگوں کو وبار کی وجہ سے، موت آئے گی۔ اُس کا گھر اُس کی قبر ہو گا خادم کے بدلہ؟ عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا۔ تجھے صبر کرنا چاہیئے (وہاں سے بھاگنا نہ چاہیئے) حماد بن سلیمان کہتے ہیں۔ کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ اس لئے کہ وہ میت پر اس کے گھر (یعنی قبر) میں داخل ہوا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ ٭ تابعی کوفی فقیہ امام مجتہد کریم جواد (سخی)، (اشعۃ اللمعات) مصحح

٭ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات جلد ۳ ص۲۸۸ میں فرماتے ہیں نزد امام ابوحنیفہ وائمہ دیگر نباش را قطع نمی کنند زیرا کہ معنی سرقہ درو ے ضعیف است از جہت ملازم حرز پس اسم سارق کہ در نص قرآنی واقع شدہ است آنرا شامل نہ باشد یعنے کفن چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ کیونکہ چوری کرنے کے معنے اس میں ضعیف ہیں۔ اس لئے کہ وہ جگہ غیر محفوظ ہے۔ لہٰذا اسم سارق (چور کا نام)، جو قرآن کریم میں (السارق والسارقۃ الخ) واقع ہے اس کو شامل نہیں۔ ملا علی قاری مرقاۃ ج ۴ ص۹۵ میں فرماتے ہیں کہ اس بارہ میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ منکر اور ضعیف ہیں عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ لیس علی النباش قطع۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک کفن چور پیش ہوا مدینہ منورہ میں اس وقت مروان حاکم تھا۔ اس نے اس وقت کے اصحاب و فقہاء کو پوچھا۔ تو سب نے بالاتفاق رائے ظاہر کی کہ اس کو دُرّے لگا کر بازار میں پھرایا جائے۔ بالفرض اگر قطع ید ثابت ہو تو سیاست پر محمول ہو گا یا ایسے کفن چور کے لئے ہو گا جو ساعی فی الفساد (زمین پر فساد پھیلانے والا) ہو۔ واللہ اعلم بالعباد۔ (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِی الْحُدُوْدِ

باب ۲- حدود کے مقدمات میں سفارش کرنیکا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۳۴۱) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَانُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَ فِيْ رِوَايَةٍ

پہلی فصل

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت کے مقدمہ نے قریشی صحابہ رضی اللہ عنہم کو فکر و تردد میں ڈال دیا جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس کے بارے میں کون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرے بعض نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسکی جرأت سوائے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے اور کسی کو نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہیں۔

سو اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے، اور خطبہ دیا۔ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ اُن میں اگر کوئی شریف اور قومی آدمی چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی ضعیف آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے۔ اللہ کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا

ف اس عورت کا نام فاطمہ بنت اسود بن عبد الاسد دختر برادر ابو سلمہ تھی۔ مخزوم قریش کے ایک بڑے قبیلے کا نام ہے۔ اس کی طرف منسوب تھی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ (ملاحظہ یہ حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں)

لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ۔

بھی چوری کرے تو میں ضرور اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ایک مخزومی عورت تھی جو لوگوں سے عاریتًا اسباب لیتی اور پھر اُن کا اسباب دینے سے منکر ہو جاتی۔ سو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا سو اُس عورت قبیلہ کے لوگ حضرت اسامہ کے پاس آئے اور اُن سے سفارش کیلئے کہا۔ اسامہ نے حضور سے سفارش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد پہلی حدیث کے مطابق روایت کیا ہے ۰ ٭ اس حدیث میں انکار عاریت کا ذکر اس عورت کی تعریف کے لئے آیا ہے۔ ورنہ وہ چوٹی تھی۔ اس لئے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ۱۲ مصحح عفی عنہ

(حاشیہ حدیث ۱۲۴) ٭ زہرائے بتول کا اس لئے نام لیا۔ انما ضرب المثل بفاطمة لانها اعز اهله صلی اللہ علیہ وسلم (مرقاۃ) اگر ثابت شود کہ اعز واکرم اہل بیت من است نزد من بدزدد (اشعۃ اللمعات) آپ اہل بیت سے رسول اکرم کو بہت پیاری معزز ومحترم تھیں اگر اُن سے بھی یہ فعل سرزد ہو تو اجرائے حد کردوں۔ و درینجا نہایت اہتمام واعتنا است باقامت حدود واستقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حقانیت۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اقامت حدود میں بہت اہتمام تھا اور استقامت اور حقانیت تھی ورحمت کناد حقتعالی الشیخ تاج الدین سبکی را کہ از اعاظم علمائے شافعیہ است وبکمال اخلاق ومحبت خاندان نبوت سلام اللہ علیہم اجمعین موصوف است چوں ایں حدیث را روایت کرد اسم سامی فاطمہ را درینمقام ذکر نکردہ تحاشی کرد از اجرائے اسم شریف وے درینجا وگفت بعد از قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وایم اللہ لو ان فلانة پس ذکر کرد آنحضرت امرأۃ از اہل بیت خود رحمہ اللہ تعالی تاج الدین سبکی پر اللہ رحمت کرے کہ اس حدیث کو روایت کرتے وقت زہرائے بتول کا نام نہیں لیا۔ بلکہ اہل بیت کی ایک خاتون کہا۔ مائۃ عبدالرسول مدکتاب منظوم در نحو میں ہے ٭ نسبت جائز نام پاکش بر زباں آورم۔ گر دہمی سازم وضو از چشمۂ آب بقا ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

(۱۲۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللهِ فَقَدْ ضَادَّ اللهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنی سفارش کے ذریعہ اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں حائل ہو (حد جاری ہونے سے روکے) تو حقیقت یہ ہے کہ اس نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی اور اگر

بَاطِلٍ وَّ هُوَ يَعْلَمُهٗ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَّا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ - وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَّا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ -

(۱۴۶) وَعَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ[ـه] اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اِعْتِرَافًا وَّلَمْ يُوْجَدْ مَعَهٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَجِيْئَ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلٰثًا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ - وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ - هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْاُصُوْلِ*

کوئی شخص جانتے ہوئے کسی باطل امر میں کسی سے جھگڑا کرے تو وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتا ہے جب تک توبہ نہ کرے، یہاں تک کہ اپنی اس حرکت سے باز آئے اور اگر کوئی شخص کسی مومن پر ایسا الزام وعیب دھرے جو اس میں نہیں تو اس کو اللہ تعالےٰ دوزخیوں کے پیپ اور لہو کی کیچڑ میں رکھے گا۔ یہاں تک کہ اس گناہ سے توبہ کرے"۔ اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ جو شخص کسی ایسے جھگڑے میں کسی کی مدد کرے کہ نہیں جانتا وہ امر حق ہے یا باطل! تو وہ اللہ کے غضب میں ہے جب تک توبہ نہ کرے۔

(۲) اور ابی امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ اس نے صاف طور پر چوری کا اقرار کر لیا۔ مگر اس کے پاس چوری کی کوئی چیز نہ پائی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا گمان ہے کہ شاید تو نے چوری نہ کی ہو۔ اس نے کہا۔ بے شک میں نے چوری کی ہے۔ آپ نے دو یا تین بار یہی کہا۔ اس نے ہر بار چوری کا اعتراف کیا۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اُس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اُس کو آپ کے پاس لایا گیا۔ اس نے کہا کہ میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ یہ تین بار فرمایا۔ اس کو ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

ـه صحابی ہیں اہل حجاز میں شمار ہیں۔ اس کا نام معلوم نہیں ۱۲ یہی ایک حدیث ان سے مروی ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

عبدالعزیز مصحح عفا اللہ عنہ

* الاربعة وجامع الاصول وشعب الایمان ومعالم السنن عن ابی امیة وفی نسخ المصابیح عن ابی رمثة بالراء وانا ما [illegible] ۱۲

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

باب۳۔ حد شراب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۱۴۷) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَ النِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ*

(۱۴۸) وَعَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ يُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَيْهِ بِاَيْدِيْنَا وَ نِعَالِنَا وَ اَرْدِيَتِنَا حَتّٰى كَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى اِذَا عَتَوْا وَ فَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

پہلی فصل

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کی سزا میں کھجور کی قمچیاں اور جوتے مارنے کا حکم دیا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس دُرّے ملے اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ۔

(۲) اور سائب بن یزید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت اور اوائل خلافتِ عمر رضی اللہ عنہ میں شرابی کو لایا جاتا۔ تو ہم کھڑے ہوتے اور اس کو اپنے ہاتھوں اپنی جوتیوں اور اپنی چادروں سے مارتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری دورِ خلافت تک یہی حال رہا۔ اس کے بعد چالیس دُرّے مارتے تھے جبکہ شراب پینے والے حد سے گذر گئے اور حدِ اعتدال سے نکل گئے ۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے مارے ۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ۔

ف صحابی صغیر ہیں قلیل الحدیث حلیف بنی عبد الشمس ان کی ولادت سال ۲ھ میں ہوئی ۔ حجۃ الوداع میں اپنے باپ کے ہمراہ حاضر ہوئے اس وقت ان کی عمر ۷ سال تھی ۔ ۸۲ھ میں انتقال فرمایا ۔ اور ایک قول کے مطابق مدینہ منورہ جاکے ۔ صحابہ کرام میں سب سے آخر میں فوت ہوئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

ف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیاست کے طور پر ۸۰ دُرّے لگوائے ۔ تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر

* فی الخمر بالنعال والجرید اربعین ۔

اجماع (اتفاق) ہوگیا۔ کسی کو اس میں مخالفت کرنا جائز نہیں۔ ابن ہمام فرماتے ہیں مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب خور کو جوتے اور لکڑیاں مروائیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ۴۰ کوڑے، پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے موجودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا۔ کہ شرابی کی ۸۰ دُرّے سزا ہے۔ کیونکہ شراب خور نشے میں مخمور ہو کہ ہذیان اور افترا کرتا ہے۔ اور مفتری کی حد ۸۰ دُرّے ہیں۔ لہذا ۸۰ دُرّے لگوائے جائیں۔ یہی عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا۔ (مرقاۃ) حضرت عمر فاروق کے باجماع صحابہ ۸۰ دُرّے مقرر کرنے کے بعد ۴۰ درّے لگوانے والی روایت کو ملا علی قاری نے قلم بصح فرمایا ۱۲ مرقاۃ ج ۴ - ص ۱۴۲ مصحح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

(۱۴۹) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْا قَالَ ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ الخ

دوسری فصل

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو شخص شراب پیوے۔ تو اس کو دُرّے مارو اور پھر چوتھی بار بھی پیوے تو قتل کر دو"۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا کہ جس نے چوتھی بار شراب پی تھی۔ سو اس کو مارا۔ مگر قتل نہیں کیا۔ اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔ اور ابوداؤد نے قبیصہ بن ذویب سے۔ آخر حدیث تک۔

(۱۵۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَزْهَرِ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ

(۲) اور عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس وقت کہ آپ کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے لوگوں سے کہا۔ کہ اس کو مارو۔ سو اُن میں سے بعضوں نے اس کو جوتیوں سے مارا۔ بعضوں نے لکڑی سے اور بعضوں نے کھجور

ے صحابی برادر زادہ عبدالرحمن بن عوف اور ازہر پسر عوف ہیں۔ جس نے ان کو ابن عم عبدالرحمن بن عوف کہا ہے، اس نے غلطی کی ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)، عبدالعزیز مصحح عفا اللہ عنہ

مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِتِيخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِي وَجْهِهٖ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۱۵۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَ الضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَ الضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۱۵۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ

کی ٹہنیوں سے۔ اس حدیث کے راوی ابن وہب ہیں کہ عبدالرحمٰن کی متیخہ سے مراد کھجور کی ہری ٹہنی تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی مٹی لی اور اس کو اس کے منہ پر پھینکا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ھ ایک راوی ہیں حدیث کے ۱۲

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا اس کو مارو سو ہم میں سے بعض نے اس کو ہاتھ سے مارا۔ بعض نے اپنے کپڑے سے (بل دے کر) اور بعض نے اپنی جوتی سے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو تنبیہ کرو اور عار دلاؤ زبان سے (یعنی زبان سے بھی اس کو نصیحت کرو) سو لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ تو نے اللہ تعالےٰ کا حکم توڑنے سے پرہیز نہ کیا۔ تو خدا کے عذاب سے نہ ڈرا اور تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی حیا نہ کی، بعض نے کہا کہ تجھ کو اللہ رسوا کرے۔ فرمایا تم اس طرح نہ کرو۔ بلکہ یوں کہو کہ اے اللہ اسکو بخش دے۔ اور اے اللہ اس پر رحم کر۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے شراب پی اور وہ مست ہوگیا لوگوں نے دیکھا کہ وہ راہ میں جھومتا چلتا ہے۔ لڑکھڑاتا ہوا۔ سو لوگ اس کو لے کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔

فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَ قَالَ أَفَعَلَهَا وَ لَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ۔

جب وہ لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے پہونچا تو راہ سے الگ ہو کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اور ان کو لپٹ گیا، (سفارش و مدد کے لئے)، اس بات کا ذکر آپ سے کیا گیا۔ آپ ہنسے اور فرمایا۔ کیا اس شخص نے ایسا کیا ہے۔ اور اس کے بارے میں کوئی حکم نہ دیا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۱۵۳) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتُ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱) عمیر بن سعید رحمہ اللہ نخعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ" میں ایسا نہیں کہ جاری کروں کسی پر حد پھر وہ بہ سبب حد مارنے کے مر جائے۔ پھر میں اس کے مرنے سے اپنے دل میں رنج و افسوس محسوس کروں مگر شراب پینے والا اگر وہ مر بھی جائے۔ تو اس کی دیت دوں گا۔ یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حد مقرر نہیں کی"۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے ؛ ۱؎ تابعی ثقہ ہیں۔ علی اور عمار اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبی اور اعمش ۱۲ (اشعۃ اللمعات)، مصحح عفی عنہ

(۱۵۴) وَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِيِّ قَالَ إِنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ

(۲) اور ثور بن زید دیلمی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق نے شراب کی حد معین کرنے کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میری رائے یہ ہے کہ اس کو اسی درے مارے جائیں۔ اس لئے کہ جس وقت وہ شراب پیتا ہے

۱؎ نہ حد مارنے کا اور نہ تعزیر دینے کا اس لئے کہ شراب کا پینا نہ اس کے اقرار سے ثابت ہوا اور نہ گواہوں کی گواہی سے بات صرف اتنی تھی کہ لوگوں نے اس کو راہ میں جھومتا ہوا اور لڑکھڑاتا ہوا پایا۔ یہ اس بات کا یقینی ثبوت نہ تھا کہ فی الواقعہ یہ شراب کے نشہ کا اثر ہے (مترجم)

وَ إِذَا سَكِرَ هَذَى وَ إِذَا هَذَى افْتَرَى فَجَلَدَ عُمَرُ فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ - رَوَاهُ مَالِكٌ

تو مست ہو جاتا ہے۔ جب مست ہوتا ہے تو بکواس کرتا ہے اور جب بکواس کرتا ہے تو بہتان باندھتا ہے۔ سو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد کے بارے میں اسّی دُرّے مارنا مقرر کیا۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔ ف حدیث ۸ میں اسکا ذکر گذر چکا ہے۔

(حاشیہ حدیث ۵۴ ۱ ثور تابعی شامی حمصی امام مالک کے مشایخ سے ہیں۔ ثقہ ہے مگر متہم بالقدر لہذا اس کو حمص سے بدر کر کے اس کے گھر کو جلا دیا گیا۔ واللہ اعلم ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

بَابُ مَا لَا يُدْعَى عَلَى الْمَحْدُودِ

باب۔ اس چیز کا بیان کہ جسکو حد ماری جائے اُس پر دعائے بد نہ کی جائے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

(۱۵۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ

پہلی فصل

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص کا نام عبد اللہ تھا اور اُس کا لقب (بسبب بیوقوفی کے) گدھا کہا جاتا تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کی سزا میں کبھی حد ماری تھی۔ ایک دن اس کو لایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دُرّے مارنے کا حکم دیا۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ اس پر لعنت ہو۔ یہ شراب پینے پر بار بار لایا جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس پر لعنت نہ کرو۔

فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

خدا کی قسم میں جو چیز جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۱۵۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ماعز اسلمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے اس بات کا اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے بطریق زنا جماع کیا ہے۔ یہ اس نے چار بار اقرار کیا۔ ہر بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف سے منہ پھیر لیتے تھے (تاکہ حد ساقط ہو جائے) پانچویں بار متوجہ ہوئے فرمایا۔ کیا تونے اُس سے صُحبت کی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ کیا تونے اُس سے اس حد تک صحبت کی ہے کہ تیرا عضوِ مخصوص اس کے عضوِ مخصوص میں غائب ہو گیا؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ اس طرح جس طرح سلائی سُرمہ دانی میں غائب ہو جاتی ہے اور رسّی کنوئیں میں؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ زنا کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے اُس عورت سے حرام طریقہ سے اس طرح زنا کیا ہے جس طرح کوئی شخص اپنی بیوی سے بطریق حلال صحبت کرتا ہے۔ فرمایا۔ تیرا اس قول سے کیا مطلب ہے۔ تو کیا چاہتا ہے؟ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کر دیں۔ بس وہ حضور کے حکم سے سنگسار کر دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے دو شخصوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ ایک اُن میں سے اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ شخص کی طرف دیکھو اللہ تعالےٰ نے اس کی ستر پوشی کی

شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُنْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِّنْهُ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

اور اس نے اپنے نفس کو ذلیل کرنے سے نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اس طرح سنگسار کیا گیا۔ جس طرح کتے کو سنگسار کیا جاتا ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی طرف سے سکوت کیا۔ پھر ایک ساعت چلے۔ حتیٰ کہ ایک مرے ہوئے گدھے کے پاس سے گذرے جو بہ سبب پھول جانے کے اپنا ایک پاؤں اٹھائے ہوئے تھا آپ نے فرمایا۔ فلاں فلاں کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، وہ دونوں فرمایا۔ آؤ اور اس مرے ہوئے گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انہوں نے کہا یہ مردار کون کھاتا ہے۔ اے پیغمبر خدا۔ فرمایا تم نے جو ابھی اپنے بھائی کی آبرو ریزی کی ہے۔ وہ اس مردار کے کھانے سے زیادہ سخت تر ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اب وہ بہشت کی نہروں میں ہے۔ اُن میں غوطہ مارتا ہے۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۱۵۷) وَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

(۲) اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی ایسے گناہ کا مرتکب ہو جو موجب حد ہو (یعنی جس کی مقرر ہو)، تو اس پر اس گناہ کی حد قائم کی جائے وہ حد اس گناہ کا کفارہ کر دیتی ہے۔
اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے۔

ے صحابی انصاری اوسی صاحب شہادتین دو شہادتوں کے مالک، جنگ بدر میں شامل ہوئے اور اس کے مابعد بھی اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین میں بھی جب سنا کہ عمار بن یاسر شہید ہوئے شمشیر نکالی اور لڑے حتیٰ کہ مارے گئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۱۵۸) وَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ

(۳) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ جس شخص سے حدود الٰہی گناہ سرزد ہوا اور اس کو فوراً ہی اس دنیا میں اس کی سزا دلائی گئی۔ تو اللہ تعالیٰ عادل تر ہے اس بات سے کہ اس کو

فِي الْآخِرَةِ وَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَفٰى عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

دوبارہ آخرت میں بھی اس کی سزا دیوے اور جو شخص حد والے جرم کا مرتکب ہو۔ اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا یعنی وہ ثابت نہ ہوسکا، اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالےٰ کریم تر ہے اس بات سے کہ معاف کئے ہوئے جرم پر دوبارہ مؤاخذہ کرے"۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ

باب ۵ تعزیر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ | پہلی فصل

حد سے کم سزا اور ادب دینے کو تعزیر کہتے ہیں۔ اس کی اصل عذر ہے۔ جس کے معنے منع اور رد کے ہیں۔ چونکہ تعزیر مجرم کو جرم سے باز رکھتی ہے۔ اس لئے اس کا نام تعزیر رکھا گیا۔

(۱۵۹) عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱) ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ دس کوڑوں سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں۔ مگر اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے لئے (جتنے مقرر ہیں اُتنے ہی مارے جائیں گے)،

اس کو بخاری مسلم دونوں نے روایت کیا ہے ٭ ۱۵ان کا نام ہانی ہے۔ کبار صحابہ سے ہیں۔ انصار براء بن عازب کے ماموں یا چچا تھے۔ عقبہ ثانیہ میں ستر آدمیوں کے ہمراہ حاضر ہوئے اور جنگ بدر میں اور دیگر مشاہد میں بھی شامل ہوئے اور حضرت علی کے ہمراہ تمام حروب میں حاضر تھے۔ ۴۵ھ میں انتقال فرمایا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۱۶۰) وَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ

(۲) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چاہیئے

رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

کہ منہ کو بچلئے۔ (منہ پر نہ مارے) اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۱۶۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جب کوئی شخص کسی شخص کو اے یہودی کہہ کر پکارے تو اُسے بیس کوڑے مارو۔ اور جو شخص کسی محرم سے زنا کرے تو اس کو قتل کردو۔" اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۶۲) وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوْهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

(۴) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ تحقیق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی کو مال غنیمت میں خیانت کرتے ہوئے پاؤ (یعنی وہ تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ چرالے، تو اس کا اسباب جلا دو۔ اور اس کو مار دو۔ اس کو ترمذی و ابوداؤد نے نقل کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

باب ۶ شراب اور اُسکے پینے والے پر وعید کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

(۱۶۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "شراب (زیادہ تر)

مسئلہ افیون کھانا حرام ہے اور تمباکو پینا بھی، کیونکہ منہ سے بدبو آتی ہے اور دوزخیوں کے مشابہت ہے، در مختار، فتاویٰ عزیزی۔ مظاہر حق ج ۳ ص ۳۰۹ مطبع اسی ۱۲ / ۳۱۲

النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۶۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۱۶۵) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۱۶۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ يُسْكِرُ فَهُوَ حَرَامٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۶۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۶۸) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا

کھجور اور انگور سے بنتی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا۔ فرمایا۔ "بے شک خمر کی تحریم نازل ہوئی اور خمر انگور[۱] کھجور[۲]۔ گیہوں[۳]۔ جو[۴] اور شہد[۵] پانچ چیزوں سے بنتی ہے۔ اور خمر یعنی شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (انسان کو مدہوش بنا دے) اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ تحقیق شراب حرام کی گئی۔ جب کہ حرام کی گئی۔ تو ہم انگوروں کی شراب نہ پاتے تھے۔ مگر تھوڑی اور اکثر ہماری شراب کچی اور خشک کھجور کی ہوتی تھی۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۴) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے "بتع" کے متعلق سوال کیا گیا اور وہ شہد کی نبیذ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ پینے کی جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے"۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۵) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو چیز نشہ کرنے والی ہے حرام ہے اور جو دنیا میں شراب پیئے گا اور وہ اس حال میں مرے کہ شراب پیتا رہا۔ اس سے توبہ نہ کی وہ آخرت میں شراب نہ پیئے گا"۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۱۶۹) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَةٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۱۷۰) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۱۷۱) وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ

کہ ایک شخص یمن سے آیا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اُس شراب کے بارے میں جو یمن کے ملک میں پیتے تھے۔ جس کو مزر کہا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا وہ نشہ لاتی ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ تحقیق اللہ تعالے کا قانون ہے۔ کہ جو شخص نشہ کی چیز پئے تو وہ اس کو طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا چیز ہے ؟ فرمایا۔ دوزخیوں کا پسینہ یا فرمایا۔ دوزخیوں کا پیپ و لہو۔
اس کو مسلم نے روایت ہے۔

(۷) اور حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک اور کچی کھجور، انگور خشک اور کھجور خشک، کچی کھجور اور تر کھجور کے ملانے سے منع فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ ہر ایک کو الگ نبیذ ڈالو۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے (نمک یا پیاز ڈال کر) سرکہ بنانے کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا حلال نہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۹) اور وائل حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید نے رسول کریم

لہ ابنائے ملوک یمن سے ہیں حضور کے پاس تشریف لا کر اسلام سے مشرف ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس معزز و مکرم تھے ۱۲ اشعۃ اللمعات

؎ صحابی حضرمی یا جعفی ہیں ۱۲۔ ؎ یہ نہی ابتداء میں بوجہ میلان شراب تھی۔ ہدایہ میں ہے خیر خلکم خل خمر اور دوسری حدیث مطلق آئی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب پینے کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس سے منع کر دیا۔ اس نے عرض کیا کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم تو اس کو بطور دوا کے استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں، بلکہ بیماری ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۱۷۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو -

(۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص شراب پیئے (یا پیتا ہے) تو اس کی چالیس دن کی نماز اللہ تعالےٰ قبول نہیں کرتے (اگر وہ توبہ نہ کرے)، اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اگر اس کے بعد اس نے پھر شراب پی تو اللہ تعالےٰ اس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہیں کرتا۔ اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالےٰ اسکی توبہ قبول کرتا ہے۔ اگر اس نے پھر شراب پی، تو اس کی چالیس دن کی نمازیں اللہ تعالےٰ قبول نہیں کرتا۔ اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اگر پھر شراب پی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں اللہ پاک قبول نہیں کرتا اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اگر وہ چوتھی مرتبہ شراب پئے تو چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کرتا۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا۔ اور اس کو دوزخیوں کے خون پیپ کی نہر سے پلائے گا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے۔

(۱۷۳) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس چیز کا بہت سا حصہ نشہ لاتا ہے۔ اُس کا تھوڑا بھی حرام ہے"۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۷۴) وَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرْقُ فَمِلْاُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو چیز بقدر فرق (آٹھ سیر) کے نشہ لاوے اُس سے ایک چلّو بھر پینا حرام ہے"۔ اس کو احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۷۵) وَ عَنِ النُّعْمَانِ؎ ابْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْرًا وَ مِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَ مِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا وَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

(۴) اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گیہوں کی شراب بھی ہوتی ہے۔ جَو کی شراب بھی ہوتی ہے، کھجور کی شراب بھی ہوتی ہے، انگور کی شراب بھی ہوتی ہے۔ اور شہد کی شراب بھی ہوتی ہے"۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔

؎ صحابی انصاری ہیں۔ سب سے پہلے مولود ہیں۔ جو بعد از ہجرت انصار میں پیدا ہوئے جیسے عبداللہ بن زبیر مہاجرین میں اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آٹھ سال سات ماہ کے تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

(۱۷۶) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِّیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَ قُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

(۵) اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی۔ جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی (جس میں شراب سے اجتناب کی آیت ہے)، تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس شراب کے بارے میں پوچھا اور میں نے یہ بھی کہہ دیا کہ یہ ایک یتیم کی شراب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسکو پھینک دو۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے

(۱۷۷) وَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ

(۶) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

اَنَّہٗ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اِشْتَرَیْتُ خَمْرًا لِاَیْتَامٍ فِیْ حَجْرِیْ قَالَ اَھْرِقِ الْخَمْرَ وَ اکْسِرِ الدِّنَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وضعفہ وفی روایۃ ابی داؤد انہ سأل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ایتام ورثوا خمراً قال*

سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں نے یتیموں کے لئے جو میری پرورش میں ہیں شراب خریدی تھی داب میں اس کا کیا کروں؟ فرمایا۔ شراب کو لُنڈھا دو اور اس کے برتن کو توڑ دو۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ضعیف بتلایا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۱۷۸) عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّ مُفَتِّرٍ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ لانے والی چیز اور مفتر سے منع فرمایا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۷۹) وَعَنْ دَیْلَمٍ الْحِمْیَرِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَۃٍ وَّ نُعَالِجُ فِیْھَا عَمَلًا شَدِیْدًا وَّاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ ھٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰی بِہٖ عَلٰی اَعْمَالِنَا وَ عَلٰی بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ ھَلْ یُسْکِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْہُ قُلْتُ اِنَّ النَّاسَ غَیْرُ تَارِکِیْہِ قَالَ اِنْ لَّمْ یَتْرُکُوْہُ فَقَاتِلُوْھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۲) اور دیلم حمیری کہتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ٹھنڈی جگہ رہتے ہیں۔ سخت محنت ومشقت کے کام کرتے ہیں۔ ہم اس گیہوں سے شراب بناتے ہیں۔ ہم شراب کے ذریعہ قوت حاصل کرتے اور سخت کاموں کو کرتے اور سردی پر غالب آتے ہیں۔ فرمایا کیا وہ شراب نشہ لاتی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تو اُس سے پرہیز کرو۔ میں نے کہا۔ واقعہ یہ ہے کہ لوگ نہیں چھوڑتے۔ فرمایا اگر وہ نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ؒ دَیْلَمْ زبر دال اور سکون یا اور زبر لام منسوب بہ حِمْیَرْ حا کی زبر اور سکون میم اور زیر یا یمن میں ایک مشہور قبیلہ ہے۔ آپ صحابی ہیں اور مصر کے صحابیوں میں ان کا شمار ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۱۸۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ الْکُوْبَۃِ وَ الْغُبَیْرَاءِ وَ قَالَ کُلُّ

(۳) اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے، جُوا کھیلنے، نرد و شطرنج کھیلنے اور چنے سے بنی ہوئی شراب پینے سے منع فرمایا۔

*اھرقہا قال افلا اجعلہا خلا قال لا عہ# عہ خریدنا حرمت سے پہلے تھا اور سوال بعد حرمت۔ سرکہ بنانے کی نہی تنزیہی ہے یا از راہ زجر تنبیہ

مُسْكِرٍ حَرَامٌ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ -

اور ارشاد کیا کہ جو چیز نشہ لانے والی ہے حرام ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۸۱) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ - رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ -

(۴) اور انہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا بلاوجہ شرعی، جواری اور فقراء پر احسان رکھنے والا۔ جنت میں داخل نہ ہوگا"۔ اس کو دارمی نے نقل کیا ہے۔

(۱۸۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَأَمَرَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عُبَيْدِي جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ -

(۵) اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے تمام عالم کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ اور میرے عزت و بزرگی والے رب نے مجھے باجوں، مزامیر، بتوں، سولیوں اور رسومات جاہلیت کو مٹانے اور توڑنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور میرے عزت و بزرگی والے رب نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا۔ اور میں اس کو دوزخیوں کی اتنی ہی مقدار میں پیپ پلاؤں گا۔ اور جو کوئی اس کو میرے ڈر سے چھوڑ دے گا۔ تو میں اس کو شراب طہور کے پاک حوضوں میں سے شراب پلاؤں گا۔" اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(۱۸۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ -

(۶) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین شخص ہیں جن پر جنت میں داخل ہونا اللہ تعالےٰ نے حرام کر دیا ہے۔ ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا، دوسرے (بلاوجہ شرعی) ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالا اور تیسرے دیوث جو اپنے گھر والوں میں سے

کسی کی زناکاری کو گوارا کرے، اس کو احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۱۸۴) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَ قَاطِعُ الرَّحِمِ وَ مُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

(۷) اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص بہشت میں داخل نہ ہوں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ رشتے ناطے کو قطع کرنے والا۔ اور سحر و جادو پر یقین کرنیوالا۔ اس کو روایت کیا احمد نے

(۱۸۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَعَابِدِ وَثَنٍ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

(۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمیشہ شراب پینے والا اگر مرجائے، تو اللہ تعالیٰ اُس سے بُت پرست کی مانند معاملہ کرے گا"

اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(۱۸۶) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُّ ھٰذِہِ السَّارِیَۃَ دُوْنَ اللّٰہِ۔ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ۔

(۹) اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جب میرے خیال میں یہ دونوں باتیں برابر ہیں کہ میں شراب پیوں یا ان ستونوں کی پوجا کروں اللہ کو چھوڑ کر۔ اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

کِتَابُ الْاِمَارَۃِ وَالْقَضَاءِ

کتاب امارت وقضا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۱۸۷) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص میری اطاعت و فرمانبرداری کرے تو فی الحقیقت اس نے اللہ تعالیٰ

وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَّاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی۔ امیر یا امام یا خلیفہ بمنزلہ سپر کے ہے کہ اس کے پیچھے قتال کیا جاتا ہے اور اس کے سبب بچاؤ کیا جاتا ہے۔ پس اگر وہ تقویٰ اللہ کے ساتھ کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اس تقویٰ وعدل کے سبب اس کے لئے بڑا اجر وثواب ہے اگر اس کے خلاف کام کرے تو اس پر اس کا گناہ بھی بڑا ہے۔" اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۸۸) وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ يَّقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۲) اور حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر تم پر نکٹا اور کن کٹا غلام بھی امیر مقرر کر دیا جائے۔ جو کتاب اللہ کے مطابق تم کو حکم دے تو اسکے حکم کو سنو، اور اسکی فرمانبرداری کرو"۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵ صحابیہ ہیں حجۃ الوداع میں حاضر ہوئیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات)، ۵ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ (غلام نکٹا کن کٹا) مبالغہ کے لئے آیا ہے مانند قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک شخص مسجد بناوے اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کے ہو سو مسجد چڑیا کے گھونسلے کی مانند نہیں ہوتی سو یہاں بھی مقصود مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہے ورنہ غلام امیر وامام (بادشاہ) نہیں ہوتا اسی طرح تمام احادیث جن میں یہ ذکر آیا ہے، میں اور نکٹا اور کن کٹا بھی تاکید کیلئے کہا یعنی غلام وحقیر وخوار ۱۲ ح

(۱۸۹) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنے امیر کا حکم سنو اور امر ونہی کی اطاعت کرو۔ اگرچہ تم پر حبشی غلام مقرر کر دیا جائے ایسا کہ گویا اس کا سر انگور ہے یعنی چھوٹا سا۔" اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۹۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ

(۴) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مرد مسلمان پر امیر کے احکام کا سننا اور ان کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَ لَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۹۱) وَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۹۲) وَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَ الْيُسْرِ وَ الْمَنْشَطِ وَ الْمَكْرَهِ وَ عَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ عَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَ عَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَ عَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۹۳) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۹۴) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خواہ وہ احکام پسندیدہ ہوں یا ناگوار جب تک وہ کسی امرِ معصیت کا حکم نہ دے اور جب وہ امرِ معصیت کا حکم دے تو پھر سننا اور اطاعت کرنا واجب نہیں"۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۵) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ گناہ کے کاموں میں کسی کی اطاعت نہیں اطاعت تو صرف نیک اور جائز کاموں میں ہے۔ اسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۶) اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی کہ ہم تنگی و آسانی اور خوشی و ناخوشی ہر حالت میں اپنے امیر کے احکام کو سنیں اور فرمانبرداری کرینگے اس امر پر کہ ترجیح دیں ہم پر۔ اس امر پر کہ ہم امر دین کو اس کے اہل سے نہ نکالیں، اس امر پر کہ جہاں بھی ہوں حق پر قائم رہیں اور احکام الٰہی کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے"۔ ہم نے اس بات کا عہد کیا۔ کہ ہم امر کو اس کے اہل سے نہ نکالیں، جب تک کہ کفر صریح نہ ہو اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے دلیل نہ ہو۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۷) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ جب ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر سمع و طاعۃ کی بیعت کرتے۔ تو آپ فرماتے جہاں تک تم میں استطاعت ہو (یعنی جس قدر فرمانبرداری ہو سکے اتنی کرو) اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

"جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناخوشگوار چیز دیکھے۔ (شرعاً یا طبعاً)، تو اس کو صبر کرنا چاہیئے۔ اس کو نہیں چاہیئے کہ وہ جماعت سے ایک بالشت بھر بھی علیحدہ ہو اگر وہ جماعت سے علیحدہ ہو کر اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مریگا"۔ اسپر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔

(۱۹۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَدْعُوا لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَا مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۹) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص امام کی اطاعت سے نکل جائے (یعنی اس کی نافرمانی کرے)، اور جماعت سے الگ ہو جائے، پھر اسی حالت پر مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ جو شخص کسی ایسے امر کے لئے لڑے مرے جس کا حق و باطل ہونا ظاہر ہو، اس حال میں کہ تعصب کی وجہ سے غضبناک ہوتا ہے یا لوگوں کو تعصب کی طرف بلاتا ہے یا تعصب کی وجہ سے کسی کی مدد کرتا ہے وہ اس حال میں مارا گیا تو اس کا مرنا جاہلیت پر ہے اور جو شخص میری امت پر تلوار لے کر اٹھے اور اس کے نیک و بد کو بلا فرق و امتیاز مارنے لگے اور میری مومن امت کی کچھ پرواہ نہیں کرتا اور نہ عہد والے کے عہد کو پورا کرتا ہے۔ وہ میری امت میں سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۹۹) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ[1] عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ

(۱۰) اور عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہارے بہترین حاکم و لیڈر وہ ہیں کہ تم ان کو دوست رکھو اور وہ تم کو دوست رکھیں۔ تم ان پر دعا کرو اور وہ تم پر دعا کریں، اور تمہارے بدترین لیڈر وہ حاکم ہیں کہ تم ان سے بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت

[1] صحابی ہیں اول مشاہد ان کا خیبر ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پڑھیں)

قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَالِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اِلَّا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۱۹۷) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالَ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ مَا صَلَّوْا اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اُن کا عہد نہ توڑ ڈالیں؟ (یعنی ان کی اطاعت فرمانبرداری سے انکار نہ کردیں اور ان کو معزول کردیں) فرمایا نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز کو قائم رکھیں ۔ جب تک کہ وہ تم میں نماز کو قائم رکھیں ۔ خبردار ہوجاؤ جو شخص حاکم بنایا جائے وہ دیکھے کہ وہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے، تو چاہیئے کہ اسکے اس خلافِ اسلام فعل کو مکروہ رکھے جو وہ خدا کی نافرمانی میں کرتا ہے مگر اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے ہاتھ نہ موڑے یہ مسلم کی روایت ہے۔

(۱۱) اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر ایسے اُمراء (وحاکم) ہوں گے کہ ان کے بعض افعال اچھے ہوں گے اور بعض بُرے ۔ سو جس نے انکار کیا (یعنی اس کے منہ پر کہہ دیا کہ تیرا یہ فعل بُرا ہے) وہ (نفاق اور مداہنت سے) پاک ہوگیا ۔ اور جس نے مکروہ جانا ۔ (یعنی زبان سے کہنے پر قادر نہ ہوا) سو تحقیق وہ سلامت رہا ۔ جو اس کے بُرے فعل سے راضی ہوا اور بُرائی میں اس کی تابعداری کی (وہ اس گناہ کے وبال و عذاب میں شریک ہوگیا) صحابہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا ۔ کیا ہم اُن سے قتال نہ کریں؟ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں ۔ مطلب یہ کہ جس نے دل سے مکروہ جانا اور دل سے انکار کیا اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ۔

(۱۹۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ

(۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ۔ "میرے بعد تم ترجیح دینے کو دیکھو گے ۔

لہ یعنی مومن خدا پرست اور عادل لیڈر و حاکم بہتر ہوتے ہیں ۔ عوام ان کو محبوب رکھتے ہیں اور وہ عوام کو دونوں طبقوں کو ایک دوسرے پر اعتماد ہوتا ہے ۔ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے ۔ ارباب و اقتدار کے خیر خواہ ہوتے ہیں ۔ اور عوام اُن کے ۔ اس کے برخلاف جب لیڈر و حاکم اور عوام میں نفرت و اجنبیت کی دیوار حائل ہوجائے ۔ اور دونوں ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگیں تو پھر یہ بدترین لیڈر و حاکم ہیں ۔

أَثَرَةً وَّ اُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَ سَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(١٩٩) وَ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْئَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(٢٠٠) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا حُجَّةَ لَهٗ وَ مَنْ مَّاتَ وَ لَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(٢٠١) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَّ اِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَ

اور ایسی چیزیں دیکھو گے۔ جن کو تم بُرا جانو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو آپ ہمیں اُن کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا تم اُن کا حق ادا کرو۔ اور اللہ سے اپنا حق مانگو۔

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۱۳) اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے نبی! آپ کا کیا ارشاد ہے کہ اگر ہم پر ایسے امراء مسلّط ہو جائیں جو اپنا حق تو ہم سے مانگیں مگر ہم کو ہمارا حق نہ دیں، تو ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا اُن کے احکام سنو اور اُن کی فرمانبرداری کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن پر اُن کے اعمال کا وبال ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا بوجھ ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

سہ صحابی ہیں کوفہ میں قیام تھا ۱۲

(۱۴) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے امام کی تابعداری سے ہاتھ کھینچا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ سے اس حال میں ملے گا۔ کہ اس کے لئے کوئی حجت و دلیل نہ ہو گی، اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اس کی گردن میں کسی امام کی بیعت کا حلقہ نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے سیاسی و تمدنی امور انبیاء علیہم السلام انجام دیتے تھے۔ جب کوئی نبی مرجاتا تو کوئی دوسرا نبی اُس کا جانشین ہو جاتا۔

سَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

مگر میرے متعلق حقیقت یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کہ (جب بہت سے خلفاء ہوں گے تو اُن میں باہمی تنازع واختلاف بھی واقع ہوگا) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا پہلے بیعت پوری کرو (جو اسکے مقابلہ میں بلا وجہ کھڑا ہو اس کی متابعت نہ کرو) پھر پہلے کی اور اُن کو اُن کا حق دو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے اس چیز کے متعلق (جو ظلم کے بارے میں ہوگی) سوال کریگا۔"
اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے۔ ؎ فُوْا صیغہ امر ہے وفی یفی سے یعنے اَوْفُوْا۔ پورا کرو ۱۲ (مرقاۃ) مصحح

(۲۰۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۶) اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کہ دو خلیفوں کی بیعت کی جائے۔ دوسرے کو قتل کر دو۔"
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۰۳) وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّ هَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۷) اور عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ" عنقریب میری امت میں شر وفساد رونما ہوں گے۔ سو جو شخص بھی اس امت کی اجتماعیت وشیرازہ بندی میں تفریق وانتشار پیدا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو تلوار سے قتل کر دے، خواہ وہ کوئی ہو۔"
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

؎ صحابی ہیں ابن سعد بھی انہی کو کہتے ہیں۔ جنگِ گلاب کے دن ان کی ناک کٹ گئی۔ تو اُن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چاندی کی بنوالو۔ جب اس سے بُو آنے لگی تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دی ۱۲ (مرقاۃ اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۲۰۴) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(۱۸) اور اُنہی سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔

؎ مطلب یہ کہ جب ایک خلیفہ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا شخص محض رشک، حسد یا ہوسِ اقتدار کی وجہ سے کھڑا ہو جائے اور اس وجہ سے مسلمانوں کی اجتماعیت ومرکزیت کو خطرہ لاحق ہو جائے تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے، مگر بعض علماء کہتے ہیں کہ یہاں قتل سے مراد اسکی بیعت کا باطل کردینا ہے ۱۲ (مترجم)

مَنْ اَتَاكُمْ وَ اَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُّرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

"جو شخص خلیفہ وقت پر خروج کرے، اس حال میں کہ تم سب ایک خلیفہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو اور تمہاری لاٹھی کو چیرنے (یعنی تم میں تفریق اور خانہ جنگی کی آگ لگائے) اور تمہاری جماعت میں جدائی ڈالے، تو اس کو قتل کر دو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۰۵) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَ ثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۹) اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی امام سے بیعت کی اور اس کو اپنے ہاتھ کا صفقہ اور دل کا ثمرہ دیا (یعنی خلوص دل سے اس کی اطاعت اختیار کی)، تو اس سے جہاں تک ہو سکے اس کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا شخص دعویٰ امامت لیکر اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو جائے جو امام اول پر خروج کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۰۶) وَ عَنْ عَبْدِ[عه] الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۲۰) اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سرداری و اقتدار نہ مانگ۔ اگر مانگنے سے تجھے حکومت و سرداری مل گئی تو تو اسی کے حوالہ کر دیا جائیگا اور اگر تجھے یہ منصب بغیر مانگے کے ملا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری مدد کی جائیگی۔
اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

عہ صحابی ہے اولاد عبدالشمس بن مناف سے ان کو ابوسعید عبشمی کہتے ہیں یہ عبدشمس فتح مکہ کے دن اسلام لائے سجستان اور کابل کو فتح کیا۔ اسی جگہ تھے کہ حضرت عثمان کا امر مضطرب ہوا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۲۰۷) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَ سَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ

(۲۱) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ تم حکومت و اقتدار کی حرص کرو گے اور یہ حرص کی حکومت و سرداری قیامت کے دن موجب پشیمانی ہوگی، پس دودھ

الْفَاطِمَةُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

پلانے والی حکومت و سرداری اچھی ہے - اور دودھ چھڑانے والی بُری ہے۔" اس کو بخاری نے روایت کیا ہے

(۲۰۸) وَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰی مَنْكِبِیْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَ اِنَّهَا اَمَانَةٌ وَ اِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْیٌ وَّ نَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ اَدَّى الَّذِیْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَ فِیْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَ اِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰی اِثْنَيْنِ وَ لَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۲۲) اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی صوبہ کا عامل (گورنر) کیوں مقرر نہیں کرتے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مونڈھے پر ہاتھ مارا (ازراہ لطف و شفقت) پھر فرمایا۔ تو ضعیف و ناتواں ہے۔ اور حکومت و سرداری ایک امانت ہے۔ اور وہ قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی۔ اور ذلت و رسوائی اٹھانی پڑے گی سوائے اس شخص کے جس نے عدل و انصاف کے ساتھ تمام حقوق ادا کئے (اس کے لئے باعث رسوائی نہ ہوگی) ایک روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے ابوذر! میں تم کو کمزور و ناتواں پاتا ہوں اور میں جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہوں وہی تیرے لئے پسند کرتا ہوں۔ تو دو شخصوں پر بھی امیر نہ ہو اور نہ یتیم کے مال کا متولی ہو۔" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۰۹) وَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَ اللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَ لَا اَحَدًا اَحْرَصَ عَلَيْهِ وَ فِیْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۲۳) اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میرے چچا کے دو بیٹے میرے ہمراہ تھے۔ اُن میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں بعض کاموں کے لئے بعض جگہوں پر امیر و عامل بنا دیجئے، اللہ تعالےٰ نے آپ کو والی بنایا ہے، اور دوسرے نے بھی اسی قسم کی درخواست کی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "خدا کی قسم ہم دین و شریعت کے کاموں میں کسی کو امیر نہیں بناتے، جو کسی عہدہ و منصب کو مانگے اور نہ اس کو جو اس کی حرص کرے۔" اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۲۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ کَرَاهِیَةً لِّهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۲۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۲۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم انسانوں میں بہتر انسان اس کو پاؤ گے جو حکومت و سرداری سے سخت نفرت و بیزاری کا اظہار کریگا۔ یہانتک کہ یہ بوجھ زبردستی آپڑے۔ اسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

(۲۵) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ۔ تم سب رعیت کے ہو اور اپنی رعیت کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔ پس جو امام لوگوں پر حاکم و نگہبان ہو۔ اُس سے اُس کی رعیت کا حال پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگران و نگہبان ہے اور وہ اپنے رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران و نگہبان ہے۔ اور اپنے لڑکوں کی اُس سے اُن کے حق کی ادائیگی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور غلام مرد کا نگہبان ہے اپنے مالک کے مال کا اور اُس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس خبردار ہو جاؤ ہر ایک تم میں سے نگہبان ہے۔ اور تم اپنی رعیت کے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے نقل کیا ہے۔

(۲۱۲) وَعَنْ مَّعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ وَّالٍ یَّلِیْ رَعِیَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۲۶) اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ "جو مسلمان حاکم رعیت پر حکومت کرتا ہے وہ اس حال میں مرے کہ خائن ہو یا ظالم ہو، اُن کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے"۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

٥ صحابی ہیں۔ درخت کے نیچے بیعت کی اور بصرہ میں مقیم ہوگئے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ نے روایت کی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) عبدالعزیز مصحح عفی عنہ

(۲۱۳) وَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۲۷) اور اُنہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ "اللہ تعالےٰ نے کسی کو اپنے بندوں کی حکومت ونگہبانی سپرد کی اور اس نے خیر خواہی کے ساتھ لوگوں کی حفاظت ونگہبانی نہ کی، تو وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا"۔ اس کو بخاری ومسلم دونوں نے نقل کیا ہے۔

(۲۱۴) وَ عَنْ عَائِذٍ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۲۸) اور عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ "بدترین سرداروں میں وہ سردار ہے جو ظالم ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ٍ صحابی شریف جواد سخی، اصحاب شجرہ سے مزنی ہیں بصرہ میں مقیم ہوئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۲۱۵) وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۲۹) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ اے اللہ! جس شخص کو میری امت کے کسی کام کا عہدہ ومنصب سونپا گیا۔ پھر اس نے ان کو مشقت میں مبتلا کر دیا۔ تو تو بھی اس کو مشقت میں ڈال، اور جو شخص میری اُمت کے کسی کام کا والی بنایا گیا۔ اس نے ان پر نرمی کی تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی کر"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۱۶) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَ اَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۰) اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ عادل ومنصف حکمران (قیامت کے دن)، رحمٰن کی دائیں طرف نور کے ممبر پر ہوں گے، اور اُس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں جو اپنے احکام اپنے اہل اور اپنے فرائض واختیارات میں انصاف کرتے ہیں" (یعنی قیامت کے دن عادل حکمرانوں کا بڑا مرتبہ ہوگا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۱۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

(۲۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِیْرِ - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

(۲۱۹) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْفَارِسِ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْهِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

(۲۲۰) عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

(۳۱) اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا اور اس کا کوئی ایسا خلیفہ نہیں ہوا مگر اس کے دو رفیق ہوتے ہیں چھپے ہوئے (چھپے ہوئے سے مراد فرشتہ اور شیطان ہے) ایک مخفی رفیق اس کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور اس کی ترغیب و تحریص دلاتا ہے اور دوسرا بدی کا حکم دیتا اور اس پر ابھارتا ہے اور گناہوں سے وہی بچتا ہے جس کو اللہ بچائے۔" اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہ نسبت امیر کے بمنزلہ کوتوال کے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳۳) اور حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ "وہ قوم کبھی فلاح یاب نہیں ہو سکتی۔ جس نے اپنے ملک کا حاکم عورت کو بنایا۔" اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

(۱) حارث اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں تم کو پانچ باتوں کا (تاکیدی) حکم دیتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جماعت سے وابستہ رہو۔ دوسرے یہ کہ جو حکم شرع کے موافق ہو اس کی اطاعت کرو۔ تیسرے یہ کہ

؎ صحابی ہیں، ان کا شمار شامیوں میں ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات، عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

وَ اِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَ مَنْ دَعَى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ وَ اِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَ زَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ -

اگر ضرورت لاحق ہو تو ہجرت کرو۔ چوتھے یہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھر بھی جماعت سے الگ ہوا تحقیق اس نے اسلام کی رسّی سے اپنی گردن آزاد کر لی۔ مگر یہ کہ وہ پھر جماعت کی طرف رجوع کرے۔ اور جو شخص کسی جاہلیت کے طریقہ کی طرف لوگوں کو بلائے تو وہ شخص دوزخیوں کی جماعت میں سے ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان گمان کرتا ہو" اس کو احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے

(۲۲۱) وَ عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَّ هُوَ يَخْطُبُ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ -

(۲) زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں کہ میں ابن عامر کے ممبر کے نیچے ابو بکرہ کے ہمراہ (بیٹھا) تھا۔ اس حال میں کہ وہ خطبہ دے رہے تھے اور باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ابو بلال نے کہا کہ ہمارے امیر کو دیکھو کہ یہ فاسقوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ ابو بکرہ نے یہ سُن کر کہا۔ کہ چپ رہو۔ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ زمین میں اللہ کی طرف سے بادشاہ کی جس نے توہین کی تو اللہ تعالےٰ اُس کو ذلیل و خوار کرے گا"
اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لہ تابعی، عدوی، بصری، ثقہ، طبقہ ثالثہ سے ہیں مقبول الروایۃ ۱۲ء کہ تابعین سے ہیں سعدان کے باپ صحابی ہیں ۱۲ مصحح

(۲۲۲) وَ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ - رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ -

(۳) اور نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" خالق کی نافرمانی کے کاموں میں مخلوق میں سے کسی کی اطاعت نہیں"
اس کو شرح السنتہ میں روایت کیا ہے۔

ے صحابی ہیں شام میں قیام تھا ۱۲ مصحح عفی عنہ

(۲۲۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَمِیْرِ عَشَرَةٍ اِلَّا یُؤْتٰی بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰی یَفُکَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْ یُوْبِقَهُ الْجَوْرُ۔ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

(۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "دس آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے دن جکڑا ہوا لایا جائیگا۔ یہاں تک کہ جو عدل اس نے کیا ہوگا وہ اس کو اس طوق سے چھڑائے گا۔ یا پھر ظلم اس کو ہلاک کر دے"۔ اسکو دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۲۲۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاُمَرَآءِ وَیْلٌ لِّلْعُرَفَآءِ وَیْلٌ لِّلْاُمَنَآءِ لَیَتَمَنَّیَنَّ اَقْوَامٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَّ نَوَاصِیَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَیَّا یَتَجَلْجَلُوْنَ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ یَلُوْا عَمَلًا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ فِیْ رِوَایَتِهٖ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ کَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَیَّا یَتَذَبْذَبُوْنَ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَکُوْنُوْا عُمِّلُوْا عَلٰی شَیْءٍ۔

(۵) اور انہی سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سرداروں کے لئے مصیبت و بربادی ہے، چودھریوں کے لئے بھی ہلاکت ہے، اور امینوں کے لئے بھی ہلاکت ہے، البتہ قومیں قیامت کے دن آرزو کریں گی کہ کاش اُن کی پیشانی کے بال دنیا میں ثریا پر لٹکائے جاتے۔ اس طرح کہ وہ آسمان و زمین کے درمیان ہلتے رہتے اور وہ لیڈر و حکام آرزو کریں گے کہ وہ کسی عمل کے والی نہ ہوتے"۔ اس کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔ اور احمد نے بھی روایت کیا ہے۔ ان کی روایت یوں ہے۔ کاش ان کی چوٹیاں ثریا کی بلندی پر آسمان و زمین کے درمیان لٹکائی گئی ہوتیں اور وہ کسی چیز پر عامل مقرر نہ کئے گئے ہوتے

(۲۲۵) وَعَنْ غَالِبِ بْنِ الْقَطَّانِ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَّلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَآءَ وَلٰکِنَّ الْعُرَفَآءَ فِی النَّارِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤٗدَ۔

(۶) اور غالب بن قطان ایک شخص سے، وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "حکومت و سرداری اور قوت نافذہ حق ہے اور لوگوں کے لئے لازمی ہے کہ ان کے چودھری ہوں۔ لیکن چودھری اور سردار معہ لوخرخ میں جائیں گے"۔ (بہ سبب ظلم و الصافی کے)۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے ✦ سے تابعی ثقہ ہیں۔ احمد نے کہا ثقہ ہے۔ یحیٰی اور نسائی نے کہا کہ صدوق (راستباز) اور صالح ہے

(۲۲۶) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاۗءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاۗءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَّرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰۗئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰۗئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ -

(۷) اور کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "میں تجھ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں احمقوں کی سرداری (یعنی اُن کے عمل سے)، کعب نے کہا یا رسول اللہ! یہ سرداری کب اور کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: میرے بعد ایسے اُمراء ہوں گے (وہ جاہل، احمق جھوٹے اور ظالم ہوں گے) جو شخص اُن کے پاس جائے اور اُن کے جھوٹ کو سچا کرے اور ظلم کے کاموں میں ان کی مدد کرے نہ وہ مجھ سے ہیں، اور نہ میں اُن سے اور نہ وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔ اور جو شخص اُن کے پاس نہ گیا اُن کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ظلم کے کاموں میں اُن کی مدد نہ کی وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔ اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے"۔

اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

ؔ کعب بن عجرہ۔ اصحاب شجرہ سے ہیں (جنھوں نے کیکر کے درخت کے نیچے حدیبیہ میں بیعت کی تھی۔ جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے) ان کے اسلام کا یہ سبب تھا کہ انہوں نے ایک بہت بڑا بُت رکھا ہوا تھا جس کی عبادت کرتے تھے۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان کے دوست تھے ایک روز اُن کو دیکھنے گئے۔ جب وہ گھر سے نکلے۔ عبادہ اس بُت خانے میں گئے اور بُت کو تیشہ سے توڑ کر ریزہ ریزہ کردیا۔ واپسی دیکھ کر بہت غضبناک ہوئے۔ اور چاہا کہ عبادہ رضی اللہ عنہ کو گالی بولیں مگر دل میں خیال کیا۔ اگر اس بُت میں کچھ فائدہ ہوتا تو وہ اپنے آپ کو بچالیتا۔ پس وہ مسلمان ہوگئے۔ انصار کے حلیف تھے۔ بلکہ بعض نے کہا ہے کہ وہ خود انصار سے ہی تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

مرقاۃ ج ۴ ص۱۳۳ میں ہے۔ آخر میں آپ کا قیام کوفہ میں تھا۔ اور مدینہ منورہ میں ۵۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور اُن کی عمر ۷۵ برس کی تھی۔ ان سے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین نے روایت کی انتہی ۱۲ (عبدالعزیز (مصحح) عفی عنہ خطیب جامع مزنگ لاہور)

(۲۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

(۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ -

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "جو شخص جنگل میں رہتا ہے، جاہل ہوتا ہے۔ جو شخص شکار میں لگا رہتا ہے، وہ غافل ہوتا ہے۔ اور جو شخص بادشاہ کے پاس آتا ہے وہ فتنہ میں ڈالا جاتا ہے۔" اس کو احمد، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲۲۸) وَعَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ ھ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

(۹) اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے مونڈھے پر اپنے ہاتھ مارے۔ پھر فرمایا۔ فلاح پائی تو نے اے قُدَیم اگر تو مرے اس حال میں کہ نہ امیر ہو نہ منشی اور نہ چودھری۔"

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ھ صحابی ہیں اہل شام میں انکا شمار ہے ان کی حدیث بھی انہیں میں ہے شام میں ۸۷ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کی عمر ۹۱ سال تھی ۱۲ اشعۃ اللمعات

(۲۲۹) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

(۱۰) اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صاحب مکس جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اس سے آپ کی مراد وہ شخص ہے جو لوگوں سے خلاف شرع محصول لیتا ہو۔ اسکو احمد، ابوداؤد اور دارمی نے نقل کیا ہے۔

(۲۳۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا

(۱۱) اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے نزدیک لوگوں کا محبوب ترین اور اُن کا بہت قریب از روئے مجلس کے اپنے مرتبہ میں امام عادل ہوگا۔ اور قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور اُس کیلئے سخت ترین عذاب قیامت کے دن۔ ایک روایت میں ہے اُن میں اللہ سے بعید ترین شخص امام ظالم ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۳۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۲) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" حقیقت یہ ہے کہ بہترین جہاد اُس شخص کا ہے جو ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کہے"۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۲۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ۔

(۱۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے لئے اچھا وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر امیر بھول جاتا ہے، تو وزیر اُس کو یاد دلا دیتا ہے۔ اور اگر یاد رکھتا ہے، تو اُس کی مدد کرتا ہے۔ اور اگر امیر کے ساتھ کسی اور بات کا ارادہ کرتا ہے تو بُرا وزیر اس کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اگر امیر بھول جاتا ہے تو وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور اگر یاد رکھتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا"۔ اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲۳۳) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

(۱۴) اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "بے شک امیر جب لوگوں میں شک کی بات ڈھونڈھتا تو ان کو خراب کرتا ہے[1]"۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۲۳۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(۱۵) اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا" کہ تو لوگوں کے عیبوں کی تلاش کرے، تو تُو اُن کو خراب کرے گا"۔ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۲۳۵) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ

(۱۶) اور ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

[1] یعنی اگر امیر محض شک و شبہ اور بدگمانی کی بنا پر لوگوں کو سزائیں دینے لگے تو یہ تباہی کا موجب ہے، مقصود یہ ہے کہ امیر لوگوں کے عیبوں کی تلاش نہ کرنی چاہیئے۔ (مترجم)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِيْ يَسْتَاْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِيْ عَلٰى عَاتِقِيْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اس وقت کیا کرو گے، اپنے سرداروں اور حاکموں کے مقابلہ میں میرے بعد اس حالت میں کہ وہ اس فے کو اختیار کریں گے۔ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا۔ اور اس سے ان کو ماروں گا (یعنی ان سے جہاد کروں گا) یہاں تک کہ میں آپ سے آملوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تجھ کو اس سے بہتر بات نہ بتلاؤں وہ یہ ہے کہ صبر کرنا یہاں تک کہ تو مجھ سے ملے"۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۲۳۶) عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ وَاِذَا سُئِلُوْا بَذَلُوْهُ وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ عَلَى النَّاسِ -

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو حق دیا جاتا ہے[1] تو اس کو قبول کرتے ہیں اور جب سوال کئے جاتے ہیں اس حق سے تو اس کو خرچ کرتے اور ان پر اپنے نفسوں کی طرح حکمرانی کرتے ہیں۔

(۲۳۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدَرِ -

(۲) اور جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "میں اپنی امت کے بارے میں تین چیزوں سے ڈرتا ہوں ایک تو یہ کہ وہ بھی دوسری گمراہ ستارہ پرست وغیرہ قوموں کی طرح، چاند کی منازل سے مینہ مانگنے لگیں،

[1] مطلب یہ ہے کہ جب امام عادل اور حق پسند حکام تک نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس کو قبول کرتے ہیں اور جب اُن سے حق طلب کیا جاتا ہے تو اپنے حقوق کی طرح دوسروں کے حقوق ادا کرتے ہیں (مترجم)

۵ خواہر زادہ سعد بن ابی وقاص وہ بھی اور اس کا باپ بھی صحابی ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات، حصہ)

دوسرے بادشاہ کے ظلم سے اور تیسرے تقدیر کے جھٹلانے سے،

(۲۳۸) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَیَّامٍ اِعْقِلْ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا یُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْیَوْمُ السَّابِعُ قَالَ اُوْصِیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فِیْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِیَتِهٖ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْئَلَنَّ اَحَدًا شَیْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ

(۳) اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ چھ یوم تک مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متنبہ کیا کہ میں تم سے ایک بات کہوں گا۔ سوائے ابوذر رضی اللہ عنہ، جو بات میں تم سے کہوں گا، بغور سمجھنا اور یاد رکھنا۔ سو جب ساتواں دن ہوا تو فرمایا۔ میں تم کو ظاہر و باطن میں تقوی اللہ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ جب تو کوئی برائی کرے تو نیکی بھی کر، اور مخلوق سے کوئی چیز نہ مانگ اگرچہ تیرا کوڑا بھی گر پڑے تو وہ بھی کسی سے نہ مانگ، نہ کسی کی امانت لے اور نہ دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کر،

(۲۳۹) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَلِیْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوْلًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَدُهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَّاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَّاٰخِرُهَا خِزْیٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۴) اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جو شخص دس شخصوں اور یا اُن سے کم زیادہ کے کاموں کا ذمہ دار اور سردار ہو وہ بھی قیامت کے دن اس حال میں اللہ تعالٰی اس کو حاضر کریگا۔ کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوا ہوگا، اور اُس کا ہاتھ اُس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اس حال سے اُس کو نیکی چھڑائے گی۔ (اُس حال کا عدل و احسان)، یا اس کو اُس کا گناہ ہلاک کردے گا۔

(یعنی ظلم وغیرہ) اول سرداری کی علامت ہے اوسط میں ندامت ہے، اور اسکے آخر میں قیامت کے دن ذلت و رسوائی ہے

(۲۴۰) وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ

(۵) اور معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ

ہ آپ صحابی ہیں آپ کے باپ بھی صحابی، آپ کی ہمشیرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو شرف زوجیت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے۔ آپ کاتب وحی تھے۔ آپ کے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر قمیص اور آزار اور کچھ بال مبارک اور ناخن موجود تھے۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیص ازار اور چادر میں کفن دیا جائے اور میری ناک اور منہ اور ان اعضاء میں جن سے سجدہ کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک و ناخن بھر دیئے جائیں اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے ۱۲ (اکمال، حیوۃ الحیوان ص)

ء تاریخ خلفاء، تاریخ امم اسلامیہ وغیرہ (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْتُلِيتُ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے معاویہ! تو اگر کسی کام پر سردار و حاکم مقرر کیا گیا تو اللہ سے ڈر (اس میں کسی کی بددیانتی اور ظلم نہ کر) اور انصاف کرنا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اس گمان اور انتظار میں رہا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس قول کے مطابق مجھے امارت و خلافت ضرور ملے گی۔ یہاں تک کہ میں امیر و خلیفہ ہوا۔

۵ آپ نے ۴۰ سال سلطنت کی، سنہ ۶۰ھ میں انتقال فرمایا ۱۲

(۲۴۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ۔ رَوَى الْأَحَادِيثَ السِّتَّةَ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

(۶) اور حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ستّر برس کے اول کی بُرائی سے (جبکہ خلافت یزید کی تخت نشینی سے ملوکیت میں تبدیل ہوئی)، اللہ کی پناہ مانگو اور لڑکوں کی سرداری سے۔ مذکورہ بالا چھ حدیثوں کو احمد نے روایت کیا ہے اور معاویہ کی اس حدیث کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

(۲۴۲) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُونُونَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ۔

(۷) اور یحییٰ بن ہاشم یونس بن ابو اسحاق سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جیسے تم ہوگے ایسے ہی تمہارے سردار ہوں گے (یعنی جیسے تمہارے عمل ہونگے ویسے ہی تم پر عامل ہونگے)

(۲۴۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ۔

(۸) اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے بندوں میں باعتبار مرتبہ کے قیامت کے دن سب سے افضل منصف اور نرمی کرنے والا امام ہوگا اور سب سے زیادہ بدتر لوگوں میں قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے ظالم اور لوگوں پر سختی کرنے والا ہوگا۔"

(۲۴۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُّخِيْفُهٗ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(۲۴۵) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ اِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَآءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ اَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ۔

(۹) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھے تو اُس کو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ڈرائے گا۔" ان چاروں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۱۰) اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بادشاہوں کا مالک ہوں، بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ جس وقت میرے بندے میری فرماں برداری کرتے ہیں تو اُن کے بادشاہوں کے دل رحمت و شفقت کے ساتھ ان پر پھیر دیتا ہوں، اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں اُن کے بادشاہوں کے دل خفگی اور غضب کے ساتھ ان پر پھیر دیتا ہوں، سو بادشاہ ان کو بڑے بڑے عذاب دیتے ہیں۔ سو تم اپنے نفسوں کو بددعاؤں میں مشغول نہ کرو بادشاہوں پر، لیکن اپنے نفسوں کو میرے ذکر اور عاجزی وزاری میں مشغول کرو تاکہ میں تم کو تمہارے بادشاہوں کے شر سے بچاؤں۔" اس کو ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ

باب۔ اس بات کا بیان کہ حکام کے کیا فرائض ہیں؟

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(٢٤٦) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(٢٤٧) وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا وَ سَكِّنُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(٢٤٨) وَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَ لَا تُعَسِّرَا وَ بَشِّرَا وَ لَا تُنَفِّرَا وَ تَطَاوَعَا وَ لَا تَخْتَلِفَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پہلی فصل

(۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو کسی امیر پر حاکم مقرر فرماکر روانہ کرتے تو فرماتے: "لوگوں کو بشارت دو، ان کو بہت نہ ڈراؤ، اور آسانی کرو۔" ؎۱

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آسانی کرو تنگی نہ کرو تسکین دو اور نفرت نہ دلاؤ۔"

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دادا یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تو فرمایا: "آسانی کرو۔ لوگوں کو مشکل میں نہ ڈالو۔ بشارت دو۔ نفرت نہ دلاؤ۔ آپس میں اتفاق رکھنا اختلاف نہ کرنا۔" اس پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے ؎۲ صحیح یہ ہے کہ مؤلف (مشکوٰۃ) کا یہ کہنا عن ابن ابی بردہ ساتھ زیادتی لفظ ابن کے اس لئے کہ ابوبردہ بیٹا ابوموسیٰ اشعری کا ہے، نہ پوتا اور اس سے اس کے بیٹے روایت کرتے ہیں جن کے نام عبداللہ اور یوسف اور سعید اور بلال ہیں اور یہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ کہا سعید ابن ابی بردہ نے کہ سنا میں نے اپنے باپ کو یعنی ابی بردہ کو کہ کہا بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے

؎۱ یعنی لوگوں کو اوامر الٰہیہ کی پابندی اور نواہی سے اجتناب پر بشارت دو۔ اور عذاب سے اتنا نہ ڈراؤ کہ وہ رحمت خداوندی سے مایوس ہو جائیں۔ اور انہیں آسانیاں دو۔ ان پر تنگی نہ کرو۔ (مترجم)

باپ کو یعنی ابوموسیٰ اشعری کو اور معاذ رضی اللہ عنہم کو طرف یمن کے (مظاہر حق)

اشعۃ اللمعات میں ہے کہ ابوبردہ تابعین سے ہے ثقہ ہے اور قاضی کوفہ کے تھے طبقہ خامسہ سے انکا نام بعض نے حارث بتایا ہے اور بعض نے عامر اور بعض نے کہا ان کا نام ان کی کنیت ہے بڑے عالم تھے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۲۴۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۴) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا۔ اور کہا جائیگا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی کا نشان ہے۔ اسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

(۲۵۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۵) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کے لئے جھنڈا ہوگا۔ جس سے وہ شناخت کیا جائیگا۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

(۲۵۱) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۶) اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ ہر عہد توڑنے والے کے لئے اس کی مقعد کے نزدیک ایک نشان ہوگا قیامت کے دن۔" ایک اور روایت میں ہے"۔ ہر عہد توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک نشان ہوگا۔ وہ اس کی عہد شکنی کی مقدار میں بلند کیا جائیگا۔ خبردار ہو جاؤ کہ عہد توڑنے والوں میں سب سے بڑا عہد توڑنے والا عام سردار و امیر ہے۔" اسکو مسلم نے روایت کیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۲۵۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ

(۱) عمرو بن مرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ

ؔ صحابی جلیل قدیم الاسلام اکثر مشاہد میں حاضر ہوئے۔ شام میں سکونت اختیار کی ایام معاویہ رضی اللہ عنہ میں انتقال فرمایا۔ اور بعض نے کہا ہے۔ کہ عبدالملک کے وقت میں فوت ہوئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

مرقاۃ میں ان کی کنیت ابو مریم جہنی یا ازدی لکھی ہے ۱۲ (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سُنا ہے کہ جس کو اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے کسی کام پر امیر وحاکم مقرر کیا اور ان کی حاجت ومطلب کو وہ پورا نہ کرسکا۔ اور نہ ان کی تنگ دستی دُور کرسکا، تو اللہ تعالےٰ اس کی حاجت وضرورت، اور فقر کو دُور نہ کرے گا اس کی دعا قبول نہ ہوگی، اس پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مقرر کیا کہ وہ لوگوں کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرے۔" اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے + ے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بہ اہل امارت کی ہے۔ آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے مواعید کو پورا کر دکھایا۔ زہر دلوانے کا قصہ یہودیوں کی بناوٹ ہے۔ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض مصری جلد ۳ ص ۴۳۰ میں فرماتے ہیں۔ جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ دوزخ کے کتوں سے ایک کتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا۔ کہ جس گھوڑے پر سوار ہو کر امیر معاویہ نے بمعیت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کیا۔ اس کے ناک کی غبار مجھ سے بہتر ہے ۱۲ فافہم (مصحح عفا اللہ عنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۲۵۳) عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ

تیسری فصل

(۱) شماخ ازدی اپنے چچا کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھا۔ کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کے کسی کام پر حاکم ووالی مقرر کیا گیا اور اس نے مسلمانوں پر اپنا دروازہ بند کر دیا (یعنی اُن سے ملنا ترک کر دیا) اور اُن کی حاجتیں اور ضرورتیں اس نے پوری نہیں کیں، یا مظلوم کی فریاد رسی نہ کی یا حاجتمند کی حاجت پوری نہ کی تو اللہ تعالےٰ

اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَ فَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ۔

(۲۵۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالًا لَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذَالِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

اسکی حاجت و محتاجگی کیوقت اسپر اپنی رحمت کے دروازے بند کردیگا باوجود اسکے کہ وہ بہت زیادہ محتاج ہوگا۔

(۲) اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپ جب اپنے عُمّال کو (مقرر کرکے) روانہ کرتے تو اُن سے اِن باتوں کی شرط کرتے وہ تم کی گھوڑے پر سوار نہ ہوں گے نہ میدہ کھائینگے نہ باریک کپڑا پہنیں گے اور نہ لوگوں کی ضرورتوں اور فریاد رسی کے لئے ان پر دروازے بند کریں گے (بلا روک ٹوک ان کو ملنے کی اجازت ہوگی)، پس اگر تم ان باتوں میں سے کوئی بات کروگے تو سزا کے مستحق ہوجاؤ گے۔ پھر آپ ان کو دُور تک چھوڑنے جاتے۔ ان دونوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

باب ۲ قضا میں کتاب وسنت کے مطابق اجتہاد وعمل کرنے اور قضا سے ڈرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۲۵۵) عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ

پہلی فصل

(۱) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا۔ کہ کوئی حاکم و قاضی دو شخصوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

وَ هُوَ غَضْبَانُ ؎ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

اس حالت میں کہ وہ غصہ میں ہو۔

؎ کہا مظہر نے اس لئے کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سے۔ اسی طرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوک اور پیاس اور بیماری میں نہ حکم کرے پس اگر حکم کریگا ان احوال میں تو حکم اس کا ساتھ کراہت کے جاری ہوگا۔

(۲۵۶) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَ اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَ اَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۲) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی حاکم کوئی فیصلہ کرنا چاہے تو چاہیئے کہ وہ غور و فکر اور تحقیق و تفتیش کرے۔ اگر وہ حقیقت کو پالے تو اُس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر غور و فکر کے بعد غلطی کرے، تو اُس کے لئے ایک اجر ہے"۔ اسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۲۵۷) عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ ۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا۔ وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا"۔

اس کو احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۲۵۸) وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَ سَأَلَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَ مَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص منصب قضاء کی حرص طلب کرے اور اُس کو امیر سے مانگے۔ تو اسکو اسکے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے

(حاشیہ حدیث ۲۵۶) یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب اور پھر تقدیر ثواب پاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات) اور علی قاری نے لکھا ہے۔ کہ مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کا بیچ اس چیز کے کہ نہ پایا جاوے۔ بیان اس کا نصوص میں یعنے کتاب اللہ اور سنت اور اجماع میں اور نہ ممکن ہو اس کو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالے قبلہ کے تو وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کرے (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُّسَدِّدُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو توفیق و مدد نہیں ملتی) اور جس شخص کو زبردستی قضاء کا منصب دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر فرشتہ نازل کرتے ہیں۔ وہ اس کو اقوال و افعال میں راہ راست پر قائم رکھتا ہے۔" اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۲۵۹) وَ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَ اثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَ رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۳) اور ابوبریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک جنتی ہے اور دو دوزخ میں جائیں گے۔ بہشت میں وہ جائے گا جس نے حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا (کسی کی رُو رعایت نہ کی) جس نے دیدہ و دانستہ حق و انصاف کے خلاف فیصلہ کر کے ظلم کیا وہ دوزخ میں جائیگا۔ اور جس نے جہالت سے لوگوں میں فیصلے کئے وہ بھی دوزخی ہے۔" اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۲۶۰) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ غَلَبَ جَوْرُهٗ فَلَهُ النَّارُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" جو شخص مسلمانوں کی قضاء کا عہدہ طلب کرے یہاں تک کہ اس کو یہ عہدہ مل جائے۔ پھر اس کا عدل اس کے جور پر غالب آجائے تو اس کے لئے جنت ہے اور اگر اس کا ظلم و جور اُس کے عدل پر غالب آئے تو اس کے لئے دوزخ ہے۔" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۶۱) وَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ

(۵) اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا۔ جب کوئی مقدمہ یا معاملہ تمہارے سامنے پیش ہوگا۔ تو تم کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا میں کتاب اللہ کے مطابق اُس کا فیصلہ کروں گا۔ فرمایا اگر اسکے

كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِيْ وَ لَا آلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ وَ الدَّارِمِيُّ -

(۲۶۲) وَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَ اَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَ لَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يَّتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا اَوْ مَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ -

اس کے متعلق کتاب اللہ میں کوئی ہدایت نہ پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا تو پھر میں سنت رسول اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر سنت رسول اللہ میں بھی کوئی حکم نہ پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ عرض کیا۔ تو پھر میں اپنی عقل سے اجتہاد کروں گا۔ اور میں اس میں قصور نہ کروں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے رسول اللہ کے قاصد کو توفیق دی اس چیز کی کہ اس سے اللہ کا رسول راضی اور خوش ہو۔ اسکو ترمذی، ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں۔ حالانکہ میں نوجوان ہوں اور قضا کا کامل علم بھی نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالےٰ تیرے دل کو ہدایت دے گا۔ اور تیری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا۔ جس وقت کہ تیرے پاس دو شخص اپنا قضیہ لائیں تو فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کر۔ یہاں تک کہ تم مدعی اور مدعا علیہ دونوں کی باتوں کو اچھی طرح نہ سن لو۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے لئے یہی لائق تر ہے کہ تیرے لئے حکم ظاہر ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اس کے بعد کسی فیصلہ کرنے میں میں نے کوئی شک نہیں کیا۔ اسکو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۲۶۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاکِمٍ یَّحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ مَلَکٌ اٰخِذٌ بِقَفَاہُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِہٖ اَلْقَاہُ فِیْ مَھْوَاۃٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان حکم و فیصلہ کرتا ہے، تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا۔ کہ فرشتہ اس کی گدی پکڑے ہوئے ہوگا۔ پھر فرشتہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا۔ اگر وہ کہے گا۔ کہ اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ تو اس کو چالیس برس کے گڑھے میں ڈال دے گا۔ اس کو احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۲۶۴) وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی الْقَاضِیْ الْعَدْلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَتَمَنّٰی اَنَّہٗ لَمْ یَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ تَمْرَۃٍ قَطُّ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

(۲) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قاضی پر ایک زمانہ آئے گا، کہ قیامت کے دن وہ آرزو کرے گا۔ کہ کاش کے وہ دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کے مقدمہ کا فیصلہ بھی نہ کرتا۔ اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(۲۶۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْقَاضِیْ مَا لَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَ لَزِمَہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ فَاِذَا جَارَ وَکَلَہٗ اِلٰی نَفْسِہٖ۔

(۳) اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک قاضی ظلم نہ کرے، اللہ تعالےٰ کی توفیق و تائید اس کے شامل حال ہوتی ہے اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُس سے الگ ہوجاتا ہے اور شیطان ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے۔ کہ جب وہ ظلم کرتا ہے۔ تو اس کو اُس کے نفس کے حوالہ کردیا جاتا ہے + ۵ آپ اور آپ کے باپ صحابی ہیں۔ آپ حدیبیہ اور خیبر وغیرہ میں شامل تھے۔ مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک قیام فرمایا۔ پھر کوفہ میں چلے گئے اور سب سے آخیر میں ۸۷ھ میں وفات پائی امام اعظم نے انکو دیکھا آپکی عمر اسوقت ۷ سال تھی ۵

(۲۶۶) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُسْلِمًا وَّ يَهُوْدِيًّا اِخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَّعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ - رَوَاهُ مَالِكٌ -

(۴) اور سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی ایک معاملہ میں جھگڑتے ہوئے حضرت عمرؓ کے پاس آئے - سو آپ نے دیکھا کہ یہودی حق پر ہے - اسی پر حضرت عمرؓ نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا - یہودی نے کہا کہ اللہ کی قسم آپ نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا - اس پر آپ نے یہودی کو ایک دُرّہ مارا - اور فرمایا - تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے؟ یہودی نے کہا - خدا کی قسم، ہم تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ جو قاضی بھی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے - تو اس کے داہنے اور بائیں ایک ایک فرشتہ ہوتا ہے - یہ دونوں فرشتے اس کو حق پر قائم رہنے کی توفیق دیتے ہیں اور مضبوط کرتے ہیں - جب تک وہ حق کی طرف میل کرے - اور جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ چڑھ جاتے ہیں - اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں - اسکو مالک نے روایت کیا ہے + مارنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کے تھا نہ بطریق قہر و غصہ کے

(۲۶۷) وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا

(۵) اور ابن موہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمرؓ نے کہا - لوگوں کے قاضی بن جائیے، آپ نے فرمایا مجھے اس قضا سے معاف فرمائیے - اے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا - آخر اس کا سبب کہ آپ عہدہ قضاء کو اتنا بُرا سمجھتے ہیں؟ حالانکہ آپ کے والد بزرگوار قضاء کیا کرتے تھے - (اپنے زمانہ خلافت سے پہلے) کہا اس کراہت کا سبب یہ ہے کہ تحقیق میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو قاضی انصاف کیسا تھ

ف انکا نام عبداللہ ہے فلسطین کے قاضی تھے - حضرت عمر بن عبدالعزیز کیطرف سے تابعی صدوق ہیں ۱۲ اشعۃ اللمعات مصح

فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذَالِكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

قضاء کرے تو لائق یہ ہے کہ پھرے اور اس سے نکلے۔ اس طرح کہ نہ فائدہ دے اور نہ نقصان اور نہ ثواب پائے اور نہ عذاب پس اسکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوئی گفتگو نہیں کی۔ ترمذی نے روایت کیا ہے

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

باب ۳۔ عاملوں (حاکموں) کی تنخواہوں اور ہدیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۲۶۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "نہ میں تم کو (اپنی مرضی سے) عطا کرتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں۔ میں تو بانٹنے والا ہوں جہاں جو حکم ہوتا ہے وہی کرتا ہوں"۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۲۶۹) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ[۱] قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۲) اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حقیقت یہ ہے۔ کتنے ہی آدمی ہیں جو اللہ کے مال (بیت المال) میں ناحق تصرف کرتے ہیں۔ انکے لئے قیامت کے دن کی آگ ہے[۲]"۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

[۱] صحابیہ ہیں۔ خولہ انصاریہ دو ہیں۔ خولہ بنت ثامر اور خولہ بنت ثعلبہ مجاولہ زوجہ اوس بن صامت ظاہر یہ ہے کہ یہاں دوسری ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) (مصحح عفا اللہ عنہ)

(۲۷۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا

(۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

[۲] یعنی بعض لوگ ایسے ہیں جو امام کی اجازت کے بغیر زکوٰۃ اور غنیمت کے مال میں تصرف کرتے ہیں۔ یہ جہنم میں لے جانے والا گناہ ہے (مترجم)

اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "میری قوم اس بات کو اچھی طرح جانتی ہے کہ میں اپنی معاش پیدا کرنے سے عاجز نہ تھا۔ میں کسب کرتا تھا جو میری عیال کے خرچ کیلئے کافی تھا۔ مگر اب مجھے مسلمانوں کے کام میں مشغول کر دیا گیا ہے۔ پس آلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ بیت المال سے کھائیں گے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس مال میں مسلمانوں کے لئے کام[1] و پیشہ کریگا۔" اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۲۷۱) عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۱) بریدہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ ہم نے جس شخص کو عامل مقرر کیا اور اس کی تنخواہ مقرر کر دی پس جو شخص اس کے بعد تنخواہ سے زائد کچھ لے گا تو یہ خیانت ہوگی۔" اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۷۲) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۲) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عامل ہوا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کام کا معاوضہ دیا۔" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۷۳) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اِثْرِيْ فَرُدِدْتُّ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهٗ

(۳) اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا حاکم بنا کر روانہ کیا۔ جب میں نے تھوڑا سا سفر طے کیا تو میرے پیچھے آپ نے ایک شخص کو واپس بلانے کے لئے روانہ کیا سو میں واپس آگیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو جانتا ہے

[1] یعنی اب میں چونکہ امور خلافت کی سرانجام دہی میں مشغول ہو گیا ہوں اس لئے اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لوں گا اور پھر بیت المال کی اچھی طرح حفاظت و نگرانی کروں گا۔ کہ مسلمانوں کی تمام حوائج پوری ہوں۔ جائز مصارف میں روپیہ صرف ہو۔ (مترجم)

غُلُولٌ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ بِعَمَلِكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہ میں نے تیرے پیچھے آدمی کیوں بھیجا تھا، دسُن) اس لئے کہ (ایک خاص نصیحت کروں) (وہ یہ ہے) تم بغیر اجازت کے کچھ نہ لینا (جو کچھ تو بغیر اجازت کے) لے گا۔ وہ خیانت ہے۔ اور جو شخص خیانت کریگا۔ وہ قیامت کے دن خیانت کو لائے گا۔ یہ کہنے کے لئے کہ میں نے تجھے بلایا ہے۔ پس اب جا اور اپنا کام کر۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۲۷۴) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا وَ فِيْ رِوَايَةٍ مَّنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۴) اور مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ "جو شخص ہمارا عامل (حاکم) ہو اگر اس کے بیوی (نہ ہو) تو اُسے چاہیئے کہ وہ بیوی کرلے۔ اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو اُسے چاہیئے کہ خادم خرید لے۔ اور اگر اس کا کوئی گھر نہ ہو تو چاہیئے کہ مکان لے لے"۔ ایک روایت میں یوں ہے"۔ کہ جو شخص اس کے سوا کچھ لے گا تو وہ خیانت کرنیوالا ہوگا"۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف صحابی ہیں۔ اہل کوفہ سے، مصر میں مقیم ہوگئے اور انہیں میں شمار ہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت چھوٹے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا اور یاد رکھا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۲۷۵) وَعَنْ عَدِيِّ ابْنِ عَمِيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ فَهُوَ غَالٌّ يَّاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ وَاَنَا

(۵) اور عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے لوگو! تم میں سے جس شخص کو ہمارا عامل مقرر کیا جائے کسی کام کے لئے اور حاصل کئے ہوئے مال میں سے وہ ایک سوئی بھی چھپالے تو وہ خیانت کرنے والا ہوگا۔ قیامت کے دن اُس خیانت کو لائے گا۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا کہ تو پر کیا کہتا ہے میں نے آپ کو ایسا ایسا کہتے سُنا ہے۔ فرمایا۔ میں یہ کہتا ہوں۔ (اپنی بات سے پھرتا نہیں)

ف آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہے، حضری ہیں۔ کوفہ میں ساکن ہوگئے اور جزیرہ میں انتقال فرمایا ۱۲ (اشعۃ) مصحح

اَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهٖ وَ كَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهٗ وَ مَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ اللَّفْظُ لَهٗ -

جس کو ہم نے عامل مقرر کیا کسی کام پر تو وہ جو کچھ تھوڑا بہت مال وصول کرے اس کو لانا چاہئے، اس میں سے جو کچھ اُس کو معاوضہ دیا جائے وہ لے لے، اور جس سے باز رکھا جائے اُس سے باز رہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

(۲۷۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَ الْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ - وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَ زَادَ وَ الرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا -

(۶) اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے اس کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ نیز احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ" اور اُس شخص پر بھی لعنت کی جو رشوت دینے اور لینے والے کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کرائے۔

عہ رِشوت و رُشوت را کی زیر اور پیش سے ہے۔ اس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے واسطے باطل کے اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں + اشعۃ اللمعات میں ہے۔ آنچہ دادہ شود برائے ابطال حق و اثبات باطل اما اگر برائے اثبات حق و دفع ظلم از نفس بدہند لا باس بہ است ہمچنیں گیرندہ اگر سعی کند در رسیدن حق بصاحب حق یا دفع ظلم از وے اما گفتہ اند کہ ایں در غیر قضاۃ و ولاۃ است زیرا کہ سعی در اصابت حق و اثبات آں و دفع ظلم از مظلوم واجبست بر ایشاں پس روا نباشد اجرت گرفتن یعنی قاضی اور والی کو حق دلانے اور اس کے اثبات اور دفع ظلم از مظلوم ان پر واجب ہے۔ لہٰذا ان کو اُجرت لینا جائز نہیں۔ مرقاۃ میں ہے۔ الرشوت ما یعطی لابطال حق او لاحقاق باطل اما اذا اعطی لیتوصل بہ الی حق او لیدفع بہ عن نفسہ ظلما فلا باس بہ الخ۔ مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۵۳۔ (عبد العزیز مصحح عفا اللہ عنہ)

(۲۷۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ

(۷) اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ حکم دے کر بھیجا۔

عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَ ثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِي فَقَالَ فَأَتَيْتُهُ وَ هُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِي وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَ يُغَنِّمُكَ وَ أَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِّنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ وَ مَا كَانَتْ إِلَّا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ

کر اپنے ہتھیار اور کپڑے جمع کر (یعنی سفر کی تیاری کروں اور حاضر خدمت ہوں)، پھر تو میرے پاس آ۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) وضو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! میں نے تم کو اس لئے بُلایا ہے۔ کہ میں تم کو ایک ایسی مہم پر بھیجوں کہ اللہ تعالےٰ تم کو سلامت رکھے۔ اور مالِ غنیمت دے تجھ کو اور میں اُس مال میں سے تم کو بھی ایک حصّہ دوں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میری ہجرت مال کے لئے نہ تھی۔ وہ تو صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے تھی۔ آپ نے فرمایا نیک آدمی کے لئے اچھا مال اچھی چیز ہے۔ اس کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۲۷۸) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً فَأَهْدٰى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِّنْ أَبْوَابِ الرِّبٰوا - رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ -

تیسری فصل

(۱) حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص کسی کی سفارش کرے (کسی حاکم سے) پھر وہ شخص جس کی سفارش کی ہے اس کو کوئی ہدیہ دے اور وہ اسے قبول کرلے۔ تو وہ دوزخ کے بڑے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر پہونچ گیا"۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

باب ۲ - مقدمات اور شہادتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۲۷۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّ اَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِي شَرْحِهٖ للنووي*

(۲۸۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَّ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۲۸۱) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَّ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ اِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

پہلی فصل

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "اگر لوگ بسبب اپنے دعویٰ کرنے کے دیئے جائیں تو البتہ لوگ اپنے آدمیوں کے خونوں اور مالوں کا دعوائے کریں۔ لیکن قسم تو مدعا علیہ پر ہے"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی حاکم کی مجلس میں محبوس و مقید ہو کر کسی چیز پر قسم کھائے اور وہ قسم کھانے میں جھوٹا ہو تاکہ اس طرح ایک مسلمان کا مال لے لے۔ تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس سے غضبناک حالت میں ملیگا"۔ اس بات کی تصدیق میں اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی "بے شک جو لوگ اپنے عہدوں اور قسموں کے عوض تھوڑا مال خریدتے ہیں" آخر آیت تک۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے لے۔ تو تحقیق اللہ تعالےٰ نے دوزخ کی آگ کو واجب کر دیا، اور جنت حرام کر دی"۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اگرچہ وہ حق تھوڑی سی چیز کا ہو، فرمایا۔ ہاں اگرچہ وہ پیلو کی مسواک ہی کیوں نہ ہو"۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

* انہ قال وجاء فی روایۃ البیہقی باسناد حسن او صحیح زیادۃ عن ابن عباس مرفوعا لکن البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر

(۲۸۲) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَّإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ أَخِيْهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهٗ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۴) اور حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ میں ایک آدمی ہی ہوں اور تم اپنے جھگڑے اور مقدمات لے کر میرے پاس آتے ہو۔ ممکن ہے۔ کہ تم میں سے کوئی زیادہ تقریر کرنے والا اور اپنی دلیل سے بعض پر غالب آجانیوالا ہو اور میں بھی اُسی شخص کی باتوں اور دلیلوں کو سُن کر اسی کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ اس طرح اگر میں کوئی فیصلہ اس کے بھائی کے بارے میں کر دوں تو وہ اس کو نہ لے۔ اسی حالت میں گویا اس کے لئے دوزخ کی آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں۔ اس کو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے"

ف اس میں دلالت ہے اس پر کہ حاکم کا حکم حرام کو حلال نہیں کر سکتا اگر گواہوں کی جھوٹی شہادت سے حاکم نے حکم کر دیا تو وہ مال اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی نے گواہی دی۔ کہ اس شخص نے بیوی کو طلاق دیدی۔ تو جھوٹی شہادت سے بیوی دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی جھوٹی شہادت سے کسی کو قتل کرنا جائز ہے (مرقاۃ)

(۲۸۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۵) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں اللہ کے نزدیک مبغوض ترین لوگ وہ ہیں جو ناحق بہت زیادہ جھگڑنے والے ہوں"۔ اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۸۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۶) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ تحقیق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم پر اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ کیا"

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۸۵) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ

(۷) اور علقمہ بن وائل رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص حضرموت سے اور ایک شخص (قبیلہ) کندہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضرمی نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس نے میری زمین کو

ھ تابعی حضرمی کوفی ہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَأْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۲۸۵) وَعَنْ أَبُوْذَرٍّ؎ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۲۸۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَأْتِيْ

غصب کر رکھا ہے۔ کندی نے کہا وہ زمین میری ہے۔ میرے قبضہ میں ہے۔ اُس میں اس کا کوئی حق نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کہا۔ کہ کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ تو تیرے اوپر قسم ہے اس کی (یعنی مدعا علیہ کی) حضرمی نے کہا یا رسول اللہ! یہ شخص تو فاجر ہے۔ یہ جس چیز پر قسم کھائے، اس کی پرواہ نہیں کرتا (اس کی قسم کا کیا اعتبار) کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتا۔ فرمایا۔ تجھے اُس سے قسم ہی لینی ہوگی۔ سو کندی قسم کھانے کے لئے چلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا۔ اگر یہ اُس کا مال کھانے کے لئے ظلماً قسم کھائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے اس حال میں ملے گا کہ اس سے بیزار ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ تحقیق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ "جو شخص ناحق (جھوٹا) مقدمہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس کو چاہیئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنالے"۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں۔ کہ بہترین گواہ کون ہیں؟ وہ ہیں۔

؎ مشہور صحابہ سے ہیں عبدالملک کے زمانہ میں فوت ہوئے۔ بعض نے ایام معاویہ رضی اللہ عنہ میں ۵۰ھ کو انکی وفات بتائی ہے (اشعۃ اللمعات، عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کہ گواہی دینے سے پہلے ہی گواہی دیں۔" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۸۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۹) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بہترین لوگوں کا زمانہ میرا زمانہ ہے (یعنی صحابہ کا) پھر اُن لوگوں کا جو اُس سے متصل ہیں (یعنی تابعین کا) پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں اُن سے (تبع تابعین) اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ایک دوسرے کی قسم پر سبقت کریں گے۔ اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۲۸۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۱۰) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک قوم سے کہا گیا کہ قسم کھاؤ۔ سو انہوں نے قسم کھانے میں جلدی کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ قسم کھانے کے بارے میں اُن پر قرعہ ڈالا جائے۔ کہ کونسا آدمی قسم کھائے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

(۲۸۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

(۲۹۰) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَيْهِ فِيْ

تیسری فصل

(۲) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گواہ لانا مدعی کے ذمہ ہے اور قسم کھانا مدعا علیہ پر ہے۔" اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص

مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُولَ اللهِ حَقِّي هٰذَا لِصَاحِبِي فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي*

ایک میراث کا مقدمہ لائے۔ (ایک نے کہا کہ یہ چیز میری ہے مجھے میراث میں پہونچی ہے دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، اُن دونوں کے پاس گواہ نہ تھے۔ نِرا دعویٰ ہی دعویٰ تھا۔ فرمایا جس شخص کے حق میں میں اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں (اور فی الحقیقت وہ حق اُس کا نہ ہو) تو یہ ایسا ہے کہ گویا اس کے لئے ایک آگ کے ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں۔ اُن دونوں شخصوں میں سے ہر ایک نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنا حق اپنے ساتھی کے لئے چھوڑ دیا۔ فرمایا، یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک چیز بالاستقلال دو شخصوں کی ہو، جاؤ تم نصفا نصف بانٹ لو اور بانٹنے میں عدل کرو۔ پھر قرعہ ڈالو۔ پس چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کیلئے حلال سمجھے۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۹۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً وَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

(۳) اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہ دو شخصوں نے ایک جانور پر دعویٰ کیا۔ اُن میں ہر ایک اپنے دعوے پر گواہ لایا۔ کہ یہ جانور میرا ہے۔ اس کو جنایا ہے۔ تو جس شخص کے ہاتھ میں وہ جانور تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

اس کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

(۲۹۲) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَهْ لَيْسَتْ

(۴) اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو شخصوں نے ایک اونٹ پر جھگڑا کیا۔ اور دونوں نے اپنے دعوے پر دو دو گواہ پیش کئے۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان اس کو نصفا نصف بانٹ دیا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے۔

*فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا۔

(۲۹۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِيْ دَابَّةٍ وَّلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۲۹۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَالَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِيْ لِلْمُدَّعِيْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۲۹۵) وَعَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا يَحْلِفُ يَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلْاٰيَةَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

کہ دو شخصوں نے ایک اونٹ پر دعویٰ کیا۔ اُن میں سے ایک کے پاس گواہ نہ تھا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس اونٹ کو دونوں کا ٹھہرایا۔

(۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ایک جانور کے بارے میں مقدمہ کیا اور دونوں کے پاس گواہ نہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قسم کھانے کے لئے قرعہ ڈالو۔

اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے قسم لینے کا ارادہ کیا۔ فرمایا تو اُس اللہ کی قسم کھا کہ اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ مدعی کے لئے تیرے پاس کچھ نہیں۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور اشعث بن قیس کہتے ہیں۔ کہ ایک زمین میرے اور ایک یہودی کے درمیان مشترک تھی۔ سو یہودی نے میرے حق کا انکار کر دیا۔ لہٰذا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اُس کو بھی لایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس گواہ ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اس پر آپ نے یہودی سے فرمایا۔ کہ قسم کھا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، جب یہ قسم کھائیگا تو میرا مال لے جائیگا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی۔ "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد کو اپنی قسموں سے تھوڑے مال پر خریدتے ہیں" آخر آیت تک۔ اُس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

لے صحابی ہے کُنیت انکی ابو محمد کندی ہے کندہ کے وفد کے ساتھ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انکے رئیس تھے یہ سنہ ۱۰ھ کا واقعہ ہے آپ جاہلیت میں بھی اپنی قوم کے سردار تھے اور اسلام میں بھی وجیہہ تھے اسلام سے مرتد ہو کر خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں پھر اسلام لے آئے۔ اور کوفہ میں مقیم ہو گئے۔ اور سنہ ۴۰ھ میں وفات پائی۔ اور امام حسن نے ان پر نماز جنازہ پڑھی (مرقاۃ)، مصحح عفی عنہ

(۲۹۶) وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمُوْتَ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِيْ اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِيَ فِيْ يَدِهٖ قَالَ هَلْ لَّكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهٗ وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِيْ اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْهُ فَتَهَيَّاَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ اَحَدٌ مَالًا بِيَمِيْنٍ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضُهٗ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۲۹۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

(۸) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص کندی اور ایک شخص حضرموت سے دونوں جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یمن کی ایک زمین کے مقدمہ میں۔ حضرمی نے کہا کہ اس کے باپ نے میری زمین مجھ سے چھین لی ہے۔ اور وہ زمین اس کے قبضہ میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے پوچھا کہ تیرے پاس کوئی گواہ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ لیکن میں اس کو اس طرح قسم کھلاؤں گا۔ کہ اللہ کی قسم ہے میں اس بات کو نہیں جانتا کہ یہ میری زمین ہے اور اس کے باپ نے اس کو مجھ سے چھین لیا ہے پس کندی قسم کے لئے تیار ہوا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قسم کھا کر مال لیتا ہے۔ اس کو اللہ تعالےٰ اس حال میں ملے گا کہ اُس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔ کندی نے کہا تو، یہ زمین اُسی کی ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۹) اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔ اور جس نے اللہ کی قسم صبر کھائی اور اس میں مچھر کے پر کی برابر بھی جھوٹ اور خیانت کو شامل کر دیا، تو اللہ تعالےٰ اس کے دل پر قیامت تک ایک نکتہ کر دیتے ہیں" (یعنی اس جھوٹی قسم کا وبال و عذاب اس عالم میں ظاہر ہوگا، اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵ صحابی انصاری ہیں۔ عقبی شجاع و مردانہ تھے اُحد میں شامل تھے ۵۴ھ میں وفات پائی ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

(۲۹۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّءَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۰) اور جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص میرے ممبر کے قریب جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک مسواک کے متعلق ہی قسم کھائے تو دوزخ میں اپنی جگہ بناتا ہے یا فرمایا۔ اس کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہوگئی۔

اس کو مالک، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۲۹۹) وَعَنْ خُرَيْمِ[1] بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۱) اور خریم بن فاتک سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ہمارے ساتھ پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر تین بار فرمایا۔ جھوٹی گواہی اللہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر کی گئی ہے۔ اس پر سند کے طور پر یہ آیت پڑھی۔ "گندگی سے بچو یعنی بتوں کی پرستش سے اور جھوٹ بات سے بھی بچو، اس حال میں کہ رجوع کرنے والے ہو باطل سے حق کی طرف نہ کہ شرک کرنے والے خدا کے ساتھ"۔ اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

[1] خریم بضم خاء و فتح راء و سکون یا، صحابی اسدی ہیں۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ مگر یہ بات صحت کو نہیں پہنچی کہ وہ بدر میں بھی حاضر ہوئے ۱۲ ص

م (منتهى الغايات)

(۳۰۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَآءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ وَّلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَ

(۱۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیانت کرنے والے مرد اور عورت کی گواہی جائز نہیں، نہ اُس شخص کی جس کو حد ماری گئی ہو تہمت کی، نہ اُس شخص کی جو اپنے بھائی کا دشمن ہو۔ نہ اُس شخص کی جو متہم ہو ولاء کے ساتھ، نہ رشتہ داری کی اور نہ اُس شخص کی کہ قناعت کرنے والا ہو اپنے گھر والوں کے ساتھ۔ اسکو

قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ يَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

(۳۰۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّ لَا خَائِنَةٍ وَّ لَا زَانٍ وَّ لَا زَانِيَةٍ وَّ لَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَ رَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد۔

(۳۰۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۳۰۳) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَ لٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ

ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس حدیث کا ایک راوی یزید بن زیاد دمشقی منکر الحدیث ہے۔

(۱۳) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ خیانت کرنے والے مرد و عورت کی گواہی جائز نہیں، نہ زانی اور نہ زانیہ کی، نہ دشمن کی۔ اور آپ نے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والے کی گواہی رد کردی۔"

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔" دیہاتی کی گواہی دیہات والے پر جائز نہیں۔" اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۵) اور حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا۔" جس پر حکم کیا گیا تھا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو کہا۔ میرے لئے اللہ کافی ہے۔ اور وہ اچھا کارساز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نادانی پر ملامت کرتا ہے۔ لیکن تجھ پر ہوشیاری واجب ہے۔ جس وقت تجھ پر کوئی چیز غالب آئے تو یہ کہہ۔ میرے لئے اللہ کافی ہے۔

ف صحابی اشجعی ہیں اوّل مشاہد ان کا خیبر ہے۔ اور فتح کے دن بنی اشجعی کا علم انکے ہاتھ میں تھا صحابہ اور تابعین کی جماعت کو ان سے روایت ہے شام میں سکونت اختیار کی اور وہیں انتقال فرمایا ۷۳ھ میں ۱۲ (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۳۰۴) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ -

اور وہ اچھا کارساز ہے"۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۱۶) اور بہز بن حکیم رحمہ اللہ اپنے والد سے اور اس کے دادا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے تہمت کے جرم میں ایک شخص کو قید کیا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی و نسائی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو چھوڑ دیا۔

ے تابعی ہیں ایک جماعت محدثین انکو ثقہ کہتی ہے لیکن بخاری و مسلم نے ان سے کوئی روایت صحیحین میں نہیں لی ۱۲ (اشعۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۳۰۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ -

تیسری فصل

(۱) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا کہ مدعی و مدعا علیہ حاکم کے روبرو بیٹھیں۔ اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

كِتَابُ الْجِهَادِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۳۰۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ

پہلی فصل

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ نماز قائم کی، اور رمضان کے روزے رکھے اللہ تعالےٰ پر حق ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے، اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اپنے اُس وطن میں بیٹھا رہے جس میں وہ پیدا ہوا۔

فِيهَا قَالُوا أَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسْئَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"(یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا ہم لوگوں کو اس بات کی خوشخبری نہ سنا دیں۔ فرمایا۔ تحقیق جنت میں سَو درجے ہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے۔ اس کے دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان جتنا فرق ہے۔ پس جب تم اللہ سے جنت مانگا کرو۔ تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ کیونکہ وہ افضل تر اور فراخ تر جنت ہے اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اس میں نہریں بہتی ہیں۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳۰۷) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّ لَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۲) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال روزہ دار، قیام کرنے والے کی مانند ہے کہ نہ کبھی روزے قضا کرتا ہے اور نہ نماز چھوڑتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ میدانِ جہاد سے لَوٹ کر آئے۔"

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۳۰۸) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَ تَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۳) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" اللہ اُس شخص کا ضامن ہوا جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا۔ اسکو جہاد کے لئے مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے نے نکالا ہے (یعنی وہ محض رضائے الٰہی کے لئے نکلا ہے) یہاں تک کہ میں اس کو پھیروں گا کہ اس نے آخرت کا ثواب پایا ہے یا غنیمت کے ساتھ مع ثواب کے اور یا اس کو بہشت میں داخل کروں گا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

(۳۰۹) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي

(۴) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اُس ذات کی،

نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میرے بعد مومن خوش رہیں گے کہ پیچھے رہیں اور جدا رہیں اور جدا ہوں۔ مجھ سے اور میں سواری نہیں پاتا کہ ان کو بھی سوار کروں اور وہ کسی سریہ میں بھی جہاد کرنے سے پیچھے نہ رہیں۔ تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتا، اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ میری ولی خواہش یہ ہے کہ میں، اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔" اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۱۰) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۵) اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک دن کے لئے لشکر اسلام کا پہرہ دینا، اللہ کی راہ میں دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے"۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

۵ انصاری ساعدی آپ آخری صحابی ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۳۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۶) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صبح کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جانا اور یا شام کو جانا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے"۔ اس کو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۳۱۲) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَ

(۷) اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ایک دن اور ایک رات بھی اللہ کی راہ میں جاگنا اور پہرہ دینا ایک مہینہ کے روزوں اور ان کی شب بیداری سے بہتر ہے

إِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

اور اگر وہ اسی حالت میں مرجائے تو اس کے اس عمل کا ثواب اُسے ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے۔ اُس پر اُس کا رزق جاری کیا جاتا ہے۔ اور وہ فتنہ میں ڈالنے والے سے امن میں رہتا ہے (یعنی عذاب قبر سے) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۱۳) وَعَنْ أَبِي عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۸) اور ابی عبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کے دونوں قدم جہاد فی سبیل اللہ میں گرد آلود ہوئے اُس کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی"۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

○ ان کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے۔ انصاری حارثی ہیں۔ ان کے نام پر کنیت غالب آگئی۔ بدر میں شامل تھے، مدینہ منورہ میں ۳۴ھ کو فوت ہوئے اور ستر سال کی عمر میں بقیع میں دفن ہوئے (مرقاۃ) مصحح عفی عنہ

(۳۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۹) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "دوزخ کی آگ میں کافر اور اُس کا مارنے والا کبھی جمع نہیں ہوتا"۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۱۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَ

(۱۰) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگوں میں بہترین زندگانی اُس شخص کی ہے۔ کہ پکڑنے والا ہو گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ میں، جب وہ جنگ وجہاد کی آواز یا کسی فریادی کی آواز سنتا ہے تو فی الفور اپنے گھوڑے کی پُشت پر سوار ہو کر چل پڑتا ہے قتل اور موت کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے (یعنی مرنے مارنے سے ڈرتا نہیں)، اس کے گمان سے یا زندگانی اُس شخص کی ہے۔ کہ اپنی بکریوں کو لئے ہوئے پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہے۔ ان پہاڑوں میں سے یا ان نالوں میں سے ایک نالہ پر رہتا ہے

يُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِيْ خَيْرٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی موت کا وقت آئے۔ وہ اور لوگوں سے بھلائی میں ہے (یعنی وہ دشمنان دین سے بھی جہاد کرتا ہے اور نفس و شیطان سے بھی)، اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۱۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۱) اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جس نے جہاد فی سبیل اللہ کا سامان اور تیاری کی اور جہاد کیا اور جو شخص اس کے پیچھے اسکی اہل کی خبر گیری کرتا ہے۔ وہ بھی ایسا ہے کہ گویا اس نے جہاد کیا۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے

(۳۱۷) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ أَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۲) اور بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجاہدین کی عورتوں کی حرمت جو گھروں میں بیٹھ رہیں جہاد نہ کریں۔ اُن پر اُن کی ماؤں کی مانند ہے (چاہیئے کہ ان کی عورتوں کی حفاظت کریں اور کسی قسم کی خیانت نہ کریں)، پھر جو شخص مجاہدین کے گھر کی خبر گیری کرے بیٹھ رہنے والوں میں سے، ان کی عورتوں میں کوئی خیانت کرے تو قیامت کے دن وہ کھڑا کیا جائیگا۔ اور مجاہد اس کے اعمال میں سے جو چاہیگا لیگا۔ سو تمہارا کیا گمان ہے"۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے"

(۳۱۸) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۳) اور ابن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے آیا۔ اور کہا کہ میں یہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے دیتا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بدلہ قیامت کے دن تجھے سات سو اونٹنیاں مہار کی ہوئی ملیں گی"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۱۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِیْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۳۲۰) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُّقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۳۲۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۳۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى

(۱۴) اور ابو سعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ایک لشکر کو بنی لحیان کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا۔ کہ ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے پس آپ نے فرمایا۔ کہ چاہیئے، کہ اُٹھے (جہاد کے لئے) اُن کے دو شخصوں میں سے ایک شخص اور جہاد کا ثواب مشترک ہو گا اُن دونوں کے درمیان۔" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۵) اور حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ قیامت تک مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت رہے گی۔ جو جہاد کرتی رہے گی"۔

اس کو مسلم نے روایت ہے۔

(۱۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بھی اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے، اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ کہ کون اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئیگا۔ کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہو گا۔ اور اُس سے مشک کی خوشبو آتی ہو گی۔

اس کو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۱۷) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جنت میں داخل ہو اور پھر دنیا میں آنے کو دوست رکھے اور اس کے لئے زمین میں کچھ ہو۔ ہاں شہید آرزو کرتا ہے،

أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۳۲۳) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الْاٰيَةَ قَالَ إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ إِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُّسْأَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا

کہ وہ پھر دنیا میں آئے اور دس بار مارا جائے اس لیے کہ وہ شہادت کی بزرگی اور ثواب دیکھتا ہے۔" اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۸) اور مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے معنے پوچھے"۔ جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ مت گمان کرو۔ بلکہ وہ تو اپنے پروردگار کے نزدیک زندہ ہیں۔ روزی دیئے جاتے ہیں۔" آخر آیت تک۔ انہوں نے کہا۔ تحقیق ہم نے اس آیت کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کی روحیں سبز پرندوں کے شکموں میں ہیں اور ان کی قندیلیں عرش کے نیچے لٹکائی گئی ہیں۔ وہ جہاں سے چاہتی ہیں بہشت کے میوے کھاتی پھر ان قندیلوں میں آکر آرام پکڑتی ہیں سو اللہ تعالیٰ ان کی طرف جھانکتے ہیں اور فرماتے ہیں تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں۔ ہم جنت کے میوے جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سے یہ تین بار سوال کرتے ہیں۔ جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ہم سے بار بار یہی سوال کیا جا رہا ہے تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹایا جائے تاکہ ہم تیری راہ میں ایک بار پھر قتل ہوں۔ جب اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے کہ انکی کوئی حاجت نہیں،

ھ تابعی کبیر اعلام فقہائے سے ہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے اسلام لائے خلفائے راشدین کے صدر اول کو پایا بچپن میں اسکو کسی نے چرا لیا تھا اس دن سے انکا نام مسروق ہو گیا نماز اسقدر دراز پڑھتے کہ پاؤں میں ورم ہو جاتا۔ جب حج کو گئے مسجد کے ص در و الحرم ہی میں سوگئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ)

رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۲۴) وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ؎ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْإِيْمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَيُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ

تو چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۹) اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے، خطبہ فرمایا۔ اور اُن سے ذکر کیا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ بہترین اعمال ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں بشرطیکہ تو صبر کرنے والا، ثواب کا طالب، اللہ کیطرف متوجہ ہونے والا۔ اور پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو نے یہ کیا کہا؟ اس نے عرض کیا۔ مجھے بتلایئے۔ کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں بشرطیکہ تو صبر کرنے والا۔ رضائے الٰہی کا طالب۔ متوجہ ہونے والا اور پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔ مگر قرض (جس کے ادا کرنے کی نیت نہ ہو) نہیں بخشا جاتا۔ اور یہ مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہے۔"

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

؎ صحابی انصاری ہیں اور انکے مشاہیر سے ہیں ۱۲ اشعۃ

(۲۰) اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "اللہ کی راہ میں قتل ہونا تمام گناہوں کو سوائے

اِلَّا الدَّيْنَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۲۶) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

قرض کے معاف کر دیتا ہے۔" اسکو مسلم نے روایت ہے۔

(۲۱) اور حضرت ابوہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ دو شخصوں پر ہنستا ہے کہ ان کا ایک دوسرے کو قتل کر دے۔ دونوں بہشت میں داخل ہوں ایک اللہ کی راہ میں لڑتا ہے اور مارا جاتا ہے وہ اس لئے جنت میں داخل ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ قاتل کی توبہ قبول کرتا ہے۔ پھر وہ شہید کیا جاتا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۳۲۷) وَ عَنْ سَهْلِ ۵ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَ اِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۲۲) اور سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" جو شخص بصدق دل شہادت کی آرزو کرے اور اللہ سے شہادت مانگے، تو اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے مرتبہ کو پہونچاتا ہے۔" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵ صحابی انصاری ہیں۔ بدر اور تمام مشاہد میں حاضر ہوئے۔ جنگ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے حضرت علی کی صحبت میں تھے۔ انکو مدینہ منورہ پر خلیفہ بنایا۔ پھر فارس پر والی بنایا۔ کوفہ میں فوت ہوئے ۳۸ھ میں، اسکی نماز جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۳۲۸) وَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَ هِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَ كَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ ۵ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَ اِنْ كَانَ

(۲۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ربیع براء کی بیٹی جو سراقہ کے بیٹے کی ماں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے حارثہ رضی اللہ عنہ کا کچھ حال بتلا سکتے ہیں؟ بدر کے دن اس کو ایک تیر لگا" جس کا پھینکنے والا معلوم نہ ہوسکا۔ اور وہ اس سے شہید ہو گیا۔ سو اگر وہ بہشت میں ہو تو میں

۵ صحابی عظیم القدر ہیں ۱۲

غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

صبر کروں اور اگر وہ کسی اور جگہ ہو تو میں اُس پر رونے کی کوشش کروں (یعنی خوب روؤں)، آپ نے فرمایا۔ اے اُمّ حارثہ! رضی اللہ عنہا حقیقت یہ ہے کہ جنت میں بہت سے باغ ہیں۔ اور تیرا بیٹا جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ پر پہونچ گیا ہے۔" اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳۲۹) وَعَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكُونَ إِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ[5] فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي إِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ

(۳۲۹) اور انہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابی مدینہ منورہ سے جنگِ بدر کے لئے روانہ ہوئے اور مشرکین سے پہلے وہاں پہونچ گئے اور مشرک بھی آگئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے کھڑے ہو جاؤ جس کا چوڑاؤ آسمان اور زمین کی مانند ہے۔ عمیر بن حمام انصاری نے کہا۔ بہت خوب۔ بہت خوب، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا باعث ہوا کہ تو نے خوب خوب کہا؟ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے یہ صرف اس امید و آرزو میں کہا کہ میں بھی جنت میں جاؤں۔ آپ نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ تو اہلِ بہشت سے ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ عمیر نے اپنے ترکش سے کچھ کھجوریں نکالیں اور کھانے لگا۔ پھر کہا۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنی باقی کھجوریں کھاؤں گا بتحقیق یہ زندگی دراز ہے۔ سو اس کے پاس کھجوریں تھیں وہ پھینک دیں اور کافروں سے قتال کرنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

۵ بفتح باء و سکون معجمہ و تنوین ہے یہ ایک کلمہ ہے جو تعجب کے وقت بولا جاتا ہے تکرار مبالغہ کیلئے ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۳۳۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ الشُّهَدَآءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۳۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْا فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۳۳۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم شہید کو کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس صورت میں تو میری امت کے شہید کم ہوں گے (یہ صحیح ہے کہ) جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ نیز جو شخص اللہ کی راہ میں مارے جانے کے بغیر اپنی موت سے مرے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص طاعون سے مرے اور جو شخص مرض پیٹ یعنی استسقاء یا اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہے۔ مسلم نے نقل کیا اسکو۔

(۲۶) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی جماعت یا لشکر جہاد کرنیوالا ایسا نہیں کہ مال غنیمت لوٹ لائے اور صحیح سلامت آئے مگر جلدی ہی اپنی دو تہائی مزدوری (باقی ایک تہائی کا ثواب قیامت کے دن پائے گا) اور کوئی جماعت یا جہاد کرنے والا ایسا نہیں کہ غنیمت لائے، زخمی کیا جائے یا مارا جائے۔ مگر اُن کا ثواب پورا ہوتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۷) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اس حال مرا کہ اس نے جہاد نہیں کیا اور نہ جہاد کا خیال اسکے دل میں کبھی آیا۔

مَنْ مَّاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

تو وہ ایک قسم کے نفاق پر مرا" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(٣٣٣) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۲۸) اور حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ایک شخص غنیمت حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص شہید مشہور ہونے اور نام آوری کے لئے لڑتا ہے۔ اور ایک شخص اپنی شجاعت و بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے پس ان میں سے کون، اللہ کی راہ میں لڑنیوالا ہے؟ فرمایا۔ جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑنیوالا ہے" اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(٣٣٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَّا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا شَرَكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ -

(۲۹) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے، مدینہ کے قریب ہوئے تو فرمایا کہ مدینہ میں کئی لوگ ایسے ہیں کہ جس جگہ بھی تم چلے اور جنگل تم نے قطع کیا وہ تمہارے ساتھ رہے (یعنی اُن کے دل اور دعائیں تمہارے ساتھ رہیں) اور ایک روایت میں ہے، مگر یہ کہ وہ تمہارے ساتھ اجر میں شریک ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اور وہ مدینہ میں ہیں؟ (یعنی جہاد کے لئے نہیں نکلے پھر بھی ہمارے ساتھ ثواب میں شریک ہوگئے) فرمایا ہاں وہ مدینہ میں ہی ہیں اُن کو عذر نے روک لیا (نیت تو اُن کی جہاد کی تھی) اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(٣٣٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ

(۳۰) اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول مقبول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا -

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد پر جانے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ تو تو اُنہی کی خدمت کر اسی میں تیرا جہاد ہے۔ یہی جہاد کر۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ اپنے ماں باپ کے پاس جا اور اُنہی کی اچھی طرح حقوق ادا کر اور خدمت کر۔

(۳۳۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّ اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۷) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا۔ "فتح کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، اور جب تم جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو جہاد کے لئے نکلو"۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۳۳۷) عَنْ عِمْرَانَ[1] بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ -

(۱) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمیشہ میری اُمت میں ایک ایسی جماعت رہے گی۔ جو حق کی حمایت و حفاظت میں لڑتی رہے گی اور اُس شخص پر غالب رہے گی جو اُن سے دشمنی کرے۔ یہاں تک کہ اُن کے آخر مسیح الدجال سے قتال کرینگے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۳۸) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ

(۲) اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جس شخص نے نہ جہاد کیا، نہ کسی مجاہد کو سامان جنگ دیا۔ اور نہ کسی غازی کے میدان جنگ میں جانے کے بعد اس کے اہل و عیال کی نیابت کی

[1] صحابی مشہور ہیں ۱۲

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد -

خیر خواہی کے ساتھ تو اللہ تعالےٰ قیامت کا دن آنے سے پہلے سخت مصیبت پہونچائے گا۔" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۳۹) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "مشرکوں سے اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرتے رہو۔" اس کو ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۳۴۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

(۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" آشنا ناآشنا سے سلام کیا کرو۔ کھانا کھلاؤ اور کفار کے سر قلم کرتے رہو، جنت کے وارث کئے جاؤ گے" اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۳۴۱) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّمَا يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ -

(۵) اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔" ہر مرنے والے کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے و اُس کا عمل بس اس دنیا کی زندگی تک ہی ہے مگر اُس شخص کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا رہتا ہے جو دشمنوں سے حفاظت کے لئے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتا رہا۔ اور وہ فتنۂ قبر سے بھی محفوظ رہے گا۔" اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے، اور دارمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

ہ صحابی انصاری ہیں۔ سب سے پہلے وہ جنگ اُحد میں حاضر ہوئے اور بیعت شجرہ کی ۱۲ ھ مصحح عفی عنہ

(۳۴۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ

(۶) اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سُنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں اونٹنی کے فواق کی قدر بھی لڑا تو یقیناً اس کے لئے

وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ -

جنت واجب ہوگئی اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی کیا گیا یا اس کو زخم کی مصیبت پہونچائی گئی تو قیامت کے دن اُس کا زخم تر و تازہ ہوگا۔ اس کا رنگ زعفران کی مانند ہوگا اور اس کی خوشبو مُشک کی مانند ہوگی۔ اور جس کو اللہ کی راہ میں پھوڑا نکلا تو اس کے پھوڑے پر شہیدوں کی مُہر ہوگی۔" اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۳۳۳۳) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ -

(۷) اور خریم[۷] بن فاتک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کا ثواب سات سو چند اس کے لئے لکھا جاتا ہے۔"

اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۷ صحابی ہیں۔ اپنے بھائی کے ساتھ بدر میں حاضر ہوئے بعض نے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اپنے بیٹے ایمن بن خریم کے ساتھ اور پہلا قول صحیح ہے اور فاتک ان کے دادا کا نام ہے اور ان کے باپ کا نام اخرم بن شداد بن عمر بن فاتک ہے، ان کا شمار شام کے صحابہ میں ہے۔ اور بعض نے کوفیوں میں بتایا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات، (مصحح عفی عنہ)

(۳۳۳۴) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ مِنْحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۸) اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں بہترین صدقہ یہ ہے کہ سایہ کے لئے خیمہ دیا جائے اور اپنا خادم دیا جائے، اور یا جوان اونٹنی کو دیا جائے۔"

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے،

(۳۳۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى

(۹) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ شخص دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا جو اللہ کے خوف سے رویا۔

مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں لوٹ کر جائے اور اللہ تعالےٰ کسی بندے پر اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں دونوں چیزیں جمع نہیں کریگا۔" اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۳۳۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

(۱۰) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" وہ آنکھیں ہیں جن کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ ایک تو وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں نگہبانی کرنے اور پہرہ دینے میں جاگی۔" اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۳۳۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ

(۱۱) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی ایک پہاڑ کے درے میں سے گذرے، اُس میں ایک شیریں پانی کا ایک چشمہ تھا۔ وہ اس کو بہت اچھا معلوم ہوا۔ اور کہا کہ کاش میں لوگوں سے علیحدہ ہوکر اس درے میں اقامت پذیر ہوسکوں۔ اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم ایسا نہ کرو۔ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں ٹھہرے رہنا اس کا گھر میں ستر برس نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم اس بات کو دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ معاف کردے۔ اور تمہیں جنت میں داخل کرے (اگر یہ بات ہے تو) اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جو شخص اتنی دیر بھی اللہ کی راہ میں

وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

جہاد کرے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔" روایت کیا ترمذی نے

(۳۳۸) وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ -

(۱۲) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا: "سرحد پر دشمن کے مقابلہ میں اللہ کی راہ میں ایک دن بھی پہرہ دینا اور دنوں میں سے ہزار دنوں کی عبادت سے بہتر ہے"۔ اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۳۳۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَّ عَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ وَّ عَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۱۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اوّل تین شخص میرے روبرو لائے گئے۔ جو جنت میں داخل ہونگے۔ ایک شہید، دوسرا حرام سے پرہیز کرنے والا (یعنی متقی)، اور سوال نہ کرنے والا، اور تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالےٰ کی عبادت و بندگی کا حق بھی اچھی طرح ادا کرتا ہے اور اپنے مالکوں کی خیر خواہی بھی کرتا ہے"۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۳۴۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قَالَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ

(۱۴) اور عبداللہ بن حُبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اعمال نماز میں کون سا عمل بہتر ہے؟ فرمایا قیام کا دراز کرنا۔ کہا گیا۔ صدقہ کون سا افضل ہے؟ فرمایا باوجود فقر و احتیاج کے غریب کا صدقہ کرنا۔ کہا گیا کون سی ہجرت بہتر ہے؟ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ جو چیزیں حرام کی ہیں ان کو چھوڑ دینا (نواہی سے اجتناب کرنا)۔ کہا گیا کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا۔ اُس شخص کا جہاد جو مشرکوں سے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرے۔ کہا گیا کون سی موت بہتر ہے؟ فرمایا جس کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے

ف صحابی ہیں۔ اہل حجاز میں انکا شمار ہے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات، مصحح عفی عنہ)

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَوَاقِيْ -

(۳۴۱) وَعَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَّيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

(۳۴۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ

کی کونچیں کاٹی جائیں (یعنی آپ بھی مارا جائے اور اُس کا گھوڑا بھی)، اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے نسائی کی ایک روایت میں یوں ہے۔ کہ تحقیق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ اعمال میں کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا۔ وہ ایمان جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ ایسا جہاد جس میں کسی قسم کی خیانت نہ ہو اور مقبول حج۔ پوچھا گیا۔ نماز میں کون سی چیز بہتر ہے؟ فرمایا۔ قیام کو دراز کرنا۔ اس کے بعد باقی حدیث میں دونوں متفق ہیں۔

(۵) اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالےٰ کے نزدیک شہید کو چھ خصلتیں حاصل ہوں گی (اوّل)، اُس کا قطرہ خون گرتے ہی اس کی بخشش کر دی جاتی ہے (دوسری)، جان نکلتے وقت اس کو جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے (تیسری)، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے (چوتھی)، بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہتا ہے (پانچویں)، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا۔ جس کا ایک یاقوت دنیا بھر کی چیزوں سے قیمتی ہوگا (چھٹی)، اس کے نکاح میں حور عین میں سے ۷۲ بہتر بیویاں دی جائیں گی۔ اور اس کے ۷۲ بہتر قریبی رشتہ داروں کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی۔"

اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جہاد کے کسی اثر کے بغیر اللہ سے ملے گا تو وہ اس حال میں ملے گا۔ کہ اس کے دین میں

ثُلُثَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

نقصان ہوگا۔" اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(٣٤٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

(۱۷) اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "شہید کو قتل کا دکھ صرف اتنا محسوس ہوتا ہے جتنا تم میں سے کسی کو چیونٹی کاٹنے کا دکھ ہوتا ہے" اس کو ترمذی، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(٣٤٤) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

(۱۸) اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے کے نزدیک دو قطروں اور دو اثروں سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں۔ ایک قطرہ تو اس آنسو کا جو اللہ کے خوف سے بہے۔ دوسرا اس خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے۔ باقی رہے دو اثر سو ایک نشان تو اللہ کی راہ کا نشان ہے اور دوسرا اثر اللہ تعالٰے کے فرائض میں سے فرض کا نشان ہے" (مثلاً سردیوں کے جاڑے کی وجہ سے ہاتھ پاؤں کا پھٹ جانا وغیرہ)، اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(٣٤٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا وَ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا اَوْ تَحْتَ النَّارِ بَحْرًا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

(۱۹) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تو دریا کا سفر نہ کر مگر حج کے لئے یا عمرہ کے لئے اور یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے، اس لئے کہ دریا کے نیچے آگ ہے، اور آگ کے نیچے دریا ہے۔"
اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۴۶) وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْئُ لَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ وَ الْغَرِيقُ لَهُ اَجْرُ شَهِيدَيْنِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۲۰) اور اُمِّ حرام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "جس کا دریا میں سر پھرے اور اس کو قے آئے۔ تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔ اور دریا میں ڈوبنے والے کو دو شہیدوں کا ثواب ملیگا" اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

ف ام سلیم کی بہن ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر قیلولہ کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے شوہر کے ہمراہ روم میں غزا کیا اور دریا میں سوار ہوئیں۔ (اشعۃ اللمعات) ف ان دو شخصوں کو ثواب شہید کا اس صورت میں ملیگا کہ کشتی میں جہاد کے لئے بیٹھا ہو یا طلب علم ہو یا حج یا مانند ان کے اور تجارت اگر واسطے حاصل کرنے قوت نفس اور نفقہ عیال کے ہو اور بغیر بیٹھنے کشتی کے حاصل نہ ہو یہی حکم رکھتی ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ۔

(۳۴۷) وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ اَوْ بَعِيرُهُ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّهُ شَهِيدٌ وَ اِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

(۲۱) ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا۔ وہ بہ سبب زخمی ہونے کے مرگیا یا مارا گیا یا اس کو اس کے گھوڑے نے کچل دیا۔ یا اس کے اونٹ نے یا اس کو کسی زہریلے جانور سانپ وغیرہ نے ڈس لیا۔ یا اپنے بستر پر مرگیا کسی مرض کا شکار ہو کر جس طرح اللہ نے چاہا، پس تحقیق وہ شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۴۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

(۲۲) اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ بے شک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جہاد سے پھرنا جہاد کی مانند ہے" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۴۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَازِي اَجْرُهُ وَ لِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ وَ اَجْرُ الْغَازِي ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

(۲۳) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غازی کے لئے اس کا اجر ہے اور مال دینے والے کے لئے اس کا اجر ہے۔ اور جہاد کرنے کا بھی" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف ابو مالک اشجعی بھی ان کو کہتے ہیں ۱۲ ف عمرو جب بضم عین ہو تو بغیر واؤ کے لکھا جاتا ہے اگر بفتح ہو عمرو، تو واؤ کے ساتھ لکھا جاتا ہے مگر واؤ

(۳۵۰) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الْاَنْصَارُ وَسَتَکُوْنُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ یُقْطَعُ عَلَیْکُمْ فِیْهَا بُعُوْثٌ فَیَکْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ یَتَصَفَّحُ الْقَبَآئِلَ یَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَیْهِمْ مَنْ اَکْفِیْهِ بَعْثَ کَذَا اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۲۴) اور ابوایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے سُنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، عنقریب تم بڑے بڑے شہر فتح کروگے، لشکر جمع کئے جائیں گے، اُن لشکروں میں تم پر فوجیں معین کی جائیں گی۔ سو ایک شخص امام بھیجنے کو بُرا سمجھے گا۔ (یعنی جہاد کے لئے بغیر اُجرت کے بھیجنے کو) پس وہ اپنی قوم سے نکل کر بھاگے گا (تاکہ جہاد سے بچے) پھر وہ قبیلوں کو تلاش کرے گا۔ اپنے آپ کو ان پر یہ کہتا ہوا پیش کرے گا کہ کون ہے کہ میں کفایت کروں اس کو ایسے لشکر سے (مجھے کون اتنی فوج میں ملازم رکھتا ہے) خبردار ہو جاؤ یہ شخص (غازی نہیں) مزدور ہے، آخر قطرہ خون تک"۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

ہ مشاہیر صحابہ کبار او انصاری ہیں ۱۲ ا شعۃ اللمعات (مصحح عفی عنہ)

(۳۵۱) وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَیْسَ لِیْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِیْرًا یَکْفِیْنِیْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّیْتُ لَهٗ ثَلٰثَةَ دَنَانِیْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِیْمَةٌ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِیَ لَهٗ سَهْمَهٗ فَجِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَهٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَهٗ فِیْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِیْرَهُ الَّتِیْ تُسَمّٰی - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۲۵) اور یعلی ابن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خبردار کیا کہ وہ جہاد کے لئے نکلیں اور میں بہت بوڑھا تھا۔ میرے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔ سو میں نے اپنی طرف سے ایک مزدور تلاش کیا۔ مجھے ایک شخص مل گیا میں نے اس کے لئے تین دینار مقرر کئے۔ پس جس وقت مال غنیمت آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ غنیمت سے اُس کا حصہ بھی نکالنے کے لئے کہا جائے۔ چنانچہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں شریعت میں اس شخص کے جہاد کا کوئی اجر دین و دنیا میں نہیں پاتا (یہ تو اپنے جہاد کی اُجرت لے چکا)، اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ہ صحابی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ اور حنین اور طائف اور تبوک میں حاضر ہوئے اور حضرت عمر فاروق کے عامل تھے نجران میں اہل حجاز میں شمار ہیں اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ صفین میں فوت ہوئے ۱۲ (مصحح)

(۳۵۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا

(۲۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ هُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ لَهٗ ـ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۳۵۳) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَ اَطَاعَ الْاِمَامَ وَ اَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَ يَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَ اجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَ نَبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ وَ اَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّ رِيَآءً وَّ سُمْعَةً وَّ عَصَى الْاِمَامَ وَ اَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ ـ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ ـ

(۳۵۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَّاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ ـ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ـ

کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا کا مال ومتاع چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے لئے کوئی ثواب نہیں"۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۷) اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جہاد دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو اس شخص کا جو جہاد سے رضائے الٰہی کا طالب ہو۔ وہ امام کی اطاعت کرے اور اچھا جان ومال خرچ کرے اور شریک سے نیک معاملہ کیا۔ فساد سے بچتا رہا۔ سو یہ حقیقت ہے کہ اُس کا سونا اور جاگنا موجب اجر وثواب ہے تمام اور جس نے فخر وریا کاری کے ساتھ جہاد کیا۔ امام کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد کیا تو وہ بدلے کے ساتھ نہ پھرا یعنی اس کو جہاد کا ثواب نہ ملے گا، اس کو مالک، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲۸) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے بتلائیے کونسا جہاد موجب اجر وثواب ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! اگر تو صبر اور ثواب کی نیت سے جہاد کرے۔ تو اللہ تعالےٰ تجھے صبر کرنے والوں اور ثواب چاہنے والوں میں اٹھائے گا۔ اور اگر تو فخر وریا کاری کے ساتھ جہاد کریگا تو اللہ تعالےٰ تجھے فخر وریا کار اٹھائے گا۔ بہر حال اے عبداللہ! ابن عمر رضی اللہ عنہما تو جس حال میں بھی جہاد کرے گا اور مارا جائے گا تو اللہ تعالےٰ تجھ کو اسی حال میں اٹھائے گا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۵۵) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِي اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهُ*

(۲۹) اور عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ جب میں ایک شخص کو تم پر امیر مقرر کروں، تو تم اس کا حکم نہ بجالاؤ۔ مقرر کرو اس کی جگہ اس شخص کے لئے کہ میری اطاعت کرے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۳۵۶) عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَّبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِاَنْ يُقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَمَقَامُ اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ ۔

(۱) ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک سریہ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے سو ایک شخص کا گذر ایک غار پر ہوا۔ کہ اس میں کچھ پانی اور سبزہ تھا۔ یہ جگہ دیکھ کر اس کے دل میں خیال گذرا کہ وہ دنیا کے جھگڑے بکھیڑوں سے الگ ہو کر اسی غار میں مقیم ہو جائے سو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت مانگی۔ اس پر آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ میں یہودیت و نصرانیت دے کر نہیں بھیجا گیا ہوں۔ کہ لوگ رہبانیت اختیار کریں، لیکن دین حنیفہ دے کر بھیجا گیا ہوں جو آسان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے دن کے اول یا آخر حصہ میں جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جانا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور تم میں کسی ایک کا میدان جنگ یا نماز جماعت کی؛ صف میں کھڑا ہونا ساٹھ برس کی تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(۳۵۷) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۲) اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

*۔ مَنْ يَمْضِ لِاَمْرِي رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِ الْاِيْمَانِ۔ زیر ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کرسرا الکتاب ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور اس میں ایک رسّی کی نیت کی تو اس کے لئے وہی چیز ہے۔ جس کی اس نے نیت کی (یعنی اس کو اجر و ثواب نہیں ملیگا) اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۳۵۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳) اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کو ان کلمات سے تعجب ہوا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کلمات کو پھر فرمایئے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اعادہ کیا اُن پر، پھر فرمایا۔ ایک اور چیز ہے۔ جس کے سبب اللہ تعالےٰ جنت میں سّو درجے۔ ہر دو درجوں کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ابو سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ چیز کونسی ہے؟ فرمایا۔ جہاد فی سبیل اللہ! جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ" (تاکید و مزیت کے لئے تین بار فرمایا) اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۵۹) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ

(۴) اور حضرت ابو موسٰی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں ایک خستہ حال شخص نے عرض کیا۔ کہ اے ابو موسٰی رضی اللہ عنہ۔ کیا یہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ سو یہ شخص اپنے اصحاب

فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ أَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۶۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ إِنَّهٗ لَمَّا أُصِيْبَ إِخْوَانُكُمْ يَوْمَ أُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِيْ إِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُّبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ -

(۳۶۱) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلٰثَةِ أَجْزَاءٍ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کی طرف لوٹ کر گیا اور کہا میں تم پر سلام کہتا ہوں (یعنی رخصتی سلام) پھر اپنی تلوار کا میان توڑ دیا اور اس کو پھینک دیا اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا۔ اور اسکے ذریعہ دشمنوں کو قتل کیا حتیٰ کہ شہادت پائی۔ اسکو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۵) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ جب جنگ اُحد میں تمہارے بھائی شہید کئے گئے تو اللہ تعالےٰ نے اُن کی روحوں کو سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹوں میں داخل کر دیا، جو بہشت کی نہروں پر آتیں اور اُس کا میوہ کھاتی ہیں اور عرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی قندیلوں میں آرام پکڑتی ہیں۔ جب انہوں نے اپنے کھانے پینے اور آرام و راحت کی زندگی دیکھی تو کہا کہ کون ہمارے بھائیوں کو خبر پہونچائے ہماری طرف سے کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں تاکہ وہ اس جنتی زندگی کے حاصل کرنے میں بے رغبتی نہ کریں۔ اور جہاد کے وقت سستی نہ کریں۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ تمہاری طرف سے یہ چیز پہونچاؤں گا۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُن کو مُردہ مت سمجھو بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ آخر آیت تک" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا میں مومن تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ کہ ایمان لائے اللہ پر اور

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ - رَوَاهُ اَحْمَدُ

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، پھر اس میں کوئی شک وشبہ نہ کیا، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا اللہ کی راہ میں۔ دوسرے وہ جن سے لوگوں کے اموال ونفوس امن میں رہیں۔ پھر وہ شخص کہ جب کسی چیز کی تمنا و طمع کرتا ہے۔ تو اس کو اللہ کے لئے چھوڑ دیتا ہے"۔

اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(۳۶۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَ اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَ الْمَدَرِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

(۷) اور عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ اُس کا پروردگار اس کی روح قبض کرے، اچھا ہے کہ وہ لوٹ کر تمہارے پاس آجائے اور اس کو دنیا ومافیہا مل جائے سوائے شہید کے (یعنی دوست رکھتا ہے کہ دنیا میں پھر آئے اور اللہ کی راہ میں) ابن ابی عمیرہ کہتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میرا اللہ کی راہ میں مارا جانا میرے لئے زیادہ دوست رکھا گیا ہے۔ اس بات سے کہ میرے غلام ومملوک خیمے والے اور حویلیوں والے ہوں"۔

اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

ے صحابی ہے اور بعض کے نزدیک ان کے صحابی ہونے میں شک ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) (مصحح عفی عنہ)

(۳۶۳) وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَ الشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَ الْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَ الْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۸) اور حسناء بنت معاویہ رحمہا اللہ کہتی ہیں کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث بیان کی کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بہشت میں کون کون جائے گا؟ آپ نے فرمایا۔ بہشت میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) شہید اور معصوم بچے اور زندہ در گور کی ہوئی۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ے تابعیہ ہے مقبولہ طبقہ رابع سے ۱۲ ے بفتح عین وکسر میم وسکون یاء (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۳۶۴) وَعَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهٖ ذٰلِكَ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۹) اور حضرت علی، ابی الدرداء، ابی ہریرہ، ابی امامہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین اللہ ان سب سے راضی ہو، یہ سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص خود جہاد میں شریک نہ ہو گھر میں بیٹھا رہے مگر جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کچھ خرچ بھیجدے، تو اس کو ہر درہم کے بدلہ سات سو درہم کا ثواب ملے گا۔ اور جو شخص خود جہاد میں شریک ہو اور کچھ خرچ بھی کرے اللہ کیلئے تو اس کو ہر درہم کے بدلہ سات لاکھ درہم کا ثواب ملیگا" پھر آپ نے یہ آیت "تلاوت کی" اور اللہ تعالےٰ زیادہ کرتا ہے ثواب کو جس کے لئے چاہے" الخ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۳۶۵) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَالِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ

(۱۰) اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا "شہید چار طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص کہ مسلمان کامل الایمان دشمن کے مقابلہ میں آیا۔ اللہ کو سچا کر دکھایا کہ اللہ والے یوں اللہ پر ایمان لاتے اور یوں اُس پہ مرا کرتے ہیں، یہاں تک کہ مارا گیا۔ یہ وہ شخص ہے جس کی طرف لوگ آنکھیں اُٹھا کر دیکھیں گے۔ اس طرح اونا پنا سر اُٹھایا

فَمَا اَدْرِیْ قَلَنْسُوَۃَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ وَ کَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُہٗ بِشَوْکِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ اَتَاہُ سَھْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَہٗ فَھُوَ فِی الدَّرَجَۃِ الثَّانِیَۃِ وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہُ حَتّٰی قُتِلَ فَذَالِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الثَّالِثَۃِ وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِہٖ لَقِیَ الْعَدُوَّ وَ فَصَدَقَ اللّٰہُ حَتّٰی قُتِلَ فَذَالِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الرَّابِعَۃِ - رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ -

یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر پڑی۔ فضالہ سے پہلے کے راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ فضالہ کی اس ٹوپی سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی ؟ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرا شخص مومن کامل الایمان کہ دشمن کے مقابلہ میں آیا اس جوش وخروش کے ساتھ کہ اس کی جلد میں خاردار کانٹے چبھوئے گئے ہیں نامردی کے سبب دبہ سبب ڈرنے اور کانپنے کے" اس کو تیر لگا اور اس کو مار ڈالا۔ وہ شخص دوسرے درجہ میں ہے اور ایک شخص مومن ہے۔ کہ اس نے کچھ اچھے عمل کئے اور کچھ بُرے۔ وہ دشمن کے مقابلہ میں آیا۔ اللہ کو سچا کر دکھایا۔ یہاں تک کہ مارا گیا۔ تو یہ شخص تیسرے درجہ میں ہے۔ اور چوتھا شخص مومن جس نے اپنے نفس پر بہت اسراف کیا۔ (یعنی بہت گناہ کئے) دشمن کے مقابلہ میں آیا۔ اور اللہ کو سچ کر دکھایا۔ اور مارا گیا۔ تو یہ چوتھے درجے میں ہے۔" اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۳۶۶) وَعَنْ عُتْبَۃَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلٰی ثَلٰثَۃٌ مُؤْمِنٌ جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ فَذَالِکَ الشَّھِیْدُ الْمُمْتَحَنُ فِیْ خَیْمَۃِ اللّٰہِ تَحْتَ عَرْشِہٖ لَا یَفْضُلُہُ النَّبِیُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَۃِ

(۱۱) اور عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ جہاد میں مارے جاتے ہیں وہ تین طرح کے ہیں۔ ایک مومن کامل کہ اپنی جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ سو جس وقت دشمن کے مقابلہ میں آیا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا۔ کہ یہ شہید آزمائش کے نیچے ہوگا۔ قرب وحضوری میں نبی بھی اُس سے زیادہ نہ ہوں گے۔ سوائے درجہ نبوت کے

النُّبُوَّةِ وَ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا
صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ
وَ مَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِذَا
لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ
وَ خَطَايَاهُ اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ
لِلْخَطَايَا وَ اُدْخِلَ مِنْ اَيِّ
اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَ مُنَافِقٌ
جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَاِذَا
لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ
فَذَالِكَ فِي النَّارِ اِنَّ السَّيْفَ
لَا يَمْحُوا النِّفَاقَ - رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.
(۳۶۷) وَ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا
وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَاِنَّهٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ
رَاٰهُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ مِّنَ
الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ

دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ اس نے کچھ اچھے عمل کئے ہیں اور کچھ بُرے اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔ جس وقت دشمن کے مقابلہ میں آیا تو لڑا۔ یہانتک کہ مارا گیا۔ اُس شخص کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شہادت اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹانے والی ہے۔ بے شک تلوار بہت مٹانے والی ہے خطاؤں کی اور یہ شخص جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا داخل کیا جائے گا۔ اور تیسرا شخص منافق ہے، اپنی جان و مال سے جہاد کیا، دشمن کے مقابلہ میں آیا لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ سو یہ شخص دوزخ میں جائے گا۔ اس لئے کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔ دارمی نے روایت کی ہے

(۱۲) اور ابن عائذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ پر تشریف لے گئے۔ جب اس کو رکھ دیا گیا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز نہ پڑھائیں۔ کیونکہ یہ ایک بدکار شخص تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! اس نے جہاد کے موقعہ پر ایک رات پہرہ دیا تھا۔ یہ سن کر آپ نے اس پر نماز پڑھی اور دفن کے وقت اس پر مٹی بھی ڈالی۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اصحاب سے فرمایا۔

ؔ کئی اصحاب کے نام ہیں قیس بن عائذ منقذ بن عائذ واللہ اعلم یہاں کون مراد ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

وَ قَالَ اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ قَالَ يَا عُمَرُ اِنَّكَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَ لٰكِنْ تُسْاَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ -

یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ یہ دوزخیوں میں سے ہے، مگر میں گواہی دیتا ہوں، کہ تحقیق تو جنتیوں میں سے ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔ تو دین اسلام کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ

باب۔ اسباب جہاد کی تیاری کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۳۶۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۷۰) وَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

پہلی فصل

(۱) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا۔" جہانتک بھی تم سے ہوسکے کافروں سے جہاد کے لئے تیاری کرو۔ اور قوۃ پیدا کرو۔ خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔" (اس جملہ کو آپ نے تاکید کے لئے تین بار فرمایا)، اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور انہی سے روایت ہے۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ تم پر روم کو فتح کیا جائے گا۔ اور تم کو اللہ کافی ہوگا (یعنی وہ روم کے شر سے بچائے گا) پس تم میں سے کوئی جہاد میں سستی نہ کرے اپنے تیروں کو صاف کرے۔" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۷۱) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳) اور اُنہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں"۔ یا فرمایا۔ تحقیق اس نے نافرمانی کی"۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۷۲) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۴) اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے قبیلہ کے کچھ لوگوں پر گذرے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے بنی اسمٰعیل۔ تیر اندازی کرو۔ کیونکہ تمہارے باپ بنی اسمٰعیل تیر انداز تھے اور میں بھی بنی فلاں کے ساتھ دو فریقوں میں سے ایک فریق کے ساتھ ہوں۔ پس دوسرے فریق نے تیر اندازی سے اپنے ہاتھ روک لئے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال سے)، آپ نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا ہم اُس فریق پر کیسے تیر اندازی کر سکتے ہیں جسکے ہمراہ آپ ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا اب تیر اندازی کرو میں تم کے ساتھ ہوں"۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے

ہ سلمی اہل بیت شجرہ سے ہیں سب سے پہلے قوم نے بیعت کی شجاعت اور تیر اندازی میں سخت تھے اور پا پیادہ ہمراہ سواروں کے جنگ کرتے تھے، آپ ہی ہیں کہ بھیڑیئے نے اُن سے کلام کیا ۷۴ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی ۱۲

(۳۷۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۵) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک سپر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کر رہے تھے، اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے اچھے تیر انداز تھے جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تیر پھینکتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جھانک کر دیکھتے کہ اُس تیر گرنے کی جگہ کو کہ کس کے لگا؟ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ہ بفتح ہمزہ وسکون کاف

(۳۷۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۳۷۵) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۷۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَإِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۳۷۷) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى أَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۷۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ

(۶) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے"، اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال کو اپنی انگلی سے پیچ دے رہے تھے اور فرماتے تھے۔ کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے (یعنی ان سے درجہ شہادت ملتا ہے) قیامت تک کے لئے اجر آخرت کا اور مالِ غنیمت دنیا میں"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اللہ پر ایمان لانے اور اُس کے وعدہ کو سچّا جاننے کے سبب جہاد فی سبیل اللہ کی نیت سے گھوڑا باندھے تو بے شک اُس کا دانہ، پانی، چارہ، لید اور پیشاب قیامت کے دن میزانِ اعمال میں تولے جائیں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۹) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو مکروہ سمجھتے تھے اور شکال گھوڑا وہ ہے کہ اُس کا دایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَ أَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَ بَیْنَھُمَا سِتَّۃُ أَمْیَالٍ وَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ إِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَ بَیْنَھُمَا مِیْلٌ - مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ -

کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گھوڑوں میں جن کو گھانس کھلا کھلا کر فربہ کیا گیا تھا. حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھوڑ دوڑ کی اور حفیاء و ثنیۃ الوداع کے درمیان چھ، کوس کا فاصلہ ہے۔ اور جن گھوڑوں کو ضمار نہیں کیا گیا تھا اُن میں گھوڑ دوڑ کی ثنیۃ الوداع سے مسجد زُرَیق تک اور اُن دونوں کے درمیان ایک کوس کا فاصلہ ہے. اسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

(۳۷۹) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسَمّٰی الْعَضْبَاءَ وَ كَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَہٗ فَسَبَقَھَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ أَنْ لَّا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا إِلَّا وَضَعَہٗ - رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ -

(۱۱) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس عضباء پکارا جاتا تھا۔ وہ دوڑ میں کسی اونٹ سے پیچھے نہ رہتی، ایک اعرابی اپنے اونٹ پر آیا۔ اُس کا اونٹ عضباء سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ بات سخت ناگوار گذری۔ اس پر رسول خدا صلی اللہ نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ جو چیز اس دنیا میں بلند ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کا حق ہے کہ اس کو لپست کر دے"۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ف عضباء کہتے ہیں اس اونٹنی کو کہ کان اس کے کٹے یا چیرے ہوں اور یہ وہی حضرت کی اونٹنی ہے جس کو قصواء بھی کہتے ہیں یا یہ اور تھی اس میں دو قول ہیں اور وہ حضرت کی اونٹنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کان کٹے یا چیرے نہ تھی ولیکن خلقی (پیدائشی) ہی اس کے کان چھوٹے تھے۔ اور قعود جوان اونٹ کو کہتے ہیں۔ کہ نیا سواری میں لگا ہو۔ اور لایق سواری کے ہوا ہو اور ادنیٰ (عمر اسکی) دو برس ہیں چھ برس تک بعد ازاں اس کو جمل کہتے ہیں۔ ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

(۳۸۰) عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

(۱) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. کہ

ف ابی نجیح۔ ان کی کنیت عمرو بن عتبہ ہے۔ آپ اسلام لانے میں چوتھے شخص ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفا اللہ عنہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَمُنَبِّلَهٗ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ امْرَاَتَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهٗ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا ۔

(۳۸۱) وَعَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔ وَرَوٰى اَبُوْدَاؤدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب تین شخصوں کو بہشت میں داخل کرتے ہیں وہ تین شخص یہ ہیں، ایک اُس کا بنانیوالا جو جہاد کی تیاری کا ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اس کو بنائے۔ دوسرا اُس تیر کو پھینکنے والا۔ اور تیسرا اُس تیر کو دینے والا پس تیر اندازی اور سواری کرنا سیکھو تمہارا تیر اندازی اور سواری کرنا میرے نزدیک پسندیدہ ہے اس بات سے کہ کوئی بیکار و لایعنی کھیل کھیلے مگر اُس کا تیر اندازی کرنا، اس کے گھوڑے کو سدھانا اور اپنی عورت سے کھیلنا کہ یہ چیزیں صحیح اور درست ہیں۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد اور دارمی نے اتنا زیادہ کیا ہے اور شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد بے رغبتی کی وجہ سے اس کو چھوڑ دے۔ تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا۔ یا کفران نعمت کیا۔

(۲) اور ابی نجیح سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی کافر کو ایک تیر مارے اللہ کی راہ میں تو اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں تیر چلائے اور وہ دشمن کو نہ لگے۔ تو اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کی برابر ثواب ہے۔ اور جو شخص اسلام میں بہت بوڑھا ہوگیا (جہاد کرتے ہوئے)، تو قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا"۔ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ اور روایت کیا ابوداؤد نے پہلا جملہ یعنی من بلغ بسھم فی سبیل اللہ اور

الْاَوَّلَ وَ الثَّانِيَ وَ التِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَ فِيْ رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَدَلَ فِي الْاِسْلَامِ -

نسائی نے جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونوں بیچ بیان فضیلت تیر کے ہیں۔ اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے ہے۔ جو شخص بوڑھا ہو بیچ راہ اللہ کے بدلے فی الاسلام کے ۱۲

(۳۸۲) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ مسابقت کے ساتھ مال لینا حلال نہیں۔ مگر تین باتوں میں مسابقت کرنا حلال ہے (وہ یہ ہیں) تیر چلانے میں یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑے دوڑانے میں۔ اس کو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کیا ہے۔

(۳۸۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ فَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ - رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَ هُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَّ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَ قَدْ اَمِنَ اَنْ يُّسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ -

(۴) اور انہی سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ جو شخص کہ ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کرے۔ اور تیسرا گھوڑا سبقت میں کئے جانے سے امن میں ہو تو اس میں بھلائی نہیں اور اگر سبقت میں کئے جانے سے امن میں نہ ہو تو اس کے ساتھ کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کو شرح السنتہ میں روایت کیا ہے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے"۔ جو شخص ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کرے یعنی ایسا گھوڑا ہو کہ اس بات سے امن میں نہ ہو کہ سبقت کیا جائے تو یہ قمار (جوا) نہیں ہے۔ اور جو شخص ایک گھوڑے کو دو گھوڑوں کے درمیان داخل کرے اور تحقیق وہ امن میں ہے۔ اس بات سے کہ سبقت کیا جائے تو وہ قمار ہے"۔

(۳۸۴) وَ عَنْ عِمْرَانَ[۵] ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

(۵) اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۵ صحابی کبیر ہیں تیس سال تک بیمار صاحب فراش رہے اس حال میں ملائکہ اُن کو سلام کرتے تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِىْ حَدِيْثِهٖ فِى الرِّهَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِىُّ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِىْ بَابِ الْغَصَبِ -

نہیں ہے جلب اور نہ جنب ، یحییٰ نے اس حدیث میں لفظ فی الرہان زیادہ کیا ہے (اس سے مُراد گھوڑوں میں مسابقت اور شرط کرنی ہے۔ اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور اس کو ترمذی نے بعض الفاظ کی زیادتی سے بابِ غصب میں روایت کیا ہے۔

(۳۸۵) وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ ۵ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طُلُقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ الدَّارِمِىُّ -

(۶) اور ابی قتادہ رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "گھوڑوں میں بہترین گھوڑا وہ ہے۔ جو سیاہ رنگ کا ہو، اس کی پیشانی اور ناک پر سفیدی ہو اور وہ گھوڑا بھی بہتر ہے جس کی پیشانی پر تھوڑی سفیدی اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں۔ لیکن دایاں ہاتھ سفید نہ ہو اور اگر نہ ہو سیاہ تو کمیت اس علامت پر۔ اس کو ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے

۵ صحابی انصاری کبیر ہیں۔ ماں کی طرف سے ابوسعید خدری کے بھائی تھے۔ عقبی اور بدری بھی ہیں۔ تمام مشاہد میں موجود تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۳۸۶) وَعَنْ وَهْبٍ الْجُشَمِىِّ ۵ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِىُّ -

(۷) اور ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم پر سفید پیشانی اور سفید پاؤں کا گھوڑا کمیت لازم ہے یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا۔" اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵ منسوب بہ جشم بن معاویہ صحابی ہیں۔ ان کا نام ان کی کنیت ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفا اللہ عنہ

(۳۸۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِى الشُّقْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سُرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔" اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۸۸) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ

(۹) اور عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ

السُّلَمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَ لَا مَعَارِفَهَا وَ لَا اَذْنَابَهَا فَاِنَّ اَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَ مَعَارِفَهَا دِفَاءُهَا وَ نَوَاصِيَهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ "گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کترا کرو۔ نہ دُمیں اُنکی، نہ ایالیں ان کی، اس لئے کہ اُن کی دُمیں اُن کے چنور ہیں (اُن سے مکھیاں اُڑاتے ہیں)، اور اُن کی ایالیں اُن کے گرم ہونے کا سبب ہیں اور ان کی پیشانیوں کے بالوں سے بندھی ہیں۔" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۸۹) وَ عَنْ اَبِيْ وَهْبِ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَ امْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَ اَعْجَازِهَا اَوْ قَالَ اَكْفَالِهَا وَ قَلِّدُوْهَا وَ لَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۱۰) اور ابی وھب جشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کو باندھ رکھو، اور اُن کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو۔ اور اُن کی پیٹھوں پر بھی۔ یا فرمایا۔ بجائے اعجازھا کے اکفالہا دونوں کے معنے ایک ہی ہیں)، اور ان کی گردنوں میں گنڈے باندھو اور ان کی گردنوں میں کمان کے چلے نہ باندھو۔" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳۹۰) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَّا مُوْرًا مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَ اَنْ لَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَ لَا اَنْ نُّنْزِعَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ۔

(۱۱) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بندے تھے۔ حکم کیا گیا تھا کہ دکھہ دیں، دوسرے لوگوں کے ساتھ ہمیں کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں کیا، مگر تین چیزوں میں خاص کیا گیا ہے۔ اول یہ کہ ہم پورا وضو کریں۔ دوئم یہ کہ صدقہ نہ کھائیں۔ اور سوئم یہ کہ ہم گدھوں کو گھوڑوں پر جست نہ کرائیں۔" اسکو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

ے ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۲۰۹ میں فرماتے ہیں۔ وفی الحدیث رد بلیغ علی الشیعۃ حیث زعموا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اختص اھل البیت بعلوم مخصوصۃ ونظیرہ ماصح عن علی رضی اللہ عنہ حین سئل ھل عندکم شئی لیس فی القرآن فقال والذی خلق الحبۃ وبرء النسمۃ ماعندنا الا مافی القرآن الا فھما یعطی الرجل فی کتابہ ومافی

الصحیفۃ الحدیث۔ نواب قطب الدین خاں نے مظاہر حق جلد ۳ صـــ۲۶۷ میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے اس حدیث میں رد بلیغ ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں۔ خاص کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کو ساتھ علوم مخصوصہ کے اور مثل اس کی وہ حدیث ہے کہ اوپر گذری کتاب قصاص اخیر فصل اول صــ۲۳ حضرت علی سے جب کہ پوچھے گئے کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز سوائے قرآن کے ہے پس کہا حضرت علی نے قسم ہے اس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہیں میرے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن میں ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی کتاب میں اور ہمارے پاس وہ چیز ہے جو صحیفہ میں لکھی ہے الا ثلث جو حدیث میں مذکور ہے اس سے مراد لازم اور واجب کرنا ہے ان پر کہ اہل بیت ہیں یا تاکید اور مبالغہ منظور ہے انکے حق میں اشعۃ اللمعات ج ۳ صــ۳۸۷ میں ہے مراد ایجاب والزام آنست برایشاں یا حث برمبالغہ و تاکید ورآں کہ مناسب تطہیر الٰہی ست مرایشاں را ۱۲ (مصحح عفا اللہ عنہ)

(۳۹۱) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ۔

(۱۲) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر ہدیہ بھیجا گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پر سوار ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم بھی اپنی گھوڑیوں سے خچروں کا میل کرائیں تو ایسے ہی خچر پیدا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا وہی لوگ کرتے ہیں کہ جو لاعلم ہیں"۔
اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

ھ مقوقس والی اسکندریہ نے یہ ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا۔ اس کا نام دلدل تھا۔ (اشعۃ اللمعات) مرقاۃ جلد ۴ صــ۲۰۹ میں ہے مظہر کراہیت کی طرف مائل ہیں کہا کہ گدھے کا گھوڑی پر چھوڑنا جائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور خدائے تعالےٰ نے قرآن کریم میں والخیل والبغال والحمیر میں احسان جتلایا۔ طیبی کہتے ہیں۔ شاید چھوڑنا غیر جائز اور سواری اور زینت دونوں جائز جیسے تصویریں کہ ان کا عمل حرام اور فرش اور چٹائی میں استعمال مباح کہ اس میں ان کی توہین ہوتی ہے ۱۲ (مصحح عفا اللہ عنہ)

(۳۹۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ۔

(۱۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۳۹۳) وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

(۱۴) اور ہود بن عبداللہ بن سعد اپنے دادہ مزیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی تھے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ے تابعی ہے مقبول طبقہ رابعہ (چوتھے) سے اپنی جد مادری مزیدہ سے روایت کرتے ہیں جو صحابی ہیں۔ (رضی اللہ عنہما) ۱۲ (اشعۃ اللمعات) تصحیح عفی عنہ

(۳۹۴) وَعَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

(۱۵) اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے جنگ احد میں اوپر تلے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔

اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ے صحابی صغیر ہیں انکی ولادت ۲ھ میں ہوئی اپنے باپ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے۔ اسوقت انکی عمر ۷ سال تھی ۱۲ اشعہ

(۳۹۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

(۱۶) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ اور چھوٹا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۳۹۶) وَعَنْ مُوْسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ -

(۱۷) اور موسیٰ بن عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ محمد بن قاسم رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا چوکور نمرہ کی قسم کا تھا۔ اس کو احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ے تابعی زیدی ہیں ۱۲۔ ع نمرہ بفتح نون وکسر میم (اشعۃ اللمعات) ۱۲ مصحح

(۳۹۷) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

(۱۸) اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے فتح مکہ کے دن، آپ کا جھنڈا سفید تھا۔ اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۳۹۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ - رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد سب سے زیادہ محبوب گھوڑے تھے، (جہاد کے لئے)، اسکو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۳۹۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰی رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهٖ اَلْقِهَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِی الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِی الْبِلَادِ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ -

(۲) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی۔ آپ نے ایک شخص کے ہاتھ میں فارسی کمان دیکھی۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کیا ہے۔ اس کو ڈال دے اور تم کو اس طرح کی کمان رکھنی چاہیئے اور نیزے، بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ ان کے ذریعہ دین کے بارے میں اور تمہارے ہاتھوں سے شہروں کو فتح کرائیگا۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے،

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ

باب۲۔ آداب سفر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۴۰۰) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۱) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے - اور آپ جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند فرماتے تھے -
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے -

ع ہ تبوک شام میں ایک جگہ کا نام ہے - مدینہ منورہ سے ایک ماہ کے راستہ پر اور غزوہ تبوک ۹ھ میں ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آخری غزوہ ہے پنجشنبہ (جمعرات) کے دن نکلنے میں کئی احتمال ہیں. ایک تو یہ کہ یہ دن مبارک ہے اس میں بندوں کے اعمال اللہ تعالےٰ کی طرف چڑھتے ہیں - دوسرے یہ خمیس بمعنے لشکر کے ہے اسمیں تفاول ہے ساتھ فتح کے حضرت علی سے منقول ہے کہ کسی نے ان کے پاس کسی کو کہا - کہ فلاں روز جا اور فلاں روز نہ جا - فرمایا اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو میں تیری گردن اڑا دیتا ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا کہ فلاں روز مسافرت کرنی چاہیئے اور فلاں روز نہ اَوْ قمر در عقرب محاق حضرت علی سے جو روایت کرتے ہیں وہ صحت کو نہیں پہنچا (مجمع البحار سخاوی وغیرہ) (مصحح عفی عنہ)

(۴۰۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَّحْدَهٗ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۲) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - "کاش لوگ جانتے کہ تنہا سفر کرنے میں کیا بات ہے جتنا کہ میں جانتا ہوں - کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرے -"
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے -

(۴۰۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اُس قافلہ کے ہمراہ (رحمت کے) فرشتے نہیں ہوتے جس میں کتا اور گھنٹا ہو -"
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے -

ف ہ فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں نہ کتبہ اور حفظہ (اعمال لکھنے والے اور حفاظت کرنے والے، اور کتے سے مراد وہ کتا ہے کہ نگہبانی کیلئے نہ ہو اور محافظت مواشی کے لئے مباح ہے - اور جرس اس کو کہتے ہیں کہ جانور وغیرہ کے گلے میں باندھتے ہیں - اور اس سے آواز نکلتی ہے - یعنی گھنٹا اور گھنگرو - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

کے پاس ایک لڑکی آئی کہ اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے باجا بجتا تھا فرمایا اس کو میرے پاس سے نکالو۔ کہ یہ فرشتوں کو تفریق کرنے والی ہے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جرس کے ساتھ شیطان ہے ۱۲ ازفرعۃ اللمعۃ وغیرہ مصحح

(۴۰۴) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۴) اور انہی سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گھنٹا شیطان کی آواز اور گانا ہے" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۰۵) وَعَنْ اَبِىْ بَشِيْرِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تُبْقَيَنَّ فِىْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۵) اور ابی بشیر انصاری سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ پکارے لوگوں میں کہ کوئی شخص کسی اونٹ کی گردن میں چلہ کمان نہ چھوڑے یا فرمایا۔ کہ قلادہ کو کاٹ دیا جائے۔" اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵ صحابی ہیں کہ بہت طویل (لمبی) عمر پائی۔ اور صحیح قول پر واقعہ حرہ کے بعد وفات پائی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ)

(۴۰۶) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِى الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِى السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ - وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِى السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم ارزانی اور خوشحالی کی حالت میں سفر کرو تو اونٹوں کو اُن کا حق دو (کچھ فاصلہ اور وقت کے بعد اُن کو چھوڑ دیا کرو، اُن کو گھاس پر چھوڑ دیا کرو۔ اور جب تم قحط سالی اور تنگی میں سفر کرو تو جلدی سفر طے کرو (راستہ میں زیادہ تاخیر نہ کرو) اور جب تم رات کو اُترو تو راستہ پر مت اُترو۔ کیونکہ یہ چارپایوں اور موذی جانوروں کی گذرگاہ ہے، اور سانپ بچھو کے بھٹ ہوتے ہیں۔" ایک روایت میں ہے کہ جس وقت سفر کرو قحط سالی میں تو جلدی سفر طے کرو۔ اونٹوں کی طاقت جواب نہ دے۔" اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۰۷) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِىْ سَفَرٍ مَعَ

(۷) اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَھْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَھْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَہٗ قَالَ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَاحَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

ایک سفر میں تھے، ناگاہ ایک شخص اونٹ پر سوار آیا۔ وہ اپنے اونٹ کو داہنے بائیں کُدا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی سواری کے جانور پر ایک سے زیادہ سواری ہو۔ تو وہ زائد سواری اُس شخص کو دیدے۔ اور جس شخص کے پاس توشئہ سفر زائد ہو وہ یہ زائد توشہ اس کو دیدے، جس کے پاس نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقسام مال کا ذکر کیا (یعنی فلاں فلاں چیز ہو تو محروم کو دیدے، یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ زائد مال میں ہم میں سے کسی کا کوئی حق نہیں" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۰۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ نَوْمَہٗ وَطَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ فَاِذَا قَضٰی نَھْمَتَہٗ فِیْ وَجْھِہٖ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَھْلِہٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

(۸) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ مسافر کو نیند اور کھانے پینے سے باز رکھتا ہے۔ سو جب تم میں سے کوئی اپنے سفر کا مقصد حاصل کرلے تو چاہیئے کہ اپنے اہل و عیال میں جلدی واپس آئے" اسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

(۴۰۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْیَانِ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاِنَّہٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَیْہِ فَحَمَلَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ جِیْءَ بِاَحَدِ ابْنَیْ فَاطِمَۃَ فَاَرْدَفَہٗ خَلْفَہٗ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِیْنَۃَ ثَلٰثَۃً عَلٰی دَابَّۃٍ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

(۹) اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو آپ کے اہل بیت لڑکوں کو آپ کے پاس لے جاتے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ آپ ایک سفر سے آئے تو مجھے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے مجھے اٹھایا۔ اور اپنے آگے سوار کرلیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹوں (حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما) میں سے کسی ایک کو لایا گیا۔ آپ نے اس کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ کہتے ہیں کہ اس طرح ہم تینوں ایک

ــــــ یہ حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں۔

جانور پر سوار مدینہ میں داخل ہوگئے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ (حاشیہ حدیث ۴۰۹) ے صحابی، قریشی، ہاشمی، مدنی۔ آپ پہلے مولود ہیں کہ اسلام لائے حبشہ میں پیدا ہوئے، مدینہ میں ۸۰ھ میں وفات پائی اور زمانہ عبدالملک خلیفہ کا تھا۔ انکی عمر ۹۰ سال تھی انکو بحرالجود کہتے تھے۔ اسلام میں ان سے زیادہ کوئی سخی نہ تھا۔ اور ان کے باپ جعفر بن ابی طالب بھی بڑے سخی تھے اور آپ جواد بن جواد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ۹ سال کے تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

(۴۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَ اَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

(۱۰) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (خیبر کے سفر سے) آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔ ے یہ غزوہ خیبر سے رجوع کا واقعہ ہے اور صفیہ رضی اللہ عنہا غزوۂ خیبر کے غنائم سے پہلے دحیہ کلبی کو ملی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لیکر آزاد کیا اور نکاح کر لیا اور اپنے پیچھے بٹھا کر لا رہے تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات مصحح)

(۴۱۱) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۱) اور انہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سفر سے اپنی اہل میں نہیں آتے تھے اور گھر میں صبح کو یا شام کو داخل ہوتے۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۴۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جس کسی کو سفر میں زیادہ دن لگ جائیں تو وہ رات کے وقت اپنے گھر واپس نہ آئے"۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۱۳) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ اَهْلَكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۳) اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تو رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو اپنے گھر نہ جا۔ اس وقت تک جب تک تیری بیوی زیر ناف کے بال نہ لے۔ اور پراگندہ بالوں میں کنگھی نہ کرلے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۱۴) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۴) اور انہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جُزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں آئے تو آپ نے اونٹ اور گائیں ذبح کیں۔
اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ اس حدیث میں دلالت ہے کہ سفر سے آنے کے بعد ضیافت کرنی سنت ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۴۱۵) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۵) اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (مشاہیر صحابہ سے ہیں) سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن کو چاشت کے وقت سفر سے آتے اور پہلے آتے ہی مسجد میں جاکر اس میں دو رکعتیں نماز پڑھتے (بیٹھنے سے پہلے) پھر وہیں لوگوں سے ملاقات کرنے کے لئے بیٹھ جاتے۔
اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۴۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۱۶) اور حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو مجھ سے فرمایا۔ کہ مسجد میں جاکر دو رکعتیں پڑھ لے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۴۱۷) عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى

(۱) صخر بن وداعہ غامدی[۱] رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! میری امت کو دن کے اول حصہ میں برکت دے۔ اور جس وقت کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر کسی مہم پر بھیجتے۔ تو دن کے اول حصہ میں بھیجتے۔ اور صخر تاجر تھا۔ جب اپنی تجارت کا مال بھیجتا۔ تو اول روز بھیجتا۔ پس اس کی تجارت میں اتنی برکت ہوئی۔ کہ وہ

[۱] صحابی ہیں۔ طائف میں مقیم تھے۔ اہل حجاز میں شمار ہیں ۱۲

وَ كَثُرَ مَالُهٗ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ الدَّارِمِيُّ ۔

بہت بڑا مالدار ہو گیا۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۴۱۸) وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم رات کو سفر کرنا لازم پکڑ لو۔ اس لئے رات کو زمین لپیٹی جاتی ہے" (یعنی رات کی مسافت بہ آرام طے ہوتی ہے) اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۴۱۹) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَ الثَّلٰثَةُ رَكْبٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ ۔

(۳) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک سوار شیطان ہے۔ دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ہیں۔ . . . . . (یعنی تین سوار اس امر کے مستحق ہیں کہ ان کو سوار کہا جائے)، اسکو مالک، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے

(۴۲۰) وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

(۴) اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تین آدمی سفر میں ہوں تو ان کو چاہیئے۔ کہ اُن میں سے ایک کو امیر (سفر) بنالیں" (سفر میں بھی اجتماعی شان پیدا ہو جائے) اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۴۲۱) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَ خَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ وَ خَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ وَ لَنْ يُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ

(۵) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین رفیق چار ہوتے ہیں لشکروں میں بہترین لشکر چار سو کا ہے۔ اور بڑے لشکروں میں بہترین لشکر چار ہزار کا ہوتا ہے۔ اور بارہ ہزار بہ سبب قلت کے بھی مغلوب نہیں ہوتے۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد،

وَ الدَّارِمِيُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

اور دارمی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۴۲۲) وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَ يُرْدِفُ وَ يَدْعُوْا لَهُمْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۶) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تواضع اور مدد کرنے کی غرض سے) چلنے میں پیچھے رہتے، ضعیف کی سواری کو ہانکتے۔ جو ضعیف یا پیادہ ہوتا اس کو پیچھے سوار کر لیتے اور اُن کے لئے دعا کرتے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۲۳) وَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَ الْاَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَ الْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

(۷) اور ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جب کسی منزل پر پڑاؤ کرتے دروں اور نالوں میں متفرق ہو کر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ تمہارا ان دروں اور نالوں میں متفرق طور پر ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ اس فرمانے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ایک دوسرے کے نزدیک ملے ہوئے ٹھہرتے۔ اس طرح کہ اگر ان پر کوئی کپڑا ڈالا جائے تو سب کو ڈھانک لے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ے صحابی ہیں نام ان کا جرہم ہے کنیت سے مشہور ہیں۔ بیعت رضوان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اُن کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ اسلام لے آئے۔ شام میں مقیم ہوئے۔ ۷۵ھ میں وفات پائی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے اور یہی مشہور قول ہے۔ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۴۲۴) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ كَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ

(۸) اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جنگ بدر میں ہر تین آدمی ایک اونٹ پر سوار تھے۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ اس کی صورت یہ تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے (اور ان کے سوار ہونے) کی باری

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِیْ عَنْکَ قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّیْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰی عَنِ الْاَجْرِ مِنْکُمَا۔ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

آتی تو ابو لبابہ رضی اللہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے آپ سوار رہیں ہم آپ کے بدلہ پا پیادہ چلیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ تم دونوں مجھ سے قوی نہیں ہو۔ نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے بے پرواہ ہوں لہٰذا مجھے پیدل ہی چلنے اور ثواب پانے دو) اس کو شرح السنتہ میں روایت کیا ہے۔ ف۔ اس حدیث سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت تواضع معلوم ہوتی ہے۔ اور رفیقوں پر مہربانی اور احتیاج طرف اللہ کے ۱۲ (مصح عفی عنہ)

(۴۲۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُھُوْرَ دَوَابِّکُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُبَلِّغَکُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَمْ تَکُوْنُوْا بَالِغِیْہِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فَعَلَیْھَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِکُمْ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

(۹) اور حضرت ابو ہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ (کہ ان پر سواری نہ ہو) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان جانوروں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ ان سے مقصود تمہارا منزلِ مقصود تک پہونچانا ہے۔ جہاں تم مشقت کے بغیر نہ پہونچ سکتے تھے۔ اور تمہارے لئے زمین کو پیدا کیا ہے۔ سو ان پر سوار ہو کر اپنی حاجتیں پوری کرو۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰی یُحَلَّ الرِّحَالُ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

(۱۰) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب ہم کسی منزل پر اُترتے تو جب تک جانوروں پر سے اسباب کھولے جاتے۔ ہم نفل نماز پڑھتے رہتے۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۴۲۷) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مَعَہٗ حِمَارٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ارْکَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِکَ اِلَّا اَنْ

(۱۱) اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم (کسی سفر میں) چل رہے تھے کہ ناگہاں ایک شخص آیا۔ اس کے پاس گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس پر سوار ہو جائیے! یہ کہہ کر وہ پیچھے سرکا (تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بیٹھ جائیں) آپ نے فرمایا۔ میں آگے سوار نہیں ہوتا۔ تو ہی اپنے

تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ

جانور پر آگے کی طرف سواری کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔ ہاں اگر تو اس کو میرے لئے مقرر کردے۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے ایسا کر دیا۔ (آپکو آگے بیٹھنے کا حق دیدیا) پس آپ سوار ہوگئے، اسکو ترمذی و ابوداؤد نے نقل کیا ہے

(۴۲۸) وَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيٰطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيٰطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيٰطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَّعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْا بَعِيْرًا مِّنْهَا وَ يَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهُ وَ اَمَّا بُيُوْتُ الشَّيٰطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۱۲) اور سعید بن ابی ہند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اونٹ شیطانوں کے واسطے ہوتے ہیں اور گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں۔ سو شیطانوں کے اونٹ سے مُراد یہ ہے کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اچھی اونٹنیوں کو لے کر نکلتا ہے۔ جس کو وہ خوب فربہ کرتا ہے، مگر اُن میں سے کسی اونٹ پر سوار نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح سفر میں اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ گذرتا ہے۔ اور وہ تھکا ہوا ہے چلنے کی وجہ سے، مگر اس کو سوار نہیں کرتا رہا۔ گھروں کا شیطانوں کے ہونے کا مطلب سو میں نے نہیں دیکھا سعید راوی اس حدیث کے کہتے ہیں کہ میں گمان نہیں کرتا اُن گھروں سے مُراد پنجرے ہیں، لوگ ان کو ریشمی کپڑوں سے ڈھانکتے ہیں! اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

ے تابعی ثقہ مشہور ہیں اہل علم و صلاح سے تھے مولی صالح بن جندب انکی حدیث صالح ہے۔ عہد ہشام بن عبدالملک ۱۱۶ھ میں وفات پائی ۱۲ (اشعۃ)

(۴۲۹) وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَ قَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۱۳) اور سہل بن معاذ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ لوگوں نے بلاضرورت یا زائد از ضرورت مکان روک کر اوروں پر جگہ کی تنگی کردی۔ اور لوگوں کو راہوں سے گذرنے میں تنگی ہوئی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا کہ وہ لوگوں میں منادی کرے کہ جو شخص جگہ کو تنگ کرے اور راستہ کو قطع کرے اسکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے، ے تابعی ہیں مصر میں مقیم تھے اور بعض نے اہل شام سے بتایا ہے ابن حبان نے انکو ثقات میں شمار کیا ہے یحییٰ بن معین نے ضعیف کہا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) عبدالعزیز مصحح عفی عنہ

(۴۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلُ اللَّيْلِ - رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ -

(۱۴) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا" جب کہ آدمی سفر سے آئے تو اس کے لئے اپنے گھر میں داخل ہونے کا بہترین وقت اول شب ہے۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۴۳۱/۱) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِيْنِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے۔ تو رات کے آخری حصہ میں داہنی کروٹ کے بل لیٹتے اور جب صبح سے کچھ پہلے اترتے، تو اپنا ہاتھ کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پہ رکھ لیتے" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۳۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَابُهُ وَقَالَ أَتَخَلَّفُ وَأُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُّ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک چھوٹے لشکر پر امیر بنا کر کسی مہم پہ روانہ کیا۔ اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا۔ سو ان کے ساتھی صبح کو روانہ ہوئے۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ میں پیچھے رہوں گا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو ان کو دیکھا۔ تو فرمایا کہ تم کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ صبح جانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا کہ میں نے چاہا کہ آپ کے ہمراہ نماز پڑھ لوں۔ اور پھر ان کے ساتھ جا ملوں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تب بھی ان کے ساتھ صبح کو جانیکا ثواب نہیں پا سکتا۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے

(۴۳۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۴۳۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے اُس قافلہ کے ہمراہ نہیں ہوتے جس میں چیتے کا چمڑا ہو۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۳۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

(۴۴) اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" سفر میں قوم کا سردار وہی ہوتا ہے۔ جو اُن کی خدمت کرے۔ پس جو شخص خدمت کرنے میں بڑھ گیا۔ تو اُس سے سوائے شہادت کے اور کوئی نہیں بڑھ سکتا"۔ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے

ہ ساعدی، مدنی، انصاری، ان کا نام حزن تھا، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل رکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ۱۵ سال کے تھے۔ بعد ازاں معمر ہوئے ۹۱ھ میں وفات پائی۔ آپ آخری صحابی ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) (مصحح عفا اللہ عنہ)

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

باب ۳ کفار کے نام دعوتِ الی الاسلام کے خطوط

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۴۳۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّدْفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصرِ روم کو دعوتِ اسلام کا ایک خط لکھا اور یہ دحیہ کلبی (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ بھیجا۔ اور ان کو حکم دیا کہ اس نامہ کو حاکمِ بُصریٰ تک پہونچا دیں۔ اور وہ اس کو

لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَ إِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ وَ قَالَ إِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَ قَالَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ ۔

قیصر تک پہونچا دے ۔ اُس نامہ کا مضمون یہ تھا ۔ "شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بخشش والا مہربان ہے ۔ یہ نامہ محمد بن عبداللہ کیطرف سے ہے جو اُسکا رسول ہے ہرقل عظیم رُوم کی طرف ہے ۔ سلام ہے اُس شخص پر جو ہدایت (اسلام) کی پیروی کرے ۔ اس کے بعد ۔ میں تجھ کو اسلام کی طرف بُلاتا ہوں ۔ اسلام لے آ ۔ سلامت رہے گا مسلمان ہوجا اللہ تجھ کو دُوہرا اجر دے گا ۔ اور اگر تو نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا تو تیرے تابعداروں اور تیری رعیّت کا گناہ تیرے سر ہوگا (یعنی اگر تو کفر و شرک پر قائم رہیگا تو تیرے تابعدار بھی اسی شقاوت میں مبتلا رہینگے) اے اہل کتاب دین کے ایک کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ۔ وہ یہ ہے کہ ہم سوائے اللہ کے اور کسی کی بندگی نہ کریں ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ۔ اور ہمارا بعض بعض کو رب نہ بنائے سوائے اللہ کے ۔ اگر وہ پھر جائیں تو تم اے مومنو! گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں ۔ اسکو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے مسلم کی ایک روایت میں ہے ۔ کہا محمد رسول اللہ کی طرف سے ۔ اور کہا اثم الیریسیین اور ہدایتہ الاسلام کی جگہ دعایۃ الاسلام ہے

(۲۳۴) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ إِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّدْفَعَهُ إِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

(۲) اور اُنہی سے روایت ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ کسریٰ کو بھی ایک مکتوب بھیجا ۔ اس کو آپ نے حکم دیا ۔ کہ وہ یہ مکتوب سردار بحرین کو پہونچا دے ۔ چنانچہ انہوں نے سردار بحرین تک اُسے پہونچا دیا اور پھر وہ کسریٰ تک پہونچا ۔ جب کسریٰ نے اس کو دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا ۔ ابن المسیب کہتے ہیں ۔ کہ اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر

يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

بددعا کی کہ وہ بھی اسی طرح پارہ پارہ ہو جائیں۔ چنانچہ پرویز کو اس کے بیٹے نے مارا۔ چھ مہینے کے بعد اس کا بیٹا بھی مر گیا اور ان پر ایک عام نحوست چھا گئی، اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۴۳۷) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرٰى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش کو اللہ کی طرف بلانے کے خطوط لکھے۔ اور یہ نجاشی وہ نہ تھا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی (یعنی جس کو آپ نے نامہ لکھوایا وہ نجاشی اور تھا اور جس پر نماز پڑھی وہ اور) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۳۸) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ اغْزُوا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلٰثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ

(۴) اور سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر بناتے۔ تو اس کو خاص طور پر اللہ سے ڈرنے اور اس کے احکام کی نافرمانی سے بچنے کی وصیت کرتے۔ اور اس کے ساتھ جو مسلمان مجاہد ہوتے ان کو نیکی کی وصیت کرتے (یعنی سلوک، احسان اور نرمی کرنا)، پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر جہاد کرنا جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے ان کو قتل کرو۔ مال غنیمت کی تقسیم میں خیانت نہ کرنا۔ عہد نہ توڑنا، کسی کے ناک کان وغیرہ اعضاء نہ کاٹنا، اور نہ بچوں کو قتل کرنا۔ جب تمہیں مشرک دشمن ملے تو پہلے ان کو تین چیزوں کی طرف بلانا۔ ان تین چیزوں میں سے وہ جس بات کو قبول کریں تو ان سے اس کو قبول کرنا اور ان سے اپنا ہاتھ روک لینا۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دینا

۱؎ اسلمی مروزی برادر عبداللہ اسلمی دونوں ایک پیٹ میں پیدا ہوئے عمر بن خطاب کے عہد میں تابعی ثقہ ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ

ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ
إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَ أَخْبِرْهُمْ
أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَالِكَ فَلَهُمْ
مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَ عَلَيْهِمْ مَا
عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ
يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ
يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ
يُجْرَى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي
يُجْرَى عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ لَا
يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَ
الْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا
مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا
فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ
أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَ كُفَّ
عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ
بِاللهِ وَ قَاتِلْهُمْ وَ إِذَا حَاصَرْتَ
أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ
لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَ ذِمَّةَ نَبِيِّهِ
فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَ
ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَ لٰكِنِ اجْعَلْ
لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَ ذِمَّةَ أَصْحَابِكَ
فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ
وَ ذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ
أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَ
ذِمَّةَ رَسُولِهِ وَ إِنْ حَاصَرْتَ
أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ
تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ

اور اگر انہوں نے تیری اس دعوت کو قبول کر لیا تو اُن سے قبول کرنا اور اپنا ہاتھ روک لینا۔ پھر اُن کو اپنے ملک دار الحرب سے ہجرت کر کے دار الاسلام کی طرف آجانے کی دعوت دینا اور ان کو خبر دینا کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان کو وہی حقوق حاصل ہونگے جو مہاجرین کے ہیں۔ اور ان پر وہی ہے جو مہاجرین پر ہے اور اگر وہ اپنے ملک سے ہجرت کرنا قبول نہ کریں تو اُن سے کہنا کہ وہ عرب کے گنوار مسلمانوں کی مانند ہیں۔ ان پر خدا کا حکم جاری کیا جائے گا۔ جو سب مسلمانوں پر جاری کیا جاتا ہے (نماز زکوٰۃ، قصاص اور دیت وغیرہ کا) اور اُن کا مالِ غنیمت اور فئے میں کوئی حصّہ نہ ہوگا۔ مگر اُس وقت جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں۔ اگر وہ اس کو بھی قبول نہ کریں تو اُن سے جزیہ طلب کرنا۔ اگر انہوں نے جزیہ قبول کر لیا۔ تو یہ قبول کرنا اور ان کو کوئی ضرر دینے سے باز رہنا۔ اگر جزیہ دینے سے انکار کریں۔ تو اللہ سے مدد مانگنا اور اُن سے لڑنا۔ اور جب تو کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرے اور تجھ سے چاہیں کہ اُن کے لئے اللہ کا ذمہ اور اُس کے نبی کا ذمہ ہو۔ تو تو اُن کو اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ نہ دینا بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا، اس لئے کہ اگر تمہیں اپنا ذمہ توڑنے کی ضرورت بھی پڑے اور اپنے ساتھیوں کا تو اس بات سے آسان تر ہے کہ تم اللہ اور اس کے نبیؑ کا ذمہ توڑو (یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر کوئی بدعہدی نہ کرنا بلکہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کو ذمہ دار بنانا تمام ذمہ داریاں اپنے اوپر لینا)

ع۔ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

اور اگر تو قلعہ والوں کا محاصرہ کرے۔ اور وہ مجھ سے چاہیں تو ان کو اللہ کے حکم پر نہ نکالنا بلکہ اپنے حکم پر نکالنا۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ تو ان کے بارے میں اللہ کا حکم پا لیگا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۳۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاَسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اَهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۵) اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہاد کے بعض ایام میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے مقابل ہوئے۔ تو آپ نے حملہ کی ابتداء نہ کی یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا پھر آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا "کافروں سے جنگ وجہاد کی تمنا نہ کرو۔ بلکہ اللہ سے عافیت مانگو اور جب دشمنوں سے مقابلہ ہو جائے۔ تو پھر ثابت قدم رہو۔ اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے" پھر آپ نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ کتاب نازل کرنے والے، ابر کے لانے والے۔ اور کافروں کی جمعیت کو شکست دینے والے۔ ان کو شکست دے اور ان کو کافروں پر فتح و نصرت دے"۔

اس پر بخاری ومسلم دونوں کا اتفاق ہے۔

۵ صحابی مشہور ہیں۔ آخری صحابی ہیں جنہوں نے کوفہ میں انتقال فرمایا ۸۶ھ میں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۴۴۰) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ

(۶) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور یہ تھا۔ کہ جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے، تو صبح تک ان سے جہاد نہ کرتے اور ان کے منتظر رہتے۔ اگر اذان سنتے تو ان سے جہاد سے باز رہتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان کو غارت کرتے، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم خیبر کو روانہ ہوئے اور وہاں رات کو پہونچے۔ جب صبح ہوئی۔ اور

اَبِیْ طَلْحَۃَ وَاِنَّ قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَیْنَا بِمَکَاتِلِھِمْ وَمَسَاحِیْھِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَلَجَاُوْا اِلَی الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اذان نہ سنی، تو سوار ہوئے اور میں بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہو گیا۔ میرے قدم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لگ رہے تھے (کیونکہ سواری پاس تھی) پس خیبر والے ہماری طرف اپنی تھیلیوں اور بیلچوں کے ساتھ گئے (بے خبری کے عالم میں) جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آ گئے، اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ اور لشکر پس وہ قلعہ بند ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھاگتے ہوئے دیکھا فرمایا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے۔ خراب ہوا خیبر۔ تحقیق ہم مسلمان یا انبیاء کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو سمجھ لو کہ اُس قوم کی صبح بُری ہوئی۔ کہ ڈرائے گئے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۲۱) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَھِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا لَمْ یُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّھَارِ انْتَظَرَ حَتّٰی تَھُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوۃُ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

(۷) اور حضرت نعمان بن مقرن سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جہاد میں شریک ہوا۔ آپ کا طریقہ یہ تھا۔ کہ اول دن میں قتال نہ کرتے، انتظار کرتے۔ یہاں تک کہ ہوائیں چلتیں اور نماز ظہر کا وقت آتا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ہ صحابی مزنی ہیں۔ اور سوید بن مقرن فتح مکہ کے دن علم مزینہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اپنے سات بھائیوں کے ہمراہ ہجرت کی اور اُن کے ساتھ چار سو نفر قبیلہ مزینہ کے تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی پھر کوفہ کو رحلت کی۔ نہاوند میں حضرت عمر فاروق کی طرف سے عامل تھے اور ۲۱ھ میں وہیں شہید ہوئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) صح عفی عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

(۴۲۲) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَھِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اِذَا لَمْ یُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّھَارِ

(۱) نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوا۔ اور جب کہ آپ دن کے پہلے حصہ میں نہ لڑتے، تو انتظار کرتے،

انْتَظَرَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَ تَهُبَّ الرِّيَاحُ وَ يَنْزِلَ النَّصْرُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

یہاں تک کہ آفتاب ڈھلتا۔ ہوائیں چلتیں اور نصرت نازل ہوتی۔

اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۳۴۳) وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتّٰی الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰی يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَ يَدْعُوا الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

(۲) اور قتادہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ آپ کا طریقہ یہ تھا، کہ جب فجر ظاہر ہوتی تو قتال شروع کرنے سے باز رہتے، یہاں تک کہ آفتاب شروع ہو (یعنے نماز صبح سے فارغ ہولے تک) جب آفتاب نکل آتا تو قتال شروع کر دیتے، جب دوپہر ہوتی تو رک جاتے، دوپہر ڈھلنے تک، جب دوپہر ڈھلتی اور نمازِ ظہر پڑھ چکتے تو نمازِ عصر تک لڑائی کرتے۔ پھر نمازِ عصر پڑھنے کے بعد لڑائی شروع کر دیتے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس طریقہ کی حکمت کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ ان اوقات میں فتح و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں اور مومن اپنی نمازوں میں اپنے لشکر کی فتح کی دعا مانگتے ہیں۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۳۴۴) وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ

(۳) اور عصام مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا۔ سو آپ نے فرمایا۔ جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی موذن کی اذان سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۳۴۵) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ

(۱) ابی وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ

ان کا نام شقیق ہے تابعی کبیر مشہور ہے مخضرم جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا! وہ بعثت سے پہلے دس سال کے تھے اکابر صحابہ سے روایت ہے اور ابن مسعود کے کبیر الحدیث ثقہ حجاج کے زمانہ میں فوت ہوئے بعض نے عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ بتایا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) منہ عفی عنہ

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتُمَ وَ مِهْرَانَ فِيْ مَلَاءِ فَارِسٍ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّ اَنْتُمْ صٰغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ الْفَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى - رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس کے سرداروں کے نام یہ خط لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ نامہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف سے رستم اور مہران سرداران فارس کی طرف ہے سلامتی ہے اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے، بعد ازاں تمکو معلوم ہو کہ ہم تم کو اسلام کی طرف بُلاتے ہیں۔ اگر تم اسلام قبول نہ کرو تو جزیہ دو۔ اپنے ہاتھ سے ذلیل و مغلوب ہوکر اور اگر تم نے جزیہ دینے سے بھی انکار کیا تو یاد رکھو کہ میرے ہمراہ ایسے مجاہد ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں مرنے اور مارنے کو دوست رکھتے ہیں۔ جس طرح ایران والے شراب کو دوست رکھتے ہیں۔ اس کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

باب اللہ کی راہ میں مرنے اور مارنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۳۴۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلی فصل

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ ایک شخص نے جنگِ اُحد کے دن پیغمبر خدا

ف۔ اس جگہ تین لفظ ہیں۔ جہاد۔ غزو۔ اور قتال۔ جہاد۔ جہد اور مشقت کھینچنی اور اس میں طاقت خرچ کرنی۔ غزو دہ باہر آنا اور سیر کرنا کافروں کی لڑائی کی طرف اور ان کو لوٹنا اور قتال مقاتل اقتال قتل کرنا۔ مغازی مناقب غازیان پس مؤلف کا قول قتال در جہاد درست ہے۔ کیونکہ کبھی جہاد ہوتا ہے اور قتال نہیں اور جہاد بمعنی قتال بھی آتا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) عبد العزیز مصحح عفی عنہ

يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میں مارا جاؤں تو پھر میں کہاں ہوں گا؟ فرمایا۔ جنت میں۔ یہ سُن کر جو کھجوریں اس کے ہاتھ میں تھیں وہ اس نے پھینک دیں اور میدانِ جہاد میں گو و بڑا حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔ اسکو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۶۴۷) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّ اسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّ مَفَازًا وَّ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۶) اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ کرتے، اس کے غیر کے ساتھ یہاں تک کہ یہ غزوہ ہوا۔ یعنی غزوۂ تبوک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ سخت گرمی میں کیا اور بے آب و گیاہ جنگلوں کا رُخ اور کثیر دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ آپ نے مسلمانوں سے واشگاف طور پر کہہ دیا۔ کہ جہاد کی پوری پوری تیاری کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خبر دی آپ نے جو سکیم بنائی اور ارادہ کیا تھا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۶۴۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ[ع۵] - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۷) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لڑائی فریب ہے"۔

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

ع۵ - خدعة - یعنے مکر و فریب کرنا لڑائی میں زیادہ مفید ہوتا ہے۔ بہت لڑائی لڑنے سے اور فریب اس طرح کہ میدانِ جنگ میں ہٹ جاوے تا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پھر گیا۔ پھر یکایک حملہ کرے پس اس طرح اور مانند اس کے فریب کرے اور اس طرح جھوٹ نہ بولے۔

لفظ خدعة ساتھ زبر اور پیش خ اور جزم دال کے ہے (یعنے خَدْعَة - خُدْعَة) اور زبر افصح ہے۔ (یعنے خَدعة) یعنے حرب تمام ہوتی ہے ساتھ ایک فریب کے اور ساتھ زیر خ کی بھی آیا ہے (خِدعة) یعنے نوعے از فریب اور ساتھ پیش خ اور زبر دال کے یعنے جنگ بہت فریب دینے والی ہے۔ یعنے آدمی کے

خیال میں کچھ کچھ ڈالتی ہے۔ پھر جب جنگ کرتا ہے تو امر خلاف اس کے ظاہر ہوتا ہے۔ اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جائز ہے فریب کرنا کفار کے ساتھ لڑائی میں مگر جس صورت میں کہ اسمیں نقض عہد وامان ہو تو نہ کرے ۱۲ مصحح

(۴۴۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاۤءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں اپنے ہمراہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور انصاری عورتوں کو لے جاتے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم، جہاد کرتے۔ تو یہ عورتیں غازیوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں بڑھیا عورتوں کا لیجانا مصلحت پانی پلانے اور دوا کرنے کے لئے جائز ہے۔ اگر مصلحت مباشرت وصحبت کے لیجاویں تو لونڈیاں بہتر ہیں نہ آزاد ۱۲: ع: ح: مرقاۃ ج ۴ ص ۲۳۱ میں ہے قال النووی ھٰذِہِ المداوات لمحارمھن وازواجھن وماکان منھا لغیرھم لا یکون فیہ مس بشرۃ الا فی موضع الحاجہ یہ دوا وغیرہ ان کے محارم اور شوہروں کے لئے تھی نہ غیر محرم کے لئے الخ ابن ہمام کہتے ہیں۔ کہ بڑھیا عورتوں کو دوا اور پانی پلانے کیلئے لیجائیں اور عورتیں بغیر ضرورت قتال نہ کریں۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کی کمزوری معلوم ہوتی ہے ۱۲ مصحح عفی عنہ

(۴۴۹) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۴) اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوے کئے۔ میں مجاہدوں کے ڈیروں میں پیچھے رہتی۔ اُن کا کھانا تیار کرتی۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی۔ اور بیماروں کی خبر گیری کرتی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف صحابیہ جلیلہ کبیرہ ہیں رضی اللہ عنہا۔ غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتی تھیں (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۴۵۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاۤءِ وَالصِّبْيَانِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۵) اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

ف ہدایہ میں ہے کہ نہ قتل کیجاوے عورت اور نہ لڑکا اور نہ جاہانہ اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کئے جاویں حالت قتال اپنی میں اور عورت

ملکہ قتل کی جاوے اگرچہ نہ قتال کرے۔ اور اسی طرح لڑکا بادشاہ اس لئے کہ بادشاہ کے قتل میں انکی شوکت ٹوٹتی ہے

(۴۵۱) وَعَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَآءِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَآءِهِمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۶) اور صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کافروں کے متعلق سوال کیا گیا۔ جن پر شبخون مارا جائے۔ اُن کی عورتوں اور بچوں کے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ وہ اُنہی میں سے ہیں۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔
اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

ہ صحابی ہیں ودان اور ابواء زمین حجاز میں مقیم ہوئے۔ ان کی حدیث حجازیوں میں ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال فرمایا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

مہ یعنے عورت اور لڑکوں کو جہاد میں قصداً قتل نہ کرے اگر شبخون کی حالت میں ماری جاویں تو کچھ مضائقہ نہیں کہ یہ بھی کافر ہیں بڑے مردوں کے قتل کے حکم میں بسبب نہ امتیاز ہونے انکے بڑے مردوں لڑنیوالے سے ۱۲، ع، مصحح

(۴۵۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ ہ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۷) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت کاٹنے کا اور اُن کے جلانے کا حکم دیا۔ اس کے حق میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا ہ

اور بنی لوی کے سرداروں پر یہ بات آسان ہوئی،
بویرہ کا جلانا اور پھیلا ہوا

اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جو کچھ تم نے کھجور کے درخت کاٹے یا تم نے اسکو چھوڑ دیا کھڑا ہوا انکی جڑوں پر یہ اللہ ہی کے حکم سے ہے۔
اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۵۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ ہ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ

(۸) اور عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نافع نے بطور اطلاع کے اُن کو لکھا کہ ابن عمر نے اُن کو خبر دی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی المصطلق کو اس حال میں لوٹا کہ

ہ تابعی اعلام سے ہیں۔ ابن المبارک فرماتے ہیں میں نے ابن عون سے بڑھ کر کوئی فاضل نہیں دیکھا اور اوزاعی نے کہا جب ابن عون فوت ہو جائیں گے تو سب لوگ برابر ہو جائیں گے۔ وہ سلف کی بہت تعریف کرتے تھے (اشعۃ اللمعات)

فِیْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَیْسِیْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَ سَبَی الذُّرِّیَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

وہ مقام مرلیسیع میں اپنے مواشی میں غافل و مشغول تھے، اُن کے لڑنیوالوں کو قتل کیا اور عورتوں ولڑکوں کو قیدی بنالیا۔ اسپر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔

(۴۵۴) وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا یَوْمَ بَدْرٍ حِیْنَ صَفَفْنَا بِقُرَیْشٍ وَ صَفُّوْا لَنَا اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالنَّبْلِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

(۹) اور ابی اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جس وقت جنگ بدر کے دن ہم نے قریش کے لئے اور قریش نے ہمارے لئے صفیں باندھیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب وہ تمہارے نزدیک پہونچیں تو ان کو مارو۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔ ؎ وہ صحابی انصاری ہیں۔ ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

(۴۵۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَیْلًا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

(۱) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ایک رات ہمیں جنگ کے لئے تیار کیا۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۴۵۶) وَعَنِ الْمُهَلَّبِ ؎ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بَیَّتَکُمُ الْعَدُوُّ فَلْیَکُنْ شِعَارُکُمْ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ۔

(۲) اور مہلب رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہ جنگِ خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دشمن تم پر شبخون مارے، تو تمہاری علامت حٰمٓ لا ینصرون ہونی چاہیئے۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

؎ ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ تابعی ہیں طبقہ اولی ہیں۔ بصری ہیں مرو میں وفات پائی جو زمین خراسان میں ہے عبدالملک کے ایام میں، اور ولادت اُن کی عام فتح میں ہے۔ کذافی جامع الاصول والکاشف ۱۲ مصحح عفی عنہ

(۴۵۷) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِیْنَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ شِعَارُ الْاَنْصَارِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

(۳) اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہاجرین کی علامت عبداللہ اور انصار کی علامت عبدالرحمٰن تھی۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۵۸) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ۔

(۴) اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا۔ ہم نے کفار پر شبخون مارا۔ ہم ان کو قتل کر رہے تھے۔ اور اُس رات ہماری علامت کلمہ امت امت تھی (یعنی اے خدا دشمنوں کو ہلاک کر) اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۵۹) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ۔

(۵) اور قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم قتال کے وقت آواز (یعنی شور وغل) کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف عبادہ سب جگہ بے کی شد سے ہے۔ مگر یہاں بے کی تخفیف سے ہے۔ بصری ہیں طبقہ اولیٰ سے قلیل الحدیث ثقہ خیار صالحین سے بعض نے کہا ہے کہ وہ شیعہ تھا۔ ابن اشعث کے ساتھ خروج کیا حجاج نے اس کو جبراً مار ڈالا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۴۶۰) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ اَيْ صِبْيَانَهُمْ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

(۶) اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کفار کے بوڑھوں کو قتل کرو اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والوں یعنی بچوں کو (یعنی اُن کو قتل نہ کرو) اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۶۱) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ۔

(۷) اور عروہ کہتے ہیں۔ کہ مجھ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو امیر لشکر بناتے ہوئے تاکید کی کہ تو صبح کے وقت اُبنیٰ جگہ غارت کر اور دشمنوں کی کھیتیاں درخت اور مکان جلادے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف ابنا شام میں ایک جگہ کا نام ہے عسقلان اور ایلہ کے درمیان ہے ۱۲ اشعۃ اللمعات اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور کافروں کے شہروں کو جلانا جائز ہے ۱۲ (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

(۴۶۲) وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّیُوْفَ حَتّٰی یَغْشُوْکُمْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

(۸) اور ابی اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا۔ کہ جب کفار تمہارے نزدیک آئیں تو اُن پر تیر چلاؤ اور تلواریں نہ سونتو جب تک وہ تمہارے نزدیک نہ آئیں۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۶۳) وَعَنْ رِبَاحِ ابْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَرَاَی النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی شَیْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ اُنْظُرْ عَلٰی مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَی امْرَاَةٍ قَتِیْلٍ فَقَالَ مَا کَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ وَعَلَی الْمُقَدَّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلْ امْرَاَةً وَلَا عَسِیْفًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

(۹) اور رباح بن الربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کیسی چیز پر جمع ہو رہے ہیں۔ آپ نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ دیکھے کہ یہ لوگ کس لئے جمع ہو رہے ہیں (کیا معاملہ ہے) وہ شخص معلوم کرکے آیا۔ اور کہا کہ یہ لوگ ایک مقتول عورت پر جمع ہو رہے ہیں۔ یہ عورت لڑنے والوں میں سے نہ تھی! اس کو کیوں مارا اور مقدمۃ الجیش کے سردار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا۔ کہ وہ خالد رضی اللہ عنہ سے کہے کہ کسی عورت یا مزدور کو قتل نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ صحابی ہیں رباح اور ریاح یا رسوبھی کہتے ہیں (اشعۃ اللمعات ملخص)

(۴۶۴) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَلَا طِفْلًا صَغِیْرًا وَلَا امْرَاَةً وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

(۱۰) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدوں کو جہاد میں بھیجتے وقت فرمایا کرتے۔ اللہ کے نام کے ساتھ روانہ ہو اور اس کی توفیق و تائید سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہ کسی بوڑھے کو قتل کرنا۔ نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔ مال غنیمت کو جمع نہ کرنا۔ آپس میں

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

صلح رکھنا۔ آپس میں سلوک کرتے رہنا۔ بے شک اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۴۶۵) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوْهُ فَنَادٰى مَنْ يُّبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ ۔

(۱۱) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ بدر کے دن میدانِ جنگ میں عتبہ بن ربیعہ مقابلہ کے لئے آیا۔ اس کے پیچھے اس کا بیٹا (ولید) اور اس کا بھائی (شیبہ بن ربیعہ) عتبہ پکارا میرے مقابلہ کے لئے کون نکلتا ہے اس پر بہت سے نوجوان صف میں سے نکلے جو انصار میں سے تھے، عتبہ نے کہا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم انصاری ہیں۔ عتبہ نے کہا کہ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے ہم تو اپنے چچا کی اولاد قریش مہاجرین سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمزہ[عه] اے علی[رض] اور اے عبیدہ بن حارث[رض] تم مقابلہ کے لئے نکلو۔ سو حضرت حمزہ[رض] کے مقابل ہوئے اور میں شیبہ کے اور اس کو قتل کیا اور عبیدہ و ولید کے درمیان دو ضربوں کا تبادلہ ہوا۔ ایک نے دوسرے کو زخمی اور سست کیا اپنے حملآور کو، پھر ہم نے ولید پر حملہ کیا۔ ہم نے اسکو قتل کیا۔ اور عبیدہ کو میدانِ جنگ سے اٹھا لائے۔ اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۴۶۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا

(۱۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا۔ سو لوگ نہایت عجلت میں بھاگتے ہوئے مدینہ میں آئے اور ہم شرم وحیا کی وجہ سے چھپ رہے۔ اور ہم نے اپنے

عه ۲؎ علی ۳؎ رضی اللہ عنہم

ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ نَحْوَهٗ وَقَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ فَقَالَ اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى -

دل میں کہا کہ ہم میدان سے فرار کر کے ہلاک ہو گئے یعنی سخت گنہگار ہو گئے۔ پھر ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم بھاگے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں تم تو حملہ پر حملہ کرنے والے ہو۔ اور میں تمہاری جماعت ہوں۔ اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔ اور بیچ روایت ابی داؤد مانند اسی کے ہے۔ اور فرمایا۔ نہیں بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو کہا ابن عمر نے پس نزدیک ہوئے ہم اور بوسہ لیا ہم نے ہاتھ ان کے کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں جماعت مسلمانوں سے ہوں۔ اور ذکر کریں گے ہم حدیث امیہ بن عبداللہ کہ سرا اس کا یہ ہے وَكَانَ يَسْتَفْتِحُ اور حدیث ابوالدرداء کی کہ سرا اس کا ابغونی ہے بیچ باب فضل فقراء کے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۴۶۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا -

تیسری فصل

(۱) ثوبان بن یزید سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر گوپیا لگایا۔ اس کو ترمذی نے بطریق ارسال روایت کیا ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ

باب ۵ قیدیوں کے حکم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۴۶۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ وَفِیْ رِوَایَةٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

(۴۶۹) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَیْنٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ یَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ سَلَبَهٗ - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ -

(۴۷۰) وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَیْنَنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی

پہلی فصل

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا ایسے لوگوں پر جو جنت میں زنجیروں کے ساتھ جکڑے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جنت کی طرف زنجیروں سے کھینچے جاتے ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مشرک جاسوس کو لایا گیا۔ اور آپ سفر کی حالت میں تھے وہ صحابہ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا اور چلا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس کو ڈھونڈو اور قتل کرو۔ سو میں نے اس کو قتل کیا اور آپ نے اس کا اسباب مجھے دیا اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور انہی سے روایت ہے کہ ہم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قبیلہ ھوازن سے جہاد کیا۔ اس موقعہ پر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۷ یعنی کفار زبردستی پکڑے جاتے ہیں اور زنجیروں میں جکڑ کر دارالاسلام میں داخل کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو ایمان نصیب کرتا ہے۔ سو اس ایمان کے سبب وہ جنت میں داخل ہوں گے (مترجم)

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهٗ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ مِّنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهٗ فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے ہمراہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، کہ اچانک ایک شخص سُرخ اونٹ پر سوار آیا اور اپنا اونٹ بٹھا کر دیکھنے لگا[۱]۔ اور ہماری حالت یہ تھی کہ اس وقت ہم کمزور تھے، بہ سبب لاغری پیادہ پائی اور کمی سواری کے، اس نے دیکھا کہ ہم میں سواریاں کم ہیں۔ ہمارے بعض پا پیادہ ہیں سو وہ دوڑتا ہوا ہمارے درمیان سے نکلا۔ اور اپنے اونٹ کے پاس آکر اس کو کھڑا کیا اور اُس کو دوڑا دیا۔ اور میں بھی اس کے تعاقب میں دوڑا حتّٰی کہ میں نے اس کو جا پکڑا۔ اور اُس کے اونٹ کی مُہار تھام لی۔ اور اس کو بٹھا لیا۔ پھر اپنی تلوار نکال کر اس کے سر پر ماری، اور اس کے اونٹ کو کھینچتا ہوا لایا اس حال میں کہ اس پر اُس کا اسباب اور ہتھیار تھے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے آئے اور لوگ بھی۔ فرمایا۔ اس شخص کو کس نے قتل کیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کہ سلمہ بن اکوع نے۔ فرمایا۔ سب اسباب اُسی کا ہے۔ (سب اسباب اُسی کو دیدو) اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۴۷) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى

(۴۷) اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذ کے حکم سے بنو قریظہ نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور سعد بن معاذ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ نزدیک ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو، سعد آئے اور بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بنو قریظہ تمہارے حکم سے نکلے ہیں۔

[۱] ہماری حالت کا جائزہ لینے لگا کہ مجاہدین کی تعداد کیا ہے اور آلاتِ جنگ کیا ہیں وغیرہ (مترجم)

حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّيْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللّٰهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جو لڑنے کے قابل ہیں وہ مارے جائیں۔ اور بچوں و عورتوں کو قید کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ تو نے اُن پر یہ بادشاہ جیسا حکم کیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے اللہ کے حکم کے ساتھ۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(حاشیہ حدیث ۴۷۱) سعد بن معاذ کبارِ صحابہ اور مشاہیر انصار سے ہیں، اور سردار ان کے اور بنو قریظہ ایک جماعت ہیں یہود کی حلیف ان کے اور عہد و امان ان کے بیچ میں تھے۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کے ۵ھ میں پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتھ عہد سعد بن معاذ کے اترے یعنے کہا کہ جو کچھ سعد حکم کریں ہم اختیار کریں گے۔ انہوں نے خیال کیا تھا کہ ہم ان کے عہد و امان میں ہیں رعایت ہمارے حال کی کریں گے۔ اور ہماری خلاصی میں کوشش کریں گے پس جب اترے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلایا جیسا کہ مذکور ہوا۔ اور کھڑے ہو تم کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ افضل کی تعظیم و توقیر کرے اور کھڑا ہو جاوے وقت آنے اُن کے کے اور حجت پکڑی ہے ساتھ اس کے جمہور نے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ میں فرمایا ہے۔ واحتجاج کردہ است باین کسیکہ قایل است بقیام مرد اہل مجلس را چنانکہ الآن معتاد و متعارف است (انتہی بقدر الحاجۃ) مرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۴ میں ہے وقال القاضی عیاض لیس ہذا من قیام المنہی عنہ وانما ذاک فیمن یقومون علیہ وہو جالس ویتمثلون قیاما طول جلوسہ۔ یہ وہ قیام نہیں ہے جس کی ممانعت ہے بلکہ وہ متکبر شخص کے لئے ہے، جو قابل تعظیم نہیں۔ اور قیام سے تعظیم کراتا ہے۔ فافہم (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

(۴۷۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ

(۵) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا۔ لشکر کے لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ اور وہ یمامہ والوں کا سردار تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور فرمایا۔ تیرا کیا حال ہے اور تیرا کیا گمان ہے؟ اے ثمامہ، اس نے کہا کہ اے محمد! (صلی علیہ وسلم)

خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِىْ مَاقُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ

فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِىْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ تَسْئَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ

میرے پاس بہت مال ہے۔ اگر آپ مجھ کو قتل کریں گے تو ایک مستحق قتل کو قتل کریں گے، اور اگر انعام واحسان کروگے تو ایک قدردان پر احسان کروگے۔ اگر آپ مال چاہتے ہیں، تو مانگئے جو آپ چاہیں گے آپ کو اُتنا ہی مال دیا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اُس کے حال پر چھوڑ دیا۔ اگلے دن پھر آپ نے اُس سے پوچھا کہ اے ثمامہ تیرا کیا حال ہے۔ اور کیا خیال ہے؟ کہا جو کچھ میں آپ سے کہہ چکا بس وہی بات ہے۔ اگر آپ احسان کرینگے تو ایک قدردان پر احسان کریں گے اور اگر قتل کریں گے تو ایک مستحق قتل کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جو کچھ چاہیں مانگیں، آپ کو اتنا ہی مال دیا جائے گا۔ اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ جب دوسرا دن آیا۔ آپ نے اُس سے پوچھا اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا۔ وہی جو میں نے آپ سے عرض کیا تھا۔ اگر آپ انعام وبخشش کریں گے تو ایک قدردان پر احسان کریں گے۔ اور اگر قتل کریں گے تو ایک مستحق قتل کو قتل کریں گے۔ اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو مانگئے آپ کو دیا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ ثمامہ آزاد ہوکر مسجد کے قریب کھجوروں کے درختوں کے نزدیک آیا اور نہایا۔ پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وَجْهُهُ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيَّ وَ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضُ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَ اِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَ اَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَ لٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا وَ اللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ -

اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، روئے زمین پر نہایت مبغوض چہرہ آپ کے چہرہ سے زیادہ مبغوض میرے نزدیک کوئی نہ تھا۔ مگر اب آپ کا چہرہ مبارک تمام چہروں سے زیادہ میرے نزدیک محبوب ہے۔ آپ کے دین کا میں تمام دینوں میں سب سے زیادہ دشمن تھا مگر اب آپ کا دین میرے نزدیک تمام دینوں سے زیادہ محبوب ہے خدا کی قسم آپ کا شہر میرے نزدیک تمام شہروں میں سب سے زیادہ مبغوض تھا۔ مگر اب آپ کا شہر میری نگاہوں میں سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے لشکر نے مجھے اس حال میں گرفتار کر لیا کہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا تھا۔ اب آپ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرافت ومغفرت کی بشارت دی اور اس کو عمرہ کرنے کا حکم دیا۔ جب ثمامہ مکہ میں آیا تو ایک کہنے والے نے اُس سے کہا۔ کہ کیا تو بے دین ہوگیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ بلکہ میں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام لایا ہوں۔ خدا کی قسم، میں بے دین نہیں ہوا۔ خدا کی قسم اب تم کو یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی نہ پہونچے گا۔ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت نہ دیں گے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اور بخاری نے مختصر۔

(۳۷۴) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ هٰؤُلَاءِ

(۶) اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا۔ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک قیدیوں

النَّتْنٰی لَتَرَکْتُھُمْ لَہٗ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

(۴۷۴) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ مَکَّۃَ ھَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ فَاَخَذَھُمْ سَلَمًا فَاسْتَحْیَاھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْتَقَھُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

(۴۷۵) وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرَلَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ یَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِیْدِ قُرَیْشٍ فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِیْثٍ مُّخْبِثٍ وَّکَانَ اِذَا ظَھَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَۃِ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَلَمَّا کَانَ بِبَدْرٍ الْیَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِہٖ فَشُدَّ عَلَیْھَا رَحْلُھَا ثُمَّ مَشٰی وَاتَّبَعَہٗ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی قَامَ عَلٰی شَفَۃِ الرَّکِیِّ فَجَعَلَ یُنَادِیْھِمْ

کے لئے سفارش کرتا تو میں اکی سفارش پر انکو چھوڑ دیتا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سال حدیبیہ میں مکہ کے اسّی آدمی جبلِ تنعیم سے ہتھیار باندھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتر آئے اس ارادہ سے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابہ رضی اللہ عنہم کو غافل پائیں تو آزار پہونچائیں۔ سو آپ نے اُن کو پکڑ لیا مطیع وخوار کر کے۔ پھر ان کو زندہ چھوڑ دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اُن کو آزاد کر دیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی اور اللہ وہ ہے جس نے اُن کے ہاتھوں کو روکے رکھا اور تمہارے ہاتھوں کو اُن سے مکہ کی وادی میں۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن حکم فرمایا۔ کہ کفار قریش کے چوبیس ۲۴ سرداروں کو کنوئیں میں ڈال دیا جائے بدر کے ایک کنوئیں میں کہ وہ ناپاک اور ناپاک کرنے والا تھا۔ اور جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب آتے تو اُس میدان میں ٹھہرتے یعنی میدانِ جنگ میں تین رات سو جب بدر میں تیسرا دن ہوا تو اُونٹوں پر کجاوے باندھنے کا حکم دیا اپنی سواری کے لئے پس آپ کی اُونٹنی پر کجاوہ باندھا گیا۔ اس پر سوار ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم چل پڑے

بِاَسْمَآئِهِمْ وَ اَسْمَآءِ اٰبَآئِهِمْ يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ وَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ زَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّ نِقْمَةً وَّ حَسْرَةً وَّ نَدَمًا ۔

یہاں تک کہ آپ اُس کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور اُن کافروں اور اُن کے باپوں کا نام لے کر پکارنا شروع کیا اے فلانے فلانے کے بیٹے اے فلانے فلانے کے بیٹے کیا تجھ کو یہ چیز اچھی معلوم ہوتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے، پس حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تو وہ چیز پالی جس کا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا (یعنی تم کفار پر غالب ہو گئے، مگر تم نے بھی وہ چیز پائی جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا (یعنی ذلت و خواری اور عذاب کا)، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ایسے جسموں سے کلام کرتے ہیں جن میں ارواح نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ تم اُس چیز کے زیادہ سننے والے نہیں جو میں کہہ رہا ہوں اُن سے، اور ایک روایت میں یوں ہے "تم اُن سے زیادہ سننے والے نہیں لیکن وہ جواب نہیں دیتے۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ اور بخاری نے اتنا زیادہ کیا ہے۔ کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا اور اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سنایا ان کی سرزنش، ذلت، عذاب، حسرت اور پشیمانی کیلئے۔

(۴۷۶) وَعَنْ مَرْوَانَ وَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَآءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَ اِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا

(۹) مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ بیان فرمایا۔ جب کہ قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ مسلمان ہو کر آئے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ کہ اُن کے مال اور اُن کے قیدی پھیر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو یا قیدی اور یا مال۔ انہوں نے کہا کہ ہم

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا
هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْا
تَآئِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ
اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ
فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ
ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ
مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ
حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ
مَا يُفِيْئُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ
فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ
اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ
فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا
عُرَفَآءُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ
فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَآءُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ
طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اپنے قیدیوں کو چھڑانا اختیار کرتے ہیں۔ پس
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ خطبہ دیا۔
اللہ تعالٰے کی حمد و ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے
شایاں ہے۔ پھر فرمایا۔ تحقیق تمہارے دینی
بھائی (شرک و گناہ سے) توبہ کر کے آئے ہیں۔
اور میں نے بھی اس لئے مناسب سمجھا کہ اُن کے
قیدی اُن کو پھیر دوں۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص
اپنی خوشی سے ایسا کر سکتا ہو وہ کرے۔ اور جو
شخص اپنے حصّہ پر قابض رہنا ہی پسند کرتا ہے،
تو ہم اُس کا عوض دیدیں۔ اوّل اُس چیز سے کہ
اللہ مالِ غنیمت میں سے ہمیں عطا فرمائے۔ اُسے
ایسا کرنا چاہیئے۔ سب لوگوں نے عرض کیا۔
یا رسول اللہ! ہم خوشی سے قیدی پھیرتے ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ہم
نہیں جانتے کہ تم میں سے کون رضامند ہے اُن
لوگوں میں سے جو راضی نہیں سو تم پھر جاؤ اور
ہمارے پاس لاؤ اپنے سرداروں کو کہ تمہارا
معاملہ تفصیل سے ہمیں سمجھائیں۔ سو وہ لوگ
لوٹ گئے۔ اور اپنے سرداروں کو لائے۔ انہوں
نے اصل معاملہ عرض کیا۔ اُدھر صحابہ رضی اللہ عنہم
بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور تحقیق
ہم راضی ہوئے اور قیدی پھیر دینے کا حکم دیا۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۴۷۷) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِّبَنِيْ
عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ
مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ

(۱۰) اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ثقیف بنی عقیل کے حلیف تھے۔ سو
ثقیف نے رسول اللہ کے صحابیوں میں سے
دو شخصوں کو قید کر لیا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم
نے بنی عقیل کے ایک شخص کو قید کر لیا۔

بَنِىْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِى الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ اُخِذْتُ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّىْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفٌ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو مضبوط باندھا اور اس کو سنگستان میں ڈال دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر سے گذرے تو اُس نے پکارا۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کس سبب سے پکڑا گیا ہوں؟ فرمایا۔ تمہارے حلیف ثقیف کے جُرم کی وجہ سے (انہوں نے ہمارے دو شخصوں کو قید کر لیا ہے)، آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور تشریف لے چلے۔ پھر اس نے پکارا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر رحم آیا اور واپس ہوئے، فرمایا۔ تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا تحقیق میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس کلمہ کو کہتا تو اپنے امر کا مالک ہوتا اور تو پورے طور پر چھٹکارا پاتا (یعنی قید ہونے سے پہلے یہ کہتا)، راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اُن دو شخصوں کے بدلے میں کہ جن کو ثقیف نے قید کیا تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

(۷/۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِىْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِىْ فِدَاءِ اَبِى الْعَاصِ بِمَالٍ وَّبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِى الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً

دوسری فصل

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے بدلہ میں (مسلمانوں کو) بھیجا، تو اُس وقت زینب رضی اللہ عنہا نے ابی العاص کے بدلہ میں کچھ مال دیا (یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہ کے خاوند تھے)، اور اُس مال میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کا ایک ہار بھی بھیجا، جو پہلے اُن کے پاس تھا۔ ابی العاص کے پاس اسی ہار کے ساتھ بھیجا تھا (یعنی زینب کو جہیز میں دیا تھا)، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شَدِيْدَةً وَّ قَالَ اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَ تَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ نَاجِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ -

نے اس ہار کو دیکھا تو بہ سبب غربت و تنہائی زینب اور یاد مصاحبت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے آپکا دل اُمنڈ آیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔ اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کے لئے اُس کا قیدی چھوڑ دو۔ اور زینب رضی اللہ عنہا کا مال اس کو واپس کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کہ ہاں ہم مال بھی واپس کرتے ہیں اور ابوالعاص کو بھی چھوڑتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کو چھوڑتے وقت عہد لیا تھا کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے دے۔ اس کے بعد آپ نے زینب کو لانے کے لئے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک شخص انصاری کو بھیجا اور کہا کہ وہ بطن ناجح میں ٹھہرے رہیں جب تک کہ زینب تمہارے پاس آئیں اور ان کو اپنے ہمراہ لے آؤ۔ اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے

عہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی تھیں اور ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدالشمس بن عبد مناف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے وہ زینب کے خاوند تھے بدر میں قید ہوئے تھے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے تھیں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد طیب طاہر، عبداللہ قاسم ذکور اور زینب رقیہ ام کلثوم فاطمہ رضی اللہ عنہن انہیں سے ہوئی صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے تھے۔ اور حضرت زینب ابوالعاص کافر کے نکاح میں تھیں کہ اس وقت مسلمان عورت کا نکاح کافر سے جائز تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو شخصوں کو زینب رضی اللہ عنہا کے لانے کو بھیجا باوجودیکہ وہ محرم شرعی نہ تھے تو یہ اس مقام میں مخصوص تھا بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مرقاۃ میں ہے ممکن ہے کہ ان کے ساتھ محرم بھی ہو اور ثقات عورتیں بھی یا یہ واقع نہی کے پہلے کا ہے) اور عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں اور بطن ناجح مکہ مکرمہ کے قریب آٹھ کوس کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے اور لفظ ناجح کو قاموس نے یاجج اور ناوح بھی علمائے کرام نے ضبط کیا ہے۔ چنانچہ اکثر نسخوں مشکوٰۃ اور مصابیح کے اسی طرح ہے اور یاجج بھی آیا ہے (مرقاۃ) اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ منورہ کو آئیں۔ تو ابوالعاص دین کفر پر مکہ مکرمہ میں ہی رہے اور بعد ازاں ان کو تجارت کے لئے سفر شام کا اتفاق پڑا۔ جب مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو مسلمانوں نے چاہا کہ ان سے مال چھین لیں۔

یہ خبر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہونچی۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہیں ہے عہد وپیمان مسلمانوں کو ایک یعنے جب تک مسلمان نے کافر کو امان دی تو سب کو چاہیئے کہ امان دیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہاں ایک ہی کہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہ آپ گواہ رہیئے کہ میں نے ابوالعاص کو امان دی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب یہ حال دیکھا اور بغیر ہتھیار ابوالعاص کے پاس گئے اور کہا اے ابوالعاص تو شرفائے قریش سے ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہے مسلمان ہوجا تو یہ مال تیرے ہی پاس رہے۔ ابوالعاص نے کہا یہ جو تم کہتے ہو بہت بُری بات ہے حاشا میں اپنے اسلام کو اس مال سے پلید کروں اور لوگوں کے مال ان کے سپرد کر کے کہا۔ اے اہل مکہ تمہارے اموال تم کو پہنچ چکے۔ انہوں نے کہا پہنچ چکے کہا گواہ رہو میں مسلمان ہوں۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ بعد ازاں ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو آئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو ان کے سپرد کیا ساتھ نکاح قدیم یا جدید کے اس میں اختلاف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوالعاص سے محبت رکھتے تھے اور ان سے بہت راضی تھے[۳] اور شہید ہوئے وہ یمامہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں (اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۴۲۷ ومرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۹ مطبوعہ مصر۔ ۱۲ مصحح عفی عنہ)

(۴۷۹) وَ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَ نَضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَ مَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ ـ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ـ

(۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے۔ کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل بدر کو قید کیا۔ تو عقبہ بن معیط اور نضر بن حارث کو قتل کر دیا۔ اور ابی غرہ جمحی پر احسان کیا۔ اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے۔

(۴۸۰) وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ ـ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ـ

(۳) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ لڑکوں کو کون پالے گا؟ فرمایا۔ آگ۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۸۱) وَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ

(۴) اور حضرت علی کرم اللہ وجہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ آپ اپنے اصحاب کو

۳ ایک بار ابوجہل کی لڑکی کو دیکھ کر حضرت علی نے اس کو خطبہ کرنا چاہا جب یہ خبر حضور کو پہنچی تو منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا ناراض ہوئے حضرت ابوالعاص کی مدح اور اظہار رضامندی بہت کی اور فرمایا علی فاطمہ کو طلاق دیدے خدا کے محبوب اور دشمن کی بیٹی کو جمع نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معذرت کر لی۔ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۴۵۶ ۱۲ مصحح

أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَ يُقْتَلُ مِنَّا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

بدر کے قیدیوں کے بارے میں اختیار دیں مگر وہ ان کو قتل کریں یا فدیہ لیں (یعنی مال لیکر چھوڑ دیں)، اس شرط پر کہ اُن میں سے مارے جائیں۔ صحابہ میں سے سال آئندہ بانند اُن کے (یعنی گنتی میں کہ ستر تھی)، صحابہ نے عرض کیا کہ ہم نے بدلہ لینے کو اختیار کیا اور یہ کہ مارے جائیں ہم میں سے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۴۸۲) وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَ مَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ -

(۵) اور عطیہ قرظی سے روایت ہے۔ کہ میں بنی قریظہ کے قیدیوں میں تھا۔ ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لایا گیا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھ رہے تھے زیر ناف کا حصّہ کھول کر سو جس کسی کے زیر ناف بال جمے ہوتے تو وہ شخص مارا جاتا اور جس کے بال جمے نہ ہوتے وہ نہ مارا جاتا۔ لہذا انہوں نے میرا حصّہ بھی کھولا تو انہوں نے دیکھا کہ میرے بال نہ جمے تھے پس انہوں نے مجھے قیدی بنالیا۔ اس کو ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ یہ صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حدیث بیان کی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) صحیح

(۴۸۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ حُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَ اللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَ إِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ مَا أَرَاكُمْ

(۶) اور حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے۔ کہ حدیبیہ کے دن بہت سے غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے صلح سے پہلے اُن غلاموں کے مالکوں نے آنحضرت صلی اللہ وسلم کو لکھا کہ "اللہ کی قسم یہ غلام اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس آپ کے دین کی رغبت اور کشش کی وجہ سے نہیں آئے بلکہ یہ غلامی کی مصیبت سے بچ کر بھاگے ہیں"۔ اس پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ کہ ان غلاموں کے مالکوں نے یہ سچ کہا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو انکے مالکوں کو لوٹا دینا چاہیئے۔

تَنْتَهُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَ اَبٰى اَنْ يَّرُدَّهُمْ وَ قَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ کہ اے گروہ قریش! میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم باز آؤ گے نافرمانی سے، یہاں تک کہ اللہ تم پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرے کہ اس پر تمہاری گردنیں اُڑائے (یعنی ان غلاموں کے پھیرنے اور دار الحرب میں واپس کرنے پر)، پس آپ نے اُن کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ ان کو اللہ نے آزاد کیا ہے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۴۸۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَانَا صَبَانَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَ يَاسِرُ وَ دَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَ لَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

تیسری فصل

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے اُن کو اسلام کی دعوت دی (وہ لوگ ہیبت زدہ تھے)، اضطراب کی وجہ سے اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے (اچھی طرح اسلام کا کلمہ نہ پڑھ سکے)، وہ یہ کہنے لگے۔ ہم اپنے دین سے نکلے اور دین اسلام کی طرف آئے۔ اس پر خالد رضی اللہ عنہ نے بعضوں کو قتل اور بعض کو قید کرنا شروع کیا اور ہم میں سے ہر شخص کو اُس کا قیدی حوالہ کر دیا۔ یہاں تک کہ خالد رضی اللہ عنہ نے ایک دن حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا۔ اللہ کی قسم نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرے رفیقوں میں سے کوئی شخص اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ حتیٰ کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان واقعات کا ذکر کیا۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور یوں دعا کی۔ کہ اے اللہ جو کچھ خالد رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ میں اُس سے بیزاری

ظاہر کرتا ہوں۔ اس کو دو بار فرمایا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْاَمَانِ

باب۔ امن دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۴۸۵) عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ ابْنُ

پہلی فصل

(۱) حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا ابی طالب کی بیٹی فرماتی ہیں۔ کہ فتح مکہ کے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ غسل فرما رہے تھے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھیں۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ فرمایا۔ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا۔ کہ میں امّ ہانی بنت ابی طالب ہوں آپ نے فرمایا۔ مبارک ہو امّ ہانی کا آنا۔ غسل سے فارغ ہو کر آپ نے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے (چاشت کی) آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)

ؒ ان کا نام فاختہ یا عاتکہ تھا، صحابیہ ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائیں ۵۰ھ تک زندہ رہیں۔ جبکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا ۱۲ (اشعۃ اللمعات)، ؒ امی وابی۔ صرف امی شفقت اور رحمۃ کے لئے کہا۔ ورنہ وہ ابوطالب کی بیٹی حضرت علی کی سگی بہن تھیں ۱۲ (مرقاۃ)، عبدالعزیز مصحح عفی عنہ

هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَ ذٰلِكَ ضُحًى - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَنَّا مَنْ أَمَنْتِ -

میری ماں کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ وہ اُس شخص کو قتل کر دیں گے۔ جس کو میں نے پناہ دی ہے۔ وہ ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق ہم نے اُس کو پناہ دی۔ جس کو تو نے پناہ دی ہے اے ام ہانی! (رضی اللہ عنہا) ام ہانی کہتی ہیں کہ یہ وقت چاشت کا تھا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ترمذی کی ایک روایت میں ہے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دو شخصوں کو پناہ دی جو میرے خاوند کے رشتہ دار تھے۔ سو پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جن کو تو نے پناہ دی ہم نے بھی اُن کو پناہ دی + ہبیرہ ام ہانی کے خاوند کا نام ہے کہ بعد از اسلام ام ہانی کے اس سے تفریق واقع ہوئی اور یہ شخص ہبیرہ کی اولاد میں سے تھا ام ہانی نے انکو امان دی اور حضرت علی اسکی امان کو قبول نہ کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اسکو مار ڈالیں پس ام ہانی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر حقیقتِ حال عرض کی ۱۲ (مصحح)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

(۴۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ تحقیق مسلمان عورت جن لوگوں کو پناہ دے کافروں میں سے تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ وہ بھی اس کو پناہ دیں۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۴۸۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَّنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

(۲) اور عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔ جو شخص کسی کی جان کو امان دے کر پھر اس کو مار ڈالے تو اس کو قیامت کے دن بدعہدی کا نشان دیا جائے گا۔ اس کو شرح السنتہ میں روایت کیا ہے + یہ صحابی خزاعی ہے پہلے کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ پھر مصر میں انتقال کیا۔ اور حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ۵۱ھ میں قتل کئے گئے ۱۲ (مصحح)

(۴۸۸) وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ

(۳) اور سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

(یہ حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں)

قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَّ كَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَّلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوٗدَ۔

کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان امن وصلح کا عہد تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ اُن کے شہروں کی صرف سیر کر رہے تھے تاکہ جب معاہدہ کی مدت ختم ہو جائے تو پھر اُن پر اچانک ٹوٹ پڑیں۔ اور لوٹ مار شروع کردیں۔ پس ایسی حالت میں ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر آیا اس حال میں کہ وہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر، اللہ اکبر چاہیئے کہ تم اپنے عہد کو پورا کرو نہ کہ عہد شکنی کرو۔ لوگوں نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ شخص عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے شبخون اور عہد شکنی کے متعلق پوچھا۔ عمرو بن عبسہ نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ جب کسی قوم سے معاہدہ ہو تو اُس عہد کو نہیں توڑنا چاہیئے۔ اس پر یہاں تک سختی کے ساتھ پابندی کرے کہ معاہدہ کی مدت گذر جائے اور یا برابری پر اُس کو توڑ دے[1]۔ عمر راوی کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر پھرے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے + (حاشیہ حدیث ۴۸۸) سے تابعین شام کے طبقہ ثانیہ میں شمار ہیں۔ کثیر الحدیث اور ثقہ مشہور ہیں۔ ابو حاتم نے ان کو لاباس بہ کہا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۴۸۹) وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ[2] قَالَ بَعَثَتْنِيْ قُرَيْشٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ

(۴۸۹) اور رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر مجھ کو قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جب ملے آپ کو دیکھا تو میرے قلب میں اسلام ڈال دیا گیا[3] میں نے عرض کیا۔

[1] یعنی حتی الامکان اپنے عہد کی پابندی کرنی چاہیئے۔ ہاں اگر عہد شکنی لازمی ہو جائے تو معاہد قوم سے علی الاعلان کہہ دے کہ ہم میں تم میں پہلے صلح کا معاہدہ تھا مگر اب وہ نہیں رہا۔ ہم تم دونوں برابر ہیں۔ [3] یعنی میں نے آپ کے چہرۂ اقدس کو دیکھتے ہی سمجھ لیا تھا۔ کہ آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور میرے قلب میں اسلام قبول کرنے کی تحریک ہوئی۔ (مترجم)

[2] کا نام اسلم ہے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا قَالَ اِنِّيْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِيْ نَفْسِكَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

یارسول اللہ! خدا کی قسم میں اب کفار قریش کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا کبھی۔ آپ نے فرمایا تو یہ بھی حقیقت ہے کہ میں اپنا عہد نہیں توڑ سکتا۔ اور قاصدوں کو قید نہیں کرتا۔ لہٰذا تو واپس جالیس اگر تیرے دل میں وہ چیز رہے جو اب تیرے دل میں ہے تب بھی پھر جا(دل کی بات دل میں رہے) ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں واپس چلا گیا۔ اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴۹۰) وَعَنْ نُعَيْمِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۵) اور نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو شخص آئے مسیلمہ کے پاس سے۔ خبردار ہو جاؤ۔ خدا کی قسم اگر قاصدوں کے قتل کرنے کا دستور نہ ہوتا تو میں ضرور تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔ اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ہ صحابی اشجعی مدنی ہیں۔ خندق کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی آپ ہی ہیں جنہوں نے بنی قریظہ اور ابوسفیان بن حرب کے درمیان سعی کی غزوۂ احزاب ہیں، اور انکو مخذول و ذلیل کیا ۱۲ مصحح

(۴۹۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

(۶) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا" جاہلیت کی قسم کو پورا کرو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام عہد اور قسموں کو اور زیادہ مضبوط و مؤکدہ کرتا ہے اور مسلمان ہونے کے بعد قسم نہ کھایا کرو"۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۴۹۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَاحَةِ وَ ابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ ۔

تیسری فصل

(۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے ایلچی ابن نواحہ اور ابن اثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے. آپ نے اُن سے کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں بے شک اللہ کا رسول ہوں ؟ اُن دونوں نے کہا کہ ہم تو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ میں اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لایا ۔ اگر میں قاصدوں کے قتل کرنے والا ہوتا تو تم دونوں کو ضرور قتل کر دیتا ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ طریقہ جاری ہو گیا کہ قاصد کو نہ مارا جائے ۔

۱۰ اس کو احمد نے روایت کیا ہے ۔

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

باب مال غنیمت کی تقسیم اور اس میں خیانت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۴۹۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ

پہلی فصل

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ
مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى
ضَعْفَنَا وَ عَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا -
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۴۹۴) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ
لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا
مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ
فَضَرَبْتُهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ
السَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَ
اَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُّ
مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ
الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ
النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ
رَجَعُوْا وَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ
قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ
فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ
يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ
ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ
فَقُمْتُ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ غنیمت ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھی۔ جب اللہ تعالےٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھا تو اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔ اس پر بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے

(۲) اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سال غزوۂ حنین میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے، سو جب ہم مسلمانوں کے ساتھ کافروں سے لڑنے کے لئے ملے۔ تو مسلمانوں کی شکست کے آثار نظر آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان پر غالب آیا۔ میں نے پیچھے سے اس کی رگ گردن پر تلوار ماری۔ اور اس کی زرہ کٹ گئی اور وہ میری طرف متوجہ ہوا۔ اس نے مجھے اس طرح بھینچا کہ میں قریب المرگ ہو گیا۔ پھر اُسی کو موت نے پایا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا۔ پھر میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ بھاگ رہے ہیں؟ فرمایا اللہ کا حکم یہی معلوم ہوتا ہے۔ مگر مسلمان پھر لوٹے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور فرمایا کہ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے تو اس کے قتل کرنے پر گواہ ہونا چاہیئے (اگرچہ ایک ہی ہو) سو اُس کا مال و اسباب اُسی قتل کرنیوالے کا ہے پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری گواہی کون دیگا کہ میں نے اُس مشرک کو مارا ہے پھر میں بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی فرمایا۔ کہ قتل کرنیوالے کا گواہ

فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِهٖ مِنِّیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ لَا هَا اللّٰهِ اِذًا لَا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَیُعْطِیْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِیْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا بھلا میری گواہی کون دیگا، میں بیٹھ گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی وہی بات فرمائی۔ اس پر میں کھڑا ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابا قتادہ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے آپ کو اصل واقعہ کی خبر دی۔ ایک شخص نے کہا۔ ابو قتادہ سچ کہتا ہے۔ مگر اس مشرک کا اسباب میرے پاس ہے۔ سو اس کو مجھ سے راضی کر دیجیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ اللہ کی قسم یہ نہیں ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصد نہ کریں اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کا اور وہ ابو قتادہ ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے لڑتا ہے اور اے شخص تجھ کو اس کا اسباب دیدیں سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس مشرک کا اسباب ابو قتادہ کو دیدو۔ پس میں نے اس سے قبیلہ بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور وہ میرا پہلا مال تھا جو میں نے اسلام لانے کے بعد جمع کیا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۹۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَ لِفَرَسِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَ سَهْمَیْنِ لِفَرَسِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

(۳) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت سے ایک حصہ ایک شخص کا اور تین حصے سوار کے دیئے۔ ایک حصہ سوار اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۴۹۶) وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ[۱] قَالَ کَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِیُّ[۲] اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَ الْمَرْاَةِ یَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ یُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِیَزِیْدَ

(۴) اور یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا۔ کہ اگر مال غنیمت میں غلام اور عورت بھی حاضر ہوں۔ تو ان دونوں کو حصہ دیا جائے۔ پس ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یزید کو کہا۔

[۱] تابعی ہمدانی ہے ابن سعد نے ان کو اہل مدینہ میں شمار کیا ہے اور کہا کہ وہ ثقہ ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

[۲] منسوب بحرور کوفہ کے باہر ایک گاؤں ہے اسی میں خارجی جمع تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا وَ فِيْ رِوَايَةٍ كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ وَ هَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَ اَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يُضْرَبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کہ وہ نجدہ کو اس کے جواب میں لکھ دے کہ اُن دونوں کے حصے معین نہیں ہیں۔ ہاں اُن کو کچھ نہ کچھ دیدینا چاہیئے۔ ایک روایت میں یوں ہے۔ کہ حضرت ابن عباس نے اس کو لکھا کہ تو نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عورتیں بھی جہاد میں شریک ہوتی تھیں؟ اور کیا حضور مالِ غنیمت میں سے ان کو بھی حصّہ دیتے تھے؛ پس تحقیق جان لینا چاہیئے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عورتیں بھی جہاد کرتیں، وہ بیماروں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور مالِ غنیمت میں سے اُن کو بھی حصّہ دیا جاتا تھا۔ لیکن اُن کے لئے حصّہ مقرر نہیں کیا گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۹۷) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ[1] قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ[2] قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلٰى اَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلٰثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَ اَرْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ۔ فَمَازِلْتُ

(۵) اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کے اونٹ کے ہمراہ اپنے غلام رباح کو بھیجا اور میں بھی رباح کے ساتھ تھا۔ جب صبح ہوئی تو اچانک عبدالرحمٰن فزاری نامی کافر نے آپ کے اونٹوں کو لوٹ لیا۔ میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کرکے تین بار پکارا یا صباحاہ (یعنی خبردار ہو دشمن نزدیک ہے)، پھر میں اُن ڈاکوؤں کے تعاقب میں ہوا، میں اُن کو تیر مارتا جاتا اور یہ رجز پڑھتا جاتا تھا "آج کا دن بُروں کے ہلاک ہونے کا دن ہے"۔ میں تیروں کی بارش کرتا رہا اور اُن کی سواریوں کی کونچیں کاٹتا رہا۔

[1] مشہور شاہسوار صحابی ہیں۔ جو پیدل ہی سواروں سے قتال کرتے تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

[2] فزاری نامی کافروں سے ایک شخص تھا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

اَرْمِيهِمْ وَ اَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَآءَ ظَهْرِيْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثِيْنَ بُرْدَةً وَّ ثَلٰثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ وَسَهْمُ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا اِلَيَّ جَمِيْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَهٗ عَلَى الْعَضْبَآءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہمیں مل گیا مگر میں نے اس کو پس پشت ڈالا اور میں اُن کے پیچھے لگا رہا اور اُن پر تیروں کی بارش کرتا رہا یہاں تک کہ اُنہوں نے تیس۳۰ سے زیادہ چادریں اور نیزے ڈال دیئے۔ تاکہ وہ ہلکے ہوں اور جلدی بھاگیں۔ اور جو چیزیں بھی وہ پھینکتے تھے میں اُن پر پتھر بطور نشان کے رکھ دیتا تھا۔ تاکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہچان لیں اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اگر پیچھے سے آئیں۔ یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ملے عبدالرحمٰن کے ساتھ (جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لئے تھے)، سو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کو قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہمارے بہترین سواروں میں ہے۔ اور ہمارے پیادوں میں بہترین پیادہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو حصے دیئے۔ ایک حصہ سوار کا اور ایک پیادہ کا، میرے لئے دونوں حصوں کو جمع کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے سوار کر لیا۔ اُس کا نام عضبا تھا اور ہم مدینہ کو روانہ ہوئے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴۹۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ

(۶) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۴۹۹) وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۵۰۰) وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهٗ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۵۰۱) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن غازیوں کو لشکروں میں بھیجتے اُن کو کچھ زائد حصہ دیتے مال غنیمت میں سے ترغیب کے لئے خاص طور پر عام لشکر والوں کے علاوہ۔

اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔

(۷) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہمارے حصہ سے کچھ زائد حصہ دیا۔ خمس میں سے۔ مجھے ایک اونٹنی بھی ملی شارف۔ اور شارف بڑی بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

اس پر بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ اُن کا گھوڑا بھاگ گیا۔ اس کو دشمن کافروں نے پکڑ لیا۔ پھر مسلمان کافروں پر غالب ہوئے۔ تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹا دیا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ عبداللہ کا ایک غلام بھاگا اور روم والوں میں جا ملا۔ جب مسلمان روم والوں پر غالب آئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غلام کو عبداللہ پر لوٹا دیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۹) اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کی خدمت اقدس میں پہونچ کر عرض کیا کہ آپ کے خیبر کے خمس میں سے بنی مطلب کو تو حصہ دیا۔

وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَّ بَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَّلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۵۰۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۵۰۳) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَّتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۵۰۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَآ اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ

مگر ہمیں نہیں دیا۔ اور ہم بہ نسبت آپ کے ایک مرتبہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے۔ کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔ جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس کو حصّہ نہیں دیا اور نہ بنی نوفل کو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس بستی میں تم جاؤ اور وہاں ٹھیرو۔ تو تمہارا اُس میں حصہ ہے۔ اور جس بستی نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو بے شک اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، اور پھر وہ تمہارے لئے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے

(۱۱) اور حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ "تحقیق بعض اشخاص اللہ کے مال میں ناحق تصرّف کرتے ہیں۔ سو قیامت کے دن اُن کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کا ذکر فرمایا۔ اس کا بہت بڑا گناہ بتلایا۔ اور اُس کا بڑا امر بیان کیا۔ پھر فرمایا۔ میں تم میں سے

ٰ مشہور صحابیہ ہیں رضی اللہ عنہا ۱۲

بَعِیْرٌ لَہٗ رُغَآءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِکُ
لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ
اَحَدَکُمْ یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَرَسٌ لَہٗ حَمْحَمَۃٌ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ
فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ
یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ
شَاۃٌ لَّہَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ
لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ
اَحَدَکُمْ یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
عَلٰی رَقَبَتِہٖ نَفْسٌ لَّہَا صِیَاحٌ
یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ
فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ
یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ
رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ
لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا
اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْئُ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ
فَاَقُوْلُ لَآ اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَ
ھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَّھُوَ اَتَمُّ

کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ قیامت کے دن اس کی گردن پر اونٹ آواز کرتا ہوا آئے۔ (جو اس نے خیانتہً لیا ہوگا)، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے۔ میری شفاعت کیجئے! پس میں کہوں گا کہ میں تیری کچھ مدد نہیں کر سکتا (اس خیانت دوبال سے کسی طرح نہیں چھڑا سکتا)، میں نے واضح شریعت تم کو پہونچا دی تھی۔ میں تم سے کسی کو اس حال میں بھی نہ پاؤں کہ اُس کی گردن پر گھوڑا ہنہناتا ہو وہ کہے گا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میری مدد کیجئے۔ میں کہوں گا۔ میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تم کو ایک واضح شریعت پہونچا دی تھی۔ میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ قیامت کے دن اس کی گردن پر بکری آواز دے رہی ہو۔ وہ کہے گا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میری مدد فرمائیے۔ میں کہوں گا۔ کہ میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ تحقیق میں نے تم کو واضح شریعت پہونچا دی تھی۔ تم میں سے کوئی قیامت کے دن اس حال میں نہ آئے کہ اُس کی گردن پر کوئی غلام آواز دیتا ہو۔ وہ کہے گا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)، میری مدد فرمائیے! میں کہوں گا۔ میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ تم میں سے کوئی قیامت کے دن اس حال میں نہ آئے کہ اُس کی گردن پر کپڑوں کے لپٹے ہوئے تھان ہوں۔ سو وہ کہے گا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)، میری مدد فرمائیے! میں

کہوں گا میں تیری مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تم کو واضح شریعت پہونچادی تھی۔ اور تم میں سے کوئی قیامت کے دن اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر چاندی ہو وہ کہے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد کیجئے۔ میں کہوں گا۔ میں تیری مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تم کو واضح شریعت پہونچادی تھی۔ اس پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔ یہ لفظ مسلم کے ہیں اور یہ پورے ہیں۔

(۵۱۵) وَعَنْهُ قَالَ أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۳) اور انہی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً ایک غلام بھیجا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوا اتار رہا تھا۔ کہ اچانک اس کو ایک تیر لگا۔ جس کا پھینکنے والا معلوم نہ تھا۔ اس تیر نے مدعم کو ہلاک کر دیا۔ لوگوں نے کہا مدعم کو جنت مبارک ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ وہ چادر جو مدعم نے خیبر کے دن مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے لی تھی۔ وہی چادر اس پر آگ کا شعلہ بن کر گرتی ہے۔ جب لوگوں نے یہ وعید تندید سنی۔ تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ آگ کا تسمہ ہے یا آگ کے تسمے ہیں (یعنی یہ آتش دوزخ کا موجب ہیں)

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۵۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا

(۱۴) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی غزوہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر ایک شخص جس کو کرکرہ کہا جاتا تھا۔ وہ بطور وارو غہ مقرر تھا۔ وہ مر گیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ دوزخ میں گیا۔ لوگوں نے اس کے مال و اسباب کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ تو ایک کملی پائی، جس کو اس نے

عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(۵۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۵۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَيْئًا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

مالِ غنیمت میں سے خیانتاً لیا تھا۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے

(۱۵) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم شہد کے مٹکے اور انگور پاتے مگر اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقسیم کے لئے نہ لیجاتے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۶) اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن چربی سے بھری ہوئی ایک تھیلی ملی۔ میں نے اس کو اٹھا کر اپنے سے چمٹا لیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ آج اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا۔ سو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس فعل پر مسکرا رہے ہیں۔ اس پر بخاری و مسلم دونوں کا اتفاق ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۵۱۹) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۵۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ - رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ -

(۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالےٰ نے مجھے انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ یا فرمایا۔ میری اُمّت کو دوسری اُمتوں پر فضیلت دی۔ اور ہمارے لئے غنیمتوں کو حلال کیا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس دن یعنی حنین کے دن جو شخص کسی کو قتل کرے وہی اُس کا اسباب لے۔ سو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اُس دن بیس ۲۰ شخصوں کو قتل کیا اور اُن کا اسباب لیا۔

اس کو دارمی نے نقل کیا ہے۔

(۵۲۱) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ وَ لِلْقَاتِلِ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

(۵۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَّ كَانَ قَتَلَهٗ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

(۵۲۳) وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُّ خَيْبَرَ مَعَ سَادَاتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَلِيْ فَقُلِّدْتُّ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ فَاَمَرَنِيْ بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَ عَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَ حَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ۔

(۳) اور عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ مقتول کا اسباب قاتل کے لئے ہے۔ اور اُس اسباب میں سے خُمس نہیں نکالا (جیسا کہ غنیمت سے نکالا کرتے تھے) اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۴) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بدر کے دن جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے حصّہ سے زیادہ ابوجہل کی تلوار بھی دی۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہی ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۵) اور ابی اللحم کے غلام عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے مالکوں کے ساتھ شریک ہوا۔ انہوں نے میرے بارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کیا۔ یہ کہ میں مملوک ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں مجاہدوں کے ہتھیار اٹھاؤں اور اُنہی کے ساتھ رہوں۔ سو میرے گلے میں تلوار ڈال دی گئی تو میں اُس کو کھینچتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں کچھ حکم دیا (مالِ غنیمت کرنے وقت) کہ مالِ غنیمت میں سے کچھ اُسے بھی دے دیا جائے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک منتر بیان کیا جو میں دیوانوں پر پڑھا کرتا تھا۔ سو آپ نے اُس منتر کے کچھ حصّہ سے مجھے روک دیا اور بعض کو رہنے دیا۔ اس کو ترمذی و ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۵۵ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۴۲۵ میں فرماتے ہیں۔ ابی بمد ہمزہ وکسر موحدہ بمعنے ابا آرندہ از خوردن گوشت۔ یعنے گوشت کھانے سے انکار کرنے والے قدمائے صحابہ اور ان کے مشاہیر سے ہیں۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور حنین کے دن شہید ہوئے۔ اُن کے اور اُن کے باپ کے نام میں اختلاف ہے

آبی اللحم ان کا لقب ہے۔ اس لئے کہ وہ مطلقاً گوشت کھاتے ہی نہ تھے۔ اور بعض نے کہا ہے۔ کہ جاہلیت کے ذبیحے جو بتوں کے نام پر ذبح کئے جاتے تھے وہ نہیں کھاتے تھے اور عمیر مولیٰ آبی اللحم غفاری حجازی ہیں اور یہ بھی صحابی ہیں۔ اپنے آقا کے ہمراہ خیبر میں حاضر ہوئے (مرقاۃ ص ۲۷۵ جلد ۴ مطبوعہ مصر و اشعۃ اللمعات) مصحح

(۵۲۴) وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَّكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَّ خَمْسَمِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَ الرَّاجِلَ سَهْمًا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ قَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ وَ اَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةِ فَارِسٍ وَ اِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ۔

(۶) اور مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کی زمین اور غنیمت اہل حدیبیہ پر بانٹی گئی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھارہ حصوں پر تقسیم کیا اور لشکر ایک ہزار پانچ سو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ اُس میں تین سو سوار تھے۔ سو سوار کو دو حصے دیئے۔ اور پیادہ کو ایک حصہ۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے اور کہا ہے۔ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور اکثر ائمہ کا عمل اُسی پر ہے۔ حدیث مجمع کے متعلق وہم ہوا ہے کہ اُس نے کہا تین سو سوار۔ مگر وہ دو سو تھے۔

ـہ صحابی انصاری مدنی ان کے باپ منافق اہل مسجد ضرار سے تھے۔ اور مجمع مخلص مستقیم تھے، اور قاری قرآن بھی۔ ابن مسعود نے نصف قرآن ان سے اخذ کیا۔ اور آپ جامعین قرآن سے ایک ہیں۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۵۲۵) وَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ وَ الثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۷) اور حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سو جہاد کی ابتداء میں آپ نے چوتھائی حصہ زیادہ دیا۔ اور جہاد سے پھرتے وقت تہائی حصہ۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

ـہ ان کو حبیب الروم بھی کہتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے روم والوں کے ساتھ بہت جنگ کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعمال جزیرہ پر عامل بنایا تھا۔ آپ بڑے فاضل اور مستجاب الدعوات تھے۔ صاحب جامع الاصول نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور بعض نے ان کی صحبت میں اختلاف کیا ہے اور کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بارہ سال کے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۵۲۶) وَ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۸) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے جہاد میں چوتھائی حصہ زیادہ دیتے تھے خُمس نکالنے کے بعد اور جہاد سے پھرتے وقت تہائی حصہ زیادہ دیتے خُمس کے بعد۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۵۲۷) وَ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ[1] قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِي اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهٗ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَعْطَانِيْ مِنْهَا مِثْلَ مَا اَعْطٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَيْتُكَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۹) اور ابی الجویریہ رضی اللہ عنہ جرمی کہتے ہیں۔ کہ میں نے روم کی زمین میں ایک سُرخ ٹھلیا پائی جس میں دینار تھے خلافتِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور بنی سلیم سے اصحاب رسول اللہ میں سے ایک شخص ہم پر حاکم تھا۔ جس کو معن بن یزید کہا جاتا تھا۔ میں اُس کے پاس وہ ٹھلیا لایا۔ اس نے اس کو مسلمان مجاہدوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور جتنا حِصّہ اوروں کو دیا تھا۔ اتنا ہی حصّہ مجھے دیا۔ پھر کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہ سنا ہوتا حِصّہ زیادہ دیتا اوروں سے مگر خمس کے بعد تو البتہ میں تجھ کو (زیادہ) دیتا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خمس نکالنے کے بعد زیادہ حصہ دیا جائے)، اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

[1] تابعی بصری ہیں۔ جرم بنی زیاد کی طرف منسوب ہیں ۱۲

(۵۲۸) وَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اِذْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْهَا وَ مَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ

(۱۰) اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم حبشہ سے آئے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت پایا۔ جب کہ آپ نے خیبر فتح کر لیا تھا سو آپ نے ہمیں بھی حصّہ دیا۔ یا کہا کہ ہم کو بھی خیبر کی غنیمت میں سے دیا۔ اس کے علاوہ جو خیبر کی فتح میں شریک نہ تھا۔ اُس میں سے کسی کو خیبر کے

مَعَهٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَ اَصْحَابَهٗ اَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

مالِ غنیمت میں سے نہیں دیا مگر اُسی شخص کو جو آپ کے ہمراہ حاضر تھا۔ مگر ہمارے کشتی والوں جعفر رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو اُن کے ہمراہ حصہ دیا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۵۲۹) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ۔

(۱۱) اور یزید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص خیبر کے دن وفات پا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو (میں اس کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھوں گا) یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے، آپ نے فرمایا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ تمہارے اس ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔ سو ہم نے اس کے اسباب کی تلاشی لی تو ہم نے اس میں یہود کی پو تھلیاں پائیں جو دو درہموں کے برابر بھی نہ تھیں۔ اسکو مالک و ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ف صحیح زید بن خالد ہے کیونکہ یزید بن خالد کوئی صحابی نہیں ہے جامع الاصول میں لکھا ہے کہ زید بن خالد کی کنیت ابوطلحہ ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۵۳۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهٗ وَ يُقَسِّمُهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيْمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلٰثًا

(۱۲) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم جب مالِ غنیمت کو جمع اور تقسیم کرنے کا ارادہ کرتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ لوگوں میں اس کا اعلان کرتے لوگ اپنی اپنی غنیمتیں لاتے۔ پس آپ اس میں سے پانچواں حصہ نکال لیتے اور باقی مجاہدوں میں تقسیم کر دیتے۔ ایک دن ایک شخص پانچواں حصہ نکالنے کے بعد ایک بالوں کا مُہار لایا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ مالِ غنیمت

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْئَ بِهٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ كُنْ اَنْتَ تَجِيْئُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

میں سے ہے جس کو ہم نے حاصل کیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو نے بلال رضی اللہ عنہ کو تین بار آواز دیتے سُنا تھا؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔ پھر کیا وجہ ہوئی کہ تو اس کو اُس وقت نہ لایا۔ اس نے دیر سے لانے کا کوئی عذر بیان کیا۔ فرمایا۔ اب تو اس کو قیامت کے دن لائے گا۔ مگر تجھ سے ہرگز اس کو قبول نہ کیا جائے گا (اب تو اس کو اپنے پاس رکھ) اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۳۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَ ضَرَبُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۱۳) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا اسباب جلایا اور اس کو مارا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۳۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۱۴) اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص خیانت کرنے والے کی خیانت کو چھپائیگا تو وہ بھی خیانت کرنے والے کی مانند ہے۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۵۳۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۱۵) اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے غنیمتوں کو خریدنے سے منع فرمایا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۵۳۴) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ - رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ -

(۱۶) اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک مال تقسیم نہ ہو جائے حصّے بیچنے سے منع کیا۔ اس کو دارمی نے نقل کیا ہے۔

(۵۳۵) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

(۱۷) اور خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

ــــــــ

ے صحابیہ ہیں ان کو خویلہ بھی کہتے ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ کذا فی الکاشف (اشعۃ اللمعات، مصحح)

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَ رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۵۳۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ -

(۵۳۷) وَعَنْ رُوَيْفِعِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۵۳۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ

کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ یہ مال سبز اور شیریں ہے (یعنی نظر میں اچھا اور دل میں پیارا معلوم ہوتا ہے) جس کو یہ حق کے ساتھ (جائز طور پر) پہونچے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اس کے لئے اور بہت سے اس میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے اللہ اور رسول کے مال میں ایسے ہیں کہ قیامت کے دن کو بجز آگ کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

(۱۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حصّہ سے زیادہ تلوار لی جس کا نام ذوالفقار تھا۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ وہ تلوار تھی جسکے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن خواب دیکھا تھا

(۱۹) اور رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو مسلمانوں کے غنیمت کے کسی جانور پر سوار نہ ہو، یہاں تک کہ جب اس کو دُبلا کردے تو اس کو غنیمت میں پھیر دے اور جو شخص کہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو بلا ضرورت مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے کپڑا نہ پہنے یہاں تک کہ جب اس کو پُرانا کرے تو غنیمت میں پھیر دے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۰) اور محمد بن ابی

ؔ صحابی انصاری ہیں۔ بصریوں میں شمار ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو طرابلس پر امیر بنایا ۴۶ھ میں اور ۴۷ھ میں افریقہ سے غزا کیا اور ۵۶ھ کو شام میں فوت ہوئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) عبدالعزیز مصحح عفی عنہ

ؔ تابعین کوفہ سے ہیں طبقہ ثالثہ میں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

المجالد عن عبد الله بن ابي اوفي قال قلت هل كنتم تخمسون الطعام في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اصبنا طعاما يوم خيبر و كان الرجل يجيئ فياخذ منه مقدار ما يكفيه ثم ينصرف. رواه ابو داود.

(۵۳۹) و عن ابن عمر ان جيشا غنموا في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما و عسلا فلم يؤخذ منهم الخمس رواه ابو داود.

(۵۴۰) و عن القاسم مولى عبد الرحمن عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال كنا ناكل الجزور في الغزو و لا نقسمه حتى اذا كنا لنرجع الى رحالنا و اخرجتنا منه مملوة. رواه ابو داود.

(۵۴۱) و عن عبادة بن الصامت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول ادوا الخياط و المخيط و اياكم و الغلول فانه عار على اهله يوم القيامة. رواه الدارمي و

المجالد رحمہ اللہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ کیا تم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طعام کا پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ (یعنی غلہ میں سے) کہا کہ ہم غلہ لینے کے لئے خیبر کے دن پہونچے۔ ہر شخص آتا تو طعام میں سے بقدر کفایت لے لیتا اور پھر پھر جاتا۔

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۱) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لشکر کچھ غلہ اور شہد غنیمت میں لایا مگر اس میں سے خمس نہیں لیا گیا۔

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے،

(۲۲) اور قاسم مولیٰ عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ ہم جہاد کے موقعہ پر ضرورت کے وقت اونٹ ذبح کر کے کھا لیتے اور ہم اس کو تقسیم نہ کرتے۔ یہاں تک کہ جس وقت ہم اپنے ڈیروں کی طرف لوٹتے تو ہماری خُرجیاں گوشت سے بھری ہوتیں۔

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۳) اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے (مال غنیمت میں) تاگا اور سوئی تک ادا کرو اور اس میں خیانت کرنے سے بچو، کیونکہ خیانت کرنے والا قیامت کے دن خیانت کرنے والوں پر عار ہوگا۔ اسکو دارمی نے

رَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ

(۵۴۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ دَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِیْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَۃً مِنْ سَنَامِہٖ ثُمَّ قَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ مِنْ ھٰذَا الْفَیْءِ شَیْءٌ وَّلَا ھٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَہٗ اِلَّا الْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَیْکُمْ فَاَدُّوا الْخِیَاطَ وَالْمَخِیْطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِیْ یَدِہٖ کُبَّۃٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ ھٰذِہٖ لِاُصْلِحَ بِھَا بَرْذَعَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا کَانَ لِیْ وَلِبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَھُوَ لَکَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰی فَلَا اَرَبَ لِیْ فِیْھَا وَنَبَذَھَا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

نقل کیا ہے۔ اور نسائی نے عمرو بن شعیب، عن ابیہ عن جدہٖ سے۔

(۲۴) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب ہوئے اور اسکی کوہان میں سے پشم لے لی، پھر فرمایا۔ اے لوگو! حقیقت یہ ہے۔ کہ میرے لئے اس مالِ فیئ میں سے کچھ بھی نہیں اور نہ یہ پشم۔ اپنی انگلی اُٹھائی پشم دکھانے کے لئے مگر خمس اور خمس بھی تم ہی پر خرچ کر دی جاتی ہے (جیسے گھوڑے اور ہتھیار وغیرہ) پس تاگا اور سوئی تک ادا کرو۔ ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کی رسی کا ایک ٹکڑا تھا اور کہا کہ میں نے یہ ٹکڑا اس لئے لیا تھا۔ کہ اپنے پالان کے نیچے کی کملی کو اس سے درست کروں۔ آپ نے فرمایا جو چیز میرے اور اولادِ عبدالمطلب کے لئے ہے۔ وہ تیرے لئے ہے (ہم نے اس کو معاف کیا) دوسروں سے معاف کرانا یہ تیرا کام ہے، اُس شخص نے کہا کہ جب کہ یہ رسی گناہ کی حد کو پہونچتی ہو تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ کہہ کر وہ رسی پھینک دی۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۴۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَعِیْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَۃً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِیْرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا یَحِلُّ لِیْ

(۲۵) عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھائی جو مالِ غنیمت کا تھا جب سلام پھیرا تو اُس اونٹ کے پہلو سے پشم لی۔ پھر فرمایا۔ کہ تمہاری غنیمتوں کے مالوں میں سے میرے لئے اُس کی مانند بھی

ے صحابی مشہور ہیں برفیع الشان ۱۲

مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

(۵۴۴) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوا الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَفِيْهِ أَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

حلال نہیں۔ مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تمہاری ہی ضرورتوں پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔
اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۶) اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ اور بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان حصہ تقسیم کیا تو میں اور حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہمارے بھائی بنی ہاشم میں سے ہیں۔ آپ سے تعلق رکھنے کے سبب ہم انکی بزرگی کا انکار نہیں کرتے کہ آپ کو ان کے ساتھ پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے بنی ہاشم میں دسو وہ ہم سے فضل ہوئے، خیر ہمیں اس سبب سے دیکھئے کہ ہمارے بھائیوں بنی مطلب کو دیا ہے اور ہم کو آپ نے چھوڑ دیا ہے، خمس میں سے حصہ نہیں دیا جو ذوی القربیٰ کے لئے ہے حالانکہ ہماری اور اُن کی قرابت ایک ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حقیقت یہ ہے کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اس طرح اور ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں۔ اسکو شافعی نے روایت کیا ہے اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت بھی اسی کی مانند ہے۔ اس میں ہے کہ میں اور بنو مطلب جاہلیت میں بھی جدا نہیں ہوئے۔ اور نہ اسلام میں۔ فی الحقیقت ہم اور وہ ایک ہیں اور ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۵۴۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّيْ وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَ شِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ وَ قَالَ وَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْاَلَانِيْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفِهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا

(۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگِ بدر میں صفِ قتال میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ تو میں نے اپنے آپ کو دو انصاری نو عمر لڑکوں کے درمیان پایا۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر میں دو بڑی عمر کے قوی تر شخصوں کے درمیان ہوتا تو بہتر تھا بہ نسبت ان نو عمر لڑکوں کے (یعنی ان نوجوانوں میں شجاعت میں حقیر جانا)، سو ان دونوں میں سے ایک نے مجھے چوکا دیا اور کہا اے چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں مگر اے میرے بھتیجے تجھے اُس سے کیا مطلب ہے اس نے کہا مجھے بتلایا گیا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہتا ہے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو میرا سر تن سے اُس وقت تک جُدا نہ ہوگا۔ جب تک میں اُس کا سر تن سے جدا کروں اور وہ مرجائے، جس کی موت پہلے آنی ہوگی وہ پہلے مرے گا میں یا وہ۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کی یہ بات سُن کر مجھے بڑا تعجب ہوا (کہ بڑی ہمت و شجاعت والا لڑکا ہے)، کہتے ہیں کہ اتنے میں دوسرے نے بھی مجھے چوکا اور جو کچھ پہلے نے کہا تھا وہی اُس نے بھی کہا۔ سو میں نے تاخیر کئے بغیر ابوجہل کی طرف دیکھا جو کفار میں پھر رہا تھا۔ میں نے اُن دونوں لڑکوں کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ ہے وہ شخص جس کی بابت تم مجھے پوچھ رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی دونوں اس کی طرف جھپٹے اور دونوں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر یہ دونوں

لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَ الرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچے اور اس کی خبر دی - آپ نے پوچھا - تم میں سے اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے قتل کیا ہے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تلواروں کا خون پونچھ ڈالا ہے؟ - انہوں نے کہا نہیں - آپ نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا اور فرمایا - کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے - اس پر آپ نے ابوجہل کے اسباب کو معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور ان دونوں شخصوں کو دینے کے متعلق فیصلہ کیا اور یہ دونوں شخص ابوجہل کو قتل کرنے والے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ تھے اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے

(۵۴۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ وَ هَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - بدر کے دن کہ کون شخص ہے جو ہمیں خبر لاکر دے کہ ابوجہل کا کیا بنا - وہ مارا گیا یا زندہ ہے، پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے تو معلوم ہوا کہ ابوجہل کو عفراء کے دو بیٹوں نے قتل کر دیا ہے یہاں تک کہ وہ قریب المرگ ہوا - پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی داڑھی پکڑی اور کہا کہ کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ ابوجہل نے کہا کہ کیا تو اس شخص سے زیادہ ہے جس کو تم نے قتل کیا ہے - اور ایک روایت میں ہے - کہ اس نے کہا کہ اگر مجھے غیر زمیندار مارتے تو بہتر ہوتا - اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے -

(۵۴۷) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّ اَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ

(۳) اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کچھ مال دیا - اور میں بھی بیٹھا ہوا تھا - ان میں سے ایک شخص کو جس کو میں دین کے اعتبار سے بہتر سمجھتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ نہ دیا -

فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذَالِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَ اَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَ غَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنَرَى الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَ الْاِيْمَانَ الْعَمَلَ الصَّالِحُ ۔

سو میں کھڑا ہوا اور عرض کیا فلاں کو آپ نے کیوں محروم رکھا، خدا کی قسم میں گمان کرتا ہوں کہ وہ مومن صادق ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ یہ بھی کہہ کہ میں اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو میں نے تین بار کہا اور تینوں مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی بات فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ تو سنو بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں ایک شخص کو دیتا ہوں۔ حالانکہ اُس کا غیر مجھے اُس شخص سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ یہ دینا اس خوف سے ہوتا ہے کہ وہ شخص دوزخ میں مُنہ کے بل ڈالا جائے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور ان دونوں کی ایک اور روایت ہے۔ اس میں ہے۔ زہری نے کہا کہ میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ اسلام کلمۂ شہادت ہے اور ایمان عمل صالح (یعنی ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے)

(۵۴۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَ حَاجَةِ رَسُوْلِهٖ وَ اِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَ لَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهٗ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

(۴۸) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ جنگ بدر کے دن جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا" عثمان رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے گیا ہے۔ اور تحقیق میں اس کے لئے بیعت کرتا ہوں"۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے مالِ غنیمت میں سے حصّہ مقرر کیا حالانکہ کسی اور کو حصّہ نہیں دیا جو جنگِ بدر میں شریک نہ تھا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں پہنچے تو حضرت رقیہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بیمار تھیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ روانہ کیا جب مالِ غنیمت بٹنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کو گیا ہے۔ اور میں آپ اسکی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔ پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنا بایاں ہاتھ اوپر دائیں اپنے کے مارا - اور کہا کہ یہ ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے اور ان کے لئے مالِ غنیمت کے مال سے حصّہ نکالا -

(۵۴۹) وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

(۵) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہیں دس بکریوں کو ایک اونٹ کی برابر ٹھہراتے۔ اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۵۵۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزٰى نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَّهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَامُوْرَةٌ وَّاَنَا مَامُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ

(۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انبیاء سابقین میں سے کسی نبی (یعنی یوشع بن نون) نے جہاد کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے فرمایا۔ کہ جس شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہو وہ میرے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہو، وہ چاہتا ہو کہ عورت کو اپنے گھر میں لائے اور اُس سے صحبت کرے اور اس کو اب تک نہیں لایا اور نہ میرے ہمراہ وہ شخص ہو کہ اس نے گھر بنایا ہے مگر ابھی اس کی چھت نہیں پائی۔ نیز میرے ساتھ وہ شخص بھی نہ ہو جس نے گابھن بکریاں اور اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچّے دینے کا منتظر ہو۔ اس کے بعد وہ نبی جہاد کے لئے نکلے۔ جس بستی والوں سے جہاد کا ارادہ تھا اُس میں نمازِ عصر کے وقت پہونچے یا اس کے قریب۔ اُس نبی نے آفتاب سے فرمایا۔ کہ تو چلنے پر مامور کیا گیا ہے اور میں اس بستی کے فتح کرنے پر مامور ہوں۔ اے اللہ اس کو ہمارے لئے ٹھہرا لے چنانچہ آفتاب ٹھہرا لیا گیا۔ اللہ نے اُن کو فتح دی۔ اس نے مالِ غنیمت جمع کیا، پس آگ آئی،

بَقَرَةً مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا وَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰى ضُعْفَنَا وَ عَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

کہ مال غنیمت کو کھالے مگر اس کو نہ کھایا۔ اس نبی نے کہا کہ تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے۔ سو اُس شخص کا ہاتھ جس نے خیانت کی تھی نبی کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا۔ فرمایا۔ تمہارے درمیان غنیمت ہے، سو وہ سونے کا ایک سر بیل کے سر کی مانند لائے اور اس کو رکھ دیا پس آگ آئی اور اس کو کھالیا۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ غنیمت کسی کے لئے حلال نہ تھی ہم سے پہلے۔ جب اللہ تعالےٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھا۔ تو اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

ف ۵۵۰ مواہب اللدنیہ میں ہے کہ آفتاب کسی کے لئے نہیں ٹھہرایا گیا سوائے یوشع بن نون کے یہ دلالت کرتی ہے کہ یہ حضرت یوشع علیہ السلام کے خصائص سے ہے، حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی سورج ٹھہرایا گیا۔ ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ نہیں ٹھہرایا گیا کسی پیغمبر کے لئے سوائے میرے مگر یوشع بن نون کے لئے، اور احتمال ہے کہ یہ قول پہلے ٹھہرنے آفتاب کے ہو حضرت کے لئے اور رد کا گیا آفتاب دو بار ایک تو خندق کے دن جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب پس پھیرا اس کو اللہ تعالےٰ نے حضرت کے لئے یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی اور دوسری بار شب معراج کے دوسرے دن اور ایک دفعہ بحکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی کے لئے پھرا ہے۔ کہ حضرت اُن کے زانو پر لیٹے تھے اس حال میں وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اٹھا سکے اور عصر کی نماز اُن کی فوت ہو گئی۔ پھر آپؐ نے دُعا کی حضرت علی کے لئے اور آفتاب پھر آیا۔ یہ مواہب میں مذکور ہے ۱۲ براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ میں ہے کہ ایک عالم اہل بیت کا ذکر کر رہا تھا سورج غروب کے قریب ہو گیا۔ تو اس نے سورج کو مخاطب ہو کر کہا کہ تو ٹھہر جا جب تک میں ذکر اہل بیت ختم نہ کر لوں۔ چنانچہ اتنی دیر سورج تھم گیا (تفسیر روح البیان جلد ۵ ص۱۲۸ پارہ ۱۵) مصحح

(۵۵۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَ فُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ

(۷) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ فرمایا۔ خیبر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کچھ صحابی آئے اور انہوں نے کہا کہ فلاں شہید ہے فلاں شہید ہے (اُن کا نام لیتے تھے کہ فلاں فلاں شہید ہو گیا) یہاں تک کہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرے،

ع۵ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَۃٍ غَلَّھَا اَوْ عَبَاءَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْھَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ اَلَا اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

کہ مارا ہوا پڑا تھا۔ لوگوں نے کہا فلاں شہید ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوں نہیں۔ یعنی شہید نہ کہو۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اس شخص کو دوزخ میں دیکھا ہے۔ اس لئے کہ اس نے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر لی تھی چرا کر یا کملی فرمایا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے خطاب رضی اللہ عنہ کے بیٹے! لوگوں میں منادی کردے کہ نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر مومن۔ تین مرتبہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نکلا اور لوگوں میں تین بار پکار دیا۔ کہ خبردار ہو جاؤ۔ حقیقت یہ ہے کہ جنت میں مومن ہی داخل ہوں گے۔ تین بار۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے

کہتے ہیں جب حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کے لئے ولی عہد ہونے کی وصیت کی تو قبہ سرخ میں ایک روز بیٹھے تاکہ لوگ تہنیت (مبارکباد) کریں ہر ایک شخص نے اپنی رائے کے مطابق کہا جو کہا۔ احنف بھی انہیں لوگوں میں تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ کیوں کچھ نہیں کہتے۔ احنف نے کہا کیا کہوں۔ اگر جھوٹ کہوں (یوں)، تو خدا سے ڈرتا ہوں اور اگر سچ کہوں تو آپ سے ڈرتا ہوں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے احنف کی اس بات کو پسند فرمایا۔ اور کہا جزاک اللہ خیرا۔ اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے اور اُن کو سالانہ وظیفہ سے مخصوص فرمایا۔ اور احنف محاربات صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کے ہمراہ تھے (رضی اللہ عنہ) پس حق شجاعت ادا کیا اور ان کو یاری دی (مدد کی)، یاری سخت قوی۔ اشعۃ اللمعات۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یزید کے لئے ولیعہدی کی وصیت کی تھی اس وقت وہ نیک صالح تھا۔ امام حسن وحسین کے ساتھ نیک سلوک کی ہدایت کی۔ ان کے انتقال کے بعد اس کی حالت دگرگوں ہوگئی ۱۲ (تطہیر الجنان)، (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

بَابُ الْجِزْیَۃِ

باب جزیہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۵۵۲) عَنْ بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ *

پہلی فصل

(۱) بجالہ رحمہ اللہ تابعی کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا کہ چچا تھا احنف کا منشی تھا۔ ہمارے پاس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا مکتوب آیا اُن کی وفات سے ایک سال پہلے جس کا مضمون یہ تھا کہ آتش پرستوں میں سے نکاح محرم کو جُدا کر دے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوس سے جزیہ نہ لیتے تھے۔ اس روایت کی گواہی دی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوس ہجر سے جزیہ لیا۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

لہ تابعی مکی ثقہ ہے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

ٹہ صاحب جامع الاصول نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے۔ اور اکثر اس پر ہیں کہ وہ صحابہ سے ہے۔ اور احنف بن قیس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن شرف رؤیت سے مشرف نہیں ہوئے، اجلۂ تابعین اور اکابر اُن کے سے ہیں اور سید قوم خود اور نبیل نجیب موصوف بحلم وعقل ذکا وحزم ورائے۔ اور ان کی آنکھ ایک ہی تھی۔ اور دمیم بھی تھے ۲۷ھ کو فہ میں وفات پائی اور بعض نے ۷۲ھ بتایا ہے (اشعۃ اللمعات) مصحح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

(۵۵۳) عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مِنَ الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

دوسری فصل

(۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بھیجا تو اُن کو حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اُس کی برابر جزیہ لیں مغافری سے، یہ کپڑے کی ایک قسم ہے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

* وذکر حدیث بریدۃ اذا امر امیرا علی جیش فی باب الکتاب الی الکفار اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ کی کہ سرا اسکا اذا امر امیرا الخ ہے باب کتاب الی الکفار میں ۱۲

(۵۵۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِىْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ -

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک زمین میں دو قبیلے مناسب نہیں (یعنی دو دین) اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔

اس کو احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۵۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ فَاَتَوْا بِهٖ فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اکیدر دومہ کی طرف بھیجا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ سو اُس کا خون معاف کر دیا۔ اور جزیہ پر صلح کر لی۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۵۶) وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ -

(۴) اور حرب بن عبید اللہ رحمہ اللہ اپنے نانا سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "حقیقت یہ ہے کہ تجارت کا دسواں حصہ یہود و نصارٰی پر ہے۔ مسلمانوں پر دسواں حصہ نہیں بلکہ چالیسواں حصہ ہے۔

اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۵ تابعی ثقفی ہے۔ اپنے جد سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے عطا بن سائب جو اعلام تابعین سے ہیں ۱۲

(۵۵۷) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاهُمْ يُضَيِّفُوْنَنَا وَلَا يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۵) اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم جہاد کے موقعہ پر ایک ایسی قوم سے ملتے ہیں کہ نہ وہ ہماری مہمانی کرتے ہیں اور نہ وہ دیتے ہیں جو ہمارے واسطے اُن پر حق ہے۔ اور نہ ہم اُن سے لیتے (یعنی نہ وہ ہمارا قرض وغیرہ دیتے

إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

اور نہ ہم اُن سے زبردستی لیتے ہیں، اس پر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ انکار کر دیں کہ تم زبردستی لو تو زبردستی ہی لے لو۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۵۵۸) عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ - رَوَاهُ مَالِكٌ

(۱) اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن لوگوں کے پاس سونا ہوتا ان پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے چار دینار جزیہ لگایا اور چاندی والوں پر چالیس درہم باوجود اس کے کہ مسلمانوں کا رزق مقرر کیا۔ اور تین دن مہمانی کی۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔

۵ مولیٰ ابن عمر مدنی ثقہ کبار تابعین سے حبشی تھے بعض کہتے ہیں کہ بیجی (قیدی) یمن کے تھے ان کو حضرت عمر نے مکہ میں ۱۱ھ کو خریدا جبکہ حضرت عمر کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے اقامت حج کے لئے بھیجا تھا اور زید بن اسلم لوگوں سے افضل (فاضل) ہیں۔ اسامہ بن زید بن اسلم نے کہا کہ ہم قوم اشعریین سے ہیں۔ لیکن حضرت عمر کی منت کے منکر نہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) (مصح عفی عنہ)

بَابُ الصُّلْحِ

باب۔ صلح کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

پہلی فصل

(۵۵۹) عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم دونوں سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی سو اور دس صحابہ رضی اللہ عنہم

۷ قرشی زہری صحابی صغیر ہیں ۱۲ (۵ حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں)

عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ بِضْعِ عَشَرَ
مِائَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى
ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْىَ وَ
اَشْعَرَ وَ اَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَ
سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ
الَّتِىْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ
بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ
حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَآءُ وَ مَا ذَاكَ
لَهَا بِخُلُقٍ وَّ لٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ
الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ
بِيَدِهٖ لَا يَسْئَلُوْنِىْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ
فِيْهَا حُرُمٰتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ
اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ
عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ
عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَآءِ يَتَبَرَّضُهُ
النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ
النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَ شُكِىَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ہمراہ حدیبیہ کے سال سفر کو نکلے۔ جب مقام ذوالحلیفہ میں آئے تو قربانی کے جانوروں کے قلادہ باندھا، اشعار کیا اور احرام باندھا۔ ذوالحلیفہ سے عمرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب ثنیہ پر پہونچے کہ مکہ والوں پر اس طرف سے بوجھ اتارے جاتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے حل حل کہا (اونٹ اٹھانے کے لئے یہ کلمہ بولتے ہیں)، مگر قصواء نے ضد کی (نہ اُٹھی)، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ قصواء نے ضد نہیں کی، اس کی عادت اڑنے کی نہیں بلکہ اس کو ہاتھی کے روکنے والے نے روکا ہے (یہ ابرہہ کے ہاتھیوں کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ نے روکا ہے)، پھر فرمایا۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھ سے قریش کوئی ایسی بات طلب نہ کریں گے کہ اس میں اللہ تعالےٰ کے حرم کی تعظیم ہو مگر میں ان کو وہ دوں گا (یعنی اگر جائز شرائط پر صلح کی تو کرونگا)، پھر اونٹنی کو اٹھایا وہ اُٹھی۔ پھر وہ اُن سے یکسوئی (اور طرف متوجہ ہوئے) یہاں تک کہ حدیبیہ کے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۵ قرشی اموی ولادت اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوئی تھی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ اس کو اس کے باپ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے طائف کو بدر کردیا تھا تا ولایت عثمان۔ جب ان کا عہد ولایت ہوا وہ مدینہ میں آیا اور مروان بھی اپنے باپ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں آگیا اور ۶۵ھ میں مرا۔ کہتے ہیں کہ اس نے حضرت علی اور عثمان رضی اللہ عنہما سے حدیث سنی اور اس سے عروہ بن زبیر نے بھی اور امام جلیل زین العابدین نے بھی۔ اس سے حدیث سنی اور یہ (امر) غریب ہے۔ تحفہ اثنا عشریہ صـ۳۱۰ میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا کہ تم حکم کو مدینہ منورہ میں کیوں لائے۔ فرمایا۔ کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں اس کے لانے کی اجازت لے لی تھی۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے دوسرا گواہ طلب کیا چونکہ دوسرا گواہ میرے پاس نہ تھا لہذا میں خاموش ہوگیا اسی طرح حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوا جب میں خود خلیفہ ہوا تو میں نے اپنے یقین پر عمل کیا اور حکم آپکا بھتیجا بھی تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہ دوستی منافقین و معاونت کفار اسکو نکالا تھا، جب منافقین کا فتنہ فرد ہوگیا تو وہ علت دور ہوگئی

۴ لہذا اس کا بلانا جائز ہوگیا۔ فافہم (مصحح عفی عنہ)

الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ مِنْ كِنَانَتِهٖ
ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْهِ
فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ
بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَيْنَا
هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَ بُدَيْلُ ابْنُ
وَرْقَآءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ
خُزَاعَةَ ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ
مَسْعُوْدٍ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى
اَنْ قَالَ اِذْ جَآءَ سُهَيْلُ بْنُ
عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ
الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ
اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ
اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ
اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ
سُهَيْلٌ وَّعَلٰى اَنْ لَّا يَاْتِيْكَ
مِنَّا رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰى
دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ عَلَيْنَا فَلَمَّا
فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ
احْلِقُوْا ثُمَّ جَآءَ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

آخری مقام پر اُترے کہ تھوڑا سا پانی میسر تھا۔ آدمی تھوڑا تھوڑا پانی لیتے۔ لوگوں نے تاخیر نہ کی یہاں تک کہ پانی کھینچ ڈالا یعنی سب پانی کھینچ ڈالا، لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیر اپنے ترکش سے نکالا پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا۔ کہ تیر کو پانی میں رکھ دیں۔ خدا کی قسم، اُن کے لئے پانی جوش مارتا رہا کہ اُن سب کو سیراب کرے، یہاں تک کہ پانی سے پھرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اسی حالت میں تھے کہ ناگہاں بدیل بن ورقاء خزاعی صلح کے لئے آیا خزاعہ کی ایک جماعت کے ساتھ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیا اور بخاری نے یہاں تک حدیث بیان کی کہ جس وقت مکیوں کا وکیل سہیل بن عمرو آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صلح نامہ لکھو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی۔ سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانتے تو ہم ان کو خانہ کعبہ سے نہ روکتے اور نہ ہم اُن سے جنگ کرتے (اسی بات پر تو ہماری لڑائی ہے) لہٰذا یوں لکھو محمد بن عبداللہ کی طرف سے یہ صلح نامہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر تم مجھ کو جھوٹا جانتے ہو تو اے علی! رضی اللہ عنہ یوں ہی لکھو، محمد بن عبداللہ کی طرف سے سہیل نے کہا صلح اس پر ہے کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آئے اگرچہ وہ مسلمان ہو تو اسکو واپس کر دو گے

اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ الْاٰيَةَ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرُدُّوْهُنَّ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَآءَهٗ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّ هُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰى بَرَدَ وَ فَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَ اِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَّوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَ انْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ ابْنُ اَبِيْ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ

(اس شرط کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ صلح نامہ لکھنے سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کھڑے ہو۔ اور اپنے جانوروں کو ذبح کرو اور سر منڈاؤ۔ پھر کچھ مسلمان عورتیں آئیں تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں آخر آیت تک، اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مسلمان عورتوں کے واپس کرنے سے منع فرمایا۔ اور یہ حکم دیا کہ اُن کے مہر پھیر دیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو واپس ہوئے۔ اس وقت قریش میں سے ایک شخص ابو بصیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور وہ مسلمان ہو چکے تھے. کفار نے اُن کے تلاش و تعاقب میں دو شخصوں کو بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو اُن دو شخصوں کے حوالہ کر دیا۔ بموجب اپنے عہد کے وہ ابو بصیر کو لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ مقام ذو الحلیفہ پر پہونچے۔ اس مقام پر اُترے۔ اور وہ اپنی کھجوریں کھانے لگے۔ اُن دونوں میں سے ایک شخص سے ابو بصیر نے کہا۔ کہ اے فلانے تیری تلوار تو بہت اچھی معلوم ہوتی ہے ذرا مجھے دکھا میں اُسے دیکھوں؟ اس نے اپنی تلوار ابو بصیر کو دیدی دیکھنے کے لئے۔ ابو بصیر نے اُسی تلوار سے اس کی گردن اڑادی۔ اور وہ ٹھنڈا ہوگیا۔ دوسرا شخص یہ دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا

فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا يَسْتَمِعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَ اَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

یہاں تک کہ وہ مدینہ میں آیا اور دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ خوف زدہ ہو کر بھاگا ہے۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم میرا ساتھی مارا گیا ہے اور میں بھی اپنے قتل ہونے سے ڈرتا ہوں۔ اتنے میں ابو بصیر بھی آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وائے ہے اس کی ماں پر یہ ابو بصیر لڑائی گرم کرنے والا ہے (بڑا جنگجو ہے)، اگر کوئی مددگار ہوتا تو اس کی مدد کرتا۔ جب ابو بصیر نے یہ بات سنی اور یہ اندازہ لگایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر مجھے کافروں کی طرف لوٹا دیں گے تو وہ مدینہ سے نکل کھڑا ہوا اور دریا کے کنارے پہونچا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو جندل بن ابی سہیل بھی بھاگ کر آپہونچا۔ اور ابو بصیر کے ساتھ مل گیا۔ ان دونوں نے یہیں ڈیرا ڈال دیا۔ قریش میں سے جو شخص بھی مسلمان ہوتا وہ بھاگ کر ان سے آملتا۔ یہاں تک کہ ابو بصیر کے پاس ایک کثیر جماعت جمع ہوگئی۔ خدا کی قسم قریش کے جس قافلہ کے متعلق بھی یہ سنتے کہ شام کی طرف جا رہا ہے تو یہ اس کا پیچھا کرتے اور ان کا مال لے لیتے۔ قریش نے تنگ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو اللہ اور قرابت کی قسم دے کر بھیجا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو ابو بصیر کے پاس بھیجیں کہ وہ آپ کے پاس چلا آئے (اور ہمیں اس قتل و غارت سے نجات مل جائے)، اس کو امن ہے۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیج کر بلا لیا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۵۶۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ حُدَيْبِيَّةَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ وَ مَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَ يُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَ لَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ

(۲) اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن مشرکین مکہ سے تین شرطوں پر صلح کی۔ اول یہ کہ مشرکوں میں سے جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے گا تو اس کو واپس کر دیا جائے گا۔ اور جو مسلمان مشرکوں کے پاس آئے گا وہ اس کو نہ لوٹائیں گے۔ دوم یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگلے سال مکہ میں آئیں۔ اور مکہ میں صرف تین دن ٹھہریں۔ سوم یہ کہ مکہ میں

السِّلَاحِ وَ السَّيْفِ وَ الْقَوْسِ وَ نَحْوِهٖ فَجَاءَهٗ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اس حال میں داخل ہوں کہ ہتھیار، تلوار اور کمان وغیرہ میان میں ہوں۔ اسی کی مانند جو ہتھیار بھی ہوں۔ سو اس موقعہ پر ابو جندل اس حال میں آیا کہ وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو واپس کر دیا۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۵۶۱) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَ مَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین مکہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان شرطوں پر صلح کی۔ جو شخص تم میں سے ہمارے پاس آئے گا تو اس کو ہم تمہیں واپس نہ کریں گے اور ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آئے گا تو تم اس کو ہمارے پاس واپس کر دو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حیران ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اس شرط کو بھی لکھ لیں؟ فرمایا۔ ہاں حقیقت یہ ہے کہ ہم میں سے جو شخص اُن کی طرف جائے گا (مرتد ہو کر) تو اللہ نے اسکو ہم سے دور کر دیا اور اُنکا جو آدمی ہمارے پاس آئیگا تو عنقریب اللہ اسکی خلاصی کی کوئی راہ پیدا کر دیگا۔ مسلم نے روایت کیا

(۵۶۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۴) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی بیعت کرنے کے بارے میں فرماتی ہیں جو عورتیں مکہ سے آتیں اور ایمان کا اظہار کرتیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا امتحان کرتے اس آیت کے مطابق۔ اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں اور بیعت کریں الخ" سو جو اس شرط کا اقرار کرتی اور اُن میں سے اُس سے فرماتے۔ تحقیق بیعت کی میں نے تجھ سے بس آپ اسی کلام کے ساتھ کلام کرتے۔ خدا کی قسم بیعت کے وقت آپ نے کسی عورت کے ہاتھ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۵۶۳) عَنِ الْمِسْوَرِ وَ مَرْوَانَ اَنَّهُمَ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَ عَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَ اِنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَ لَا اِغْلَالَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۱) مسور اور مروان سے روایت ہے۔ کہ قریش نے دس برس تک کے امن کے لئے اور لڑائی موقوف کرنے پر صلح کی تاکہ لوگ امن میں رہیں اور اس پر کہ ہمارے سینے مکر وفریب اور فساد سے پاک ہوں۔ نہ چھپتی ہوئی چوری ہو اور نہ خیانت۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۶۴) وَ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۲) اور صفوان بن سلیم[ل] اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی بیٹوں سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اپنے باپوں سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ۔ جس شخص نے عہد کرنیوالے پر ظلم کیا (ذمی پر یا مستامن پر)، یا اس کے کسی حق میں کمی کرے یا اس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دے یا اس کی مرضی کے بغیر اُس سے کوئی چیز لے تو میں اُس کی طرف سے قیامت کے دن جھگڑوں گا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ل تابعی جلیل القدر از اہل مدینہ خدا کے نیک صالح لوگوں سے تھے اور ثقہ عابد مشہور پیشوا امام چالیس سال پیٹھ زمین پر نہیں لگائی کثرت سجود سے ان کی پیشانی میں سوراخ ہو گیا تھا۔ تھوڑے پر قناعت کرتے تھے اور عطیہ سلطانی کو قبول نہیں کرتے تھے، آپ عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے، جب وقت وفات قریب ہوا اور نزع سخت ہوئی، بیٹھے ہوئے تھے، بیٹی نے کہا! اے جان پدر اگر لیٹ جائیں تو کیا حرج ہے۔ فرمایا بیٹی اب وہ وقت قریب آگیا ہے۔ کہ میں اس چیز کو وفا کروں جس کو میں نے خدا کے لئے اپنے اوپر بطور نذر وحلف لازم کیا ہوا ہے۔ پس بیٹھے بیٹھے جان دیدی، ان کی ولادت ۶۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۳۲ھ میں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۵۶۵) وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَ اَطَقْتُنَّ قُلْتُ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا

(۳) اور امیمہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کئی عورتوں کے درمیان کہ انہوں نے بھی بیعت کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اے عورتو! میں نے تمہاری طاقت و استطاعت کے مطابق بیعت کی

لہ تہ دونوں صحابیہ ہیں اہل مدینہ میں شمار ہیں اور رقیقہ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا يَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

میں نے کہا اللہ اور اُس کا رسول بہت رحم کرنیوالے ہیں ہمارے حق کے بارے میں ہم سے ہمارے نفسوں سے زیادہ - میں نے عرض کیا - یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم سے بیعت کیجئے، مراد یہ تھی کہ مصافحہ کیجئے (یعنی ہمارا ہاتھ پکڑو) آپ نے فرمایا میرا سَو عورتوں سے کہنا بھی ایسا ہی ہے، جیسے ایک عورت سے کہا (ہاتھ پکڑنا ضروری نہیں، صرف کہنا کافی ہے)، اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۵۶۶) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتٰبَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا

(۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ماہ ذی القعدہ ۶ھ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لئے روانہ ہوئے مگر مشرکین مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ یہاں تک کہ اس امر پر صلح ہوئی کہ آپ آئندہ سال مکہ میں آئیں اور تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ پس جب صلح نامہ لکھا گیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے یوں لکھا کہ یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا۔ مشرکوں نے کہا کہ ہم آپ کی رسالت کو تسلیم نہیں کرتے (اسی امر پر تو سارا جھگڑا ہے)، اگر ہم آپ کو رسول مانتے تو مکہ میں آنے سے کیوں روکتے۔ لیکن تم محمد بن عبداللہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں محمد رسول اللہ بھی ہو اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں (یہ دونوں صفتیں لازم ہیں تم رسول اللہ نہیں مانتے تو نہ مانو) اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اچھا رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں آپ کا نام کبھی نہ مٹاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر صلح نامہ کا کاغذ لے لیا۔

لہ (حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں)

مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفُ فِي الْقِرَابِ اَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَ اَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَ مَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حالانکہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے کہ لکھا محمد بن عبد اللہ نے، نہ داخل ہو وہ مکہ میں مسلح ہو کر الا یہ کہ تلواریں غلاف میں ہوں۔ اگر مکہ سے کوئی شخص آپ کے ہمراہ جانا چاہے تو اس کو نہ لے جائیں۔ ہاں اگر آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی مکہ میں رہ جانے کا ارادہ کرے تو اس کو نہ روکیں۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ سال مکہ میں داخل ہوئے اور ٹھہرنے کی مدت (تین دن) گذر گئی تو کفار قریش حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہو کہ اب مکہ سے چلے جائیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوگئے۔ اس پر بخاری ومسلم دونوں کا اتفاق ہے۔

(حاشیہ حدیث ۵۶۶) ۱؎ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو عذر کیا گویا وہ سمجھے کہ امر ایجاب کے لئے نہیں ہے ورنہ مخالفت نہ کرتے اور حقیقت میں مخالفت نہ تھی بلکہ عین موافقت ہے کہ بسبب نہایت محبت کے کہا۔ اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا یا نہ، بعض تو کہتے ہیں کہ ہرگز نہ لکھا اور نہ لکھ سکتے تھے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو امی فرمایا ہے اور امی وہی ہوتا ہے کہ نہ پڑھ سکے اور نہ لکھ سکے (امی کی وجہ تسمیہ اور بھی ہیں، ایک یہ کہ آپ اُمّ القریٰ (مکہ مکرمہ کے رہنے والے) تھے اس لئے امی کہلائے، دوسرے اگرچہ تمام انبیاء کو امتوں سے محبت تھی مگر جو محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی اور کسی کو نہ تھی۔ سب حضرات قیامت کے دن نفسی نفسی کہیں گے مگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُمّتی اُمّتی کہیں گے اس لئے کہ امی یعنے اُمّت والے نبی کہلائے۔ تیسری وجہ یہ جو مذکور ہے (مصحح) اور بعض نے کہا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا بعد ازاں کہ ثابت ہوئی حجت نبوت پر اور منقطع ہوا شبہ، فافہم (اشعۃ اللمعات وغیرہ) (عبد العزیز مصحح عفا اللہ عنہ)

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب اجزیرۃ العرب سے یہود کو نکال دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۵۶۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۵۶۸) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَامَلَ یَهُوْدَ خَیْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَ قَالَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی مَا اَقَرَّکُمُ اللّٰهُ وَ قَدْ رَاَیْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَیْقِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

پہلی فصل

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں تھے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ یہود کیطرف چلو، چنانچہ ہم آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور یہود کے مدرسہ میں پہونچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا "اے یہود کے گروہ! مسلمان ہوجاؤ امن وسلامتی میں رہوگے۔ جان لو کہ زمین اللہ کی ہے اور نیابت وخلافت اس کے رسول کی۔ میں تمہیں جلاوطن کردینا چاہتا ہوں اس زمین سے (یعنی جزیرۃ العرب سے) پس جس کی یہاں کوئی جائداد واملاک ہو۔ اسکو بیچ دے"۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود سے اُن کے مالوں پر معاملہ کرلیا تھا (اُن کو رہنے دیا اور اُن کے مالوں میں سے نصف بانٹ لیا)، اور آپ نے فرمایا تھا۔ کہ ہم تم کو اُس وقت تک رہنے دیں گے جبتک اللہ نے تم کو رہنے دیا۔ اب میں اُن جلاوطن کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ سوجب آپ نے یہ ارادہ

ے یہود کے رئیس قبیلہ سے ہیں ۱۲ (اشعہ)

أَخْرَجْنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِّنْ أَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِّنْ أَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

کیا تو آپ کے پاس قبیلہ بنی حقیق میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ یا امیر المومنین آپ ہمیں نکال دینا چاہتے ہیں؟ حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ٹھہرایا تھا۔ اور ہمارے مالوں پر معاملہ کر لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تو گمان کرتا ہے۔ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھول گیا ہوں۔ جو تجھ سے کیا تھا۔ کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا۔ اس حال میں کہ راتوں رات تیری اونٹنی تجھ کو لے کر دوڑے گی۔ ابی الحقیق نے جواب دیا۔ کہ یہ کلمہ تو ابو القاسم نے بطور ہنسی مذاق کے فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ کے دشمن تو نے جھوٹ کہا۔ (یہ تو آپ نے غیب کی خبر دی تھی)، پس آپ نے اُن کو جلاوطن کر دیا اور ان کی کھجوروں کی انکو قیمت دیدی قیمت میں مال و اسباب دیا۔ اونٹ، پالان، رسیاں وغیرہ۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(٥٦٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے وقت)، تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ فرمایا مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دینا۔ تم ایلچیوں سے اسی طرح سلوک کرتے رہنا۔ جیسے میں سلوک کیا کرتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تیسری چیز سے آپ نے سکوت فرمایا۔ یا یہہ کہا کہ وہ مجھے یاد نہیں رہی۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(٥٧٠) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا أَدَعَ فِيهَا

(۴) اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ البتہ میں ضرور یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکالوں گا۔ اور سوائے مسلمان کے اس میں کسی کو نہ چھوڑوں گا۔

إِلَّا مُسْلِمًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ایک اور روایت میں یوں ہے۔ کہ اگر میں جیتا رہا تو انشاء اللہ یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے ضرور نکال دوں گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

لَيْسَ فِيْهِ إِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَ قَدْ مَرَّ فِيْ بَابِ الْجِزْيَةِ

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے سوا اور کوئی حدیث نہیں اور ان کی حدیث لایکون قبلتان جزیہ کے باب میں گذر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۵۷۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَ كَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَأَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى أَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَ لَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوْا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ إِمَارَتِهٖ عَلٰى تَيْمَاءَ وَ أَرِيْحَاءَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما نے یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے جلاوطن کیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو ارادہ کیا کہ یہود کو خیبر سے نکال دوں۔ ان کی وہاں زمین تھی جب کہ خیبر اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے فتح کیا گیا تھا۔ مگر یہود نے یہ التجا کی کہ ان کو اس شرط پر رہنے دیا جائے کہ وہ درختوں کو پانی دیا کریں اور نصفا نصف میوہ بانٹ لیا کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیں یہ شرط منظور ہے۔ ہم جب تک چاہیں گے اس شرط پر ان کو رہنے دیں گے۔ چنانچہ وہ اُس وقت تک رہے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلاوطن کیا اپنی خلافت میں، تیماء اور اریحاء کی طرف۔

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْفَيْءِ

باب ا۱ فیئ کا بیان

فیئے اُس مال کو کہتے ہیں جو کفار سے بغیر جنگ کے ملے۔ اس مال کا حکم یہ ہے کہ یہ سب مسلمانوں کے لئے ہے، اس میں خُمس اور قسمت نہیں۔ اس کا اختیار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا کہ جس کو چاہیں دیں اور جس کو چاہیں نہ دیں۔ اور جو مال جنگ و جہاد اور فتح و غلبہ کے ذریعہ حاصل ہو اس کو غنیمت کہا جاتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں سے پانچواں حصہ نکال کر باقی مجاہدین میں تقسیم کر دیا جائے۔ پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۵۷۲) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهُ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَأَ مَا اَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پہلی فصل

(۱) مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ مال اپنے رسول کے لئے خاص کر دیا ہے۔ ایسی چیز کے ساتھ کہ وہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو بھی عطا نہیں فرمائی۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی۔ "اور وہ چیز جو اللہ نے اُن میں سے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دی"۔ یہ آیت لفظ قدیر تک پڑھی۔ پس یہ مال خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ اس مال سے اپنی اہل کے لئے ایک سال کا خرچ کرتے اور جو مال باقی بچ جاتا اس کو اس کی جگہ یعنی مصالح مسلمین کے لئے خرچ کر دیتے۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔ ۵ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ اکثر انکی صحبت کو ثابت کرتے ہیں۔ بخاری نے کہا کہ بعض کہتے ہیں کہ اُن کو صحبت حاصل ہے اور صحیح نہیں ہو سکا اور ابن حبان نے ان کو ثقاۃ میں ذکر کیا اور کہا جس نے ان کی صحبت کا دعویٰ کیا ہے وہ وہم ہے اور صحابہ سے انکی

روایت بکثرت ہے۔ عشرہ (دس) سے روایت کی اور اکثر روایت ان کی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ہے اور بہت سے تابعین نے ان سے روایت کی ہے۔ ۹۳ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۵۷۳) وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۲) اور مالک ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بنی نضیر کا مال اُس قسم کا تھا جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا۔ اس کے حصول کے لئے مسلمانوں نے اپنے گھوڑے، اونٹ نہ دوڑائے تھے۔ یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھا۔ اس میں سے آپ اپنے اہل کے لئے ایک سال کا خرچ نکالتے اور جو باقی رہ جاتا اس کو جہاد کے لئے ہتھیاروں اور چارپایوں پر خرچ کرتے۔ اس کو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۵۷۴) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْأَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

(۱) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مال فیئے کا آتا تو آپ اس کو اُسی دن بانٹ دیتے۔ بیوی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ۔ سو مجھے بلایا گیا اور مجھے دو حصے دیئے گئے۔ کیونکہ میری بیوی تھی۔ پھر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور اس کو ایک حصہ دیا گیا۔ کیونکہ اس کی بیوی نہ تھی۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۷۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال فیئے میں سب سے پہلے آزاد کئے گئے لوگوں کو دیتے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۷۶) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۳) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں نگینے تھے۔ ان کو آپ نے آزاد بیبیوں اور لونڈیوں پر تقسیم کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ اسی طرح میرے والد بھی آزاد اور غلام پر تقسیم کرتے۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے،

(۵۷۷) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا اَلْفَيْءَ فَقَالَ مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا اَحَدٌ مِّنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهٗ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهٗ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۴) اور مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں، کہ ایک دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فئے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں مال فئے کا تم سے زیادہ حقدار نہیں ہوں اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس کا زیادہ حقدار ہے۔ ہم اللہ کی کتاب کے مطابق اپنے مراتب پر ہیں۔ رہا رسول اللہ کی تقسیم کرنے کا معاملہ سو آپ ایک شخص کو اس کے قدیم ہونے یعنی بلحاظ قدامت شجاعت، مشقت اور اہل و عیال کے مطابق، شجاعت و مشقت اور سعی۔ ایک اور شخص اور اس کے عیال اور ایک شخص اور اس کی حاجت کے مطابق تقسیم کرتے (ان باتوں کا لحاظ رکھتے) نقل کیا ابوداؤد نے

(۵۷۸) وَعَنْهُ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ حَتّٰى بَلَغَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَرَأَ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰى بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَآءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى بَلَغَ لِلْفُقَرَآءِ وَالَّذِيْنَ

(۵) اور انہی سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی، حقیقت یہ ہے کہ صدقہ (زکوٰۃ) تو فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہے۔ یہاں تک کہ علیم و حکیم تک پہونچے، اور فرمایا یہ زکوٰۃ ان اشخاص کے لئے جن کا آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی "بتحقیق جان لو کہ وہ چیز جو تم نے غنیمت میں سے حاصل کی ہے جو کچھ بھی تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔" یہاں تک کہ لفظ وابن السبیل تک پہونچے تو فرمایا۔ یہ مال غنیمت ذوی القربیٰ وغیرہ کے لئے ہے۔

جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَ هُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيْبُهٗ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهٗ - رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ -

اس کے بعد یہ آیت پڑھی "جو چیز کہ اللہ نے بستیوں میں سے بطور فئے کی دی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک کہ اس حصہ تک پہونچے" فقیروں کے لئے اور اُن لوگوں کے لئے جو اُن کے پیچھے آئے فرمایا اس آیت نے عام مسلمانوں کی ضرورتوں کو پورا کر دیا۔ اگر میں زندہ رہا تو وہ زمانہ بھی آئے گا کہ ایک چرواہا سرو حمیر (ایک موضع کا نام) میں ہوگا وہاں بھی اسکو بغیر پسینہ بہائے اُسکا حصہ پہونچیگا۔ اسکو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے۔

(۵۷۹) وَ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ حُبْسًا لِنَوَائِبِهٖ وَ اَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبْسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ وَ اَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ جُزْءً نَفَقَةً لِاَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

(۶) اور اُنہی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس چیز سے حجت وسند پکڑی[1] وہ یہ تھی کہ آپ نے فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنو نضیر، خیبر اور فدک میں سے تین صفایا[2] تھے۔ پس بنو نضیر کی آمدنی، مہمانوں کی ضیافت اور مجاہدوں کے لئے ہتھیار و سواری کے لئے مخصوص ومقرر تھی، فدک کی آمدنی مسافروں کے لئے مخصوص ومقرر تھی، اور خیبر کی آمدنی کے تین حصے کیا کرتے تھے، دو حصے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرتے اور ایک حصہ اپنی اہل وعیال کے خرچ کے لئے، اور جو اس سے بچے رہتا تو اس کو مہاجر، فقراء پر صرف کرتے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[1] حجت پکڑی یعنے جب حضرت عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مقدمہ فدک میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے تو حضرت عمر رضی عنہ نے دلیل پکڑی ساتھ اس کے کہ کہا حضرت عمر نے (جو حدیث میں مذکور ہے) اور یہ معاملہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے سامنے ہوا تو کسی نے اُن پر انکار نہ کیا۔ بعد ازاں حضرت عمر نے ان دو صحابیوں کو فدک دیا۔ یعنے ان کو اس طرح عامل کیا کہ اس کو بطور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف کریں۔ اور فدک خیبر کے قریات میں سے ایک گاؤں ہے اور اس کی آدھی زمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی کہ صلح کی اہل اس کے سے اس کی آدھی زمین پر پس وہ بھی خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔

[2] صفایا صفیہ کی جمع ہے۔ صفیہ اُس مال کو کہتے ہیں جس کو امام مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے اپنے لئے چھانٹ لے اور یہ بات صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیلئے خاص تھی کہ خمس کے ساتھ اور بھی جو کچھ چاہیں لے لیں۔ (مترجم)

اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کے اس لئے تقسیم کیا کہ خیبر کے گاؤں بہت تھے، بعضے بقہر فتح کئے گئے تھے، ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خمس خمس لیتے تھے اور بعضے بصلح فتح کئے گئے تھے بغیر قتال (لڑائی) کے وہ فئی تھی خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تقسیم کرتے تھے اس کو جہاں مناسب جانتے تھے اپنی حوائج میں اور اپنے اہل پر اور مصالح مسلمین پر، پس مقتضی ہوئی قسمت برابری ہی کو کہ ہو تمام اس کا درمیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لشکر مسلمین نے کئے تین حصے ۱۲ (اشعۃ اللمعات وغیرہ) مصحح عفا اللہ عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۵۸۰) عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ فَدَكُ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ

تیسری فصل

(۱) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا جب کہ وہ خلیفہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ باغ فدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔

ف ۱؎ اسماء الرجال مصنف (مشکوٰۃ) میں مغیرہ تین ہیں۔ ایک مغیرہ بن شعبہ وہ صحابی ہیں اور مطلق کہنے سے یہی مراد ہیں۔ دوسرے مغیرہ بن زیاد موصلی، تیسرے مغیرہ بن مقسم کوفی فقیہ اعمی ہیں اور کہتے ہیں جو چیز میرے کانوں نے سنی میں اس کو بھولا نہیں ۱۳۳ھ میں فوت ہوئے اور یہ دونوں تابعی ہیں۔ اور مغیرہ بن شعبہ ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ اور عمر بن عبدالعزیز ۹۹ھ میں خلیفہ ہوئے ان کی ملاقات ثابت نہیں ہو سکتی تو اخیر کے دو میں سے ایک معین ہوں گے، اور تیسرا اولیٰ ہے واللہ اعلم ۱۲ (مرقاۃ) ج ۴ ص ۳۱۹ مصحح عفی عنہ

۲؎ عمر بن عبدالعزیز ابن مروان بن حکم اموی قرشی مؤلف مشکوٰۃ کہتے ہیں ان کی کنیت ابو حفص ہے ان کی ماں عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔ اس کا نام لیلی تھا۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کی اور ان سے زہری نے اور ابوبکر بن حزم نے سلیمان بن عبدالملک کے بعد خلیفہ بنے۔ ۹۹ھ میں رجب ۱۰۱ھ میں وفات پائی۔ دیر سمعان نزد حمص میں دفن ہوئے، اور ان کی مدت ولایت دو سال پانچ ماہ تھی اور عمر ۴۰ سال، آپ بڑے عابد زاہد تھے، متقی عفیف حسن سیرت خصوصاً اپنے ایام ولایت میں کہتے ہیں جب آپ خلیفہ ہوئے تو محل سے رونے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا کہ آپ نے لونڈیوں کو اختیار دے دیا ہے جس کا دل چاہے، رہے جو نہ رہنا چاہے اس کو آزاد کر دوں میں ایک بڑے کام میں مشغول ہو گیا ہوں۔ عقبہ بن نافع نے آپ کا حال پوچھا تو (کہا) جب سے آپ خلیفہ ہوئے ہیں، نہ تو غسل جنابت کی حاجت ہوئی اور نہ ہی احتلام سے غسل کی حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا ۱۲ (مرقاۃ) (عبدالعزیز) مصحح عفی عنہ

مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَ
يُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاَنَّ فَاطِمَةَ
سَأَلَتْهُ اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى
فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ
اَبُوْبَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حَيَاتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ
فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى
مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ
ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ
لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ
اَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

اس کی پیداوار سے خرچ کرتے (اپنی اہل وعیال اور فقراء ومساکین پر) اور اُسی میں سے بنی ہاشم کے چھوٹے بچوں پر بھی انعام واحسان کرتے اور نکاح کرتے بے زن مرد اور بے مرد زن کا۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باغ مانگا مگر آپ نے نہیں دیا۔ یہ معاملہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک اسی طرح رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ یہ بھی فدک کی آمدنی کو اسی طرح خرچ کرتے رہے، جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے بھی وفات پائی اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے بھی فدک کے متعلق وہی طرز عمل جاری رکھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تھا۔ یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ پھر مروان نے اس کو اپنی جاگیر بنا لیا (خلافت عثمانی میں) پھر خلافت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئی۔ میں نے دیکھا کہ جس چیز کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیا تو مجھے بھی اُس کا رکھنا سزاوار نہیں۔ اے لوگو! میں تم کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ کہ میں اس کو اسی طرح لوٹاتا ہوں۔ جس طرح وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھا۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات جلد ۳ ص۲۷۷ باب الفئی میں لکھا ہے۔ بخاری میں ہے مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بلایا ناگاہ میں آپ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کا خادم یرفا آیا اور آپ سے کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم دردولت پر تشریف فرما ہیں اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، فرمایا اُن کو آنے کی اجازت ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد یرفا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ عباس وعلی رضی اللہ عنہما دروازے

آئے ہوئے ہیں اور اذن طلب کرتے ہیں فرمایا اذن ہے آنے دو۔ جب اندر تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیرالمومنین میرے اور حضرت علی کے درمیان فیصلہ فرمایئے۔ ہمارا بنی نضیر کے مال فئ میں جھگڑا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا اور آپس میں گالی گلوچ شروع کر دی پس حاضرین صحابہ مذکورین نے عرض کیا۔ کہ اے امیرالمومنین ان کا فیصلہ کیجئے۔ اور ایک کو دوسرے سے خلاصی دلوایئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبر کرو اور جلد بازی نہ کرو۔ میں تم کو اُس خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کی جماعت نہیں چھوڑتے مال مگر جو کچھ ہوتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے، کہا ان صحابہ کرام نے جو وہاں تشریف فرما تھے، ہاں بالکل بلاشبہ درست ہے پھر متوجہ ہوئے حضرت علی اور عباس پر اور کہا قسم دیتا ہوں میں تم کو خدا کی آیا نہیں جانتے ہو تم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ کہا علی اور عباس رضی اللہ عنہم نے ہاں فرمایا ہے۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے تم کو خبر دیتا ہوں اس امر سے کہ پروردگار نے مخصوص کیا اپنے رسول کو اس فئ کے ساتھ اس چیز کے کہ نہ دیا کسی کو سوائے ان کے، پھر پڑھی یہ آیت ما افاء اللہ علی رسولہ الخ پس تھا یہ مال خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پھر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمہارے پاس اور ایثار نہ کیا ساتھ اس کے تم پر اور تحقیق دیا تم کو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہارے یہاں تک کہ باقی رہتا اس اموال سے پس تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ خرچ کرتے اپنے اہل وعیال پہ اس مال میں سے پھر لیتے اور خرچ کرتے اس کو مصارف خیر اور مصالح مسلمین میں پس عمل کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات تک پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں خلیفہ رسول خدا کا ہوں پس لیا اس کو ابوبکر نے اور عمل کیا اس طرح کہ عمل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر متوجہ ہوئے حضرت عمر، علی اور عباس پر (رضی اللہ عنہم) اور کہا کہ اس وقت میں تم برائی سے یاد کرتے تھے ابوبکر کو اور کہتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اس عمل میں خطا پر ہے اور ایسا نہ تھا جو تم کہتے تھے اور خدا جانتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کام میں صادق تھے اور نیکوکار اور راہِ راست پر اور تابع حق کے تھے پھر وفات دی ان کو خدا نے پس کہا میں نے کہ میں خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکر کا ہوں پس لیا میں نے اس مال کو دو سال اپنی امارت میں اور عمل کیا میں نے اس میں اس طرح کہ عمل کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خدا جانتا ہے کہ میں اس قول میں صادق ہوں اور اس امر میں نیک کار اور راہِ راست پر اور پیرو حق ہوں۔ پھر بعد از دو سال کے آئے تم دونوں میرے پاس اور سخن تم دونوں کا ایک ہی تھا پس کہا میں نے تم کو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہم ارث دو رثہ نہیں چھوڑتے ہیں جو کچھ کہ چھوڑتے ہیں صدقہ ہے پس جب میری عقل میں آیا کہ سپرد کردوں میں اس مال کو تمہارے تئیں، پس کہا میں نے اگر چاہتے ہو تم سپرد کردوں میں تم کو بایں شرط کہ لازم کرو اپنے پر یہ کہ عمل کرو اس میں اس طرح کہ عمل کیا اس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے اور میں نے جب سے کہ خلیفہ ہوا ہیں ورنہ کلام نہ کرو مجھ سے اس باب میں پس کہا تم نے کہ سونپو ہم کو اسی شرط پر پس سپرد کیا میں نے تم کو آیا التماس کرتے ہو تم اور چاہتے ہو

مجھ سے کہ حکم کروں میں برخلاف اس کے پس قسم اُس خدا کی کہ جس کے حکم سے زمین و آسمان برپا ہیں میں حکم نہیں کرونگا سوائے اس کے کہ جب تک برپا ہو قیامت، پس اگر تم اس کام سے عاجز ہو اور تم سے نہیں ہو سکتا پھیر دو مجھ کو کفایت کروں میں تم کو اس سے اور مشقت کھینچوں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے آپ فرماتی تھیں کہ ازواج مطہرات نے حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس واسطے طلب کرنے میراث کے اس چیز سے کہ فئ کیا تھا اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پس رد کیا میں نے ان بیبیوں پر اور کہا میں نے کہ نہیں ڈرتی ہو تم خدا سے کیا نہیں جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میراث نہیں چھوڑتے ہیں ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں صدقہ ہے نہیں کھاتے 'ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر اس مال میں سے پس باز آئیں عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب کرنے میراث سے اور رجوع کی ساتھ اس چیز کے کہ خبر دی میں نے ان کو کہا عروہ نے یہ صدقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا منع کیا حضرت علی نے عباس رضی اللہ عنہما، کو اس سے اور غلبہ کیا ان پر بعد ازاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں تھا۔ بعد ازاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس بعد ازاں علی بن حسین اور حسن بن حسن کے پاس کہ یہ دونوں نوبت رکھتے تھے اس کو بعد ازاں زید بن حسن رضی اللہ عنہم اجمعین کے پاس رہا، اور یہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ راستی کے (بخاری کتاب المغازی قصہ بنی نضیر اور کتاب الخمس بالفاظ مختلفہ، اور بخاری میں یہ بھی ہے کہ حضرت عباس اور فاطمہ رضی اللہ عنہما ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس حال میں کہ طلب کرتے تھے میراث زمین فدک سے اور حصہ خیبر سے، پس کہا ابوبکر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں چھوڑتے ہم میراث، ہم جو کچھ چھوڑیں گے صدقہ ہے کھاتی ہے ال محمد اس مال میں سے قسم خدا کی قرابت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب تر ہے نزدیک میرے کہ صلہ کروں میں ساتھ اس کے اور نگاہ رکھوں میں حق اس کا اس سے کہ صلہ کروں میں قرابت اپنے کو اور جامع الاصول میں روایت کیا حدیث مذکور کو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ابوداؤد نے طلب اور سوال عباس اور علی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے یہ تھی کہ اس مال کو ہمارے درمیان نصف نصف بانٹ دیں اور سو نہیں نہ یہ کہ نہ جانتے تھے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے ہیں وہ نہ طلب کرتے تھے مگر صواب کو پس حضرت عمر نے کہا کہ میں اس پر تقسیم کا نام نہیں رکھتا ہوں، اور اس کو بحال خود چھوڑتا ہوں اور لایا ہے بخاری کتاب الخمس میں عروہ بن زبیر سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ان کو کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کیا ابوبکر صدیق سے بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ دیویں ان کو میراث ان کی اس چیز سے کہ چھوڑا ہے اس کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فئ کیا خدا تعالےٰ نے ان پر پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:- لا نورث ما ترکناہ صدقۃ۔ پس خفا ہوئیں فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ہجران کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پس انکار کیا ابوبکر نے اور کہا کہ نہیں میں چھوڑنے والا کسی چیز کو اس چیز سے کہ عمل کرتے تھے ساتھ اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہوں میں جو کچھ عمل کرتے تھے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ڈرتا ہوں اگر ترک

کسی چیز کو امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میل کروں گا میں حق سے پس صدقہ ان کا کہ مدینہ میں تھا سپرد کیا اسکو عمر نے علی اور عباس کو اور خیبر اور فدک حضرت نے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ صدقہ رسول خدا ہے یہ واسطے حقوق حضرت کے کہ پیش آتے تھے اور سپرد کیا ان کو اس کو کہ والی امر تھا پس وہ اب تک اسی حال پر ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا یہ مال میرے ہاتھ میں ہے اور جب مروں گا تو اس کے ہاتھ میں ہوں گا کہ ولی امر ہو بعد میرے۔ اور کرمانی نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ غصے ہونا حضرت زہرائے بتول کا بتقاضائے بشریت تھا، اور جاتا رہا بعد اس کے اور مراد ہجران (مذکور) سے انقباض اور کوفت طبیعت ہے ملاقات سے نہ ہجران محرم یعنے ترک سلام اور مانند اس کے، اور بعض روایات میں آیا ہے کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تو گئے ابوبکر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور کھڑے ہوئے ان کے دروازے پر گرمی آفتاب میں اور عذر خواہی کی ان سے اور کہا قسم خدا کی قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب تر ہے نزدیک میرے قرابت اپنی سے و لیکن میں کیا کروں کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو اور صحابہ گواہ ہیں اس پر پس راضی ہوئیں فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ حدیث مذکور مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ الخ کے راوی صرف ابوبکر صدیق ہی نہیں بلکہ یہ حدیث کتب اہل سنت میں حذیفہ بن یمان اور زبیر بن عوام اور ابو درداء اور ابو ہریرہ اور عباس اور علی اور عثمان اور عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن وقاص وغیرہم سے مروی اور ثابت ہے یہ اجلّہ صحابہ اور بعض ان میں عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ ان میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ملا عبد اللہ مشہدی نے اظہار الحق میں لکھا کہ جو کچھ حذیفہ تم کو حدیث سے بیان کرے اس کی تصدیق کرو۔ اور ان میں علی مرتضیٰ بھی ہیں جن کو شیعہ معصوم سمجھتے ہیں اور باجماع اہل سنت صادق ہیں۔ اور جو مذکور ہوا کہ حضرت فاطمہ ناراض ہوئیں وہ حقیقت میں کچھ ایسی ہی ناراضگی تھی جو کئی دفعہ حضرت علی مرتضیٰ سے ہوتی۔ ابو تراب کنیت کی وجہ تسمیہ ناراضگی کا ہی سبب تھا۔ اسی طرح ابوجہل کی لڑکی کے خطبہ کی وجہ سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم معہ جگر گوشہ سخت ناراض ہوئے اور جاریہ کا قصہ جو کتب شیعہ میں مرقوم ہے کہ حضرت علی لونڈی کی گود میں آرام فرما تھے زہرائے بتول دیکھ کر سخت ناراض ہوئیں۔ جنازہ کا قصہ فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ ابوبکر بموجب گفتہ علی مرتضیٰ امام شدہ و نماز بردے گذاردہ چہار تکبیر برآوردہ۔ بالفرض اگر نہ بھی تو زہرائے بتول نے ۲۸ سال کی عمر میں حضور کے انتقال کے چھ ماہ بعد وفات پائی اور وصیت کی تھی کہ مجھے رات کو دفن کرنا تاکہ میرے جسم کو کوئی نامحرم نہ دیکھے، اسماء بنت عمیس زوجہ محترمہ صدیق اکبر نے آپ کو غسل دیا اور نعش پردہ کیلئے بناکر دکھائی جس سے آپ بہت خوش ہوئیں یہ غلط ہے کہ آپ نے وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ ابوبکر نہ پڑھیں اور نہ امام حسین خلاف وصیت حضرت زہرا کے عمل کر سکتے تھے۔ کہ سعید بن عاص کو جو از جانب معاویہ امیر مدینہ تھے اشارہ کیا کہ اگر میرے جد کی سنت نہ ہوتی کہ امام جنازہ امیر ہو تو تمہیں پیش امام نہ بناتا فافہم۔ (تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ)

(عبد العزیز مصحح عفی عنہ)

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار کرنے اور جانوروں کے ذبح کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۵۸۰) عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ فَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ فَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْهُ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَّهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

(۱) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تو اپنے شکاری کتے کو شکار کے لئے چھوڑے، تو اللہ کا نام لے کر چھوڑ، اگر کتے نے تیرے شکار کو پکڑ رکھا، اور تو نے اس کو زندہ پایا تو اس کو ذبح کر لے۔ اور اگر تو نے یہ دیکھا کہ کتے نے شکار کو مار ڈالا۔ اور اس میں سے کتے نے کچھ کھایا بھی نہیں تو اس کو کھالے۔ اور اگر کھایا ہے تو نہ کھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورت میں کتے نے شکار کو اپنے لئے رکھا۔ اور اگر تو اپنے کتے کے سوا کسی اور کتے کو بھی پائے اور ان دونوں میں سے کسی نے شکار کو مار ڈالا تو اس شکار کو بھی نہ کھا کیونکہ تو یقیناً نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے اس کو کس نے مارا ہے اور جب تو اپنا تیر پھینکے تو اس پر اللہ کا نام لے۔ اگر شکار تجھ سے غائب رہا ایک دن اور تو نے اس میں سوائے اپنے تیر کے کوئی اور نشان نہیں پایا۔ تو اگر تیرا دل چاہے تو اس کو کھالے، اور اگر تو نے اس کو پانی میں غرق پایا تو نہ کھا (شاید کہ پانی میں ڈوب کر مرا ہو)، اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے،

ف شکار کرنا مباح ہے۔ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت ہے۔ اور اس پر امت کا اجماع منعقد ہوا۔ رسالہ ابن

ابی زید مالکی میں ہے کہ لہو و لعب کے لئے شکار کرنا مکروہ ہے اور بے قصد لہو لعب مباح ہے اور یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس خود شکار کھیلا ہو لیکن تقریراس کی فرمائی یعنے شکار کھیلنے کو منع نہیں فرمایا بضرورت جائز قرار دیا۔ ذبائح جمع ذبیحہ ہے بمعنے ذبح کیا ہوا اور ذبح کے ساتھ زیر ذال کے بھی یہی معنے میں آیا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

(حاشیہ حدیث ۵۸۱) عدی بن حاتم بن عبداللہ بن سعد طائی جواد بن جواد (سخی اور سخی کے بیٹے) شعبان ۷ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے، بعض نے ۱۰ھ بتایا مگر پہلا قول صحیح ہے کوفہ میں سکونت فرمائی ان کی ایک آنکھ بروز جمل ضائع ہو گئی اور صفین اور نہروان میں حاضر ہوئے اور مختار بن ابی عبیدہ کے زمانہ میں ۶۷ھ میں ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی عمر پائی بعض نے ایک سو ستر بتائے ہیں۔ پہلا قول اشبہ بالصواب در ست ہے آپ بڑے شکاری تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۵۸۲) وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۲) اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سدھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑ دیتے ہیں (ان کا کیا حکم ہے؟) فرمایا وہ جو تیرے لئے پکڑ لیں اس کو کھا۔ میں نے عرض کیا۔ اگرچہ وہ اس کو مار ڈالیں؟ فرمایا۔ ہاں تیرا تیر جس کو زخمی کر دے اس کو بھی کھالے اور جب شکار کو تیرا تیر زخمی نہ کر دے اور چوڑاؤ کو لگ کر قتل کرے وہ وقیذ ہے اس کو نہ کھا۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔ ف معراض اس تیر کو کہتے ہیں جس کے پر نہیں ہوتے اور چوڑا جاتا ہے۔ اور چوڑا ہی لگتا ہے اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہے کہ مارا جاوے ساتھ غیر تیز چیز کے لکڑی ہو یا پتھر یا اور کچھ اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی اپنی کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اس کو ساتھ چوڑاؤ اپنے کے تو حلال نہیں ہے اور کہا علماء نے کہ وہ شکار حلال نہیں کہ مارے اس کو ساتھ بندقہ کے یعنے گولی اور غلہ کے بسبب حدیث معراض کے اور چوڑا لگنے سے اس لئے شکار حلال نہیں ہوتا کہ ضرور ہے اس میں زخمی کرنا تاکہ متحقق ہوں معنے ذبح اور چوڑاؤ معراض کا زخمی نہیں کرتا اس لئے اگر قتل کرے اس کو بندقہ تقبلہ تیز تو حرام ہوتا ہے شکار اس لئے کہ بندقہ توڑتا ہے ہڈی کو اور زخمی نہیں کرتا پس ہوتا ہے مانند معراض کے لیکن اگر بندقہ ہلکا تیز ہو تو حرام نہیں کرتا بسبب تحقق موت کے ساتھ زخم کے اور اگر شکار پر چھری

سلہ وقیذ اور موقوذ اس جانور کو کہتے ہیں جو کسی تیز چیز کے بغیر مارا جائے جیسے لکڑی یا پتھر سے بغیر تیز چیز کے شکار کے کسی چیز کے شکار کو نہ کھائے (مترجم)

یا تلوار پھینکے اگر لگی اس کی تیزی کی رُخ سے کھایا جاوے ورنہ نہیں اگر شکار کو پتھر مارے تو اگر پتھر بھاری ہو تو نہ کھایا جاوے اگرچہ زخمی کرے بسبب احتمال اس کے کہ اس نے قتل کیا ہو ثقل اپنے کے۔ تفصیل ماہ نامہ مبلغ قصوری جون ۵۵ء اور اکتوبر نومبر ۵۵ء قرآن وحدیث و فقہ سے حرمت شکار گولی ثابت ہے ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

(۵۸۳) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَ بِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَ بِكَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَ بِكَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اٰنِیَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِیْهَا وَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَ كُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ

(۳) اور ابی ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اہل کتاب کے درمیان رہتے ہیں۔ کیا ہم اُن برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ اور وہاں شکار بہت ہے۔ میں اپنے تیر سے بھی شکار کرتا ہوں۔ بے سدھائے ہوئے کتے سے بھی کرتا ہوں۔ اور سدھائے ہوئے کتے سے بھی، سو ان میں سے کون سا شکار میرے لئے درست ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اہل کتاب کے برتنوں کے سوا اور برتن نہ پاؤ تو اُن میں کھالو۔ اور اگر دوسرے برتن ہوں تو اُن کے برتنوں میں نہ کھاؤ اگر کھاؤ تو اُن کے برتنوں کو دھو کر کھاؤ۔ رہا شکار سو اگر تو نے اللہ کا نام لے کر شکار کیا تو اس کو کھالے اور جو سدھائے کتے سے اللہ کا نام لے کر شکار کیا اس کو بھی کھالے اور اگر بے سدھائے کتے کے شکار کو تو نے زندہ پایا اور اسکو ذبح کر لیا تو اس کو بھی کھالے۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

ؓ مشہور صحابی ہیں درخت کے نیچے بیعت کی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اُن کی قوم کے پاس بھیجا۔ پس وہ اسلام لائے شام میں سکونت اختیار کی اور ۷۵ھ میں وفات پائی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفا اللہ عنہ

(۵۸۴) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَالَمْ یُنْتِنْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۴) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تو اپنا تیر پھینکے اور شکار غائب ہو جائے، پھر تو اس کو پائے (اس پر تیرے تیر کا نشان ہو) اور اس نے بو نہ دی ہو تو کھالے"۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۵۸۵) وَ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الَّذِیْ

(۵) اور وہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اُس شخص کے حق میں فرمایا

يُدْرِكُ صَيْدَهٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۵۸۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ اَيَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا اَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۵۸۷) وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ[1] قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

جو اپنے شکار کو تین دن کے بعد پائے اگر وہ بدبو نہ چھوڑے تو اس کو کھا لے، اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں کچھ نو مسلم ایسے ہیں کہ وہ مشرک تھے وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ انہوں نے اس کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہوگا یا نہیں؟ فرمایا تم اس پر اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور ابی الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ حضرات اہل بیت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص و ممتاز کیا ہے کسی چیز کے ساتھ (کیا آپ کے لئے کوئی مخصوص احکام ہیں؟) آپ نے فرمایا کہ نہیں ہم کو کسی چیز کے ساتھ[2] جو میرے غلاف میں ہے تلوار کے سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ نکالا اُس میں یہ احکام تھے لعنت ہے اُس پر جو کسی جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے، زمین کا نشان چُرانے والے پر اللہ کی لعنت ہے، (یعنی سرحد کا پتھر وغیرہ) اور ایک روایت میں ہے جو زمین کے نشانات میں تغیر و تبدل کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو اپنے باپ پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور جو بدعتی کو ٹھکانا دے اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے

[1] صحابی مشہور ہیں، سب صحابہ سے اخیر میں انتقال فرمایا۔ آپ علی مرتضیٰ کے تابعین سے تھے صحیح زبان اور حاضر جواب تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفا اللہ عنہ

[2] خاص نہیں کیا کسی ایسی چیز کے ساتھ جو دوسرے لوگوں کے لئے عام نہ ہو مگر اس چیز کے ساتھ

(۵۸۸) وَعَنْ رَافِعِ[3] بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا

(۸) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم

[3] صحابی انصاری ہیں بوجہ صغر سنی بدر میں شامل نہ ہو سکے بعد ازاں احد اور تمام مشاہد میں حاضر تھے ۱۲ (عبد العزیز) مصحح عفی عنہ

لَاقُوا الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى
أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ
الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ
السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ
أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ
فَمُدَى الْحُبْشِ وَأَصَبْنَا نَهَبَ
إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ
فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ
كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ
مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کل دشمن کفار سے ملنے والا ہوں۔ ہمارے ساتھ چھریاں نہیں تو کیا میں کسی کھپچی سے ذبح کر سکتا ہوں؟ فرمایا جس چیز کے کاٹنے سے خون جاری ہو جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھا لے سوائے دانت اور ناخن کے ایں تجھ سے ان دونوں کے نہ کھانے کی وجہ بتاتا ہوں۔ دانت تو ہڈی ہیں اور ناخن چھریاں ہیں حبشیوں کی۔ ہمیں اونٹ اور بکریوں کی لوٹ کا موقعہ ملا۔ اُن میں سے ایک اونٹ بھاگا اس پر ایک شخص نے تیر چلایا اور اُس کو روکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اونٹ بھی وحشی جانوروں کی طرح لوگوں سے نفرت کرنے اور بھاگنے والے ہیں سو جب تم میں سے کسی پر اونٹوں میں سے کوئی غالب ہو تو ایسا ہی کیا کرو۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

(۵۸۹) وَعَنْ كَعْبِ[1] بْنِ مَالِكٍ
أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ
فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ
غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا
فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا۔
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۹) اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلع پہاڑ پر چرا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہماری ایک لونڈی نے ایک بکری کو مرتے ہوئے دیکھا، تو اس نے ایک پتھر کا ٹکڑا توڑا اور اُس سے اس کو ذبح کر لیا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ذبیحہ کے متعلق پوچھا سو آپ نے اس کو کھا لینے کا حکم دیا اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

[1] صحابی مشہور ہیں اور شعرائے اسلام سے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۵۹۰) وَعَنْ شَدَّادِ[2] بْنِ أَوْسٍ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

(۱۰) اور شداد بن اوس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نے

[2] انصاری برادر زادہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کو اور ان کے باپ کو صحبت حاصل ہے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو علم اور حلم دونوں عطا فرمائے تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) عبدالعزیز مصحح عفی عنہ

كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهٗ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

ہر چیز پر احسان کرنا لازم کر لیا ہے۔ سو جب تم کسی کو قصاص یا حد میں، قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (مثلاً جلدی تلوار سے گردن اڑا دو) اور جب کسی جانور کو ذبح کرو۔ چھری کو خوب تیز کر لینا چاہیے۔ اور مذبوح جانور کو اچھی طرح ٹھنڈا ہو لینے دے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ؎ مستحب ہے کہ جانور کے سامنے چھری وغیرہ تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرے اور نہ مذبح کی طرف گھسیٹ کر لے جائے ۱۲ (مرقاۃ) مصحح

(۵۹۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱۱) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ اس بات سے منع فرماتے تھے، کہ کسی چارپایہ وغیرہ کو نشانہ بنایا جائے" (چونک کاٹا جائے) اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۵۹۲) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۲) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص پر لعنت کی ہے جو کسی ذی روح کو نشانہ بنائے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۵۹۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ کسی ذی روح کو نشانہ نہ بناؤ۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۵۹۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۱۴) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ پر مارنے اور چہرہ پر داغ دینے سے منع فرمایا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۵۹۵) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ

(۱۵) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا اس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهٗ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

الله اس شخص پر لعنت کرے جس نے اس کو داغا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۵۹۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ فِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۶) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک صبح کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کو لے گیا تاکہ آپ کھجور چبا کر اس کے تالو پر لگائیں۔ میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا۔ اور آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۵۹۷) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مِرْبَدٍ فَرَاَيْتُهٗ يَسِمُ شَيْئًا حَسِبْتُهٗ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۷) اور ہشام بن زید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ جانوروں کے باندھنے کی جگہ پر تھے میں نے دیکھا کہ آپ بکریوں کے عضو وغیرہ کو داغ رہے ہیں۔ ہشام کہتے ہیں۔ میرا گمان ہے کہ حضرت انس نے کہا کہ کانوں کو داغتے ہیں۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۵۹۸) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَحَدُنَا اَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهٗ سِكِّيْنٌ اَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ اَوْ شِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ -

(۱) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کو اس حال میں کوئی شکار ملا کہ اس کے پاس چھری نہ تھی تو کیا وہ اس کو پتھر کے ٹکڑے یا لکڑی کے ٹکڑے سے ذبح کر لے؟ آپ نے فرمایا۔ تو جس چیز سے بھی چاہے اس کا خون جاری کر دے۔ اور اللہ کا نام لے کر ذبح کر لے۔ اس کو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۵۹۹) وَعَنْ اَبِي الشَّعْرَاءِ[۵] عَنْ

(۲) اور ابی الشعراء رحمہ اللہ تعالےٰ سے روایت

۵؎ انکا نام اسامہ بن مالک تابعی دارمی بصری ہے بصریوں میں انکا شمار ہے ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن احمد کہتے ہیں ان کی حدیث میرے نزدیک غلط ہے ۱۲

أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَ اللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ وَ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ هٰذَا ذَكٰوةُ الْمُتَرَدِّيْ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُوْرَةِ

کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ذبح شرعی صرف حلق اور سر و سینہ کے درمیان ہی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اگر تو شکار کی ران میں بھی زخم لگا دے تو تیرے لئے کافی ہے۔ اس کو ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کیا ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ یہ ذبح اُس جانور کا ہے جو کنوئیں میں گر گیا ہو (یعنی یہ ذبح اضطراری ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ ضرورت کی حالت میں ہے

(۶۰۰) وَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَ إِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ -

(۳) اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کُتے یا باز کو تو نے سدھایا ہو۔ پھر تو اُن دونوں میں سے کسی کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کسی شکار پر چھوڑے اور اس نے شکار کو تیرے لئے پکڑ رکھا تو تُو اس کو کھالے۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ شکار کو مار ڈالے؟ فرمایا۔ کُتے یا باز نے اس کو مار ڈالا مگر اس میں سے کچھ کھایا نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تیرے لئے شکار کو پکڑ رکھا (اُسے کھالے)، اسکو ابو داؤد نے نقل کیا ہے"

(۶۰۱) وَ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَ لَمْ تَرَ فِيْهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ - رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ -

(۴) اور اُنہی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک شکار پر اپنا تیر چلاتا ہوں، (شکار غائب ہو گیا، پھر میں اگلے دن اس میں اپنا تیر پیوست پاتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہے؟)، فرمایا۔ اگر تجھے علم ہے کہ تیرے ہی تیر نے اس کو مارا ہے، اور تو اس میں کسی درندے کے مارنے کا نشان نہ پائے تو اس کو کھالے۔ اس کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے۔

(۶۰۲) وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(۵) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں مجوس کے کُتے کا شکار کھانے سے منع کیا گیا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶۰۳) وَ عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ

(۶) اور ابی ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَ النَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَ اشْرَبُوْا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اکثر سفر میں رہتے ہیں اور یہود و نصاریٰ و مجوس کے ساتھ ہمارا سابقہ پڑتا ہے اور ان کے برتنوں کے سوا ہمارے پاس اور برتن نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اور برتن نہ ہوں تو اُنہی کے برتنوں کو پانی سے دھو کر اُن میں کھا پی سکتے ہو۔
اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶۰۴) وَ عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى وَ فِيْ رِوَايَةٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ۔

(۷) اور قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے طعام کے متعلق پوچھا کہ کھائیں یا نہیں؟ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پوچھا آپ نے فرمایا۔ نصاریٰ کا کھانا بھی کھانوں میں سے ایک کھانا ہے کہ میں اُس سے پرہیز کرتا ہوں۔ تیرے سینہ میں نصرانیت کے مشابہ ہونے کا خلجان پیدا نہ ہو۔ اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ھ تابعی ہے اور اس کے باپ کو صحبت ہے ابن المدینی اور نسائی نے اس کو مجہول کہا ہے اور عجلی نے کہا ہے۔ کہ تابعی ثقہ ہے اور ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۶۰۵) وَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَ هِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

(۸) اور حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ جانور کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مجثمہ وہ جانور ہے جس کو تیر کا نشانہ بنایا جائے۔
اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶۰۶) وَ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَ عَنْ

(۹) عرباض ابن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے جانور، پنجہ مارنے والے پرندوں اور گھریلو گدہوں کا گوشت

ھ صحابی ہیں اہل صفہ سے گریہ کرنے والے کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انہوں نے سواری طلب کی نہ ملنے پر گریہ کرتے واپس گئے سنہ ۷۵ھ میں انتقال فرمایا ۱۲

كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحُبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَتَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

کھانے سے منع فرمایا (کچلی والے جانور سے مراد شیر، بھیڑیئے، چیتے اور ریچھ وغیرہ درندے، پنجہ مارنے والے پرندوں سے مراد باز اور چرخ وغیرہ پرندے ہیں) نیز منع فرمایا مجثمہ سے اور اُس جانور سے جو کسی جانور سے چھین لیا جائے اور وہ مرجائے ذبح کرنے سے پہلے اور حاملہ لونڈیوں کی صحبت کرنے سے بھی منع فرمایا۔ جب تک کہ وہ بچے جنیں، محمد بن یحیٰی کہتے ہیں کہ ابو عاصم سے مجثمہ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا۔ کسی پرندہ و چرندہ جانور اور کسی جانور کو کھڑا کیا جائے اور اس کو تیر کا نشانہ بنایا جائے اُنہی سے خلیسہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ فرمایا۔ کسی بھیڑیئے یا درندے نے کسی جانور کو پکڑ لیا۔ اور کوئی آدمی اُس جانور کو درندے سے چھین لے اور وہ ذبح کرنے سے پہلے اس کے ہاتھ میں مرجائے، تو اسکو خلیسہ کہتے ہیں۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ف محمد بن یحیٰی بہت ہیں یہاں محمد بن یحیٰی قُطَعِی مراد ہیں (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۶۰۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِيْسٰى هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۱۰) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شریطہ شیطان سے منع فرمایا ابن عیسٰی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ یہ وہ جانور ہے کہ اُس کا چمڑا اتار لیا جائے اور اسکی گردن کی رگیں نہ کاٹی جائیں اور اس طرح وہ جانور مرجائے۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶۰۸) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔

(۱۱) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ماں کے ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ بھی ذبح ہو جاتا ہے۔ اسکو ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے ابی سعید سے روایت کیا ہے۔

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کا کھانا حلال نہیں مگر یہ کہ زندہ نکلے اور ذبح کیا جائے۔ اور

قول زفر اور حسن بن زیاد (جو دونوں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں)، کا بھی یہی ہے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب شکار پانی میں گر پڑے تو کھانا نہ چاہیئے اس احتمال سے کہ شاید پانی سے مرا ہو تو اسکے کھانے کو بوجہ شک حرام کیا بسبب نکلنے جان کے اور یہ (شک) اس بچہ میں موجود ہے کہ وہ بسبب ماں کے ذبح کرنے کے مرا ہے یا دم گھٹ کر اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کا ذبح کرنا بالاتفاق واجب ہے اور امام صاحب رحمۃ اللہ کے نزدیک اس حدیث کی صحت میں کلام ہے۔ واللہ اعلم اشعۃ اللمعات میں ہے نزد امام ابوحنیفہ و در ہدایہ قول صاحبیہ نیز ہمیں گفتہ حلال نیست اکل او مگر آنکہ بیروں آید زندہ و ذبح کردہ شود و قول زفر و حسن بن زیاد نیز ہمیست۔ مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۳۲ میں ہے۔ قال ابوحنیفۃ لا یحل اکل الجنین الا ان یخرج حیا ویذبح ۱۲ صحح

(۶۰۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَنْحَرُ النَّاقَۃَ وَ نَذْبَحُ الْبَقَرَۃَ وَ الشَّاۃَ فَنَجِدُ فِیْ بَطْنِھَا الْجَنِیْنَ. اَنُلْقِیْہِ اَمْ نَاْکُلُہٗ قَالَ کُلُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَکٰوتَہٗ ذَکٰوۃُ اُمِّہٖ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ

(۱۲) اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہم اونٹنی نحر کرتے ہیں (نحر اونٹ کے سینہ میں نیزہ مارنے کو کہتے ہیں) اور ہم گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ، ہم اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں تو اب ہم اس کو پھینک دیں یا کھالیں ؟ فرمایا۔ جی چاہے تو کھالو کیونکہ اس کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے۔ اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ف اسکا ذبح مثل اسکی ماں کے ہے ؎

(۶۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَھَا بِغَیْرِ حَقِّھَا سَاَلَہُ اللّٰہُ عَنْ قَتْلِہٖ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا حَقُّھَا قَالَ اَنْ یَّذْبَحَھَا فَیَاْکُلَھَا وَلَا یَقْطَعُ رَاْسَھَا فَیَرْمِیْ بِھَا۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ النَّسَائِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ۔

(۱۳) اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص چڑیا کو یا اس سے بڑے کسی پرندہ کو بغیر اس کے حق کے مارے اور اس کو کھائے تو اللہ تعالٰے اس کے مارنے کی بابت سوال کریگا"۔ سوال کیا گیا یا رسول اللہ! اُس کا کیا حق ہے ؟ فرمایا کہ تو اس کو ذبح کرے (اور کسی طرح نہ مارے) پھر اس کو کھائے اور اُس کا سر نہ کاٹے اور اس کو پھینکدے۔ اس کو احمد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۶۱۱) وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱۴) اور ابی واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

؎ تفصیل اوپر گذری ہے ۱۲ صحح

الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَ يَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ وَلَا تُؤْكَلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ۔

مدینہ میں آئے تو مدینہ والوں کا حال یہ تھا کہ وہ کھانے کے لئے اونٹوں کے کوہان اور دُنبوں کی چکتیاں کاٹ لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جو چیز کسی زندہ جانور سے کاٹی جائے تو وہ مُردار ہے۔ اسکو نہ کھایا جائے اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(حاشیہ حدیث ۶۱۱) ؎ ان کے نام اور نسبت میں اختلاف ہے۔ صحابی قدیم الاسلام ہیں بعض کا قول ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے، اور ان کے ہاتھ میں بنی لیث کا لواء (جھنڈا) تھا۔ مدینہ منورہ کے صحابہ میں ان کا شمار ہے، اور مکہ مکرمہ میں مجاورت اختیار کی ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۶۱۲) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِّنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِهٖ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ مَالِكٌ۔

(۱) عطاء بن یسار رحمۃ اللہ بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک اونٹنی کو چراتا تھا۔ جو بیانے کے قریب تھی۔ اُحد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑ کے درمیان۔ اچانک اس نے دیکھا کہ اونٹنی مرنے لگی ہے۔ مگر اس نے کوئی ایسی چیز نہ پائی کہ جس سے اس کو نحر کرے۔ اس نے ایک میخ لی اور اس کے سینہ میں چبھو کر اس کا خون بہا دیا۔ اور پھر اس نے اس واقعہ کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ نے اسکو کھا لینے کا حکم دیا۔ اس کو ابوداؤد اور مالک نے روایت کیا ہے۔

؎ تابعی ثقہ ہیں مشہور از علمائے کبار مدینہ کثیر الحدیث۔ مولائے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا ۸۴ سال کی عمر میں ۹۴ھ میں فوت ہوئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۶۱۳) وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ اِلَّا وَ قَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ

(۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" دریا کا کوئی جانور ایسا نہیں کہ اللہ نے ...... اس کو ذبح نہ کیا ہو بنی آدم کے لئے (یعنی اس کو بغیر ذبح کئے کھانا حلال ہے)

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ ۔

اس کو دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

باب۔ کُتّے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۶۱۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۶۱۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اِنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۶۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَ قَالَ

پہلی فصل

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص مواشی یا شکاری کُتّے کے سوا کسی اور کُتّے کو پالے تو اس کے عمل سے دو قیراط روزانہ کم کئے جاتے ہیں (قیراط نصف وانگ کو کہتے ہیں) اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص مواشی کی حفاظت یا شکار یا کھیتی کی حفاظت کے سوا کُتّا پالے گا۔ تو اس کے عمل کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

اس کو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے کُتّوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ جو عورت جنگل سے کُتّا لے کر آتی تھی اس کو بھی قتل کر دیتے تھے۔ پھر آپ نے منع فرمایا اس کے قتل سے اور آپ نے فرمایا خاص کر خالص سیاہ

عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

دو نقطوں والے کُتّے کا قتل کرنا تو تم پر لازم ہے کہ وہ شیطان ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث ۶۱۶) سے علماء نے لکھا ہے۔ کہ کُتوں کے قتل کرنے کا حکم مدینہ منورہ کے ساتھ مخصوص تھا کہ جگہ اترنے وحی اور ملائکہ کے تھی ایس سزاوار (لائق) ہے پاک کرنا اس کا کتوں سے کہ مانع ہے دخول ملائکہ سے اور تخصیص عورتوں کی اس سبب سے ہے کہ جو عورتیں جنگل میں رہتی تھیں انکو احتیاج کتوں کی بہت ہوتی تھی بافید عورتوں کی اتفاقی ہے واللہ اعلم

(۶۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۴) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کُتّے بکریوں کی حفاظت کرنے والے کُتّے کے سوا تمام کُتّوں کو قتل کرنیکا حکم دیا۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۶۱۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ (مشہور صحابی ہیں ۱۲) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَّرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ ۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کُتّے بھی جانوروں کی جماعت میں سے ایک جماعت ہیں تو میں اُن سب کو قتل کرنے کا حکم دیتا۔ پس اُن میں سے ہر خالص سیاہ کُتّے کو قتل کرو" اس کو ابوداؤد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ کہ "جو لوگ بھی اپنے گھروں میں کُتّے پالتے ہیں سوائے شکاری اور کھیتوں کی حفاظت کرنے والے کُتّوں کے، اُن کے عملوں کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط ثواب کم ہوتا ہے۔

(۶۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ ۔

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

باب۲ اُن چیزوں کا بیان جن کا کھانا حلال اور حرام ہے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

(۶۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۶۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۶۲۲) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۶۲۳) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُوْمِ الْخَيْلِ[۱] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

پہلی فصل

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچلی والے جانور درندوں میں سے سب کا کھانا حرام ہے۔"
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت سے شکار کرنے والے درندے اور ہر چنگل مار کر شکار کرنے والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور ابی ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی گدھے یعنی گورخر کو حرام کیا۔
اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ خیبر کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔
اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

[۱] شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹۶ میں فرماتے ہیں۔ بدانکہ ائمہ اتفاق دارند

از سلف و خلف بر اباحت لحم خیل غیر آنچہ آمدہ است از ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و مالک رحمۃ اللہ از کراہت آں تحریمی یا تنزیہی در فتاوی سراجیہ گفتہ است کہ گوشت اسپ مکروہ است نزد ابو حنیفہ خلاف صاحبیہ و شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - و امام سرخسی گفتہ است کہ آنچہ امام حنیفہ رحمۃ اللہ گفتہ است احوط است و آنچہ صاحبیہ گفتہ اند اوسع است بر مردم - و کراہت وے بمعنے کرامت است تا حاصل نشود باباحت او تقلیل آلت جہاد نہ از جہت نجاست و بعضے گفتہ اند کہ ابو حنیفہ رجوع کردہ است از قول بحرمت لحم وے پیش از وفات خود بسہ روز بر ینست فتوی آئمہ کا اتفاق ہے گھوڑے کے گوشت کے مباح ہونے پر سلف صالحین اور خلف سے مگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کراہتًا بوجہ کمی آلہ جہاد اس کو مکروہ کہتے ہیں ۔ آپ کا قول احوط (زیادہ احتیاط) ہے اور صاحبین کا لوگوں کے لئے وسعت ہے اور بعض نے کہا کہ امام صاحب نے انتقال سے تین دن پہلے صاحبین کے قول (یعنے اباحت) کی طرف رجوع فرمالیا اور اسی پر فتوی ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۶۲۴) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاٰی حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَعَقَرَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ لَّحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۵) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے ایک گورخر کو دیکھا اور اس کو قتل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ کیا اس کے گوشت میں سے کچھ تمہارے پاس ہے ۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کا پاؤں ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لے لیا اور کھا لیا ۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے ۔

(۶۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَیْهَا فَقَبِلَهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۶) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے مرالظہران میں ایک خرگوش کو شکار کرنے کے لئے بھگایا ۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابوطلحہ کے پاس لایا ۔ پس انہوں نے ذبح کیا اور اس کا کولہا اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں آپ نے اُن کو قبول کر لیا ۔ اسکو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے ۔ ؎ علامہ عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب میزان میں فرماتے ہیں کہ خرگوش باتفاق ائمہ اربعہ (امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد حنبل اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) حلال ہے ۔ اسی طرح کتاب الرحمۃ مصری اور ہدایہ اور عینی شرح بخاری وغیرہ میں ہے ۔ ان الارنب حلال بالاتفاق (مرقاۃ جلد ۴ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۳۸ ۔ اشعۃ اللمعات جلد ۳ صفحہ ۴۹۸ میں ہے ، در ہدایہ گفتہ است کہ لاباس باکل الارنب زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقتیکہ بہدیہ فرستادہ شد نزد وے امر کرد

اصحاب را بخورد دن آں۔ خرگوش کھانے میں کچھ ڈر نہیں کیونکہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ نے صحابہ کرام کو اس کے کھانے کا حکم دیا۔ اگر کھانا اس کا درست نہ ہوتا تو اس کو قبول نہ فرماتے، اور اس کے کھانے سے منع فرماتے پس قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے مظاہر حق جلد ۳ صـ۲۴۲ مطبوعہ نولکشور۔ احقر نے اس مسئلہ حلت خرگوش کو ماہ طیبہ ۱۳۷۸ھ میں مفصلاً بدلائل قاہرہ ثابت کیا ہے ۱۲ مصحح عفی عنہ۔

(۶۲۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۷) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں پٹڑا گوہ کو نہ کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام کرتا ہوں۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ گوہ ایک لطیف جانور ہے۔ جس نے بزبان فصیح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شہادت دی تھی۔ مذہب حنفیہ سیدنا امام الائمہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو عین صحیح حدیث کے مطابق ہے حرام ہے اس حدیث میں جو مَا اُحَرِّمُهٗ حرمت کی وحی آنے سے پیشتر تھا (مرقاۃ) اور ملا علی قاری کی شرح مسند امام اعظم رحمۃ اللہ صـ۵۲ مجتبائی میں ہے کہ کوئی ایسی حدیث نہیں جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو نہ پہنچی ہو جیسا کہ حدیث ۶۴۲ میں آئے گا حسن الظن بابی حنیفۃ انہ احاط بالاحادیث الشریفۃ من الصحیحۃ والضعیفۃ انتہی۔ حالانکہ آپ نے کئی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کوفہ سے پیدل ۵۵ حج کئے اور بے شمار تابعین وغیرہم سے مناظرے کئے چار ہزار استاد سے علم حاصل کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کو حدیث نہ ملے! اور ان کے مابعد والوں کو جو ان کی وفات کے بعد پیدا ہوئے اُن کو مل جائے، فافہم جس میں حلت پٹڑ گوہ موجود ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ گوہ ایک ایسا جانور ہے جس کی عمر سات سو سال ہوتی ہے اور پانی نہیں پیتی بلکہ ہوا ہی اس کے لئے کفایت ہے۔ اور چالیس روز میں ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے اور اس کے دانت نہیں ٹوٹتے۔ اس کے نر کے دو ذکر ہوتے ہیں۔ جس کی جڑ ایک ہی ہوتی ہے اور اس کی مادہ کے دو فرج ہوتے ہیں۔ اور ستر انڈے دیتی ہے شیخ عبدالحق نے اشعۃ اللمعات جلد ۳ صـ۴۹۵ میں لکھا ہے۔ ہفتاد بیضہ کند ہفتصد سال بزید و نر او را دو ذکر دارد و مادہ او دو فرج دارد کذا فی المرقاۃ وحیوۃ الحیوان وغیرہ ۱۲ (عبدالعزیز مصحح خطیب جامع مزنگ لاہور)

(۶۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ

(۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ اُن کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں انہوں نے

عـہ ۵ اپریل ۱۹۵۵ء کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ ۱۲ مصحح

الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بھُنی ہوئی گوہ پائی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا مگر آپ نے اس کے کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن یہ میری قوم (قریش) میں نہیں ہوتی تھی۔ لہٰذا میں اس کے کھانے میں کراہت محسوس کرتا ہوں۔ خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے برتن کھینچ کر کھانا شروع کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے۔ اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے

(۶۲۸) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۹) اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُرغ کا گوشت کھاتے دیکھا۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۲۹) وَعَنِ ابْنِ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۰) اور ابن اوفیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات جہاد کئے۔ ہم آپ کے ہمراہ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔ اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

۵ مرقاۃ میں ہے عبداللہ بن انیس جہنی انصاری رضی اللہ عنہ جنگ اُحد میں حاضر ہوئے اور ما بعد اسکے مشاہد میں بھی ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے

(۶۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهٗ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ

(۱۱) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے لشکر خبط کے ساتھ جہاد کیا جس پر حضرت ابو عبیدہ امیر بنائے گئے تھے۔ ہم سخت بھوکے ہوئے، سو دریا نے ایک مری ہوئی مچھلی پھینکدی۔ میں نے اتنی بڑی مچھلی نہ دیکھی تھی۔ اس قسم کی مچھلی کو عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم نے اس کو آدھے مہینہ تک کھایا۔ ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے پہلو کی ہڈی کھڑی کی تو اس کے نیچے سے سوار نکل گیا۔ جب جہاد سے واپس مدینہ میں آئے تو اس کا ذکر آنحضرت

اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَ اَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ تو اللہ نے تم کو رزق دیا (اگر اس میں سے کچھ بچا ہو تو کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ۔ اگر تمہارے پاس کچھ ہو سو ہم نے اس میں سے کچھ گوشت آپ کے پاس بھیجا۔ اور آپ نے اس کو تناول فرمایا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۳۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَّ فِي الْاٰخَرِ دَاءً - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۱۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب کسی برتن میں مکھی گر جائے تو چاہیئے کہ اس مکھی کو پورے طور پر اس میں غوطہ دے پھر اس کو نکال کر پھینکدے اس لئے کہ اس کے ایک پر میں شفا ہوتی ہے اور دوسرے پر میں بیماری ہوتی ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا

(۶۳۲) وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَ كُلُوْهُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۱۳) اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا۔ اس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ فرمایا۔ چوہا نکال کر اس کے ارد گرد کا گھی نکال کر پھینک دو۔ اور باقی گھی کھاؤ۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۶۳۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَ اقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَ يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا طَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ

(۱۴) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے۔ "سانپوں کو قتل کر دیا کرو۔ خاص کر اس سانپ کو جس کی پشت پر دو خط ہوں اور وہ سیاہ ہو اور ابتر سانپ کو بھی قتل کرو۔ یہ دونوں قسم کے سانپ اندھا کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک سانپ پر اس کو مارنے کے لئے حملہ کر رہا تھا۔ کہ ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو نہ مار۔ میں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے

إِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۴۳۳۲) وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا فِيْهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُوْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَأْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِهٖ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهٖ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ

ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بعد حکم کرنے گھروں کے میں رہنے والے سانپوں کو کہ وہ آباد کرنیوالے ہیں۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۱۵) اور ابی سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے آپ کے نیچے کچھ سرسراہٹ سنی، ہم نے جو دیکھا تو ایک سانپ تھا۔ میں اس کو مارنے کے لئے کھڑا ہوا تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے، انہوں نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاسو میں بیٹھ گیا جب ابو سعید رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک گھر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا (یعنی ایک حجرہ کی طرف، کیا تو نے اس حجرہ کو دیکھا؟ میں نے کہا ہاں۔ ابو سعید نے کہا (تو لے سن)، اس حجرہ میں ایک نیا بیاہا ہوا جوان تھا۔ وہ جوان اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کے لئے نکلے، یہ نوجوان دوپہر کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر جانے کی اجازت مانگ رہا تھا تاکہ رات کو اپنی بیوی کے پاس رہ کر دن کو واپس آجائے سو اس نے ایک دن کی اجازت چاہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے ہتھیار لے لے۔ مجھے ڈر ہے کہ بنی قریظہ کا کوئی دشمن تجھ پر حملہ نہ کرے۔ وہ نوجوان اپنے ہتھیار لگا کر اپنی بیوی کے پاس آیا۔ اس نے ناگاہ دیکھا کہ اس کی بیوی گھر کے دو دروازوں کے درمیان کھڑی ہے۔ یہ دیکھتے ہی نوجوان نے دبے پردگی کے خیال سے غیرت میں آکر قصد کیا کہ اس کو نیزہ مارے کیونکہ اس کو غیرت آئی تھی۔

عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا اَلْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا اُدْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

عورت نے کہا کہ اپنا نیزہ روک اور گھر میں داخل ہو کر دیکھ کہ مجھے وہاں کس چیز نے نکلنے پر مجبور کیا وہ نوجوان اندر گیا تو دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بچھونے پر گُنڈلی مارے پڑا ہے۔ نوجوان نے اس کو نیزہ میں پرو لیا۔ پھر اندر سے نکلا اور اپنے گھر کے صحن میں وہ نیزہ گاڑ دیا۔ سانپ تڑپا اور نوجوان پر حملہ کیا پس نہ معلوم ہو سکا کہ ان دونوں میں سے کس نے مرنے میں جلدی کی۔ سانپ نے یا نوجوان نے (یا دونوں ساتھ مرے)، ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ دعا کیجئے کہ اللہ اس کو ہمارے لئے زندہ کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے ساتھی کے لئے استغفار کرو۔ پھر فرمایا تحقیق ان گھروں میں آباد کرنے والے (مومن و کافر جن) رہتے ہیں۔ پس جب تم اُن میں سے کسی کو سانپ کی صورت میں دیکھو تو اس پر تین بار تنگی کرو۔ اگر وہ چلا گیا تو فبہا ورنہ اس کو قتل کر دو۔ اس لئے کہ یقیناً وہ کافر جن ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا۔ کہ جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کرو۔ ایک اور روایت میں یوں آیا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مدینہ میں جنوں کی ایک جماعت ہے جو مسلمان ہو گئے ہیں سو جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین دن خبردار کرو۔ پس اس کے بعد بھی اگر ظاہر ہو کہ وہ نہیں جاتا تو اس کو قتل کر دو۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ وہ جن ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۳۵) وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱) ام شریک سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ے اول قرشیہ عامریہ ہیں انکو شرف صحبت (صحابیۃ) حاصل ہے۔ اور دوسری ام شریک انصاریہ ہیں۔ واللہ اعلم (مرقاۃ)، مصحح عفی عنہ

أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ـ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(٦٣٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ ـ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(٦٣٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ ـ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

گرگٹ مارنے کا حکم دیا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو پھونکتا تھا۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۱۸) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص پہلی ضرب میں گرگٹ کو مارے اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دوسری ضرب میں اس سے کم اور تیسری ضرب میں اس سے کم لکھی جاتی ہیں"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۹) اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام میں کسی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ اس نے چیونٹیوں کا بل جلا دینے کا حکم دیا۔ سو وہ جلا دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وحی کی کہ تجھ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا۔ تو نے اُن کی ایک جماعت کو جلا دیا کہ وہ تسبیح بیان کرتی تھی۔۱۰ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف علمائے کرام نے لکھا ہے کہ یہ اس پر محمول ہے کہ ان کی شریعت میں چیونٹی کا قتل کرنا اور جلانا جائز تھا۔ اور عتاب اس لئے کہ ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلا دیا لیکن ہماری شریعت میں حیوان کا جلانا جائز نہیں۔ اگرچہ جوں اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین میں محمد بن مسلمہ سے بیچ قتل کرنے چیونٹی کے لایا ہے کہ اگر تجھ کو ایذا دے تو مار اس کو اور اگر ایذا نہ دے مت مار اور کہا فقیہ (ابو اللیث سمرقندی) نے ہم اس کو اخذ کرتے ہیں اور اس پر فتویٰ دیتے ہیں اور چیونٹی کا پانی میں ڈالنا مکروہ ہے۔ اور چیونٹیوں کے گھر نہ جلائے جائیں بسبب ایک چیونٹی کے ۱۲ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ) من عینہ۔ (عبد العزیز مصحح عفا اللہ عنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

(٦٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي

(۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر گھی میں چوہا گر کر مر جائے۔

السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاؤُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

تو اس چوہے کو نکال کر پھینک دو۔ اور اس کے ارد گرد کے گھی کو اگر وہ جما ہوا ہو اور اگر وہ پتلا ہو تو اس کو نہ کھاؤ"

اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور اسکو دارمی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

(۶۴۰) وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارَى - رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ

(۲) اور سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حباری جانور کا گوشت کھایا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۶۴۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ -

(۳) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ[1] جانور کے کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ابی داؤد کی ایک روایت میں ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ پر سواری کرنے سے بھی منع فرمایا۔

ف - ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ وہ نجاست خوار مرغی کو تین دن تک بند رکھ کر پاک پانی دانہ کھلاتے تھے، ابن ملک نے کہا کہ جب اس کے گوشت میں بدبو پیدا ہو اس وقت اس کا گوشت کھانا منع ہے۔ ورنہ اسکے گوشت کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس کو اتنے دن بند رکھ کر صاف ستھرا پانی دانہ کھلایا جائے کہ اس کا گوشت پاکیزہ ہو جائے۔ مرقاۃ ج ۴ صـ ۳۴۵ (مصحح عفا اللہ عنہ)

(۶۴۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ[له] - رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ -

(۴) اور عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

له یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے گوشت گوہ کے جیسے کہ مذہب ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت کی ہو، اشعۃ اللمعات میں ہے و دریں حدیث حجت است مر

[1] جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں کہ اس کا کھانا تو حلال ہو مگر اس کو نجاست کھانے کی عادت پڑ گئی ہو۔ جو جانور اکثر کھاتا ہے اس کے گوشت میں بھی بدبو آنے لگتی ہے اور دودھ میں بھی اسی لئے آپ نے اس کا گوشت کھانے اس کا دودھ پینے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا۔ (مترجم)

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را و شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق است (مرقاۃ جلد ۴ ص۳۵۵ میں ہے۔ وھی روایۃ الجامع الصغیر عن اکل الضب وھذا یدل علی حرمتہ وبہ قال ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ مصحح عفی عنہ)

(۶۴۳) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ الْھِرَّۃِ وَ اَکْلِ ثَمَنِھَا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ التِّرْمِذِیُّ۔

(۵) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اور اس کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶۴۴) وَعَنْہُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّۃَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَ کُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَ کُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

(۶) اور انہی سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلی گدھوں اور خچروں کا گوشت، ہر کچلی والے درندوں اور ہر پنجہ مارنے والے پرندوں کو حرام کیا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۶۴۵) وَعَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَ الْبِغَالِ وَ الْحَمِیْرِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِیُّ۔

(۷) اور حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں، گدھوں اور خچروں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

ف۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ معارض حدیث جابر کے کہ مباح ہونے گوشت گھوڑے کی پہلے گذری نہیں ہو سکتی حکم منع ہونے گوشت گھوڑے کا اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے کہ پہلے گذری ۱۲ (مولانا) مصحح

(۶۴۶) وَعَنْہُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَاَتَتِ الْیَھُوْدُ فَشَکَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰی حَظَائِرِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا یَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاھِدِیْنَ اِلَّا بِحَقِّھَا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۸) اور انہی سے روایت ہے کہ خیبر کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ سو یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ لوگوں نے ان کی کھجوروں کے میوے توڑنے میں جلدی کی ہے حالانکہ ہم اہل معاہدہ ہیں) اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ اہل معاہدہ کے اموال حلال نہیں مگر حق کے ساتھ۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶۴۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَ دَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ -

(۹) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے دو مُردے بے ذبح اور مُردوں کے خون حلال کئے ہیں۔ دو مُردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں (کہ یہ دونوں خون بستہ ہیں) اسکو احمد، ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

(۶۴۸) وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَ جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

(۱۰) اور ابی الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس چیز (یعنی مچھلی) کو دریا نے پھینک دیا ہو کنارے پر یا اُس کا پانی خشک ہو گیا ہو تو اس کو کھاؤ اور جو مچھلی مر جائے اور پانی کے اوپر آجائے تو اس کو مت کھاؤ۔" اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)، ہ سے ان کا نام محمد بن مسلم ہے۔ مولی حکیم بن حزام تابعی حافظ ثقہ واسع العلم ۱۲۸ھ میں فوت ہوئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

ف۔ یہ حدیث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے اس پر کہ طافی مچھلی حرام ہے (اس سے مراد وہ مچھلی ہے جو پانی میں مر کر اوپر آجاوے) اسی طرح منقول ہے ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔

(۶۴۹) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ -

(۱۱) اور سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا ٹڈیاں اکثر اللہ کا لشکر ہیں۔ میں نہ اُن کو کھاتا ہوں اور نہ اُن کو حرام کرتا ہوں۔ اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے اور محی السنۃ نے اسکو ضعیف بتلایا ہے۔

ف۔ اور ٹڈی (مکڑی) کھانی حلال ہے برابر ہے کہ مر جاوے اپنی موت سے یا ساتھ ذبح کرنے کے یا ساتھ شکار کرنے کے کاٹا جاوے اس سے کچھ یا نہیں ۱۲ (ع) مصحح عفی عنہ

(۶۵۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَ قَالَ اِنَّهٗ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ -

(۱۲) اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُرغ کو بُرا کہنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا وہ نماز کے لئے خبردار کرتا ہے۔

رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ -

اس کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

(۶۵۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۱۳) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مرغ کو بُرا نہ کہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے"۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶۵۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَ بِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۱۴) اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ابولیلیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب گھر میں سانپ نظر آئے۔ تو اُس سے کہو ہم تجھے حضرت نوح اور حضرت سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) کا عہد یاد دلاتے ہیں کہ تو ہم کو ایذا نہ دے۔ اگر وہ اس کے بعد بھی نکلے تو اس کو مار دو۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف کنیت ان کی ابوعیسےٰ ہے اور نام ابولیلیٰ، اور ابولیلیٰ بہت ہیں۔ اور اُن کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ تابعی ہے، اور اُن کی ولادت سال چھ میں ہے کہ حضرت عمر کی خلافت میں رہتے تھے تابعین کوفہ کے طبقہ اولیٰ میں ہے اور اصحاب اسکی تعظیم بہت کرتے تھے۔ ثقہ ہے آپ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک سو بیس ۱۲۰ صحابہ کو پایا ہے اور سب انصاری تھے، عبداللہ حارث کہتے ہیں کہ میں گمان نہیں کرتا کہ ماں نے ایسا بچہ جنا ہو (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۶۵۳) وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَ قَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ -

(۱۵) اور عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سانپوں کو قتل کرنے کے حکم کے بارے میں کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچائی ہو اور فرماتے تھے کہ جو شخص ان کا قتل کرنا چھوڑ دے بدلہ لینے کے خوف سے وہ ہمارے طریق پر نہیں سب کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

(۶۵۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ

(۱۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب سے ہم نے سانپوں سے لڑائی شروع کی ہے،

وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

ہم نے اُن سے صُلح نہیں کی اور جو شخص سانپوں میں سے کسی سانپ کو اس کے ضرر کے خوف سے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں۔" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶۵۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

(۱۷) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" ہر ایک قسم کے سانپوں کو قتل کرو اور جو شخص اُن کے بدلہ لینے کا خوف کرے وہ مجھ سے نہیں۔

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۶۵۶) وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ فَإِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

(۱۸) اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم چاہ زمزم کو صاف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس میں جنات یعنی چھوٹے سانپ ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶۵۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِيْ كَأَنَّهٗ قَضِيْبُ فِضَّةٍ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

(۱۹) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہر قسم کے سانپوں کو قتل کرو مگر سفید کو نہیں۔ گویا کہ وہ چاندی کی چھڑی ہے"۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶۵۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً فَإِنَّهٗ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

(۲۰) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو غوطہ دو۔ کیونکہ اس کے ایک پَر میں بیماری اور دوسرے پَر میں شفاء ہوتی ہے۔ مکھی پہلے اُسی بازو کو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے۔ اس لئے ساری مکھی ہی کو غوطہ دے لیا کرو۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶۵۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ سَمًّا وَّ فِی الْاٰخَرِ شِفَآءً فَاِنَّہٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَ یُؤَخِّرُ الشِّفَآءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

(۶۶۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَآبِّ اَلنَّمْلَۃِ وَالنَّحْلَۃِ وَالْھُدْھُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ الدَّارِمِیُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۶۶۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یَاْکُلُوْنَ اَشْیَآءَ وَیَتْرُکُوْنَ اَشْیَآءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ وَ اَنْزَلَ کِتَابَہٗ وَ اَحَلَّ حَلَالَہٗ وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ فَمَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَ مَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ وَّ تَلَا قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً اَوْ دَمًا الْاٰیَۃَ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۲۱) اور حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کو غوطہ دو۔ کیونکہ اس کے ایک بازو میں زہر اور ایک بازو میں شفا ہوتی ہے پہلے وہ زہر کا بازو ڈالتی ہے" اور اس کے بعد شفاء کا بازو ڈالتی ہے۔ اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے

(۲۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کے جانوروں کو قتل کرنے سے منع کیا (وہ یہ ہیں) چیونٹی، شہد کی مکھی، ہُدہُد اور کلچڑی۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ اہل جاہلیت متعدد چیزیں کھاتے تھے۔ اور متعدد نہ کھاتے تھے (اس بارے میں ان کے پاس کوئی دستور نہ تھا، بہ سبب وہمی، نفرت کے پس اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اور اپنی کتاب نازل کی اور اپنے حلال و حرام کو اس میں بیان کر دیا۔ پس جس چیز کو اللہ تعالےٰ نے حلال کر دیا وہ حلال ہے، اور جس کو حرام کر دیا وہ حرام ہے۔ اور جس چیز سے سکوت کیا وہ معاف ہے۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی۔ "کہہ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کتاب مجھ پر وحی کی گئی ہے۔ میں اس میں کوئی حرام کہ کوئی اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ ہو مردار یا خون" آخر آیت تک۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶۶۲) وَعَنْ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اِنِّيْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْدِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۲) اور زاہر اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گدھے کا گوشت ہانڈی میں پکا رہا تھا۔ کہ ناگہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا۔ کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ہ صحابی ہے اہل بیعت شجرہ سے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور انکا شمار کوفہ کے صحابہ کرام میں ہے رضوان اللہ علیہم،

(۶۶۳) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ اَلْجِنُّ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاۤءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ - رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ -

(۳) اور ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جن تین قسم کے ہیں۔ ایک قسم کے پر ہیں وہ ہوا میں اُڑتے ہیں۔ ایک قسم سانپ ہیں اور کتے اور ایک قسم کے ایسے ہیں کہ منزل پر اترتے اور کوچ کرتے ہیں۔ اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے۔

ہ صحابی ہیں اہل بیعت رضوان سے ۱۲

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

ف۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۸۹ھ[ع] نے اپنی کتاب موطا مرویات امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ، میں لکھا ہے کہ ہم کو ایسا پیغام پہنچا ہے۔ کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سے تھا اور اول اسلام میں بھی معمول تھا۔ بعد ازاں منسوخ کیا قربانی نے، ہر ذبح کو کہ پہلے اس کے تھا اور رمضان کے روزوں نے ہر پہلی شرائع کے، روزوں کو منسوخ کر دیا۔ اور غسل جنابت نے ہر پہلے غسل کو جو تھا منسوخ کر دیا۔ اور نسخ کیا زکوٰۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلے اس کے تھا انتہی۔ اب عقیقہ ساتویں روز ولادت طفل مباح ہے نہ سنت ہے نہ فرض لڑکے کیلئے دو لڑکی کیلئے ایک اگر لڑکے کیلئے ایک ہی میسر ہو تو قربانی کی شرائط کے ساتھ درست ہے یہ حکم ہے جب چاہا عقیقہ کر لیا یہ عقیقہ نہیں ہاں خیرات ہی سہی ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

ع امام زمن سے تاریخ نکلتی ہے ۱۲ مصحح

عقیقہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۶۶۴) عَنْ سَلْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَۃٌ فَاَھْرِیْقُوْا عَنْہُ دَمًا وَ اَمِیْطُوْا عَنْہُ اَذًی۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

پہلی فصل

(۱) سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑکا پیدا ہونے پر فرمایا کرتے تھے کہ عقیقہ کرو۔ سو اس کی طرف سے جانور ذبح کرو۔ اور اُس سے ایذا (یعنی مَیل اور بال) دُور کرو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱؎ صحابی ہیں ان کا شمار بصریوں میں ہے ۱۲؎ ۲؎ بعض اہل علم نے کہا ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جو حدیث شریف کے راوی (روایت کرنے والے) ہیں۔ سوائے اس کے کوئی ضبی نام کا نہیں ہے ۱۲؎

(۶۶۵) وَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْھِمْ وَ یُحَنِّکُھُمْ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

(۲) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو لڑکے پیدا ہوتے وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے تو آپ اُن پر برکت کی دعا کرتے۔ اور اُن کی تحنیک[۱] کرتے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۶۶) وَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حَجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ حَنَّکَہٗ ثُمَّ

(۳) اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ وہ مکہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے حاملہ ہوئیں۔ فرماتی ہیں۔ کہ پھر قبا میں وضع حمل ہوا۔ پھر میں اُس بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی۔ اور میں نے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا۔ آپ نے کھجور منگائی۔ اور اپنا لعاب دہن اس میں ملا کر وہ کھجور

۱؎ تحنیک یہ ہے کہ کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز چبا کر لڑکے کے تالو پر لگا دی جائے۔ یہ سنت ہے۔ مگر یہ تحنیک کسی نیک آدمی کو کرنی چاہیئے ۱۲ (مترجم)

دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بچہ کے تالو میں لگائی۔ پھر اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ پس عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ عہد اسلام میں سب سے اوّل پیدا ہونے والے بچے تھے۔[1] اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے ۱۰

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

(۶۶۷) عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ. أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ قَوْلِهِ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ إِلَى اٰخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

(۱) ام کرز رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا " تم جانوروں کو ان کے گھونسلوں میں آرام سے رہنے دو۔ اور میں نے آپ کو یہ فرماتے بھی سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ وہ نر ہوں یا مادہ "۔ اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور نسائی نے صرف قول عن الغلام سے آخر تک روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔[2]

(۶۶۸) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى. وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنْ فِي رِوَايَتِهِمَا رَهِيْنَةٌ بَدَلَ مُرْتَهَنٌ

(۲) اور حسن بصری رحمہ اللہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " لڑکا عقیقہ تک گرو رہتا ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے اور سر منڈایا جائے "۔ اس کو احمد، ترمذی، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ لیکن ابی داؤد اور نسائی کی روایت میں لفظ "مرتہن" کی جگہ "رھینۃ" ہے۔

[1] یعنی ہجرت کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلا لڑکا پیدا ہوا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے ۱۲

[2] یعنی یہ خیال اور وہم نہ کرو کہ لڑکے کی طرف سے دو بکرے ہونے چاہئیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہی ہو ۱۲ (مترجم)، ۵ صحابیہ کعبیہ خزاعیہ ہیں ۱۲ (رضی اللہ عنہا)

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَ اَبِيْ دَاؤُدَ وَ يُدَمّٰى مَكَانَ وَ يُسَمّٰى وَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ يُسَمّٰى اَصَحُّ

اور احمد اور ابی داؤد کی ایک روایت میں لفظ "یسمیٰ" کی جگہ "یدمیٰ" ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ لفظ یسمیٰ زیادہ صحیح ہے۔

(۶۶۹) وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِيْ رَاْسَهٗ وَ تَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ۔

(۳) اور حضرت محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا ایک بکری سے اور فرمایا۔ فاطمہ! (رضی اللہ عنہا) تو اس کا سر مونڈ اور اس کے سر کے بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کر، سو ہم نے اُن کے بالوں کا وزن کیا تو وہ ایک درہم یا ایک درہم سے کچھ کم تھا۔ اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کے اسناد متصل نہیں اس لئے کہ محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

ھ یعنے امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رضی اللہ عنہم ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۶۷۰) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ

(۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک ایک دُنبہ کا عقیقہ کیا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے، اور نسائی کے نزدیک دو دو دُنبوں سے عقیقہ کیا۔

(۶۷۱) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا

(۵) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْعُقُوْقَ کَاَنَّہٗ کَرِہَ الْاِسْمَ وَ قَالَ مَنْ وُلِدَ لَہٗ فَاَحَبَّ اَنْ یَّنْسُکَ عَنْہُ فَلْیَنْسُکْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَیْنِ وَ عَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃً - رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَ النَّسَائِیُّ -

اللہ تعالیٰ عقوق کو پسند نہیں کرتا۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کے نام کو مکروہ سمجھا اور فرمایا۔ جس شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہو تو چاہیئے کہ وہ اس کی طرف سے ذبح کرے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۶۷۲) وَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ -

(۶) اور ابی رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے کان میں اذان نماز کی مانند اذان دی۔

اس کو ترمذی و ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۶۷۳) عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَ لَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِھَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَ نَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَ نَلْطَخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ - رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَ زَادَ رَزِیْنٌ وَ نُسَمِّیْہِ -

(۱) بریدہ کہتے ہیں۔ کہ ایام جاہلیت میں دستور تھا۔ کہ ہم میں سے جب کسی کے یہاں لڑکا پیدا ہوتا۔ تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اُس کا خون لگاتا۔ اور جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے۔ اُس کا سر مونڈتے اور اُس پر زعفران لگاتے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور رزین نے اتنا بڑھایا ہے کہ " اور اُس کا نام رکھتے "۔

ف۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از ظہور نبوت اپنا عقیقہ کیا تھا۔ لیکن اس حدیث کے اسناد میں ضعف ہے۔ اور خالی از بعد بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم اگر ثابت بھی ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہو سکتا ہے۔ صحیح حدیثوں سے عقیقہ ساتویں دن ہی ہے ۱۲ مصحح (اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۵۱۵)

ف۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں عقیقہ ساتویں دن ہی ہے[۱] چودہ[۱۴] اور اکیس[۲۱] امام شافعی کا مذہب ہے اور

[۱] اسکے بعد نہیں ۱۲ شرح سفر سعادۃ وغیرہ اور تقریر ترمذی وغیرہ۔ عبدالعزیز مصحح عفا اللہ عنہ

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۶۷۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۶۷۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۶۷۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا

پہلی فصل

(۱) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پرورش کرتے تھے (ایک مرتبہ) میرا ہاتھ رکابی میں پھرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ بسم اللہ کہہ کر اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنی جانب سے کھا۔ (ادھر اُدھر ہاتھ نہ ڈال) اس کو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے،

(۲) اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ اس کو شیطان حلال جانتا ہے (یعنی اس کے کھانے پر قادر ہوتا ہے) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو۔ تو اُس وقت اللہ کو یاد کرے (بسم اللہ کہے) اور جس وقت کھانا کھائے اُس وقت بھی اللہ کو یاد کرے، شیطان کہتا ہے۔ کہ اس گھر میں تمہارے لئے

دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَآءَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

نہ رہنے کو جگہ ہے اور نہ کھانا - اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے، تم نے رہنے کو جگہ پائی - اور اگر مرد کھانا کھاتے وقت اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے تونے رہنے کو جگہ اور کھانا پایا - اسکو مسلم نے روایت کیا ہے

(۶۷۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۴) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو چاہیئے کہ داہنے ہاتھ سے کھائے - اور جب کچھ پیئے تب بھی داہنے ہاتھ سے پیئے" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۷۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۵) اور انہی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے، حقیقت یہ ہے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۷۹) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۶) اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے (انگوٹھے، شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے)، اور اپنے ہاتھ کو (رومال وغیرہ سے پوچھ لینے سے) قبل چاٹ لیتے تھے" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۸۰) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ - وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۷) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کو اور رکابی کو چاٹ لینے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ "تم نہیں جانتے کہ کس انگلی اور کس نوالے میں برکت ہے" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۸۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۷) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو کسی چیز سے ہاتھ پونچھنے سے پہلے انگلیاں چاٹ لے یا چٹوا دے۔ اس کو مسلم و بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۶۸۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۸) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے کام میں حاضر (شریک) ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی آتا ہے پس اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے، تو چاہیئے کہ جو چیز مٹی وغیرہ اس کو لگی ہوئی ہو، جھاڑ کر کھالے۔ اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو چاہیئے۔ کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۸۳) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۱۰) اور ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ھ ان کا نام وہب بن عبداللہ سُوائی ہے منسوب بہ سواءۃ بن عامر صغار صحابہ سے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے وقت بھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ لیکن آپ سے سماع حاصل تھا امیرالمؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو کوفہ کے بیت المال پر مقرر کیا ہوا تھا۔ تمام مشاہد میں ان کے ساتھ موجود تھے انکی وفات کوفہ میں ۷۲ھ کو ہوئی ۱۲ (اشعہ)

ھ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں کہ تکیہ کرنا تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھے، دوسرے یہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسرے یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھائے یہ تینوں قسمیں مذموم (بُری) ہیں بعض نے چوتھی قسم یہ بیان کی ہے کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اس کے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہ ہے کہ کھانے میں جھک کر اور اس کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے اور اکثر نے تکیہ کرنے کو، ایک طرف جھک کے

بیٹھنے کے ساتھ تفسیر کی ہے۔ اس لئے کہ اس طرح کھانا ضرر کرتا ہے کہ کھانا رگوں وغیرہ میں سہولت سے نہیں پہنچتا اور گوارا نہیں ہوتا اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں لکھا ہے کہ نہ کھاوے تکیہ لگا کر اور نہ مُنہ کے بل پڑ کر اور نہ کھڑا ہو کر بلکہ دو زانو بیٹھے یا بصورت اقعاء یعنے چوتڑ ٹیک کر اور دونوں زانو کھڑے کر کر جیسے کُتا بیٹھتا ہے یا دونوں پاؤں پر بیٹھے یعنے اکڑو یا دایاں زانو کھڑا رکھے اور بائیں زانو پر بیٹھے انتہی جلد سوم ص ۵۱۸ مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۶۳ میں ہے۔ ونقل فی الشفاء عن المحققین انهم فسروه بالتمکن للاکل والقعود فی الجلوس کالمتربع المعتمد علی وطی تحته لان هذه الهیئة تستدعی کثرة الاکل وتقتضی الکبر وورد بسند ضعیف انه صلی الله علیه وسلم انه ــــــ زجر ان یعتمد الرجل بید الیسرٰی عند الاکل ۱۲ مصحح

(۶۸۴) وَعَنْ قَتَادَةَ[1] عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِيْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۱۱) اور قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور تشتری میں نہیں کھایا اور نہ آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی۔ قتادہ سے پوچھا گیا تو پھر آپ کس چیز پر کھاتے تھے؟ فرمایا دستر خوانوں پر۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

لہ تابعی بصری اعمیٰ (اندھے) تابعین بصرہ کے طبقہ ثالثہ میں ان کا شمار ہے انکی ولادت ۶۰ھ اور وفات ۱۱۷ھ ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۶۸۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۱۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے چپاتی نہیں دیکھی، یہاں تک کہ آپ اللہ سے ملاقی ہوئے۔ اور نہ آپ نے اپنی آنکھوں سے دم پخت بکری دیکھی۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۶۸۶) وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ

(۱۳) اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب رسالت پر فائز کیا اُس وقت سے وفات پانے تک آپ نے میدہ نہیں دیکھا۔ آپ سے پوچھا گیا۔ کہ پھر تم بے چھنے جَو کی روٹی کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا۔ ہم جَو کو پیستے اور پھر پھونک مار کر اس کی بھوسی اُڑا دیتے، جو رہنا ہوتا رہتا باقی اُڑ جاتا۔

الشَّعِيرُ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَ نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَ مَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

پھر ہم اُسے پانی سے گوندھتے اور روٹی پکا کر کھا لیتے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے

(۶۸۷) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَ اِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱۴) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر رغبت ہوتی تو اس کو کھا لیتے اگر طبیعت کراہت کرتی تو نہ کھاتے۔ اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۶۸۸) وَ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ وَ كَانَ يَاْكُلُ قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّ اِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ رَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَ ابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَ فِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَّ هُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ

(۱۵) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص کھانا بہت کھایا کرتا تھا۔ وہ مسلمان ہوا تو کم کھانے لگا۔ اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا" حقیقت یہ ہے کہ مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سند حدیث سے فقط روایت کیا ہے (یعنی مسلم کی حدیث ایک شخص کے زیادہ کھانے کا قصہ مذکور نہیں)، علاوہ ازیں مسلم ہی کی ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور وہ کافر تھا۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا۔ بکری دوہی گئی اور اس نے اس کا تمام دودھ پی لیا۔ آپ نے دوسری بکری دوہنے کا حکم دیا۔ وہ اس کا بھی تمام دودھ پی گیا۔ آپ نے پھر تیسری بکری دوہنے کا حکم دیا۔ وہ اس کا بھی تمام دودھ پی گیا۔ یہاں تک کہ سات بکریاں دوہی گئیں۔ وہ ساتوں کا دودھ پی گیا،

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَھَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰی فَلَمْ یَسْتَتِمَّھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًا وَّاحِدٍ وَّ الْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ۔

جب صبح ہوئی تو وہ کافر مسلمان ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا اُس نے ایک بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر آپ نے دوسری بکری دوہنے کا حکم دیا۔ مگر وہ دوسری بکری کا سارا دودھ نہ پی سکا۔ اس پر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک انتڑی میں پیتا ہے۔ اور کافر سات انتڑیوں میں پیتا ہے (دراصل اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مُراد قلت حرص اور کثرت حرص ہے۔ یعنی مومن قناعت کرتا ہے اور کافر حد سے زیادہ حریص ہوتا ہے)

(۶۸۹) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلٰثَۃِ وَ طَعَامُ الثَّلٰثَۃِ کَافِی الْاَرْبَعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۶) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کفایت کرتا ہے۔ اور تین کا کھانا چار کیلئے کافی ہوتا ہے"

اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۹۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ وَ طَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

(۱۷) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ دو کا تین کے لئے، تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا آٹھ کو کفایت کرتا ہے

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۹۱) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلتَّلْبِیْنَۃُ مُجِمَّۃٌ لِفُؤَادِ الْمَرِیْضِ تَذْھَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۸) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ "تلبینہ[1] بیمار کے دل کو راحت دیتا ہے اور بعض غم کو دُور کرتا ہے"

اس کو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

[1] تلبینہ آٹے اور دودھ کے حریرے کو کہتے ہیں۔ اس میں شہد بھی ڈال دیا جاتا ہے۔ اور یہ دودھ کی مانند سفید ہوتا ہے کیونکہ دودھ سے بنتا ہے۔ یہ لبن سے مشتق ہے اور لبن دودھ کو کہتے ہیں ۱۲ (مترجم)

(۶۹۲) وَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَ مَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَ قَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۹) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک درزی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ ایک کھانا اس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ میں بھی حضور کے ہمراہ گیا۔ اس نے آپ کے سامنے جَو کی روٹی اور شوربا رکھا۔ جس میں کدو تھا۔ اور خشک گوشت۔ پس میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کنارے سے کدو تلاش کر رہے ہیں سو میں اس دن سے ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں ؏۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۶۹۳) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَ السِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَ لَمْ يَتَوَضَّاْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۲۰) اور عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے شانہ کا گوشت کاٹتے ہوئے دیکھا۔ جو آپ کے ہاتھ میں تھا۔ پھر نماز کے لئے بلائے گئے (یعنی اذان ہوگئی)، پس آپ نے اُس گوشت کے ٹکڑے اور چھری کو رکھ دیا جو کاٹ رہے تھے۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

؎ پہلوانان صحابہ سے ہیں اور مردان عرب سے صاحب جرأت جاضر ہوئے، بدر اور اُحد میں مشرکین کے ہمراہ تھے پھر اسلام لائے اس وقت کہ احد سے پھرے اور سب سے پہلے روز بیر معونہ میں شامل ہوئے اور ان کو عامر بن طفیل نے اسیر کیا پھر رہا کر دیا۔ اور سنہ ۶ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ میں نجاشی کے پاس بھیجا اور اُن کی دعوت پر نجاشی مسلمان ہو گیا۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

(۶۹۴) وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ الْعَسَلَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۲۱) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۶۹۵) وَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا

(۲۲) اور جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے گھر والوں سے کچھ کھانے کو ؏ مانگا۔ انہوں نے عرض کیا۔

؏ یعنی لاون یا سالن ۱۲ مصحح

خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے۔ آپ نے اس کو منگوایا اور اسکے ساتھ روٹی کھانی شروع کی۔ اور فرماتے جاتے تھے سرکہ اچھا سالن ہے۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶۹۶) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ - اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ -

(۲۳) اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھمبی مَنّ میں سے ہے اور اُس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے۔ کہ "اُس من سے جسکو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔

(۶۹۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۲۴) اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازی کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

اس کو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۶۹۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۲۵) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم مقام مرالظہران میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پیلو کے درخت سے پختہ پھل چُگ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ سیاہ پھل خاص طور پر توڑو۔ کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے (لذیذ اور فائدہ مند) پوچھا گیا کہ کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا۔ ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔ اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۶۹۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ

(۲۶) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اقعاء[1] کی ہیئت پر بیٹھے ہیں اور کھجوریں کھا رہے ہیں۔ ایک روایت میں ہے

---

[1] اقعاء کی صورت یہ ہے۔ کہ کولے زمین پر رکھے اور زانو کھڑے رکھے۔ جلدی جلدی اس لئے کھا رہے ہونگے کہ آپ کو کوئی کام درپیش ہوگا ۱۲ (مترجم)

يَأْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(٧٠٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(٧٠١) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَّا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(٧٠٢) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(٧٠٣) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَّاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(٧٠٤) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَاْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ

کھجوروں سے جلدی جلدی کھانا کھا رہے تھے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۷) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو جمع کرنے اور ملانے سے منع کیا۔ یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت لے۔
اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۸) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اس گھر کے لوگ بھوکے نہیں رہتے۔ جن کے پاس کھجوریں ہوں"۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اسکو دو تین بار فرمایا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۲۹) اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ "جو شخص صبح کے وقت سات کھجوریں کھائے جن کو عجوہ کہتے ہیں۔ تو اس دن اس کو نہ زہر ضرر دیتا ہے اور نہ سحر"۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۳۰) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ بیشک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عجوہ عالیہ میں شفاء ہے اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اسکی خاصیت تریاق ہے دن کے اوّل حصہ میں"۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور انہی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہم پر مہینہ گذرتا تھا - کہ ہم اس میں آگ تک نہ جلاتے تھے - ہماری قوت صرف کھجور

اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللَّحِیْمِ - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ -

اور پانی سے تھی۔ مگر یہ کہ تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۷۰۵) وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاحِدُهُمَا تَمْرٌ - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

(۳۱) اور انہی سے روایت ہے۔ کہ آپ نے فرمایا "محمدؐ کے گھر والوں نے دو دن بھی پیٹ بھر کر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی۔ مگر اُن دونوں میں سے ایک کھجور ہوتی"۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے"

(۷۰۶) وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ -

(۳۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، مگر ہم نے دو چیزوں[له] سیاہ سے پیٹ نہیں بھرا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۰۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَهٗ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳۳) اور نعمان بن بشیر فرماتے ہیں۔ کہ تم کھانے اور پینے کی قناعت نہیں کرتے اس میں وسعت و افراط کرتے ہو جتنا چاہتے ہو البتہ تحقیق میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ کہ آپ کو ناکارہ کھجور بھی نہ ملتی تھی۔ کہ اُس سے اپنا پیٹ بھریں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۰۸) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَکَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَیَّ وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَیَّ یَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ یَاْکُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِیْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اَکْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِهٖ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَهُ مَا کَرِهْتَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۷۰۸) اور حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانا لایا جاتا۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں سے کچھ کھا لیتے اور بچا ہوا میرے پاس بھیج دیتے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن آپ نے ایک بڑا پیالہ میرے پاس بھیجا۔ اس میں سے آپ نے کچھ نہ کھایا۔ کیونکہ اس میں لہسن پڑا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں مجھے اس کی بدبو ناپسند ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر میں بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو آپ نے ناپسند کیا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

[له] یعنے کھجور اور پانی سے ۱۲ (مترجم)

[ع] صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

(۷۰۹) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۳۵) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے اس کو چاہیئے کہ وہ ہماری مجلسوں میں نہ آئے، یا یہ فرمایا۔ کہ وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ یا یہ فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جس میں سبز ترکاری تھی (جس میں لہسن اور پیاز پڑا ہوا تھا) آپ نے اس میں ان کی بدبو پائی آپ نے فرمایا۔ اسے ایک صحابی کی طرف اشارہ کر کے کہ اس کے نزدیک کردو۔ اس سے کہا کہ کھا۔ میں اس سے سرگوشی کرتا ہوں، جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔ اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے۔

(۷۱۰) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

(۳۶) اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کھانے کی چیزوں میں وزن کیا کرو کہ اس میں تمہارے لئے برکت دیجاتی ہے۔ اسکو بخاری نے روایت کیا۔

(۷۱۱) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

(۳۷) اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب دسترخوان اٹھایا جاتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا چکتے تو یہ دعا مانگا کرتے" تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ بہت سی حمد، پاکیزہ، برکت رکھی گئی ہے اس میں نہ غیر مکتفی ہو نہ متروک اور نہ بے پروائی ہو اس سے اے ہمارے پروردگار" اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۷۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ

(۳۸) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ ایک لقمہ کھائے اور اس پر اللہ کی حمد کرے۔

عَلَيْهَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

(۷۱۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ - رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ -

(۱) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ کے سامنے ایک کھانا رکھا گیا۔ میں نے اس کھانے سے زیادہ برکت والا کھانا نہیں دیکھا کھانے کے شروع میں اور نہ دیکھا میں نے کمتر برکت میں اس کے کھانے کے آخر وقت میں۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کھانے کا یہ کیا حال ہے کہ اوّل میں برکت والا اور آخر میں بے برکت ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے بسم اللہ کہہ کر اس کا کھانا شروع کیا تھا۔ پھر آخر میں ایک ایسا شخص بیٹھا جس نے بسم اللہ کہہ کر نہ کھایا۔ سو اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔ اس کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

(۷۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ -

(۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے جب کوئی شخص اپنے کھانے پر بسم اللہ کہنا بھول جائے تو اس کو اوّل اور آخر میں بسم اللہ کہہ لینا چاہیئے"۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۱۵) وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلٰى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳) اور اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے بسم اللہ نہ کہا۔ یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سے صرف ایک لقمہ رہ گیا۔ جب اس نے اس لقمہ کو اپنے مُنہ کی طرف اٹھایا۔ اس نے کہا بسم اللہ اوّل و آخرہٗ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے،

ف ان کی کنیت ابو عبیدہ ہے، خزاعی اہل بصرہ میں انکا شمار ہے ۱۲ اشعۃ اللمعات

ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(٧١٦) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ -

(٧١٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(٧١٨) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(٧١٩) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰىةِ اِنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ اَلْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ اَلْوُضُوْءُ قَبْلَهُ

پھر فرمایا شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا۔ جب اس نے بسم اللہ کہی تو اس نے قے کر کے وہ چیز نکال ڈالی جو اس کے پیٹ میں تھی۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴) اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تو کہتے "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانا کھا کر شکر کرنے والا روزہ دار صبر کرنیوالے کی مانند ہے" اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھاتے یا پیتے تو کہتے "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایا، پلایا، اس کو بسہولت حلق سے اتارا۔ اور اس کے لئے نکلنے کی راہ پیدا کی۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ تحقیق کھانے کی برکت کا سبب وضوء کرنا ہے اس کے بعد میں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کھانے کی برکت اس کے اوّل اور بعد وضو کرنا ہے (یہاں وضو سے

وَالْوُضُوْءَ بَعْدَہٗ - رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ -

ہاتھوں کا کھانے سے پہلے اور بعد میں دھونا ہے، اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوُضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ - رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ -

(۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے - آپ کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا - صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا - ہم آپ کے وضوء کے لئے پانی لائیں؟ آپ نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ مجھے حدث کے بعد وضوء کا حکم دیا گیا ہے - مگر اُس وقت جب کہ نماز پڑھنے کا ارادہ کروں - اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

(۷۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اُتِیَ بِقَصْعَۃٍ مِّنْ ثَرِیْدٍ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِھَا وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِھَا - رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْكُلْ مِنْ اَعْلَی الصَّحْفَۃِ وَلٰكِنْ يَاْكُلْ مِنْ اَسْفَلِھَا فَاِنَّ الْبَرَكَۃَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاھَا -

(۹) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ثرید کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے کناروں سے کھاؤ۔ اس کے درمیان سے نہ کھاؤ۔ کیونکہ اس کے درمیان سے برکت نازل ہوتی ہے۔ اس کو ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں ہے: "آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو پیالہ کے اوپر سے نہ کھائے۔ لیکن اس کے نیچے سے کھائے۔ کیونکہ اس کے اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے"۔

(۷۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُئِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مُتَّكِئًا

(۱۰) اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی تکیہ لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

اور نہ آپ کے پیچھے دو آدمی چلتے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَّهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰٓى اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۱) اور عبداللہ بن حارث بن جزء کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور گوشت لایا گیا۔ اور آپ مسجد میں تھے۔ آپ نے کھایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور اس سے زیادہ ہم نے کچھ نہ کیا کہ کنکروں سے اپنے ہاتھ پونچھ ڈالے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ف یہ آخری صحابی ہیں جو فتح مصر میں حاضر ہوئے اور اسی جگہ سکونت اختیار کی اور یہ آخری صحابی ہیں جو مصر میں رہے اور ۸۶ھ میں مصر میں ہی انتقال فرمایا ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۷۲۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا۔ سو آپ کو دست کا گوشت دیا گیا۔ کیونکہ آپ کو یہ پسند تھا پس آپ نے اس میں سے دانت سے نوچ کر کھایا۔ اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

(۷۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَاِنَّهٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَاِنَّهٗ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ۔

(۱۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوشت کو چھری سے نہ کاٹا کرو۔ کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ اس کو دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو۔ کیونکہ دانتوں سے نوچ کر کھانا لذیذ تر اور گوارا تر ہے۔ اس کو ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ باعتبار سند کے قوی نہیں

(۷۲۶) وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۴) اور ام المنذر انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میرے پاس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

ف صحابیہ انصاریہ یا عدویہ ہیں انکا نام سلمیٰ ہے انہوں نے دونوں قبلہ (بیت المقدس اور بیت اللہ) کیطرف نماز پڑھی ۱۲ (رافیعہ مصحح)

وَ مَعَهُ عَلِيٌّ وَ لَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَ عَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَ شَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ -

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ہمارے یہاں کھجور کے گچھے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ نے اُن میں سے کھانا شروع کیا اور حضرت علی بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو نہ کھا۔ اس لئے کہ تو کمزور ہے (یعنی ابھی بیماری سے اُٹھا ہے اس لئے پرہیز ضروری ہے)۔ ام المنذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہیوں کے لئے چقندر اور جو تیار کئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! (رضی اللہ عنہ) یہ کھا یہ تیرے لئے موافق اور بہتر ہے۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۷۲۷) وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ -

(۱۵) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے کا کھانا (تہہ دیگی) اچھا لگتا تھا۔ اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۷۲۸) وَ عَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

(۱۶) اور نبیشہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو شخص کسی پیالہ میں کھائے اور پھر اس کو چاٹ لے۔ تو وہ پیالہ اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اس کو احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵ صحابی ہیں بنی ہذیل سے اور ان کا شمار بصریوں میں ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

(۷۲۹) وَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَ فِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهٗ فَلَا يَلُوْمَنَّ

(۱۷) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رات اس حالت میں گذارے کہ اُس کا ہاتھ چکنا ہو اور کوئی موذی جانور اس کو کاٹ لے تو وہ اُس جانور کو

إِلَّا نَفْسَهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاؤُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ -

(۷۳۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَ الثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ -

(۷۳۱) وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ

(۷۳۲) وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَا إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيْهِ خَلٌّ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ -

(۷۳۳) وَعَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هٰذِهٖ إِدَامُ هٰذِهٖ وَ أَكَلَ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ

ملامت نہ کرے بلکہ اپنے نفس کو ملامت کرے۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانوں میں سب سے زیادہ روٹی کا ثرید اور ثرید حیس پسند تھا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۹) اور ابی اسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روغن زیتون کو کھاؤ اور اس کو بدن پر ملو۔ اس لئے کہ یہ روغن بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔ اس کو ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۲۰) اور حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ ہاں خشک روٹی اور سرکہ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا وہی لے آ جس گھر میں سرکہ ہے وہ سالن سے خالی نہیں۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

(۲۱) اور یوسف بن عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ آپ نے جَو کی روٹی کا ٹکڑا لیا۔ پھر اس پر کھجور رکھی اور فرمایا۔ یہ کھجور سالن ہے اس روٹی کے ٹکڑے کا اور کھایا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ے کبار صحابہ سے ہیں اور احبار یہود سے یوسف علیہ السلام کی اولاد سے اور انکا بیٹا صغار صحابہ سے ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

(۷۳۴) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ

(۲۲) اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

مَرَضًا اَتَانِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَھَا عَلٰی فُؤَادِیْ وَ قَالَ اِنَّکَ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ وَ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ کَلَدَۃَ اَخَا ثَقِیْفٍ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ یَتَطَبَّبُ فَلْیَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ عَجْوَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَجَاْھُنَّ بِنَوَاھُنَّ ثُمَّ لِیَلُدُّکَ بِھِنَّ - رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ -

فرماتے ہیں کہ میں شدید بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک میری دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھ دیا (میرے سینہ پر) یہاں تک کہ میں نے ٹھنڈک محسوس کی اپنے دل میں۔ آپ نے فرمایا کہ تو ایک ایسا شخص ہے کہ دردِ دل رکھتا ہے، حارث بن کلدہ کے پاس جا کہ وہ قبیلہ ثقیف کا ہے وہ طب جانتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ سات کھجوریں لے۔ مدینہ کے عجوہ سے پھر ان کو گٹھلیوں سمیت کوٹے پھر ان کو تیرے منہ میں رکھے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۳۵) وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ - رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ زَادَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ یَقُوْلُ یُکْسَرُ حَرُّ ھٰذَا بِبَرْدِ ھٰذَا اَوْ بَرْدُ ھٰذَا بِحَرِّ ھٰذَا وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ -

(۲۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خربوزہ کو تازہ کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ کیا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "کھجور کی گرمی خربوزہ کی سردی سے توڑی جاتی ہے اور خربوزہ کی سردی کھجور کی گرمی سے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۷۳۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَتِّشُہٗ وَ یُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْہُ - رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۲۴) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کہنہ کھجور لائی گئی جس میں کیڑے پڑے ہوئے تھے۔ آپ اس کو چیر چیر کر کیڑے نکالنے لگے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۳۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَۃٍ فِیْ تَبُوْکَ فَدَعَا بِالسِّکِّیْنِ فَسَمّٰی وَ قَطَعَ - رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۲۵) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پنیر کا ٹکڑا لایا گیا۔ آپ نے چھری منگائی اور اس کو بسم اللہ کہہ کر کاٹا۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۳۸) وَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَ الْجُبْنِ وَ الْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَ الْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَ مَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ وَ مَوْقُوْفٌ عَلَی الْاَصَحِّ۔

(۲۶) اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پنیر، گھی اور گورخر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا۔ اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس چیز سے سکوت اختیار فرمایا۔ تو وہ معاف ہے۔ اس کو ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اور صحیح تر یہ ہے کہ موقوف ہے۔

(۷۳۹) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُّ اَنَّ عِنْدِیْ خُبْزَۃً بَیْضَاءَ مِنْ بُرَّۃٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَۃٍ بِسَمْنٍ وَ لَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَہٗ فَجَاءَ بِہٖ فَقَالَ فِیْ اَیِّ شَیْئٍ کَانَ ھٰذَا قَالَ فِیْ عُکَّۃِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْہُ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَ قَالَ اَبُوْدَاؤٗدَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ۔

(۲۷) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں سفید گیہوں کی ایسی روٹی کو پسند کرتا ہوں جو گھی اور دودھ سے تر کی گئی ہو۔ سو لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا۔ ایسی ہی روٹی تیار کی۔ اور اس کو لے آیا۔ آپ نے پوچھا اس کا گھی کس برتن میں تھا۔ کہا گوہ کے چمڑے کے کپّے میں۔ فرمایا اس کو میرے سامنے سے اٹھاؤ۔ اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

(۷۴۰) وَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤٗدَ۔

(۲۸) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کے کھانے سے منع کیا۔ مگر اس صورت میں کہ پکّا ہوا ہو۔ اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۴۱) وَ عَنْ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ

(۲۹) اور ابی زیاد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کھانے کے متعلق پوچھا گیا (پکی ہوئی پیاز کے متعلق)، آپ نے فرمایا۔ آخری کھانا جو

ف تابعی ان کی حدیث اہل شام کے نزدیک ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا وہ تھا جس میں پیاز تھی۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷۴۲) وَعَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَّ تَمْرًا وَّ كَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَ التَّمْرَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۳۰) اور بسر کے بیٹوں سے کہ سلمی (رضی اللہ عنہما) تھے دونوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے سامنے مسکہ اور کھجور رکھی۔ اور آپ مسکہ و کھجور کو پسند فرماتے تھے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ؔ ان کے نام عبداللہ اور عطیہ صحابی ہیں (رضی اللہ عنہما) ۱۲

(۷۴۳) وَعَنْ عِكْرَاشِ ابْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ اُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَ الْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ جَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَ مَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَ ذِرَاعَيْهِ وَ رَاْسَهٗ وَ قَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا

(۳۱) اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور بوٹیاں تھیں۔ سو میں نے پیالہ کے ہر جانب اپنا ہاتھ ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا۔ اے عکراش ایک طرف سے کھا کیونکہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک طباق لایا گیا۔ اس میں کھجوریں تھیں رنگ برنگ کی۔ اب میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرف ہاتھ ڈالنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ اے عکراش! اب جہاں سے تیرا جی چاہے کھا اس لئے کہ یہ چیز ایک قسم یا ایک رنگ کی نہیں اس کے بعد ہمارے پاس پانی لایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور اپنے ہاتھ کی تری سے مسح کیا۔ اپنے منہ پر اپنے ہاتھوں پر کہنیوں تک اور اپنے سر پر اور فرمایا۔ اے عکراش یہ ہے وضو اس کھانے سے جو

ؔ صحابی بصریوں میں شمار ہیں ۱۲ منہ

عَبْرَتِ النَّارُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۴۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُوا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوا عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوا إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

(۴۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

آگ پر پکایا گیا ہو۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے

(۴۴) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جب اہل بیت میں کسی کو بخار آتا تو آپ حساء[1] کا حکم دیتے۔ سو وہ تیار کیا جاتا۔ پھر حکم کرتے ان کو پس پیتے، اس میں سے اور فرماتے۔ حسا غمگین دل کو قوت دیتا ہے۔ اور بیمار کے دل سے رنج و بیماری کو دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی پانی سے اپنے چہرہ کے میل کو دور کرتی ہے، اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے، کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۴۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عجوہ[2] جنت سے ہے۔ اس میں زہر سے شفا ہے، اور کھمبی، من سے ہے۔ اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۴۶) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَأَلْقَى

(۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رات مہمان ہوا[3]۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے پہلو کو بھوننے کا حکم دیا۔ سو وہ بھونا گیا۔ پھر آپ چھری لے کر اس کو کاٹنے لگے۔ میرے لئے بھی اس چھری سے کاٹنے لگے۔ اتنے میں حضرت بلال رض

[1] حساء ایک کھانے کا نام ہے جو آٹے، پانی اور روغن سے تیار کیا جاتا ہے۔ اہل مکہ اسے حریرہ بھی کہتے تھے اور تلبینہ بھی۔
[2] یہ کھجور کی اعلیٰ قسم ہوتی ہے۔ [3] یعنی میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک شخص کے یہاں مہمان ہوئے۔ ایک شخص نے ایک بکری ذبح کی ۱۲ (مترجم)

الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهٗ وَفَاءً فَقَالَ لِيْ اَقُصُّهٗ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قُصَّهٗ عَلٰى سِوَاكٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

آپ کو نماز کی خبر دینے کے لئے آئے۔ آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا۔ اے بلال! (رضی اللہ عنہ) تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں مجھے کیا ہوا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُن کی لبیں بڑھی ہوئی تھیں پس مجھے فرمایا، کہ میں تیری لبیں کتروں تیرے لئے مسواک پر یا فرمایا مسواک پر لبیں کتر۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۴۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَاَكَلَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۴۷) اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی کھانے پر حاضر ہوتے تو ہم کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ کرتے ہم ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کھانے پر حاضر ہوئے۔ پس ایک لڑکی آئی (وہ) ایسی بھوکی تھی کہ، گویا اس کو کھانے پر کوئی ڈھکیل رہا ہے۔ اس نے بغیر بسم اللہ کے کھانے پہ ہاتھ ڈالنا چاہا۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک بدو آیا وہ بھی (ایسا بھوکا کہ) گویا اس کو کھانے پر کوئی ڈھکیل رہا ہے۔ اس نے بھی کھانے پر ہاتھ ڈالنا چاہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ اور فرمایا شیطان اُس کھانے کو اپنے لئے حلال جانتا ہے جس پر بسم اللہ نہ کہی جائے۔ تحقیق شیطان اُس لڑکی کو لایا تاکہ کھانا اپنے لئے حلال کرے۔ سو میں نے اس لئے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر شیطان اس اعرابی کو لایا اور کھانا اپنے لئے حلال کرنا چاہا۔ میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہی اور کھایا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۴۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْتَرِيَ غُلَامًا فَاَلْقٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَاَكَلَ الْغُلَامُ فَاَكْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كَثْرَةَ الْاَكْلِ شُؤْمٌ وَّ اَمَرَ بِرَدِّهٖ ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔

(۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے غلام کے سامنے کھجوریں رکھ دیں۔ اس نے بہت سی کھجوریں کھائیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت کھانا بے برکتی کی علامت اور سبب ہے اور اس کو پھیر دینے کا حکم دیا۔ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۷۴۹) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

(۴) اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہارے سالن کو بہترین بنانے والا نمک ہے" اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۷۵۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ ۔

(۵) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کھانا سامنے رکھا جائے تو اپنی پوستینیں اتار ڈالو۔ کیونکہ پاپوش کو اُتار دینا تمہارے قدموں کو راحت بخشنے والا ہے"

(۷۵۱) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ ۔ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ ۔

(۶) اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جب ان کے سامنے ثرید کھانا کھایا جاتا تو اس کو ڈھانک دینے کا حکم دیتیں سو وہ ڈھانک دیا جاتا یہاں تک کہ اس کی بھانپ اور گرمی جاتی رہے اور کہتیں کہ تحقیق میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ برکت کی کثرت کا موجب ہے ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۷۵۲) وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۷) اور نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ - رَوَاهُ رَزِيْنٌ -

جو شخص پیالہ میں کھائے اور پھر اُس کو چاٹ لے. تو وہ پیالہ اُس کو زبانِ حال سے کہتا ہے۔ کہ اللہ تجھ کو دوزخ کی آگ سے نجات دے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا ہے۔" اس کو رزین نے نقل کیا ہے۔

بَابُ الضِّيَافَةِ

باب۔ ضیافت کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۷۵۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو کوئی تکلیف نہ دے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو چاہیئے اچھی بات کہے یا چُپ رہے۔" بخاری کی ایک روایت میں جار کے بدلہ میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۷۵۴) وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ

(۲) شریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ٰ صحابی ہیں فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور فتح مکہ کے دن بنی کعب کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے ۱۲ مصحح

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ زمانہ تکلف و احسان کرنے کا مہمان کے ساتھ ایک دن اور ایک رات ہے۔ اور مہمان داری کا زمانہ تین دن ہے۔ بعد ازاں جو کچھ خدمت کرے وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیئے مناسب نہیں کہ وہ اتنا ٹھہرے کہ میزبان کو تنگی اور تکلیف میں ڈال دے۔" اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۵۵) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۳) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم، (جہاد یا اور کسی کام کے لئے) ہم کو بھیجتے ہیں اور کبھی ہمارا گذر ایسی قوم پر ہوتا ہے جو ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ فرمایئے آپ کا کیا حکم ہے (کہ ہم اُن سے بزور اپنی مہمانی کا حق لے لیں) آپ نے فرمایا ہمارے لئے یہی بہتر طریقہ ہے کہ اگر تم ایسے لوگوں میں منزل کرو اور وہ تم کو وہ چیز دیں جو مہمانوں کے لائق ہے تو اس کو قبول کرو اگر وہ ایسا نہ کریں تو اُن سے مہمانوں کے لائق جو حق ہے وہ لے لو۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۵۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا

(۴) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات میں اپنے گھر سے نکلے، ناگہاں آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ کو دیکھا آپ نے اُن سے فرمایا۔ کہ تم دونوں کو ایسے وقت میں کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا؟ عرض کیا ہم شدت بھوک کی وجہ سے نکل آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم

مَعَہٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
فَاِذَا ھُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَمَّا
رَاَتْہُ الْمَرْاَۃُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّ
اَھْلًا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ
فُلَانٌ قَالَتْ ذَھَبَ یَسْتَعْذِبُ
لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ
فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ صَاحِبَیْہِ ثُمَّ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا اَحَدٌ اَلْیَوْمَ اَکْرَمَ
اَضْیَافًا مِّنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَھُمْ
بِعِذْقٍ فِیْہِ بُسْرٌ وَّ تَمْرٌ وَّ رُطَبٌ
فَقَالَ کُلُوْا مِنْ ھٰذِہٖ وَ اَخَذَ
الْمُدْیَۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ
وَ الْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا
مِنَ الشَّاۃِ وَ مِنْ ذٰلِکَ الْعِذْقِ
وَ شَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَ رَوُوْا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا
النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ
بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا
حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ ۔
رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ مجھے بھی اُسی چیز نے (بھوک نے) گھر سے نکالا ہے جس نے تم کو نکالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا) اٹھو سو وہ آپ کے ہمراہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک انصاری (ابوالہیثم) کے یہاں آئے۔ مگر وہ شخص اپنے گھر میں نہ تھا۔ جب اُس شخص کی عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو (فرطِ مسرت سے) کہا خوش وقت آئے اور اپنے لوگوں میں آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، فلانا (یعنے تیرا شوہر) کہاں ہے؟ اس نے کہا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اتنے میں وہ شخص بھی آگیا اور اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا۔ پھر کہا۔ الحمد للہ! آج کا دن مہمانوں کے اعتبار سے تمام دنوں سے زیادہ بزرگ اور خیر و برکت والا ہے میرے لئے وہ شخص آپ کو اپنے باغ میں لے گیا، چادر بچھا کر آپکو بٹھادیا اور، آپ کے پاس کھجوروں کا ایسا خوشہ لایا جس میں نیم پختہ کھجوریں بھی تھیں، خشک بھی، تر و تازہ بھی، عرض کیا اس میں سے کھائیے (بکری ذبح کرنے کے لئے) اس نے چھری اٹھائی۔ اُس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دودھ دینے والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ سو اس نے اور کوئی بکری ذبح کی اور سب نے اس کو کھایا۔ خوشہ میں سے کھجوریں بھی کھائیں۔ ٹھنڈا اور میٹھا پانی بھی پیا اور تشکم سیر ہوگئے۔ پھر آپ نے ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کی قسم ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نے نکالا۔ پھر تم اُس وقت لوٹے جبکہ یہ نعمتیں پائیں۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف اتی رجلا۔ اس آدمی کا نام ابوالہیثم مالک بن تیہان تھا ۱۲ + ف حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں

ع؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیگانی عورت کا کلام سُننا اور اس کے ساتھ کلام کرنا اور اس عورت کا مہمانوں کو اپنے شوہر کے گھر میں ٹھیرنے کے لئے اذن دینا، جب کہ آفت سے امن ہو اور خاوند کی رضامندی یقینی ہو، تو جائز ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) یہ زمانہ پرفتن ہے۔ نیک لوگ تقریباً عنقا ہو چکے ہیں احتیاط بہتر ہے، الاماشاء اللہ تعالےٰ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (مصحح عفا اللہ عنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

(۷۵۷) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّیْفُ مَحْرُوْمًا کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُہٗ حَتّٰی یَاْخُذَ لَہٗ بِقِرَاہُ مِنْ مَالِہٖ وَ زَرْعِہٖ۔ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ۔

(۱) مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان کسی کے یہاں مہمان ہوا، اور اُس مہمان نے بھوکے ہی صبح کی (گھر والے نے مہمانی نہ کی)، تو ہر مسلمان پر حق ہوگا کہ اس کی مدد کرے یہاں تک کہ اس کے لئے اس کی مہمانی کی مثل حق لے اس کے مال اور اس کی زراعت سے، اسکو دارمی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ع؎ مشہور صحابی ہیں حمص میں قیام تھا۔ ان کا شمار اہلِ شام میں ہے ۱۲۔

(۷۵۸) وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ یَقْرِنِیْ وَ لَمْ یُضِفْنِیْ ثُمَّ مَرَّ بِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَقْرِیْہِ اَمْ اَجْزِیْہِ قَالَ بَلْ اَقْرِہٖ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

(۲) اور ابی الاحوص جشمی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میرا گذر کسی ایسے شخص پر ہو جو نہ میری مہمانی کرے اور نہ حق ضیافت ادا کرے۔ اس کے بعد وہ شخص میرا مہمان ہو تو میں اس کی مہمانی کروں یا اُس سے بدلہ لوں؟ فرمایا نہیں بلکہ اس کی مہمانی کر، اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ع؎ ان کا نام عوف بن مالک ہے تابعی ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے اتباع سے خارجیوں تک ساتھ جنگ کرنے میں مارے گئے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

ع؎ ان کا نام مالک بن فضلہ ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ۔

(۷۵۹) وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ غَیْرِہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ یا کوئی اور صحابی روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اِسْتَاْذَنَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ لَمْ یُسْمِعِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَلَّمَ ثَلَاثًا وَ رَدَّ عَلَیْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَ لَمْ یُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِیْمَةً اِلَّا هِیَ بِاُذُنِیْ وَ لَقَدْ رَدَدْتُ عَلَیْكَ وَ لَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَکْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَ مِنَ الْبَرَکَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَیْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِیْبًا فَاَکَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ ۔ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ۔

نے حضرت سعد بن عبادہ سے آنے کی اجازت مانگی۔ پھر فرمایا۔ تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ سعد نے جواب دیا اور آپ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ مگر یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سُنا۔ یہاں تک کہ آپ نے تین بار سلام کیا اور تین بار سعد نے جواب دیا۔ مگر آپ نے تینوں مرتبہ نہ سنا۔ (اس لئے کہ سعد نے بلند آواز سے جواب نہ دیا) پس آپ واپس ہوئے، پیچھے پیچھے سعد بھی آئے اور اُنہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے جتنی بار بھی سلام کیا میرے کان میں پہونچا اور میں نے ہر بار جواب دیا۔ لیکن میں نے آپ کو سنایا نہیں (بلند آواز سے جواب نہ دیا اور یہ دانستہ کیا) میں نے چاہا کہ آپ کے کئی سلاموں کی خیر و برکت حاصل کروں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر داخل ہوئے۔ آپ کے ہمراہ سعد بھی، سعد نے خشک انگور خدمت اقدس میں پیش کئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمائے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کھانا کھاویں تمہارا نیک لوگ، استغفار کریں تمہارے لئے فرشتے اور تمہارے پاس روزہ دار روزہ افطار کریں۔ اس کو شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

(۲۰) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَ مَثَلُ الْاِیْمَانِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اٰخِیَّتِهٖ یَجُوْلُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اٰخِیَّتِهٖ وَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْهُوْا

(۲۰) اور ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن کی مثال رسّی سے بندھے ہوئے گھوڑے کی مانند ہے۔ جو جولانی کرتا ہے اور پھر اپنی رسّی کی طرف آجاتا ہے۔ بتحقیق مومن غفلت کرتا

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ فَأَطْعِمُوا طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ وَأَوْلُوا مَعْرُوفَكُمُ الْمُؤْمِنِينَ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ -

(۷۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

(۷۶۲) وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ

ہے۔ مگر پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ بس اپنا کھانا متقیوں کو کھلایا کرو۔ اور عطا سب مسلمانوں کو دو۔"
اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

(۵) اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کٹھرا تھا۔ جس کو چار شخص اُٹھاتے۔ اس کو غرا کہا جاتا تھا۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور چاشت کی نماز پڑھتے تو وہ کٹھرا لایا جاتا۔ اور اُس میں ثرید تیار کیا جاتا۔ لوگ اس کے گرد جمع ہو کر بیٹھ جاتے۔ جب لوگ بہت ہوجاتے تو (بہ سبب جگہ کی تنگی کے) گھٹنوں کے بل بیٹھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ایک بدو نے کہا کہ اس طرح بیٹھنا آپ کے رتبہ کے لائق نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تواضع و عاجزی اختیار کرنے والا بندہ بنایا ہے۔ سرکش و متکبر نہیں بنایا۔ پھر فرمایا اس کے کناروں سے کھاؤ اس کی بلندی کو چھوڑ دو۔ اس میں برکت دی جائیگی۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶) وحشی بن حرب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بہت کھاتے بھی ہیں پھر بھی پیٹ نہیں بھرتا۔ فرمایا شاید تم جدا جدا کھاتے ہوگے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا اپنا کھانا جمع ہو کر کھایا کرو اور بسم اللہ کہا کرو۔

يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ۔ (حاشیہ حدیث ۷۶۲) ف۔ وحشی کے دادا کا نام وحشی بن حرب تھا۔ وہ سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا کہ بروز احد ان کو قتل کیا تھا۔ جب وہ کافر تھا۔ پھر غزوۂ طائف کے بعد اسلام لایا اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا کا ہر ایک باعث برکت ہے، اور اگر دونوں جمع ہوں برکت زیادہ ہوگی۔ اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا، اور یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے، لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا۔ یعنے تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اکٹھے کھاؤ یا متفرق یہ رخصت پر محمول ہے دفع حرج کے لئے اس شخص کو فرمایا ہو کہ وہ اکیلا ہو، انتہی ہج: ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۷۶۳) عَنْ اَبِیْ عَسِيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّبِیْ فَدَعَانِیْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ ثُمَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهٗ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ

تیسری فصل

(۱) ابی عسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکلے۔ میرے پاس آئے۔ مجھے بلایا میں گھر سے نکل آیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر آئے ان کو بلایا وہ بھی آپ کی خدمت حاضر ہو گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہونچے، اُن کو بلایا وہ بھی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور ایک انصاری کے باغ میں آئے اور باغ والے سے کہا کہ ہمیں کھجور کھلا۔ اس نے کھجوروں کا ایک خوشہ لاکر آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے بھی اس کو کھایا اور آپ کے صحابہ نے بھی۔ پھر ٹھنڈا پانی منگا کر پیا۔ پھر فرمایا۔ قیامت کے دن ان نعمتوں کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خرما کا ایک خوشہ لیا اور اس کو زمین پر مارا۔ کچی کھجوریں بھی بکھر گئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ پھر کہا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن البتہ سوال کئے جائیں گے اس سے؟

ف ان کا نام احمر ہے کنیت سے مشہور ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات)

عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهٗ اَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جُوْعَتَهٗ اَوْ حُجْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَ الْقُرِّ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

فرمایا ہاں۔ مگر تین چیزوں سے سوال نہ ہوگا۔ ایک تو اتنا کپڑا جس سے آدمی اپنی ستر پوشی کرے یا روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک کو دُور کرے یا سوراخ (یعنی مکان یا جگہ) جس میں داخل ہو کر گرمی سردی سے پناہ لے۔
اس کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۷۶۴) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَ لَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَ اِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَ لْيُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ الْجَلِيْسَ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کھانے کے لئے دستر خوان بچھایا جائے۔ تو جبتک دستر خوان نہ اُٹھایا جائے کوئی شخص نہ اُٹھے اور جب تک دوسرے لوگ فارغ نہ ہو جائیں، کھانے سے ہاتھ نہ اٹھائے اگرچہ پیٹ بھر گیا ہو اور چاہیئے کہ عذر کرے اس لئے کہ اس طرح ہمنشیں شرمندہ نہ ہوگا۔ اور وہ (بھوکا ہوتے ہوئے بھی) کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیگا۔ اور شاید اُسے کھانے کی خواہش ہو" اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۷۶۵) وَ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا۔

(۳) اور جعفر (صادق) بن محمد (باقر) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے۔ تو سب سے آخر میں اُٹھتے۔
اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے روایت کیا ہے۔

ف۔ امام باقر تابعی ہیں۔ ان کو اپنے والد بزرگوار امام زین العابدین (علی بن حسین) اور جابر بن عبداللہ سے سماع ہے۔ اس لحاظ سے یہ حدیث مرسل ہے ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

(۷۶۶) وَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ

(۴) اسماء یزید کی بیٹی سے روایت ہے۔ کہ

قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَیْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِیْهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَّ کَذِبًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۷۶۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَکَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۷۶۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِهٖ اِلٰی بَابِ الدَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِیْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ۔

(۷۶۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کھانا لایا گیا ہمارے سامنے بھی رکھا گیا ہم نے محض عادتاً اور تکلفاً کہا، ہمیں بھوک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔ اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۵) اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانا اکٹھا ہو کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ کھایا کرو۔ کیونکہ جماعت کے ساتھ کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ سنت ہے کہ آدمی اپنے مہمان کو رخصت کرتے اکراماً گھر کے دروازہ تک جائے۔

اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ سے اور حضرت ابن عباس سے بھی روایت کیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

(۷) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیر و برکت اس گھر میں جلدی آتی ہے جسمیں طعام ضیافت چھری سے کھایا جائے اونٹ کے کوہان کی طرف"۔

اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ف۔ اونٹ کا کوہان سب سے پہلے کاٹتے ہیں اور کھلاتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے پس فرمایا جیسے کوہان پر چھرے جلد پہنچتے ہیں اس سے زیادہ جلد خیر و برکت پہنچتی ہے۔ اس گھر میں جس میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہو ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

بَابٌ (در بعضے نسخہ باب فی آکل المضطر (اشعۃ اللمعات)

بَابٌ

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

یہ باب پہلے باب سے متعلق ہے اور یہ فصل اوّل سے خالی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

(۷۷۰) عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَ نَصْطَبِحُ قَالَ اَبُوْنُعَيْمٍ فَسَّرَهٗ لِيْ عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَ قَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَ اَبِي الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

دوسری فصل

(۱) فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے لئے مُردار میں سے کیا حلال ہے؟ آپ نے پوچھا تمہارے کھانے کی مقدار کیا ہے؟ ہم نے کہا کہ صبح کو ایک پیالہ دودھ کا اور شام کو۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ مجھ سے عقبہ نے اس کی بھی تفسیر بیان کی کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک شام کو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے باپ کی قسم اس قدر طعام بھوک کا موجب ہے۔ پس اس حالت میں ان کے لئے حلال کیا گیا۔ اس کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے۔

ٰ بروزن فضیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے ہمراہ آئے اور آپ سے حدیث سنی ۱۲ مصحح

(۷۷۱) وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا

(۲) اور ابی واقد اللیثی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم کسی ایسی جگہ پہونچتے ہیں جہاں ہمیں کھانے کو نہیں ملتا، سخت بھوک لگتی ہے۔ سو ہمارے لئے مُردار کب حلال ہوتا ہے؟ فرمایا۔ جس وقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ۔ یا تم کو کوئی سبزی بھی میسر نہ ہو

ٰ صحابی قدیم الاسلام ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے ۱۲ اشعۃ اللمعات

فَشَأْنُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ إِذْ لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا أَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَأْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۔

تو اب تمہارا حال مُردار کے ساتھ ہے مطلب یہ کہ جب تم ایک دن ایک رات تک کھانے کی کوئی چیز نہ پاؤ اور نہ کوئی سبزی، گھانس پھونس وغیرہ نہ پاؤ تو تمہارے لئے مُردار حلال ہے ۔ اسکو دارمی نے روایت کیا

بَابُ الْأَشْرِبَةِ

باب ۲۔ پینے کی چیزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

(۷۷۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ ۔

(۷۷۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۷۷۴) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی تین بار سانس لے کر پیتے ۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے ۔ مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے "۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے کہ اس طرح پانی پینا خوب سیراب کرتا، پیاس کو دُور کرتا اور خوب صحت بخشتا ہے۔"

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک کے دہانے سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے ۔

(۳) اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کا منہ موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا ۔ راوی نے ایک روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ مشک کا منہ موڑنا یہ ہے کہ اُس کا سر اُلٹا جائے اور پھر اُس سے پیا جائے ۔ اس کو بخاری ومسلم

نے روایت کیا ہے ۔

(۷۷۵) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۴) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے پانی وغیرہ کھڑا ہو کر پینے سے منع کیا، اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۷۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نہ پیوے، اور جو کوئی بھولے سے پی لے تو اس کو چاہیئے کہ قے کر ڈالے۔ روایت اسے مسلم کی

(۷۷۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۶) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زمزم کے پانی کا ایک ڈول لایا۔ پس آپ نے اس کو کھڑے ہوئے پی لیا۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۷۸) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِيْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِيْ رُحْبَةِ الْكُوْفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَاْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۷) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر کوفہ کے چبوترہ پر لوگوں کے مقدمات فیصل کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس کو پیا اور اپنا منہ ہاتھ دھوئے۔ راوی نے سر اور پیروں کے دھونے کا ذکر بھی کیا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے کھڑے وضوء کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ اس کے بعد فرمایا۔ بعض لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا ہے۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۷۷۹) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ

(۸) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لے گئے اور ایک صحابی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے اس شخص کو سلام کیا۔ اس نے جواب دیا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّ اِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهٗ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تیرے پاس پرانی مشک میں باسی پانی ہو تو لا تاکہ پئیں۔ اگر تیرے پاس ایسا پانی نہ ہو تو ہم ندی یا نہر سے پی لیں گے منہ لگا کر۔ اس نے کہا میرے پاس باسی مشک کا پانی ہے۔ سو وہ اپنے باغ کے چھپر کی طرف گیا۔ پیالہ میں پانی ڈالا۔ پھر اس پانی پر دودھ دوہا اس کے گھر کی پلی ہوئی بکری کا پس وہ پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ پھر وہ ایک اور ایسا ہی پیالہ لایا اور وہ اُس شخص نے پیا جو آپ کے ہمراہ آیا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۷۸۰) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ -

(۹) اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص چاندی کے برتن میں پینے کی کوئی چیز پیتا ہے تو حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ کو ہلاتا ہے۔ اس کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ تحقیق جو شخص چاندی سونے کے برتن میں کھائے پیئے"

(۷۸۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۰) اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ "ریشمی اور دیباج کپڑا نہ پہنو، نہ سونے چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیو اور نہ سونے چاندی کی رکابیوں اور پیالیوں میں کھاؤ۔ اس لئے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں۔ اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گی۔" اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۸۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ

(۱۱) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاۃٌ دَاجِنٌ وَ شِیْبَ لَبَنُہَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِیْ فِیْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰی یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عَنْ یَمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَابَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ الْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلَا یَمِّنُوْا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ دوہا گیا ایک گھر کی پلی ہوئی بکری کا اور اُس کا دودھ اُس کنوئیں کے پانی کے ساتھ ملایا گیا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ آپ نے اس میں سے کچھ دودھ پیا۔ آپ کی بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ یا رسول اللہ! اپنا بچا ہوا دودھ ابوبکر کو دیجئے! مگر آپ نے وہ دودھ اُس اعرابی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف تھا۔ پھر فرمایا مقدم ہے دایاں پھر دایاں۔ ایک روایت میں ہے، آپ نے فرمایا داہنی طرف کے زیادہ حقدار ہیں۔ داہنی طرف کے زیادہ حق دار ہیں۔ پس داہنی طرف والوں کا خیال رکھو۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۷۸۳) وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْہُ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَ الْاَشْیَاخُ عَنْ یَسَارِہٖ فَقَالَ یَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِیَہُ الْاَشْیَاخَ. فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْکَ اَحَدًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۲) اور سہل بن سعد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک (دودھ کا یا پانی کا) پیالہ لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے کچھ پیا۔ آپ کی داہنی طرف سب سے چھوٹا ایک لڑکا تھا اور آپ کے بائیں طرف کچھ بوڑھے تھے۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے! کیا تو اجازت دیتا ہے کہ میں یہ دودھ ان بوڑھوں کو دیدوں۔ لڑکے نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کے بچے ہوئے کو اپنے اوپر اور کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکے ہی کو دے دیا۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

(۷۸۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں. کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چلتے پھرتے، کھاتے، پیتے اس حال میں کہ کھڑے ہوتے۔

اس کو ترمذی ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ف۔ کہا علمانے کہ چلنے میں کھانا اور کھڑے ہوئے پینا جائز تو ہے (بضرورت) اور اولی اور مختار یہ ہے کہ کھانا چلتے میں اور سوائے اس کے خلاف ادب ہے اور اسی طرح پینا کھڑے میں ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۷۸۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

(۲) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے پیتے دیکھا۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۷۸۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونک مارنے سے منع کیا۔

اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۷۸۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا

(۴) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تم اونٹ کی طرح ایک دم میں پانی وغیرہ نہ پیو بلکہ دو یا تین سانس لیکر پیو۔ جب پانی وغیرہ پینے لگو تو بسم اللہ کہو۔

ف۔ اونیٰ درجہ دو سانس میں پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکل جاوے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ تین سانس میں پینا بہتر اور گوارا تر ہے۔ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ اول دم میں الحمد للہ کہے اور دوسرے میں رب العٰلمین اور تیسرے سانس میں الرحمٰن الرحیم اور یہ دعا بھی منقول ہے۔ الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ۱۲ (ح) (مصحح عفا اللہ عنہ)

اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَ احْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۷۸۸) وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلُ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ -

(۷۸۹) وَ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَ اَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۷۹۰) وَ عَنْ كُبَيْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ - رَوَاهُ

اور جب تم برتن ہٹاؤ تو الحمد للہ کہو۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۵) اور حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے کہا کہ اگر میں پانی میں تنکے وغیرہ دیکھوں (تو کیا کروں؟) فرمایا اس کو پھینک دے۔ اس نے کہا میں ایک دم میں پینے سے سیراب نہیں ہوتا۔ فرمایا۔ اپنے منہ سے پیالہ جدا کر اور دم لے (یعنی برتن سے باہر) اسکو ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور انہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ کے سوراخ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ اور اس بات سے کہ پانی میں پھونک ماری جائے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور کبیشہ کہتی ہیں۔ کہ میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لٹکی ہوئی مشک سے پانی پیا کھڑے ہوئے، پس میں کھڑی ہوئی اور میں نے (بطور تبرک یا ادب کے) اس مشک کا منہ کاٹ لیا۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ نیز زہری عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں میٹھی اور ٹھنڈی چیزیں زیادہ پسند تھیں۔

ے صحابیات میں سے ایک عورت کا نام ہے (تصغیر ہے) (اشعۃ اللمعات)، مرقاۃ میں ہے کبشہ ثابت بن منذر کی بیٹی انصاریہ ہیں م

۱۴ اور حسان کی بہن صحابیہ ہیں (میرک)، انکو برصا کہتے تھے ۱۲ ے حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں۔

التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ وَ الصَّحِیْحُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ جو روایت زہری حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے روایت کرتے ہیں وہ صحیح ہے۔

(حاشیہ حدیث ۹۰، ۷) ۵ یعنے جس قدر دہانہ مشک پر دہن مبارک پر لگا تھا اتنا چمڑہ کاٹ لیا تبرک کیلئے یا ادب کے لئے کہ کسی کا منہ اس کو نہ لگے، جیسا کہ حدیث ام سلیم میں صریح آیا ہے کہ میں نے مشک کا دہانہ کاٹ لیا تاکہ بعد پینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جگہ سے کوئی اور نہ پیوے، اشعۃ اللمعات میں ہے جُدا کردم و نگاہ داشتم بجہت تبرک و تشریف بداں چرم یا از جہت تادب کہ دہان من یا دہن دیگرے بداں نرسد چنانکہ صریح از حدیث ام سلیم ہم در مثل ایں صورت آمدہ کہ گفت بریدم دہان قربہ را تا دیگرے بعد از نوشیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازاں موضع نہ نوشد انتہی مرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۴۰۸ میں قطعتہ فم القربۃ و حفظتہ فی بیتی واتخذتہ شفاء للتبرک بہ لوصول فم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہ و یحتمل ان یکون قطعہا ایاہ لعدم الابتذال میں نے مشک کا منہ کاٹ کر اس لئے محفوظ کر لیا کہ اس سے تبرکاً شفا حاصل کروں۔ کیونکہ اس جگہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک لگا تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ بے ادبی سے بچانے کے لئے میں نے اسکو کاٹ کر گھر میں رکھ لیا ۱۲ مصحح عفی عنہ

(۷۹۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ وَ اِذَا سُقِیَ لَبَنًا فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْنَا مِنْہُ فَاِنَّہٗ لَیْسَ شَیْءٌ یُّجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم میں سے کوئی کچھ کھانا کھائے تو اس کو کہنا چاہیئے۔ اے اللہ اس طعام میں میرے لئے برکت دے۔ اور ہم کو اس سے بہتر کھلا اور جب دودھ پیا جائے تو کہنا چاہیئے۔ اے اللہ! اس دودھ میں ہمیں برکت دے۔ اور اس سے زیادہ ہم کو دے اس لئے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں دودھ سے کفایت کرنے والی چیز کوئی نہیں"۔ اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۹۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْتَعْذَبُ لَہُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْیَا ؎ قِیْلَ ہِیَ عَیْنٌ بَیْنَہَا

(۹) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سقیا سے پانی لایا جاتا میٹھا پانی۔ کہا گیا ہے کہ سقیا ایک چشمہ کا نام ہے۔ اس کے اور مدینہ کے درمیان

؎ سیوطی نے کہا یہ ایک قریہ جامعہ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان اور قاموس میں ہے کہ مدینہ منورہ کے پاس ایک جگہ کا نام ہے اور صفراء میں ایک وادی ہے (مرقاۃ) اور ایک کنوئیں کا نام بھی ہے ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

دو منزل کا فاصلہ ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۷۹۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ - رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ -

(۱) اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص سونے چاندی کے برتن میں یا اُس برتن میں جس میں سونے چاندی کا کچھ بھی حصّہ ہو، پیوے، تو حقیقت یہ ہے کہ اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھری جائے گی"۔ اس کو دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ

باب ۳ - نقیعؔ اور نبیذوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۷۹۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیالہ سے پینے کی ساری چیزیں پلائیں۔ شہد۔ نبیذ، پانی اور دودھ۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ے پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا نضر بن انس نے میراث انس سے آٹھ لاکھ درہم کو خریدا اور بخاری نے وہ پیالہ بصرہ میں دیکھا اور اسمیں پانی پیا۔ یہی قسمت ۱۲

(اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۴۷۵، مرقات ج ۸ ص ۲۶، لمعات ...)

ؔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پینے کی چیزوں میں سے نقیعؔ اور نبیذؔ بھی تھیں۔ نقیع اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ انگور یا کھجوریں پانی میں ڈال دی جائیں پکائے بغیر تاکہ اس کی شیرینی پانی میں آجائے یعنی شربت بن جائے۔ یہ نہایت لذیذ، نافع بدن اور ہضم طعام میں مفید ہوتا ہے ۱۲ (مترجم)

(۷۹۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بنایا کرتے تھے ایک مشک میں وہ اوپر کی جانب سے بند کردی جاتی اور اس کے نیچے دہانہ تھا ہم اس مشک میں صبح کے وقت کھجور وغیرہ ڈال دیتے آپ وہ رات کو پیتے اور رات کو ڈالتے تو صبح کو پیتے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۹۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اوّل شب میں نبیذ ڈالی جاتی، اس دن کی صبح کے وقت اس کو پیتے، اُس رات کو کہ آتی، اگلے دن، دوسری رات اور اُس سے اگلے دن عصر تک اگر باقی رہتی تو خادم کو پلادیتے ----- ------ یا اس کو پھینک دینے کا حکم دیتے سو وہ پھینک دی جاتی۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۹۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۴) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ ڈالی جاتی۔ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم مشک نہ پاتے تو آپ کے لئے پتھر کے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۹۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۵) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ کو کدو کے برتن روغن دار رال اور لکڑی کے برتن میں ڈالنے سے منع کیا اور حکم دیا کہ نبیذ چمڑے کی مشک میں ڈالی جائے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ ان ظروف میں نبیذ بنانے سے ابتدائے اسلام میں منع فرمایا بخوف اسکے کہ نشہ جلدی لے آوے ورنہ معلوم ہو حال اس کا ؎

؎ پس جب زمانہ دراز گذرا اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانے پر اس میں ۱۲ (مصحح)

(۷۹۹) وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۶۱) اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں نے تم کو مذکورہ ظروف میں نبیذ ڈالنے سے منع کیا تھا کیونکہ کوئی ظرف حرام چیز کو حلال نہیں کرتا اور جو حلال ہے اس کو حرام نہیں کرتا۔ (حلال وحرام کا معاملہ ظروف پر منحصر نہیں، اصول اور حکم یہ ہے کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے"۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "میں نے تم کو چمڑے کی چیزوں میں پینے سے منع کیا تھا مگر اب ہر ظرف میں پیو صرف وہ نہ پیو جو نشہ لانے والی ہے"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۸۰۰) عَنْ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ

(۱) ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ میری اُمت کے بعض لوگ البتہ شراب پئیں گے مگر اُس کا نام شراب کے سوا کچھ اور رکھیں گے۔
اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۸۰۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَّبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ لَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۱) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹھلیا کی نبیذ سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ کیا سفید ٹھلیا کی نبیذ پی سکتے ہیں؟ فرمایا۔ نہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ف۔ سبز اور سفید کا حکم ایک ہی ہے اور یہ بھی منسوخ ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِي وَغَيْرِهَا

باب - برتنوں وغیرہ کے ڈھانکنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۸۰۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَ اَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَ اَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَ خَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَ لَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَ اَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَ اَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَ اَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَ خَطْفَةً وَ اَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتْ

پہلی فصل

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا اول حصہ ہو یا فرمایا جب تم پر شام آئے تو اپنے لڑکوں کو باہر جانے سے روک لو۔ کیونکہ اُسوقت شیطان یعنی جن پھیل جاتے ہیں۔ سو جب رات کا ایک حصہ گذر جائے تو لڑکوں کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر دو۔ اور بسم اللہ کہو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا۔ اور بسم اللہ کہہ کر اپنے مشکوں کے دروازے باندھ دو۔ بسم اللہ کہہ کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو۔ اگرچہ برتنوں پر عرض میں ہی کوئی لکڑی وغیرہ رکھ دو۔ اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔" اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے۔" آپ نے فرمایا اپنے برتنوں کو ڈھانک دو۔ مشکوں کا منہ بند کر دو۔ دروازے بند کر دو۔ شام کے وقت اپنے لڑکوں کو اپنے پاس بٹھا رکھو۔ اس لئے کہ یہ وقت جنوں کے پھیلنے اور اُچکا لینے کا ہوتا ہے۔" اور سوتے وقت اپنے چراغوں کو بجھا دو۔ کیونکہ بعض اوقات چوہا بتی کو کھینچ لیجاتا ہے اور گھر والوں کو

الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرِضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ۔

جلا دیتا ہے۔" مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے، فرمایا۔ برتنوں کو ڈھانک دو مشکوں کے منہ بند کرو۔ دروازے بھیڑ دو۔ اور چراغوں کو گُل کر دو۔ اس لئے کہ شیطان بند مشک اور دروازے کو نہیں کھولتا۔ اور نہ برتن کو کھولتا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی ڈھانکنے کے لئے کوئی چیز نہ پائے تو کوئی لکڑی وغیرہ عرض میں ہی رکھ دے بسم اللہ کہہ کر کیونکہ چوہا گھر والوں کے گھر کو بھڑکا دیتا ہے" (آگ لگا دیتا ہے)، اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب آفتاب غروب ہو جائے تو اپنے مواشی اور بچوں کو باہر نہ جانے دو (اسکی وجہ اوپر . . . . . بیان ہو چکی ہے۔ کہ یہ وقت جنوں کے پھیلنے کا ہوتا ہے) یہاں تک کہ اوّل رات کی تاریکی جاتی رہے (یعنی رات کا کچھ حصّہ گذر جائے)، اور مسلم ہی کی روایت میں یوں ہے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برتنوں کو ڈھانکو اور مشکوں کے منہ بند کرو۔ کیونکہ سال بھر میں ایک ایسی رات آتی ہے۔ کہ اس میں وباء اُترتی ہے۔ وہ اُسی برتن پر گذرتی ہے۔ جس پر ڈھکنا نہ ہو اور اُس مشک پر جو سر بند نہ ہو۔ کھلے ہوئے برتنوں اور مشکوں پر بھی وہ وبار اُترتی ہے۔

(۸۰۳) وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ[۱] رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ[۲] بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا۔

(۲) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص ابو حمید انصاری رضی اللہ عنہ نقیع سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ سے بھرا ہوا ایک برتن لایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو اس کو ڈھانک کر کیوں نہیں لایا؟ اگرچہ تو عرض میں اس پر ایک عود کی لکڑی ہی کیوں نہ رکھ لاتا۔

[۱] انصار کے قبیلہ سے ایک صحابی کا نام ہے۔ [۲] ایک جگہ کا نام ہے وادی عقیق میں ۱۲

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۰۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۳) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جب تم سونے لگا کرو تو اپنے گھروں میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑا کرو"۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

ف۔ لٹکی ہوئی قندیل اگر جلنے کا خوف نہ ہو تو مضائقہ نہیں وہ اس نہی میں داخل نہیں (نووی) شیخ عبدالحق محدث فرماتے ہیں کہ اگر آگ بھی گھر میں اس طرح رکھیں کہ اس سے جلنے کا خوف نہ ہو جیسا کہ جاڑے میں بقصد شب بیداری کے یا کسی اور مصلحت کے گھر میں داب رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ اسی قیاس میں ممنوع نہ ہوگا (مصحح عفی عنہ)

(۸۰۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۴) اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ مدینہ کے ایک گھر میں رات کو آگ لگ گئی۔ اس کا حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ سو جب تم سونے لگا کرو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ اس طرح اس کے نقصان سے بچ جایا کرو۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

(۸۰۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَقِلُّوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَأَتِ الْأَرْجُلُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا "جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے رینگنے کی آواز سنو تو شیطان راندے ہوئے کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ کتے اور گدھے وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے (یعنی شیطان کو) جب لوگوں کی آمدورفت کم ہو جائے تو گھروں سے نکلنا کم کر دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہے پھیلا دیتا ہے۔

اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِیْفَ وَ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ غَطُّوْا الْجِرَارَ وَاَکْفِؤُا الْاٰنِیَۃَ وَ اَوْکُوا الْقِرَابَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

(۸۰۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَارَۃٌ تَجُرُّ الْفَتِیْلَۃَ فَاَلْقَتْھَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُمْرَۃِ الَّتِیْ کَانَ قَاعِدًا عَلَیْھَا فَاَحْرَقَتْ مِنْھَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْھَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدُلُّ مِثْلَ ھٰذِہٖ عَلٰی ھٰذِہٖ فَیُحْرِقُکُمْ - رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ -

(جنات وشیاطین وغیرہ کو) رات کو بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کر دیا کرو، برتنوں کو ڈھانک دیا کرو۔ خالی برتنوں کو اُلٹ دیا کرو۔ اور مشکوں کا مُنہ باندھ دیا کرو۔"

اس کو شرح السنّۃ نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ ایک چُوہا ایک بتّی کو کھینچ لایا اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا۔ اُس سے درہم کی برابر جگہ اُس بوریئے کی جل گئی جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ سوتے وقت چراغ گُل کر دیا کرو شیطان اس چوہے کی مانند ضرر کی راہ دکھاتا ہے اور اس طرح شیطان جلا دیتا ہے تم کو۔"

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

کِتَابُ اللِّبَاسِ

لباسوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۸۰۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ

پہلی فصل

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ

ف۱ اشعۃ اللمعات میں حدیث انس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث سیاہ کملی والی (مرط مرحل من شعر اسود) ہے مگر یہاں نہیں۔ شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایں حدیث در اکثر نسخ مشکوٰۃ کہ بنظر آمدہ نیست و در مصابیح ہست وطیبی آنرا شرح کردہ صواب آنست کہ نباشد زیرا کہ مؤلف لوآخر فصل میگوید بندکہ حدیث عائشۃ الخ لیکن اگر درینجا ہمیں جزو حدیث باشد و در باب مناقب اہل بیت تمام آوردہ باشد دور نباشد ۱۲ (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ترین پہننے والے کپڑوں میں چادر تھی۔
اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف یمن کی چادروں میں سے ایک افضل قسم ہے کہ اس پر خطوط سُرخ ہوتے ہیں اور کبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہے علماء نے لکھا ہے کہ اسی سبب سے حضرت اس کو دوست رکھتے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ سبز لباس اہل جنت کا ہے۔ اس لئے دوست رکھتے تھے یا سُرخ خطوط کی وجہ سے کہ وہ میل خوردہ ہوتا ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۸۰۹) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۲) اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رُومی جبہ تنگ آستینوں کا پہنا اس کو بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

ف۔ یہ سفر کا واقعہ ہے اس وقت جائز ہے اور حضر میں ایک بالشت فراخ سے رکھنا مستحب ہے ۱۲ مصحح

(۸۱۰) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک پیوندلگی چادر اور ایک موٹا تہہ بند نکالا اور فرمایا۔ کہ یہی دو کپڑے ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اسکو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۸۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۴) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا چمڑے کا تھا جس میں روئی کی جگہ پوست خرما بھرا ہوا تھا۔ اس پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔

(۸۱۲) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِئُ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۵) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس تکیہ پر حضور تکیہ لگاکر بیٹھتے یا سر کے نیچے رکھتے تھے چمڑے کا بھرا ؤ اس کا پوست خرما تھا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ شمائل ترمذی میں حضرت حفصہ سے روایت آئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ٹاٹ کا تھا ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۸۱۳) وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا .... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۶) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم دوپہر کی گرمی میں اپنے گھر کے اندر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کہنے والے نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ یہ ہیں رسول اللہ آنیوالے اور چادر کے کونہ سے اپنا سر ڈھکنے والے۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے،

ف۔ ڈھانکنا سر کا دھوپ کے لئے تھا یا اسلئے کہ کوئی نہ پہچانے رہ واقعہ ہجرت کا ہے، ورنہ اوائل میں گاہے گاہے بادل کا ٹکڑا سفید آپ کے سر پر سایہ کرتا تھا ۱۲ فافہم (مصحح) صلی اللہ علیہ وسلم

(٨١٤) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْاِمْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطٰنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(٧) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ایک بچھونا مرد کے لئے ہے۔ دوسرا بچھونا اس کی عورت کے لئے۔ تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کیلئے ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ یہ ممانعت تکبر کے لئے ہے ورنہ مہمان نوازی کے لئے کچھ حرج نہیں ہے ١٢ فافہم (مصحح)

(٨١٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(٨) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُس شخص کی طرف نہیں دیکھیں گے جو از راہِ تکبر کے ازار کو دراز کرے"۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ اگر بغیر "تکبر" کے ہو تو حرام نہیں لیکن مکروہ تنزیہی ہے اور سردی یا بیماری کیلئے ہو تو بھی حرج نہیں (اشعۃ اللمعات) مصحح

(٨١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(٩) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنا کپڑا تکبر کی نیت سے اتنا دراز کرے کہ گھسیٹا جائے تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اُس کی طرف نہ دیکھیں گے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ ف۔ کپڑا عام ہے تہ بند ہو یا پاجامہ یا کرتہ یا انگرکھا یا قبا یا فرغل یا دوپٹہ یہ سب منع میں داخل ہیں ١٢ (مصحح عفی عنہ)

(٨١٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(١٠) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایسی حالت میں جب کہ ایک شخص تکبر سے اپنی ازار کو گھسیٹتا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اور وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جاتا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ف۔ احتمال ہے کہ یہ شخص گذشتہ اُمتوں سے مثل قارون وغیرہ کے ہو یہی صحیح ہے ١٢ (اشعۃ اللمعات) مصحح

(٨١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(١١) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو تہ بند اور پاجامہ وغیرہ ٹخنے سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے"۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(حدیث کا حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں)

(حاشیہ حدیث ۸۱۸) ف۔ ٹخنے سے نیچے جتنے ٹکڑہ قدم پر ازار لٹکتی ہے وہ آگ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اور بعضوں نے کہا کہ معنے یہ ہیں کہ یہ فعل مذموم (برا) ہے اور افعال اہل دوزخ میں ہے اور ذکر درازی کا اکثر بیچ حق ازار کے ہے اور وعید شدید اس میں آئی ہے حتی کہ ایک شخص نیچے پائنچے والا نماز پڑھتا تھا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اعادہ (دوہرانے) وضو اور نماز کے حکم فرمایا۔ چنانچہ یہ روایت اوائل کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب میں سب بخشے جاتے ہیں مگر عاق (ماں باپ کا بے فرمان) اور مدمن خمر (ہمیشہ شراب پینے والا) اور مسبل ازار (نیچے پائنچے والا۔ تہبند نیچے والا) نہیں بخشے جاتے اور تحقیق یہ ہے کہ درازی سب کپڑوں میں جاری ہے یعنے جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت اور سنت سے ہو درازی ممنوع ہے اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اس کے کئے ہے کہ لباس اکثر لوگوں کے عہد نبوت میں چادر و ازار تھی اور فصل دوسری میں ابن عمر سے آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جرّ منھا شیئًا خیلاء انتہی (مصح عفا اللہ عنہ)

(۸۱۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَ اَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّآءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدَةٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع کیا۔ کہ آدمی بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتی میں چلے اور یہ کہ کر بدن پر کپڑا اس طرح لپیٹے کہ ہاتھ بھی اندر آجائے۔ یا گوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے میں اس حالت میں کہ ستر اپنا کھولے ہوئے ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۲۰) وَعَنْ عُمَرَ وَ اَنَسٍ وَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۳) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا اس کو آخرت میں ریشم پہننا نصیب نہ ہوگا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱۴) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں"۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۲۲) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱۵) اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہم چاندی سونے کے برتن میں پیئں اور اُن میں کھائیں، نیز حریر اور دیبا کے پہننے سے منع کیا اور اس بات سے بھی کہ ہم اس پر بیٹھیں اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۲۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۱۶) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چادر اور تہبند جوڑا ریشمی خطدار بھیجا گیا۔ آپ نے وہ میرے پاس بھیجدیا۔ میں نے اس کو پہن لیا (یہ سمجھ کر کہ پہننے کے لئے بھیجا ہے) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر غصہ کے آثار پائے آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ میں نے اس کو پہننے کے لئے نہیں بھیجا تھا بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ اس کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا لے اور عورتوں کے درمیان تقسیم کردے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ف۔ نساء۔ ایک روایت میں بجائے بین النساء کے بین الفواطم آیا ہے اور فواطم جمع فاطمہ ہے کہ چند فاطمہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں جمع تھیں اوّل، فاطمہ زہرائے بتول رضی اللہ عنہا بنت رسول وجگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا دوم، فاطمہ بن اسد ابن ہاشم زوجہ ابوطالب والدہ ماجدہ علی وجعفر وعقیل وطالب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا۔ امی بعد امی (میری ماں ہے بعد میری ماں کے) ان کے بہت فضائل ہیں۔ یہ پہلی ہاشمیہ ہیں جنہوں نے ہاشمی جنا (سوم)، فاطمہ بن حمزہ بن عبدالمطلب سیّد الشہداء رضی اللہ عنہ بعض نے کہا ہے کہ تیسری فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ ہیں کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آئی تھیں اور پہلا قول صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ اہل بیت نبوت کیلئے تھا۔"

(۸۲۴) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱۷) اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے منع فرمایا۔ مگر اس قدر (یہ کہہ کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اور شہادت کی دو انگلیاں اٹھائیں اور دونوں کو ملایا۔ اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ پر خطبہ دیا اور فرمایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے۔

(۸۲۵) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۱۸) اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک طیلسان کا کسروانی جُبّہ نکالا جس کے گریبان پر ریشمی کپڑا ٹکا ہوا تھا۔ میں نے اس کی دونوں کشادگیاں ریشمی کپڑے سے ٹکی ہوئی دیکھیں۔ فرمایا۔ یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جُبّہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جب وہ وفات پا گئیں تو میں نے اس کو لے لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو کبھی پہنتے تھے اور ہم اس کو دھو کر بیماروں کو پلاتے اور شفا حاصل کرتے ہیں۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے

(۸۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّهُمَا شَكَوَا الْقَمْلَ[ے] فَرَخَّصَ لَهُمَا فِیْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ۔

(۱۹) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشم پہننے کی اجازت دی اس سبب سے کہ ان دونوں کو کھجلی کی شکایت تھی۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں نے جوؤں کی شکایت کی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ریشمی قمیصیں پہننے کی اجازت دی۔

(۸۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ

(۲۰) اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے جسم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے زعفران سے رنگے ہوئے دیکھے تو فرمایا۔ کہ بے شک یہ کپڑے

ے قمل کی جمع قمل ہے (قرآن کریم) (مع عینی ملخصاً)

ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٭

ہیں، ان دونوں کو نہ پہن۔ ایک روایت میں یوں ہے۔ عبداللہ نے کہا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ کیا میں ان کو دھو ڈالوں؟ فرمایا نہیں بلکہ جلا دے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

(۸۲۸) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ -

(۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں زیادہ پسند قمیص تھی۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۲۹) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

(۲) اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستیں پہونچے تک ہوتی تھی۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے! اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ے صحابیہ انصاریہ ہیں بڑی عقلمند اور دیندار تھیں جنگ تبوک میں حاضر تھیں خیمہ کی چوب سے نو کافروں کو مار دیا ۱۲ (اشعۃ)

(۸۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تو داہنی طرف سے شروع کرتے۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۸۳۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ

(۴) اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مومن کے لئے پسندیدہ طریقہ تہبند کو پنڈلیوں تک باندھنا ہے۔ اور مومن کے لئے پنڈلیوں اور ٹخنوں کے درمیان تہبند کے باندھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو اس سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔ یہ تین بار کہا۔ اور اللہ تعالے قیامت کے

٭ ومسئلہ کی صحت حدیث عائشہ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ فی مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ے۔ شیخ قاسم حنفی استاد قسطلانی نے کہا ہے کہ سرخ حرام و مکروہ ہے واللہ اعلم (اشعۃ اللمعات ملخصا) مصحح

الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

دن اُس شخص کی طرف نہیں دیکھیں گے جو ازراہِ تکبّر اپنا تہبند ٹخنے سے دراز کرے۔ اس کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۸۳۲) وَ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

(۵) اور ابو کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ کی ٹوپیاں سر سے لگی ہوئی تھیں بلند نہ تھیں۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

(۸۳۳) وَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَ النَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ

(۶) اور حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔ کہ جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار کا حکم بیان کیا۔ پوچھا یا رسول اللہ! عورت کیا کرے؟ اس کے ازار کا کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ عورت پنڈلیوں یا ٹخنوں سے ایک بالشت ازار دراز کرے۔ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اگر وہ ایک بالشت زیادہ رکھے گی تو اُس کے ستر کھُلنے کا اندیشہ ہے۔ فرمایا تو ایک گز زیادہ رکھ لے۔ اس سے زیادہ نہ کرے۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔ نیز ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی، ترمذی اور نسائی نے ابنِ عمر کی روایت سے نقل کیا ہے۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اسوقت اُن کے قدم کھلے رہیں گے۔ فرمایا تو ہاتھ بھر لٹکائیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

(۸۳۴) وَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوْهُ وَ اِنَّهٗ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ

(۷) اور معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں قبیلہ مزینہ کی ایک جماعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ سو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس حال میں کہ آپ گھنڈیاں کھولے

ے تابعی عالم عامل (جنگ) جمل کے روز پیدا ہوئے اشعۃ اللمعات مرقاۃ میں ہے انکی کنیت ابوایاس بصری ہے ۱۲ مصحح

فِیْ جَیْبِ قَمِیْصِہٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان میں داخل کیا اور مُہرِ نبوۃ کو چُھوا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۳۵) وَعَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوا الثِّیَابَ الْبِیْضَ فَاِنَّہَا اَطْہَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

(۸) اور سمرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ سفید کپڑے پہنا کرو۔ کیونکہ وہ بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتے ہیں۔ اور اپنے مُردوں کو انہی کا کفن دیا کرو۔ اس کو احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۸۳۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ[1] سَدَلَ عِمَامَتَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

(۹) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تو اس کا شملہ اپنے دونوں کاندھوں کے درمیان تک چھوڑتے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

[1] ف۔ عمامہ (پگڑی) باندھنا سنت ہے۔ اور اس کے فضیلت میں بہت حدیثیں آئی ہیں اور آیا ہے کہ دو رکعتیں عمامہ سے بہتر ہیں ستر رکعتوں بلا عمامہ سے (کذا فی ضیاء القلوب فی لباس المحبوب وغیرہ اور عمامہ میں شملہ چھوڑنا مستحب ہے لیکن دائمی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی شملہ چھوڑتے تھے کبھی نہیں چھوڑتے۔ اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور اکثر ہاتھ بھر اور اس سے زیادہ بدعت اور داخل اسبال اور اسراف و ممنوع اگر بطریق تکبر کے ہو تو حرام ہے ورنہ مکروہ وخلاف سنت ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۸۳۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَہَا بَیْنَ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

(۱۰) اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ بندھوایا اور اس کا شملہ میرے آگے پیچھے لٹکایا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۳۸) وَعَنْ رُکَانَۃَ[2] عَنِ النَّبِیِّ

(۱۱) اور رُکانہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم

[2] صحابی، قرشی، مطلبی بہادران عرب سے اور سخت ہیں۔ مرقاۃ میں انکا نام عبد یزید بن ہاشم بن عبد المطلب قرشی ہے، ان کی حدیث حجازیوں میں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے ۱۲ (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ٹوپیوں پر پگڑی باندھنے میں ہے۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد درست نہیں۔

ف۔ مرقاۃ جلد ۴ صـ۲۲۸ میں ہے جزری سے ہے بعض علماء نے کہا ہے کہ سنت یہ ہے کہ ٹوپی پر پگڑی باندھے، صرف ٹوپی مشرکین کی خصلت ہے۔ ولم یروا انہ صلے اللہ علیہ وسلم لبس القلنسوۃ بغیر العمامۃ فیتعین ان یکون ھذا زی المشرکین۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں کہ آپ نے بغیر پگڑی کے صرف ٹوپی پہنی ہو تو معلوم ہوا کہ یہ مشرکوں کی خصلت ہے۔ العمائم تیجان العرب۔ پگڑیاں عرب کا تاج ہیں، جب پگڑی چھوڑ دیں گے تو ان کی عزت نہ رہے گی۔ ایک فرض پگڑی سے ادا کرنا ان پچیس نمازوں سے افضل ہے جو بلا عمامہ ہوں اور پگڑی باندھ کر جمعہ پڑھنا، ۷۰ جمعہ سے بہتر ہے۔ جو بلا عمامہ پڑھے ہوں۔ ان حدیثوں سے پگڑی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ امام نووی کہتے ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی پگڑی سات گز اور بڑی بارہ گز کی تھی۔ اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ بریلوی ہمیشہ نماز پگڑی اور انگرکھا سے پڑھتے تھے افسوس کہ ان کے بعض تلاتذہ صرف ٹوپی سے نماز فرض کی امامت کراتے ہیں۔ محدث سورتی وصی احمد صاحب نے پگڑی کو سنت ثابت کیا ہے۔ ان کا ایک نفیس رسالہ بھی ہے جو قابل دید ہے۔ "کشف الغمامہ عن سنیۃ العمامہ"۔ افسوس ہے۔ کہ یہ بلا کسی اور شہر میں بھی ہو مگر لاہور میں تو عام ہے۔ کہ ٹوپیاں مسجدوں میں اوپر نام لکھ کر رکھ دی گئی ہیں۔ کہ گھر سے ٹوپی رجو مشرکین کا شیوہ ہے، بھی پہن کر نہ آئیں مسجد میں آکر پہن لیں۔ حالانکہ حکم خداوندی ہے۔ خذو زینتکم عند کل مسجد۔ نماز کے لئے آراستہ پیراستہ ہو کر آؤ۔ پھر دوسری قبیح چیز یہ ہے کہ وہی ٹوپی پہن کر بیت الخلاء، پاخانہ ٹٹی، میں چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ ایسی حالت میں انگوٹھی پر اگر خدا کا نام لکھا ہو تو وہ بھی اتار کر جانا چاہیئے ۱۲ (مصحح عفا اللہ عنہ)

(۸۳۹) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَ الْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

(۱۲) اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری اُمت کی عورتوں کے لئے سونا اور ریشم کا پہننا حلال کیا گیا ہے۔ اور میری اُمت کے مردوں پر ان کا استعمال حرام کیا گیا"۔

اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف۔ لڑکوں کو بھی سونا چاندی اور ریشم پہنانا حرام ہے اسکا گناہ پہنانے والوں پر ہے سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔ م

م صرف چاندی قریباً ۶ ماشہ ایک نگ والی جائز ہے دو حرام۔ ایک کا نگ اندر کی طرف ہو ۱۲ (مصحح) ٥ کما حررہ ملک العلماء ظفر الدین بہاری ۱۲

(۸۴۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَآءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

(۸۴۱) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ

(۸۴۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ اِنْ اَرَدْتِّ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَکْفِکِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ وَاِیَّاکِ وَمُجَالَسَۃَ الْاَغْنِیَآءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْہِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ

(۱۴۰) اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے. عمامہ یا کرتہ یا چادر پھر کہتے اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے اس پر کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے، بھلائی مانگتا ہوں۔ اور اس کے شر سے اور اُس چیز کے شر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے،

(۱۴۱) اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھائے اور پھر کہے۔ "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ کھانا بغیر حیلہ اور قوت کے پہونچایا کہ میری جانب سے ہو" تو اس کے گذشتہ گناہ اور اگلے گناہ بخش دیتے جاتے ہیں"

(۱۴۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) اگر تو (دنیا و آخرت میں) میرے ساتھ اتصال و پیوستگی چاہتی ہے۔ تو تجھے دنیا کی چیزوں میں سے صرف سوار کے توشہ کی مانند سامان کافی ہونا چاہیئے۔ دولت مندوں کی ہم نشینی سے بچتی رہ اور کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھ جب تک تو اس میں پیوند نہ لگالے"۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو صرف صالح بن حسان کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور محمد بن اسمٰعیل نے کہا ہے

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

(۸۴۳) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

(۱۶) اور ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ ان کا نام ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں سنتے تم۔ کیا نہیں سنتے تم یعنی تم کو بغور سننا چاہیئے کہ کپڑوں کا پرانا ہونا اور زینت کا ترک کرنا ایمان کی علامت ہے تحقیق کپڑوں کا پرانا ہونا اور دنیا کی زینت ترک کرنا ایمان کی علامتیں سے ہے اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔ ف۔ لباس میں تواضع اور زینت دنیا سے بچنا اہل ایمان کے اخلاق سے ہے۔

(۸۴۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۷) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنیگا اسکو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیگا اس کو ترمذی۔ احمد۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے۔

(۸۴۵) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ

(۱۸) اور سوید بن وہب رحمہ اللہ ایک شخص سے جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی صحابی کی اولاد تھا روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے زیب وزینت کا کپڑا پہننا اس حال میں ترک کردیا کہ وہ اسکی مقدور رکھتا ہو۔ بجائے اس کے ایک روایت میں یوں ہے۔ بسبب زہد وتواضع کے ترک کردے تو اس کو اللہ بزرگی کا لباس پہنائے گا۔ جو شخص اللہ کے لئے نکاح کرے۔ اس کو اللہ بادشاہت کا تاج پہنائے گا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

أَنَسٍ حَدِيثَ اللِّبَاسِ ۔

(۸۴۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُّرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

(۸۴۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَأْسَهٗ وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ۔

(۸۴۸) وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُونٌ ۔ فَقَالَ لِي أَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا أَتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَتِ اللّٰهِ

اور ترمذی نے مذکورہ بالا جملہ حدیثِ لباس سے نقل کیا ہے۔ جس کے راوی معاذ بن انس ہیں۔

(۱۹) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالٰے اس بات کو پسند کرتے ہیں۔ کہ اپنے بندہ پر اپنی نعمت کا اثر دیکھیں"۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۲۰) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے ایک شخص پراگندہ بال کو دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا یہ شخص کوئی ایسی چیز نہیں پاتا۔ کہ اپنے بالوں کو سمیٹے اور درست کرے؟ ایک اور شخص کو دیکھا کہ اس کے بدن پر میلے کپڑے تھے آپ نے فرمایا۔ کیا ان کو دھونے کے لئے کوئی چیز نہیں پاتا۔

اس کو احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲۱) اور ابی الاحوص رحمہ اللہ تعالٰے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میرے بدن پر ناکارہ کپڑے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ فرمایا۔ کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے۔ تحقیق اللہ تعالٰے نے مجھے اونٹ، گائیں، بکریاں، گھوڑے اور غلام سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالٰے نے تجھ کو یہ مال دیا ہے۔ تو

ے تابعی ہے اسکا نام عوف بن مالک بن نضلہ ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کے تابع (تابعداروں) سے ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

عَلَيْكَ وَ كَرَامَتِهِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ -

تجھ پر اس کی نعمت اور بندگی کا اثر پایا جانا چاہیے اس کو نسائی نے روایت کیا ہے اور شرح السنۃ نے مصابیح کے لفظوں میں نقل کیا ہے۔

(۸۴۹) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَّ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۲۲) اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص اس حال میں گذرا کہ وہ دو سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا مگر آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے

ف۔ یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اس پر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے اور اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ جو شخص ممنوع چیز کا مرتکب ہو وقت سلام کرنے کے مستحق جواب دینے اور اکرام کرنے کا نہیں ہوتا۔ اور ریشمی کپڑے پر بیٹھنا بھی مکروہ ہے۔ لیکن تکیہ کرنا حریر (ریشم) پر اور سونا اس پر جائز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اور مکروہ ہے صاحبین کے نزدیک ۱۲ صاحبین سے مراد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دو شاگرد ہیں امام ابو یوسف اور امام محمد ہیں (رحمۃ اللہ علیہما)، اسی طرح طرفین امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کو کہتے ہیں اور شیخین امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کو کہتے ہیں۔ اور یہ فقہاء کی اصطلاح ہے محدثین کی اصطلاح میں شیخین امام بخاری و مسلم کو کہتے ہیں اور صحابہ کرام کے بیان میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شیخین کہتے ہیں۔ مرقاۃ جلد ۴ صـ۳۲۴ میں ہے کہ سرخ کپڑا شیطان کو محبوب ہے ۱۲ (طبرانی)، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہنا تھا وہ خالص سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ لکیریں تھیں جیسا یمن کی چادروں میں ہوتے ہیں اور اسی طرح پنجاب ہند میں جس کو لاچا کہتے ہیں ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۸۵۰) وَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَ لَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَ لَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَ قَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهُ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَهُ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۲۳) اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں ارغوانی زین پوش پر سوار نہیں ہوتا، نہ میں کسم سے رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں۔ نہ میں سنجاف کا پیراہن پہنتا ہوں کہ اس میں ریشم لگا ہوا ہو۔" فرمایا خبردار ہو جاؤ مردوں کو ایسی خوشبو لگانی چاہیے جو خوشبو تو رکھتی ہو مگر رنگ نہ رکھتی ہو اور عورتوں کو ایسی خوشبو لگانی چاہیئے جو رنگ رکھتی ہو مگر بو نہ رکھتی ہو اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ملہ ارجوان سے مراد سرخ ہے ریشمی ہو یا دوسری چیز سے اور ہمیں بڑا مبالغہ ہے پرہیز کرنے سے سرخ رنگ کے پہننے سے اسلئے کہ سوار ہونے پر اگرچہ پہننے کا اطلاق نہیں ہوتا اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچتے تھے تو پہننے سے تو بطریق اولیٰ بچتے ہوں گے ۱۲ (مصحح)

(۸۵۱) وَعَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُکَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَاَنْ یَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِیَابِهٖ حَرِیْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ یَجْعَلَ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ حَرِیْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰی وَعَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ -

(۲۴) اور ابی ریحانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے منع فرمایا۔ (وہ یہ ہیں) دانتوں کے تیز کرنے سے۔ گودنے سے۔ بال اکھاڑنے سے۔ کپڑا حائل کئے بغیر مرد کے مرد کے ساتھ سونے سے، اسی طرح بدوں کپڑا حائل کئے بغیر عورت کے عورت کے ساتھ سونے سے۔ اس بات سے کہ مرد اپنے کسی کپڑے کے نیچے عجمیوں کی مانند ریشم لگائے یا عجمیوں کی مانند ریشم لگائے یا عجمیوں کی مانند مونڈھوں پر ریشمی کپڑا لگائے۔ لوٹنے سے۔ چیتے کی زین پر سوار ہونے سے اور انگوٹھی کے پہننے مگر صاحب حکومت کے کیلئے جائز ہے۔ اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۸۵۲) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ خَاتَمَ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمَیَاثِرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ نَهٰی عَنِ الْمَیَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ

(۲۵) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی قسی کے پہننے سے منع فرمایا۔ نیز زعفران اور مہندی وغیرہ کے استعمال سے بھی منع فرمایا۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاثر زعفرانی یعنی سُرخ سے منع فرمایا۔

ف۔ سونے کی چھاپ (یعنی) پہننا جائز نہیں بلکہ حرام ہے اور بعض صحابہ سے مانند طلحہ اور سعد اور صہیب رضی اللہ عنہم سے جو پہننا اس کا منقول ہے (زرقانی) پہلے نہی سے ہوگا ۱۲ (مصحح)

(۸۵۳) وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْکَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ -

(۲۶) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ریشم کے زین پوش پر سوار نہ ہو اور نہ دوسرے زین پوش پر"۔ اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

ف۔ نمار کے معنے چیتے کی کھال کے بھی آئے ہیں ۱۲ ف۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا اے اللہ اس کو ہادی اور مہدی بنا۔

دوسری حدیث میں ہے۔ اللّٰھم علم معٰویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب۔ اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب سکھا اور اس کو عذاب سے بچا۔ تیسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاویہ جب بادشاہ بنو تو احسان کرنا۔ آپ بڑے دراز قد، گورے چٹے، خوبصورت اور مہیب تھے۔ حضرت عمران کو دیکھ کر کسریٰ عرب کہا کرتے تھے۔ حضرت علی سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاویہ کی امارت کو مکروہ نہ جانو۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کو لشکر بھیجے تو آپ اپنے بھائی یزید بن ابوسفیان کے ہمراہ تھے۔ جب وہ فوت ہوئے تو ان کو دمشق میں خلیفہ بنایا گیا۔ حضرت عمر اور عثمان نے ان کو وہیں برقرار رکھا۔ اور سب شام ان کے ماتحت ہو گیا تو آپ ۲۰ سال امیر رہے اور ۲۰ سال خلیفہ کعب احبار کہتے ہیں کہ اس امت میں حضرت معاویہ جیسا کوئی امیر نہیں ہوگا۔ ذہبی کہتے ہیں کہ معاویہ کے خلیفہ ہونے سے پہلے کعب فوت ہو گئے مگر ان کی بات سچی نکلی کہ حضرت معاویہ ایسے خلیفہ بنے کہ ان کا کوئی مخالف نہ تھا۔ دوسروں کے مخالف تھے الخ تاریخ الخلفاء ص۱۳۲ (مصحح)

(۸۵۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

(۲۷) اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ زین پوش کے استعمال سے منع فرمایا۔
اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے۔

(۸۵۵) وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَھُوَ ذُوْ وَفْرَۃٍ وَبِھَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ۔

(۲۸) اور ابی رمثہ تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ کے جسم اطہر پر دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے بال تھوڑے سے تھے، کہ بڑھاپا غالب آگیا تھا۔ اور آپ کا بڑھاپا سرخ تھا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور ابی داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ کے بال کانوں کی لَو تک تھے۔ اور بالوں پر مہندی کا اثر تھا۔

ــه صحابی ہیں۔ ان کا نام عمارہ یا رفاعہ بن یثربی بن عوف ہے، اپنے باپ کے ہمراہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لا کر اسلام لائے، دونوں کا شمار کوفیوں میں ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) (مصحح عفی عنہ)

(۸۵۶) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّاُ عَلٰی اُسَامَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ

(۲۹) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے سو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر سہارا لئے ہوئے باہر تشریف لائے، آپ کے جسم اطہر پر قطری کپڑا تھا۔ جو بطور

ــه رضی اللہ عنہ

بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ - رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ -

بدھی کے ڈالا ہوا تھا اور اُسی سے صحابہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھائی۔ اسکو شرح السنتہ نے روایت کیا ہے۔

(۸۵۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ وَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيْدُ اِنَّمَا تُرِيْدُ اَنْ تَذْهَبَ بِمَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاٰدَاهُمْ لِلْاَمَانَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ -

(۳۰) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر دو موٹے قِطری کپڑے ہوتے تھے۔ جب بہت بیٹھتے اور پسینہ آتا تو بہت بھاری ہوجاتے اس سے آپ کو تکلیف ہوتی آپ کے بدن مبارک کو۔ سو کسی یہودی کے پاس شام سے کوئی کپڑا آیا۔ میں نے کہا کہ کسی کو اُس یہودی کی طرف بھیجنا چاہیئے کہ اُس سے وہ کپڑا بوعدۂ فراغت خرید لے سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اس یہودی کی طرف بھیجا۔ اُس یہودی نے کہا کہ میں اس ارادہ کو جانتا ہوں تم اس لئے آئے ہو کہ میرا مال لے جاؤ وعدہ پر اور اسکی قیمت نہ دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس یہودی نے جھوٹ کہا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ یہودی جانتا ہے کہ میں سب لوگوں میں امانت ادا کرنے میں سب سے زیادہ متقی ہوں۔ اس کو ترمذی اور نسائی نے نقل کیا ہے۔

(۸۵۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ اَحْرَقْتُهٗ قَالَ اَفَلَا كَسَوْتَهٗ بَعْضَ اَهْلِكَ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَاءِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۳۱) اور عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کسم سے رنگا ہوا کپڑا دیکھا جو گلابی رنگ کا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ میں نے آپکے چہرۂ مبارک پر ناگواری کے آثار دیکھے سو میں گیا اور اُس کپڑے کو جلا دیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا میں نے اس کو جلا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ تو نے اپنے گھر کی کسی عورت کو کیوں نہ پہنا دیا! ایسے کپڑے پہننے میں عورتوں کیلئے

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسنب کے رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہے مرد کو ۱۲ مصح

کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۵۹) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ وَّعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَّعَلِيٌّ اَمَامَهٗ يُعَبِّرُ عَنْهُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۳۲) اور ہلال بن عامر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام منا پر اپنے خچر پر سوار خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ آپ پر سرخ چادر تھی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ کے ارشادات بیان کرتے جلتے تھے۔ روایت کیا ابوداؤد نے

ے تابعی ثقہ مزنی کوفیوں میں ان کا شمار کیا گیا ہے ۱۲ مرقاۃ میں ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ وہ عامر بن ربیعہ ہے۔ جس نے دونوں ہجرتیں کیں اور بدر اور تمام مشاہد میں حاضر ہوئے ۱۲ (مصحح عفا اللہ عنہ)

(۸۶۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۳۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سیاہ چادر تیار کی گئی۔ آپ نے اس کو پہنا جب وہ پسینہ سے آلودہ ہوئی تو اس میں سے صوف کی بو آنے لگی۔ آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۶۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۳۴) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ چادر اوڑھے گوٹ مارے بیٹھے تھے اور چادر کے پھندنے آپ کے قدموں پر پڑے تھے۔ اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۸۶۲) وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا

(۳۵) اور دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مصری قباطی کپڑے لائے گئے۔ ان میں سے ایک قبطی

لہ ف۔ یہ دحیہ کلبی وہی ہیں کہ جن کی صورت میں جبرائیل علیہ السلام آئے تھے۔ کبار صحابہ سے ہیں احد اور اس کے بعد تمام مشاہد میں حاضر تھے ۱۲ (مرقاۃ) (مصحح عفی عنہ)

ے قباطی جمع ہے قبطیہ کی۔ وہ مصر کے کپڑوں میں سے ایک باریک سفید کپڑا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات)
(عبد العزیز مصحح عفا اللہ عنہ)

قِبْطِيَّةً فَقَالَ اَصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَّ اَعْطِ الْاٰخَرَ اِمْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرْ اِمْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ -

مجھے عطا کیا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر لے۔ ایک کا پیراہن بنا لے اور دوسرا اپنی عورت کو دیدے کہ وہ اوڑھنی بنا لے، جب دحیہ نے پیٹھ پھیری تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عورت کو دیدے کہ وہ اس کے نیچے کپڑا لگا لے تاکہ اس کا بدن (بسبب باریک ہونے کے) ظاہر نہ ہو۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۶۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ -

(۳۶) اور حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس اس حال میں آئے کہ وہ اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں آپ نے فرمایا سر پر ایک پیچ دے نہ کہ دو۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مردوں کا سا لباس پہننا، اور اُن کی مشابہت کرنا درست نہیں اسی طرح مردوں کو عورتوں کی مشابہت درست نہیں۔ لہٰذا عوام جہال جو دلیسی کنجر وغیرہ تماشہ کرنے والے مورد لعنت ہیں کیونکہ انمیں ایک ہیر (عورت) کی شکل بنتا ہے وغیرہ ذالک من الخرافات ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۸۶۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اِزَارِيْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰى اَيْنَ فَقَالَ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گذرا۔ اس حال میں کہ میرا تہبند لٹک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ! اپنا تہبند اونچا کر، پس میں نے اس کو اونچا کر لیا۔ پھر فرمایا اور اُٹھا۔ میں نے اور اُٹھایا۔ سو میرا خیال ہے کہ تہبند اونچا رکھنے میں کوشش کرنی چاہیئے۔ اور میں اس میں قصد کرتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا کہاں تک اُٹھانا چاہیئے؟ فرمایا۔ آدھی پنڈلیوں تک۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ف مولانا امجد علی صاحب فرماتے ہیں پنڈلی تک اونچا کرنا وہابی کی علامت ہے۔ (بہار شریف)

(۸۶۵) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

(۲) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول خدا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَّفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص فخر و تکبر کی نیت سے اپنا کپڑا دراز کرے، تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اللہ کے رسول! کبھی بلا قصد میری ازار ٹخنے سے نیچے آ جاتی ہے تاہم میں اس کا قصد و اہتمام کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو تو اُن لوگوں میں سے نہیں جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ اسس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ ف جو شخص متکبر نہ ہو اسکو لٹکانا ضرر نہیں کرتا لیکن افضل متابعت ہی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کے لٹکانے میں تکبر ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۸۶۶) وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَاْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ اِزَارِهٖ مِنْ مُقَدَّمِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهٖ قُلْتُ لِمَ تَاْتَزِرُ هٰذِهِ الْاِزْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتَزِرُهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

(۳) اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تہبند باندھتے ہوئے دیکھا آپ تہبند کا کنارا اس کی اگلی جانب سے آگے کی طرف رکھتے اپنے پشت قدم پر اور پیچھے کی طرف اونچا رکھتے۔ میں نے پوچھا آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں، کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح باندھتے دیکھا ہے۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا پیچھے سے کافی ہے عدم اسبال میں ۱۲ (مصحح)

(۸۶۷) وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ اَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(۴) اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم پگڑیاں باندھنے کو لازم پکڑو۔ اس لئے کہ پگڑیاں فرشتوں کی علامت ہیں اور شملہ اپنی پشت کی جانب چھوڑو"

اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے،

(۸۶۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ قَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا

(۵) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس حال میں کہ وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے چہرہ پھیر لیا۔ اور فرمایا۔

بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يُّصْلَحَ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَ هٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَ كَفَّيْهِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

اے اسماء! جب عورت کو حیض آنے لگے تو اسکے لئے درست نہیں کہ اُس کا کوئی عضو دیکھا جائے مگر یہ اور یہ اور اسکے مُنہ اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

ف۔ یہ ستر عورت ہے عورت کے لئے اور حجاب یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلے رو برو لوگوں کے اگرچہ بدن ڈھکے ہو اور یہ خواص ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدن عورت کا باریک کپڑے میں سے معلوم ہوتا ہے تو حکم برہنہ کا رکھتا ہے (اشعۃ اللمعات) ملّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ جلد ۴ ص۴۳۸ میں فرماتے ہیں وَ لعل هٰذا قبل الحجاب۔ یہ معاملہ حجاب (پردے) کا حکم نازل ہونے، سے پہلے کا ہے۔ اس میں ردّ ہے ان ابنائے زمان نام کے مولویوں کا جو عبد الدرہم والدینار ہیں اغنیاء کو خوش کرنے کے لئے غلط تاویلیں کرتے ہیں۔ نیک عورتیں اور نیک مرد وہی ہیں جو اپنی بہو بیٹیوں کو پردے میں رکھتے ہیں اور وہ عفت مآب عورتیں پردہ کو پسند کرتی ہیں۔ برخلاف بیحیا عورتوں اور بے غیرت مردوں کے جو آزادانہ پھرتی ہیں اور مرد اسکی کچھ پرواہ نہیں کرتے وہ دیوث ہیں بہشت کی بُو نہیں پائیں گے جو کئی سو کوس سے آتی ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۸۶۹) وَعَنْ اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا اِشْتَرٰى ثَوْبًا بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ فَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ - رَوَاهُ اَحْمَدُ -

(۶) اور ابی مطر کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا۔ جب اس کو پہنا تو فرمایا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو زینت کے کپڑے عطا کئے، جن سے ہم لوگوں پر زینت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنا ستر چھپاتے ہیں۔" پھر فرمایا۔ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے سُنا ہے۔ اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔ یہ تابعی ہے اسکا نام معلوم نہیں ہوسکا تقریب میں ہے کہ اس نے علی کو نہیں پایا ۱۲

(۸۷۰) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا

(۷) اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا۔

؎ ظاہر یہ ہے کہ ابوامامہ سعد بن حنیف انصاری اوسی اپنی کنیت سے مشہور ہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے اور کہتے ہیں کہ انکے نانا کے نام پر انکا نام رکھا گیا اور اُسی کی کنیت بھی اور بوجہ صغر سنی کے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں۔ اسی لئے ان کا ذکر صحابہ کے بعد سے کبار تابعین سے ہیں سنہ ۱۰۲ھ میں وفات پائی ۲

(۲ مرقاۃ۔ مصحح عفی عنہ)

فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَ فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَ فِیْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّ مَيِّتًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

پھر کہا۔ "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے کپڑا پہنایا۔ جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں زینت کا اظہار کرتا ہوں"۔ پھر فرمایا۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے پھر کہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت کا اظہار کرتا ہوں"۔ پھر پرانے کپڑے کو للہ صدقہ کر دینے کا ارادہ کرے تو وہ اللہ تعالےٰ کی پناہ، محافظت اور عفو اور مغفرت کے پردہ میں ہوگا دنیا اور آخرت میں۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۸۷۱) وَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ (تابعی مدنی ہیں ۱۲) عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَ كَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

(۸) اور علقمہ بن ابی علقمہ رحمہ اللہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اس حال میں کہ وہ ایک باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ اوڑھنی پھاڑ دی اور ان کو موٹی اوڑھنی اڑھائی۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔

(۸۷۲) وَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَ عَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِیٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِیْ

(۹) اور عبدالواحد بن ایمن رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ وہ قطری کرتہ پہنے ہوئے تھیں یعنی مصر کا پانچ درہم قیمت کا۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ذرا اپنی

اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهٗ بِالْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهَا دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهٗ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

نظر اُٹھا کر میری لونڈی کی طرف دیکھ یہ اس کپڑے کو گھر میں پہننے کے لئے بھی راضی نہیں ہوتی، تکبر کرتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی میرے لئے اسی طرح کا کپڑا تھا، مدینہ میں جو عورت بھی بیاہ کی تیاری اور زینت کرتی وہ مجھ سے عاریۃً یہ کپڑا مانگنے کو بھیجتی۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۸۷۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقِيْلَ قَدْ اَوْشَكَ مَا انْتَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرَئِيْلُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَّاَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَا لِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهٗ تَلْبَسُهٗ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهٗ تَبِيْعُهٗ فَبَاعَهٗ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۰) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ریشمی قبا پہنی جو آپ کو ہدیۃً بھیجی گئی تھی، پھر وہ قبا، جلدی سے اپنے بدن مبارک سے اُتار ڈالی اور اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جلدی ہی اس کو اُتار دیا۔ اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا۔ مجھے اس کے پہننے سے جبرئیل نے منع کیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کو مکروہ جانا اور وہی چیز مجھے عطا کردی تو میرا کیا حال ہوگا! آپ نے فرمایا۔ میں نے وہ تجھ کو پہننے کے لئے تو نہیں دی تھی بلکہ اس لئے دی تھی کہ تو اس کو بیچدے، سو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم میں بیچ دی۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے

(۸۷۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۱۱) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کپڑے کے استعمال سے منع کیا جو خالص ریشم کا ہو۔ ہاں علم اور ریشم کے تانے والے کپڑے کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(حاشیہ حدیث ۸۷۴) ف: جس کپڑے میں تانا ریشم کا ہو اس کا پہننا حرام ہے اور صاحبین کے نزدیک لڑائی میں مباح ہے اور جس میں تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہے بالاتفاق اور عکس اس کا بھی مکروہ ہے مگر لڑائی میں پس لڑائی میں صاحبین کے نزدیک نرا ریشمی بھی مباح ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ کہ بانا حریر (ریشمی) کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جس میں تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مطلقاً مباح ہے (د ح)

(۸۷۵) وَعَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا عِمْرَانُ ابْنُ حُصَیْنٍ وَّ عَلَیْهِ مُطْرَفٌ مِّنْ خَزٍّ وَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ نِعْمَةً فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یَّرٰی اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰی عَبْدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

(۱۲) اور ابی رجار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہم پر گذرے اس حال میں کہ ان پر مطرف خز کا ایک کپڑا تھا (یہ ریشم اور صوف سے بُنا جاتا ہے) آپ نے فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جس پر انعام کرے تو اللہ تعالیٰ دوست رکھتے ہیں اُس بندہ پر اپنی نعمت کا اثر دیکھیں"

اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(۸۷۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُلْ مَا شِئْتَ وَ الْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَّ مَخِیْلَةٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ۔

(۱۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "جو چیز تیرا جی چاہے کھا اور جو تیرا جی چاہے پہن۔ بشرطیکہ یہ چیزیں اسراف اور تکبر کی حد کو نہ پہنچیں: اس کو بخاری نے ترجمہ باب میں روایت کیا ہے۔

(۸۷۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ تَصَدَّقُوْا وَ الْبَسُوْا مَالَمْ یُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّ لَا مَخِیْلَةٌ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ النَّسَآئِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۴) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بقدر حاجت کھاؤ اور پیو اور جو کچھ زیادہ ہو صدقہ دو۔ اور پہنو مگر اسراف اور تکبر نہ کرو"

اس کو احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۸۷۸) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ

(۱۵) اور ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اچھے کپڑے جن میں تم اپنی کپڑوں میں

اللّٰہَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ وَ مَسَاجِدِکُمْ الْبَیَاضُ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔

اللہ سے ملو اپنی قبروں میں اور اپنی مسجدوں میں سفید کپڑا ہے، اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ف: مسجد بیت اللہ ہے۔ وہاں عبادت کے لئے گیا تو گویا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے گیا پس وہاں سفید کپڑا پہن کر جانا بہتر ہے اور بعد مرنے کے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے پس سفید کفن بہتر ہے (ع) مصحح عفی عنہ

بَابُ الْخَاتَمِ

باب۔ انگوٹھی وغیرہ قسم کے زیوروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۸۷۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّجَعَلَہٗ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَلْقَاہُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ نُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ قَالَ لَا یَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ ھٰذَا وَ کَانَ اِذَا لَبِسَہٗ جَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ بَطْنَ کَفِّہٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

پہلی فصل

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے اور اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا۔ پھر اس کو اتار کر پھینک دیا۔ پھر چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں نقش کیا گیا "محمد رسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) اور فرمایا۔ کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی کی مانند نقش نہ کھودے، جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ انگوٹھی پہنتے تو اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف کرتے اس کو بخاری و مسلم دونوں نے نقل کیا ہے۔

لہ یہ مردوں پر سونا حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ فتاویٰ قاضیخاں میں ہے کہ چاندی کی مہر مباح ہے، جس کو مہر وغیرہ لگانے کی حاجت ہو جیسے قاضی وغیرہ اور جب حاجت نہ ہو تو اس کا ترک افضل ہے اور جب پہنے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف ہو اور مرد کو لوہے اور کانسی کی چھاپ جائز نہیں۔ عورتوں کو سونے کی جائز ہے۔ بعض علماء نے عورتوں کو چاندی کی انگوٹھی مکروہ لکھی ہے اگر عورت پہنے تو اس کو بدل لے ملمع وغیرہ کے ساتھ اور تانبے لوہے پیتل کی بھی عورت کو حرام ہے ۱۲ (ع) مصحح عفی عنہ

(۸۸۰) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۲) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسّی اور کسنب کے پہننے سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ (یعنی مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۸۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ وَطَرَحَهٗ فَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَیَجْعَلُهَا فِیْ یَدِهٖ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَّقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۳) اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اس کی انگوٹھی نکال کر پھینک دی۔ پھر فرمایا تم میں سے کوئی آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے، اور اس کو اپنے ہاتھ میں پہنتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس کو کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس سے فائدہ اٹھا (یعنی اپنی عورت کے ہاتھ میں ڈال دے) اس نے کہا۔ خدا کی قسم میں اس چیز کو کبھی نہ لوں گا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۸۲) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِیْلَ اِنَّهُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ نُقِشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

(۴) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ قیصر اور نجاشی کو نامہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ عرض کیا گیا کہ یہ بادشاہ مُہر کے بغیر کوئی نامہ قبول نہیں کرتے۔ سو آپ نے چاندی کے حلقہ کی ایک مُہر بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کیا گیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

فِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ کَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّ رَسُوْلُ سَطْرٌ وَّ اللّٰہُ سَطْرٌ۔

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ مُہر کا نقش تین سطری تھا۔ ایک سطر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ایک سطر میں رسول اور ایک سطر میں اللہ۔

(حاشیہ حدیث ۸۸۲) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۴۴۳ میں ہے۔ قال البغوی فی شرح السنۃ وکان ھذا الخاتم فی یدہٖ صلی اللہ علیہ وسلم ثم کان بعدہٗ فی ید ابی بکر ثم کان بعدہٗ فی ید عمر ثم بعدہٗ فی ید عثمان (رضی اللہ عنہم) سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی آپ کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں تھی۔ پھر عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے پاس رہی اور ان کے اخیر عہد خلافت میں معیقیب کہ ان کا نام خادم تھا اس کے ہاتھ بیر اریس میں گر پڑی (یہ کنواں مدینہ منورہ مسجد قبا کے مغرب کی طرف قریب ہی واقعہ ہے) ہر چند تلاش کی گئی مگر نہ مل سکی۔ کہتے ہیں کہ اسی وقت سے فتنہ و فساد شروع ہو گیا جس میں حضرت عثمان بھی نہایت بیرحمی کی حالت میں شہید کر دیئے گئے۔ اس انگوٹھی میں ایک بھید و دیعت تھا جس سے تمام امور سرانجام پاتے تھے۔ جیسا کہ سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھی میں اسکے گم ہونے سے فتنہ و فساد کا آغاز ہو گیا (اشعۃ اللمعات وغیرہ مصحح)

(۸۸۳) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَّ کَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

(۵) اور اُنہی سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور چاندی ہی کا نگینہ تھا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۸۸۴) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِیْ یَمِیْنِهٖ فِیْهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ کَانَ یَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۶) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ میں چاندی کی انگشتری پہنی اُس کا نگینہ حبشی[ع] تھا اور آپ اُس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب کرتے۔

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۸۵) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ اِصْبَعِیْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۷) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی اور اُس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے بیچ کی اور اس کی متصل والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

ع حبشی کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

(۸۸۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهٖ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ -

(۸۸۷) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهٖ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۸۸۸) وَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِي يَمِيْنِهٖ فَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِي شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۸۸۹) وَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۸۹۰) وَ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ

دوسری فصل

(۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے. اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد و نسائی نے اسکو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں. کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے.
اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے.

(۳) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا داہنے ہاتھ میں لیا اور سونا بائیں ہاتھ میں لے کر فرمایا. کہ یہ دونوں میری اُمت کے مَردوں پر حرام ہیں۔
اس کو احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے.

(۴) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے. کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ مگر تھوڑا سا۔
اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۵) اور بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا.

ء صحابی تھے جود و سخا میں بے نظیر جہان کے تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) (مصحح عفی عنہ)

مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَّرِقٍ وَّلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ

(۸۹۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهٖ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔

(۸۹۲) وَعَنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا

کیا وجہ ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا ہوں۔ اس نے یہ سنتے ہی اس کو پھینک دیا۔ وہ شخص پھر اس حال میں آیا کہ اب کے وہ لوہے کی انگشتری پہنے ہوئے تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تجھ پر دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! تو میں کس چیز کی انگشتری بناؤں؟ فرمایا چاندی کی۔ ورنہ اس کو مثقال بھر پورا کر۔ اسکو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے محی السنۃ نے کہا ہے کہ تحقیق سہل بن سعد کی صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کے متعلق ایک ایسے شخص سے نکاح کا ارادہ رکھتا تھا۔ فرمایا کہ اپنی بیوی کیلئے تلاش کر اگرچہ لوہے کی انگشتری ہو۔

(۶) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دس چیزوں کو مکروہ رکھتے تھے۔ زردی یعنی خلوق کا استعمال کرنا۔ بڑھاپے کا متغیر کرنا۔ ٹخنوں سے نیچے ازار کا لٹکانا۔ سونے کی انگوٹھی کا پہننا۔ بے محل عورت کا اپنی زینت کو ظاہر کرنا۔ نردوں کے ساتھ کھیلنا۔ معوذات کے سوا کسی اور منتر کا دم کرنا۔ کوڑیوں اور منکوں کا باندھنا۔ عورت کے ستر سے باہر منی کا گرانا بے محل اور لڑکے کا فساد کرنا دراں حالیکہ اس کے حرام ہونے کا حکم نہ کرتے تھے۔

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی آزاد کی ہوئی لونڈی زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس

اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

لے گئی۔ لڑکی کے پاؤں میں گھنگرو تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کاٹ ڈالا اور فرمایا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ہر جرس کے ساتھ شیطان ہے، اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۸۹۳) وَ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذَا دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَّ عَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تُقَطِّعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۸) اور بنانہ کی آزاد کی ہوئی لونڈی جو عبدالرحمٰن بن حیان انصاری کی ہے۔ روایت کرتی ہے۔ کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ ناگہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چھوٹی لڑکی لائی گئی وہ گھنگرو پہنے ہوئے تھی اور وہ آواز کرتے تھے سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس لڑکی کو میرے پاس گھنگرو کاٹ کر لائے۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس گھر میں گھنٹے ہوتے ہیں۔ اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸۹۴) وَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهٗ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۹) اور عبدالرحمٰن بن طرفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کلاب کے دن اس کے دادا عرفجہ بن اسعد کی ناک کاٹی گئی۔ سو اس نے چاندی کی ناک بنا لی۔ اُس ناک سے اُسے بدبو آنے لگی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ وہ سونے کی ناک بنالے۔

اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۸۹۵) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ تُحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ

(۱۰) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص (اپنی بیوی یا اولاد کو) آگ کا حلقہ پہنانا چاہے تو اس کو سونے کا حلقہ پہنانا چاہیئے۔ اور جو شخص اپنے دوست کی گردن میں آگ کا

۵ تیمی عطاردی ۱۲ صحابی ۱۲ (مرقاۃ)

وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۸۹۶) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِّنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

(۸۹۷) وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهٖ اَمَا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۸۹۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

طوق پہنانا چاہیے، تو اس کو سونے کا طوق پہنانا چاہیئے۔ اور جو شخص اپنے دوست کو آگ کا کپڑا پہنانا چاہے تو اُسے سونے کا کپڑا پہنانا چاہیئے۔ لیکن تم پر چاندی کا استعمال لازم ہے سو اس میں تصرف کرو۔"

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" جو عورت سونے کا ہار پہنے تو قیامت کے دن اس کی گردن میں اُسی کی مانند آگ کا ہار پہنایا جائیگا۔ اور جو عورت اپنے کان میں سونے کا بالا یا بالی ڈالے تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اُس کے کان میں اُسی کی مانند آگ کا بالا یا بالی ڈالے گا۔"

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) اور حذیفہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عورتوں کی جماعت! کیا چاندی تمہیں پسند نہیں کہ تم اس کے زیور بنواؤ۔ خبردار ہو جاؤ تم میں سے جو عورت سونے کا زیور بنوائے اور اس کو بے محل ظاہر کرے۔ تو اس کو عذاب دیا جائے گا۔" اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے *ف۔ یہ حدیث منسوخ ہے یا مراد وہ زیور ہے

تیسری فصل

(۱) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

ہے جسکی زکوٰۃ نہ دیجائے یا اس عورت کے حق میں ہے جو بیگانے مردوں کو دکھلائے ۱۲ : ح : ع : مصحح

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیور اور حریر والوں کو (ان کے استعمال سے، منع کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ اگر جنت کا زیور اور حریر پہننا چاہتے ہو تو ان دونوں کو دنیا میں نہ پہنو، اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۸۹۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ إِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ أَلْقَاهُ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگشتری بنوائی اور اس کو پہنا اور فرمایا مجھ کو اس نے تم سے آج کے دن مشغول کیا۔ ایک مرتبہ اس کی طرف دیکھتا ہوں اور ایک طرف تم پر نظر ڈالتا ہوں۔ پھر اس کو اتار کر پھینک دیا۔ اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۹۰۰) وَعَنْ مَالِكٍ٥ قَالَ أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ مِنَ الذَّهَبِ فَأَنَا أَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ - رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ -

(۳) اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لڑکوں کو سونے کی کوئی چیز پہنانے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہونچی ہے۔ کہ آپ نے سونے کی انگشتری پہننے سے منع فرمایا، سو اس بناء پر میں چھوٹے بڑے مردوں کے لئے سونے کا استعمال مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس کو موطا نے روایت کیا ہے۔

٥ صاحب مذہب ۱۲

بَابُ النِّعَالِ

باب۲ نعلین یعنی جوتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۹۰۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْهَا شَعْرٌ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

(۹۰۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَهَا قِبَالَانِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

(۹۰۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا یَقُوْلُ اسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۹۰۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

پہلی فصل

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی پاپوش پہنتے تھے۔ کہ اس میں بال نہ ہوتے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کے دو تسمے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ایک غزوہ میں جہاد کے لئے نکلتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ پاپوشوں کا زیادہ استعمال کیا کرو۔ اس لئے کہ مرد ہمیشہ سوار کی مانند ہے جبتک کہ وہ پاپوش پہنے رہتا ہے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے'

(۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ 'جب تم میں سے کوئی پاپوش پہنے تو پہلے داہنا پیر ڈالے اور جب اتارنے لگے تو بائیں سے شروع کرے، چاہیئے کہ داہنا پاؤں پہلے ہو۔ پہننے میں اور آخر ہو اتارنے میں۔ اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۹۰۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۹۰۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

(۹۰۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(۹۰۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ -

(۹۰۹) وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۵) اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی ایک جوتی پہن کر نہ چلے۔ چاہیئے کہ دونوں پیروں کو ننگا کرلے اور یا پھر دونوں پیروں میں جوتی پہنے اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جب کسی کی پاپوش کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک پاپوش پہن کر نہ چلے۔ یہاں تک کہ اس کا تسمہ درست کرلے نہ ایک موزہ پہن کر چلے نہ بائیں ہاتھ سے کھائے۔ نہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اور نہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹے کہ اس سے تمام بدن لپٹا ہوا ہو" اسکو مسلم نے روایت کیا ہے

دوسری فصل

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین کے ڈو ڈو ہرے تسمے تھے۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر جوتی پہننے سے منع فرمایا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور اسکو ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(۳) اور قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ملہ ف کبار تابعین اور فقہائے سبعہ مدینہ سے ہیں ۱۲

فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ۔

(۹۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَّخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

(۹۱۱) وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ[۱] عَنْ أَبِيْهِ[۲] أَنَّ النَّجَاشِيَّ[۳] أَهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

ایک پاپوش پہن کر چلتے تھے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک پاپوش میں چلیں۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

(۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ ایک سنت یہ ہے کہ جس وقت آدمی بیٹھے تو اپنی پاپوش اُتارے اور اپنے پہلو کی طرف رکھے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵) بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ سادے موزے بطور تحفہ بھیجے اور آپ نے اُن کو پہنا۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بریدہ سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ پھر وضو کیا اور اُن پر مسح کیا۔

[۱] یہ ان کی کنیت ہے اور نام عبد اللہ ہے (مرقاۃ)

[۲] بریدہ اسلمی صحابی ہیں ۱۲ (مرقاۃ) [۳] اصحمہ ۱۲ آپ نصرانی تھے مسلمان ہو گئے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

بَابُ التَّرَجُّلِ

باب۳ کنگھی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

(۹۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا

پہلی فصل

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی۔ حالانکہ میں

حَائِضٌ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حائضہ ہوتی۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہے اور مخالطت (میل جول) اس سے جائز ہے۔ ہاں ناف سے زانو تک ہاتھ نہ لگائے اور وطی تو قطعاً حرام ہے اور طب کے لحاظ سے بھی مضر ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۱۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فطرۃ پانچ چیزیں ہیں۔ ختنہ کرنا۔ زیر ناف بال لینا لبیں یعنی ناخونوں کا ترشوانا۔ اور بغلوں کے بالوں کا صاف کرنا (اکھاڑنا)

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۹۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۳) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکوں کی مخالفت کرو (اس طرح کہ) داڑھیاں بڑھاؤ اور لبیں پست کرو۔" ایک روایت میں یوں ہے کہ "خوب پست کرو لبیں اور داڑھیاں چھوڑ دو۔

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۹۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۴) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے یہ چیزیں خاص طور پر معین کی گئیں۔ لبوں کا کترانا۔ ناخونوں کا ترشوانا۔ بغلوں کے بال لینا۔ زیر ناف کے بال صاف کرنا۔ اور یہ کہ ہم چالیس دن سے زیادہ (خط بنوانا) ترک نہ کریں۔"

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے + ف اگر اکھاڑنا ممکن نہ ہو تو منڈانا بھی جائز ہے ۱۲ (ہدایۃ النور) (مصحح عفی عنہ)

(۹۱۶) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہود و نصاری خضاب نہیں کرتے ہیں۔ سو ان کی مخالفت کرو۔ (یعنی غیر سیاہ خضاب کیا کرو) اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے

ف۔ سیاہ خضاب حرام ہے۔ اور مہندی کا خضاب سنت قولی ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْیَتُهٗ کَالثَّغَامَةِ بَیَاضًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۶) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ (عثمان) لائے گئے کہ ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کے مانند سفید تھی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُن کی سفیدی کو کسی چیز سے بدلو اور سیاہ رنگ سے بچو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ خضاب سیاہ مکروہ وحرام ہے۔ ہاں غازی کو ہیبت کفار کے لئے جائز ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ وَکَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

(۷) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے ساتھ موافقت کرنے کو دوست رکھتے تھے۔ اُن امور میں جن میں آپ کو کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ اور اہل کتاب اپنے بالوں کو چھوڑ دیتے تھے اور مشرک اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی طرح اپنی پیشانی کے بالوں کو چھوڑتے تھے۔ اسکے بعد مانگ نکالنے لگے۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے

(۹۱۹) وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ الْقَزَعِ قِیْلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ یُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِیِّ وَیُتْرَکُ الْبَعْضُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِیْرَ بِالْحَدِیْثِ۔

(۸) اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قزع سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، نافع سے پوچھا گیا کہ قزع کسے کہتے ہیں؟ فرمایا قزع یہ ہے کہ لڑکے کے سر کا کچھ حصّہ مونڈا جائے اور کچھ چھوڑ دیا جائے۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے بعض راویوں نے اس تفسیر کو حدیث کے ساتھ ملایا ہے

(۹۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِکَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ اَحْلِقُوْا کُلَّهٗ اَوِ اتْرُکُوْا کُلَّهٗ۔

(۹) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اس کے سر کے کچھ حصّہ کو مونڈا گیا ہے، اور کچھ حصّہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ آپ نے اس سے ان کو منع کیا اور فرمایا۔ تمام سر منڈواؤ یا سب

رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

چھوڑ دو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف - اس حدیث میں اشارہ ہے . . . . طرف اسکے کہ سر منڈانا سوائے حج اور عمرہ کے جائز ہے ایک وقت میں یہ وہابیوں کی علامت تھی، اور مراد اختیار رکھتا ہے سر منڈانے کا اور سر میں بال رکھنے کا، لیکن افضل یہ ہے کہ نہ منڈاوے سر سوائے حج و عمرے کے جیسا کہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جیسا کہ ابتداء کتاب میں بیچ باب الجنابۃ کے بیان اس کا گذرا۔ فی زمانہ عام لوگ سر کے اگلی طرف بال رکھتے ہیں یہ بلا وبا کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ بچہ پیدا ہوا تو اس کے بال انگریزی لڑکی ہوئی تو اس کا بھی یہی حال ہے ناقص العقل والدین عورتیں اپنے شوہروں کو بسا اوقات انگریزی بال رکھنے پر مجبور کرتی ہیں۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔ یوخذ بالنواصی۔ یہ لوگ قیامت کے دن پیشانی کے بالوں اور ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں دھکیلنے کے مصداق ہیں۔ زبان سے کبھی کبھی کہتے ہیں۔ وقبلت جمیع احکامہ میں نے اسکے سب حکم قبول کر لئے۔ مگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم نہیں مانتے کہ یا تو سارے سر کے بال رکھائیں یا منڈائیں۔ اللھم اصلح امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ الْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۱۰) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی مخنثوں کو مردوں میں سے اور اُن عورتوں پر جو مردوں سے اپنے آپ کو مشابہ بنائیں۔ فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۹۲۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۱۱) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لعنت کی اللہ تعالےٰ نے اُن مردوں پر جو اپنے آپ کو عورتوں سے مشابہ بنائیں اور اُن عورتوں پر جو مردوں سے اپنے آپ کو مشابہ کریں۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ ف۔ مخنث اس مرد کو کہتے ہیں کہ تشبہ کرے ساتھ عورتوں کے لباس میں اور ہاتھ پاؤں رنگین کرتے ہیں مہندی وغیرہ سے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۲۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

(۱۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالےٰ نے لعنت کی اُس عورت پر جو اپنے

وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُسْتَوْشِمَةَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

بال دوسری عورتوں سے ملائے۔ اور اُس عورت پر کہ ملوائے اپنے بال دوسری عورتوں کے ساتھ۔

اور گودنے والی اور گدوانے والی پر۔ اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۹۲۳) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اِنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَ كَيْتَ فَقَالَ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْهُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۳) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے لعنت کی اُن عورتوں پر جو گودیں اور گدوادیں اور اُن عورتوں پر جو خوبصورتی کے لئے دانتوں پر سوہن کرادیں کہ اللہ کی پیدائش کو وہ متغیر کرنے والی ہیں پس ایک عورت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس آئی اور کہا۔ کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے لئے کون سا امر مانع ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور جس پر اللہ کی کتاب میں لعنت آئی ہے۔ اُس عورت نے کہا کہ تحقیق میں نے سارا قرآن پڑھا ہے۔ جو دفتین میں ہے۔ اس میں وہ بات نہیں پائی جو آپ فرما رہے ہیں صریحًا۔ آپ نے فرمایا اگر تو قرآن بغور پڑھتی تو تو اس میں یہ ہدایت پاتی " جو چیز تم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم، دیں، اس کو لے لو۔ اور جس چیز سے منع کریں۔ اُس سے باز رہو" اس عورت نے کہا۔ کہ بے شک میں نے یہ آیت تو قرآن میں پڑھی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ تو یقینًا سمجھ لے کہ پیغمبر خدا نے اس چیز سے منع کیا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ گودنا یہ کہ سوئیاں یا مانند اس کے جلد میں چبھوئی جاتی ہیں یہاں تک کہ خون بہنے لگتا ہے۔ پھر اس میں سرمہ یا نیل بھر دیتے ہیں اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہے۔ فاعل اور مفعول بہا پر۔ اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہے نجس ہوجاتی ہے، پس اگر ممکن ہو ازالہ اس کا ساتھ علاج کے تو واجب ہے اس کا دور کرنا اور اگر ممکن ہو بغیر حرج کے تو اگر خوف ہو اس سے تلف ہونے کا یا فوت ہونے عضو کا یا منفعت

اس کی کا یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر میں تو اس کا دُور کرنا واجب نہیں دبہتر ہے، جبکہ (اس سے، توبہ کرلی نہیں باقی رہے گا اس پر گناہ اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا ان میں سے تو لازم ہے ازالہ (دُور کرنا) اس کا اور گنہگار ہوتا ہے اس میں تاخیر (دیر) کرنے سے مرقاۃ ج ۴ ص ۴۹ وغیرہ + یہ عام ہے کہ مرد ایسا کام کرے یا عورت، افسوس اکثر لوگ اس گناہ سے کم واقف ہیں۔ کوئی کلائی وغیرہ پر اپنا نام لکھاتا کوئی تصویر بناتا ہے، کوئی پھول بیل بنواتا ہے۔ کوئی کسی بزرگ کا نام لکھواتا ہے۔ یہ سب کام ممنوع و حرام ہیں۔ علاوہ ممانعت عام کے ایک چیز یہ بھی بُری ہے کہ اللہ و رسول یا بزرگ کا نام لکھا ہے جس کو اپنے جسم سے دُور تو نہیں کرسکتے بیت الخلاء میں لے جاکر بے ادب اور گستاخ بھی بنتے ہیں۔ لہٰذا جتنی بھی جلدی ہو سکے اسکو دُور کر دینا چاہیئے فافہم (مصحح عفی عنہ)

(۹۲۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَّ نَهٰی عَنِ الْوَشْمِ - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

(۱۴) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تاثیر نظر حق ہے اور آپ نے گودنے سے منع کیا۔" اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۹۲۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ -

(۱۵) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ تحقیق میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جما دیا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۹۲۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ -

(۱۶) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد اپنے بدن یا کپڑوں پر زعفران ملے۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۹۲۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَیِّبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْیَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰی اَجِدُ وَبِیْضَ الطِّیْبِ فِیْ رَاْسِهٖ وَ لِحْیَتِهٖ - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ -

(۱۷) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین خوشبو لگاتی جو میں پاتی یہاں تک کہ میں حضور کے سر اور داڑھی مبارک میں خوشبو کی چمک پاتی۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۹۲۹) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِاُلُوَّةٍ غَیْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ یَطْرَحُهٗ

(۱۸) اور نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی خوشبو کی دھونی لیتے تو بغیر مشک کے اگر کی دھونی لیتے اور کبھی کافور کی دھونی لیتے۔

مَعَ الْاُنُوْثَةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

اس کو اگر کے ساتھ ڈالتے - پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ اسی طرح دھو لیتے تھے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

(۹۳۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهٗ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۱) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لبیں کترتے یا لیتے اور حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے دوست بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ف - کترنا لبوں کا سنتِ قدیم ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کرتے تھے اور اور انبیاء بھی کرتے تھے ۱۲ (اشعۃ اللمعات مرقاۃ جلد ۴ صہ ۶۲ میں ہے۔ مع الاقتداء بالحبیب بعد الخلیل یورث الاجر الجمیل والثواب الجزیل ۱۲ خلیل کے بعد حبیب کی تابعداری کرنے سے، اجر جمیل اور ثواب جزیل ملے گا۔ لبوں کا منڈانا مثلہ حرام)

(۹۳۱) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ -

(۲) اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنی لبیں نہ لے وہ ہم میں سے نہیں"۔
اس کو احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے
ف - یعنے ہماری سنت اور طریقہ پر نہیں - یہ تہدید ہے تارک سنت کے لئے یاد دلایا ہے اس کو بغیر اس ملت کے مرنے پر ۱۲ (ح ع، مصحح عفا اللہ عنہ)

(۹۳۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَ طُوْلِهَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -

(۳) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کے بال عرض میں سے بھی لیتے اور طول میں سے بھی۔
اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ف - داڑھی چار انگل سے زاید ہو تو زاید کے کٹانے میں کچھ حرج نہیں - بنایہ شرح ہدایہ میں ہے اللحیة عندنا طولها بقدر القبضة - داڑھی کی لمبائی ہمارے احناف کے نزدیک ایک قبضہ ہے اسی طرح موطا امام محمد رحمہ اللہ

۵۷ درمختار میں یجب قطعہا (او یحب) قبضہ سے زاید کٹانا واجب لکھا ہے (یا مستحب) ۱۲ مصحح

میں ہے، اسی طرح ترمذی میں ہے۔ من سعادۃ الرجل خفۃ لحیتہ۔ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اس کی داڑھی خفیف ہو قبضہ سے زائد کترنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور تابعین کی ایک جماعت کا فعل ہے اور شعبی اور ابن سیرین نے اس کو مستحسن سمجھا ہے، اور حسن اور قتادہ اور ان کے متبعین نے مکروہ جانا ہے اور کہا ہے کہ اس کے ترک میں عافیت ہے کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اعفوا اللحی داڑھی کو چھوڑ دو۔ لیکن پہلا قول ظاہر ہے۔ فان الطول المضطر یشوہ الخلقۃ ویطلق السنۃ المغتابین بالنسبۃ الیہ فلا باس للاحتراز عنہ علی ھذہ النیۃ لمبی داڑھی کیوجہ سے لوگ غیبت کرتے ہیں (چنانچہ ایک زنخے نے مجھے دیکھ کر کہا دیکھو دو منزلی داڑھی واعجبا) اور چہرہ کی حالت بوجہ درازئ ریش عجیب ہوتی ہے۔ غیبت سے بچنے کی نیت سے اگر قبضہ سے زاید کتردے تو کچھ حرج نہیں۔ قال النخعی عجبت لرجل عاقل طویل اللحیۃ کیف لا یاخذ من لحیتہ فیجعلھا بین لحیتین لے طویل وقصیر فان التوسط من کل شئی احسن ومنہ قیل خیر الامور اوسطھا ومن ثم قیل کلما طالت اللحیۃ نقص العقل۔ متوسط درجہ کی داڑھی بہتر ہے حد سے زیادہ داڑھی بڑھ جائے تو عقل میں نقص ہوتا ہے مرقاۃ جلد ۴ ص۴۶۳ رضی اللہ عنہ

(۹۳۳) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَكَ امْرَاَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

(۴) اور یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے خلوق کی خوشبو پائی تو فرمایا۔ کیا تیری بیوی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ اس کو دھو ڈال۔ پھر دھو اس کو۔ پھر دھو اس کو اور پھر اس کو استعمال نہ کرنا۔ اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۹۳۴) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

(۵) اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اُس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے بدن یا کپڑے پر خلوق کی خوشبو ہو۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۹۳۵) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ

(۶) اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر سے اپنے اہل وعیال میں آیا اس حال میں کہ میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے سو میرے گھر والوں نے زعفران کی خوشبو کا میرے ہاتھوں پر لیپ کر دیا۔ پس میں صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔

قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۹۳۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ -

(۹۳۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ یَتَطَیَّبُ مِنْهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۹۳۸) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ دُهْنَ رَاْسِهٖ وَتَسْرِیْحَ لِحْیَتِهٖ وَیُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَیَّاتٍ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ -

(۹۳۹) وَعَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

(۹۳۹) وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ صَدَعْتُ

مگر آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا۔ کہ جا اور اس کو اپنے بدن سے دھو ڈال۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں کے لئے ایسی خوشبو چاہیئے کہ اس کی خوشبو ظاہر ہو اور اُس کا رنگ مخفی ہو اور عورتوں کو ایسی خوشبو چاہیئے کہ اس کی خوشبو مخفی ہو اور اُس کا رنگ ظاہر ہو۔ اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سکہ کا (ایک مرکب خوشبو کا نام ہے) تھا۔ آپ اس میں سے خوشبو لگاتے۔ اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۹) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک میں تیل بہت استعمال کرتے تھے۔ اور اپنی داڑھی کو بہت کنگھی کرتے تھے اور سر پر کپڑا ڈالتے تھے گویا وہ کپڑا حضرت کا تیل کا کپڑا تھا۔ روایت کیا اسکو شرح السنۃ میں۔

(۱۰) اور حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گیسو گندھے ہوتے تھے،

اس کو احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں مانگ نکالتی

فَرْقَهٗ عَنْ يَافُوخِهٖ وَ اَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۹۴۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۹۴۲) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ بِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَالِيْ اَرَاكَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مَالِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۹۴۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۹۴۴) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَ الْكَتَمُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ -

تو میں آپ کے تالو پر تالو پر سے مانگ چیرتی اور آپ دونوں آنکھوں کے درمیان بالوں کو چھوڑ دیتی۔
اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔ مگر ایک روز درمیان میں چھوڑ کر۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۱۳) اور عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا وجہ کہ میں آپ کو بالوں کو بغیر کنگھی کے پراگندہ دیکھتا ہوں، فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بہت عیش و راحت کی باتوں سے منع کیا کرتے تھے، پھر اسی شخص نے پوچھا اس کی کیا وجہ کہ میں آپ کے پاؤں میں جوتی نہیں دیکھتا؟ فرمایا۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی پھرا کریں۔
اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے بال ہوں اُسے چاہیے کہ اچھی طرح رکھے اُنکو یعنی دھوئے تیل لگائے۔ ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۵) اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین چیز جس سے بڑھاپے کو یعنی سفید بالوں کو، متغیر کیا جا سکتا ہے مہندی اور وسمہ ہے۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۹۴۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۱۶) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو اپنے سفید بالوں کو خضاب سے سیاہ کریں گے، مانند کبوتر کے پوٹون کے وہ لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گے۔" اس کو ابوداؤ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

ف۔ یہ مبالغہ ہے زجر اور تہدید کے خضاب سیاہ پر یا محمول ہے حلال جاننے والے پر اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۴۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَ الزَّعْفَرَانِ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

(۱۷) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دباغت کئے ہوئے چمڑے اور بن بالوں کے نعلین پہنتے، اور اپنی داڑھی کو ورس اور زعفران سے رنگتے، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۹۴۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ -

(۱۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے مہندی کا خضاب کر رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کیا خوب خضاب ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا جس نے مہندی اور وسمہ سے خضاب کر رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ پہلے سے بھی اچھا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا جس نے زردی کے ساتھ خضاب کر رکھا۔ آپ نے فرمایا یہ ان سب سے بہت خوب ہے، اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے

(۹۴۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

(۱۹) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑھاپے (سفید بالوں) کو متغیر کرو (خضاب وغیرہ سے)، اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (کہ وہ خضاب

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ الزُّبَيْرِ -

وغیرہ سے، اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو، (کہ وہ خضاب نہیں کرتے) اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور نسائی نے ابن عمر سے اور ابن زبیر سے روایت کیا ہے۔

ف - احتمال ہے کہ یہ حکم خاص جہاد کیلئے ہو واسطے اظہار قوت اور خوف دلانے دشمنوں کے ۱۲ ع (مصحح)

(۹۴۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَ كَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَ رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

(۲۰) اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سفید بالوں کو چنو اس لئے کہ تحقیق بڑھاپا نورانیت کا سبب ہے مسلمانوں کے لئے جو شخص بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا (یعنی اس کا ایک بال بھی سفید ہوا) حالت اسلام میں تو اس کے سبب سے اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے، ایک گناہ دور کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے"۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۹۵۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ -

(۲۱) اور کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا تو اس کے لئے قیامت کے دن ایک نور ہوگا"۔ اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے

(۹۵۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَ دُونَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۲۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے نہا لیتے (جو درمیان میں دھرا ہوتا) اور آپ کے بال جمہ کے اوپر اور وفرہ کے نیچے ہوتے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۹۵۲) وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٍ

(۲۳) اور ابن حنظلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۵ ف - سہل بن عبداللہ ابن حنظلیہ یہ ان کی ماں کا نام ہے۔ اشعۃ اللمعات میں ہے ابوالحارث سہل بن ربیع صحابی۔ گوشہ نشین کثیر الصلوٰۃ و ذکر ان کے کوئی اولاد نہ تھی شام میں مقیم تھے اور دمشق میں فوت ہوئے شروع ایام معاویہ رضی اللہ عنہ میں ۱۲ مرقاۃ (مصحح عفی عنہ)

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَ اِسْبَالُ اِزَارِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهٗ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَ رَفَعَ اِزَارَهٗ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خریم اسدی اچھا شخص ہے! اگر اس کے لمبے بال نہ ہوتے۔ اور اس کا تہبند دراز نہ ہوتا۔ خریم کو بھی یہ خبر پہنچی، تو انہوں نے چھری لے کر اپنے بالوں کو کان کی لو تک کاٹ ڈالا اور آدھی پنڈلی تک اپنا تہبند بلند کر لیا۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف۔ شرح السنۃ میں ہے کہ اس میں مردوں کے لئے کانوں تک بال کاٹنے کا جواز ثابت ہے اور عورتوں کیلئے حکم ہے کہ وہ قطع نہ کریں۔ عورتوں کے لئے بالوں کا کاٹنا حرام ہے۔ اشباہ وغیرہ۔ اور اس سے معلوم ہوا۔ اگر بھائی مسلمان میں کوئی بات خلاف شرع ہو اور اس کا ذکر غائبانہ کرے تو جائز ہے کہ جبکہ یہ جانے کہ وہ سنیگا تو اس سے باز رہیگا

(۹۵۳) وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ ذُوَابَةٌ فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَ يَاْخُذُهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۷۴) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے گیسو تھے میری ماں نے مجھے کہا کہ میں ان کو نہ کاٹوں گی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھینچتے اور ان کو پکڑتے۔

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف۔ کھینچتے تھے از راہِ پیار کے پس بسبب تبرک و تیمن کے ماں ان کی کترتی نہ تھیں اور کراہت درازگی بالوں کی کہ مذکور ہوئی (یعنے خریم اسدی کے متعلق وہ تکبر کے طور لمبے رکھتے تھے) یہ اس کے منافی نہیں یعنے یہاں تبرک و تیمن تھا اور وہاں تکبر اور تبختر (مرقاۃ اشعۃ اللمعات)، مصحح عفی عنہ

(۹۵۴) وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْئَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرَاخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهٗ فَحَلَقَ رُؤُسَنَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۷۵) اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اولادِ جعفر کو جعفر کی شہادت کی خبر سننے کے بعد، تین دن کی دی رنج و غم کرنے کی، پھر ان کے پاس ان کی تسلی کے لئے آئے اور فرمایا۔ آج کے دن کے بعد میرے بھائی پر مت روؤ۔ پھر فرمایا۔ میرے پاس میرے بھتیجوں کو بلاؤ۔ سو ہم لائے گئے، گویا کہ ہم چوزے تھے۔ پھر فرمایا۔ میرے لئے

ء فضلاء و شرافِ صحابہ بنی ہاشم سے ہیں اور یہ جو دوسرا میں منتظر تھا انکی شہادت کی خبر سننے کے بعد تین دن گریہ کی اجازت دی ۱۲

نائی کو بلاؤ۔ پس آپ نے ہمارے سر مونڈنے کا حکم دیا۔ اور اس نے مونڈے۔ اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

ف۔ جعفر بیٹے ابوطالب کے ہیں اور بھائی حضرت علی کے پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی ہوئے اور مہلت دی اس میں دلالت ہے اس پر کہ رونا اور غمگین رہنا میت پر بغیر نوحہ کرنے کے تین دن تک جائز ہے۔ اور اس کے بعد نہ چاہیئے (یہ جو بعض جہلاء عورتوں نے منگل اور ہفتہ کو پھوہڑی کی رسم رکھی ہوئی ہے اس کی کچھ اصل نہیں ہے اور وہ منع ہے)، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر مونڈنے کا حکم کیا باوجودیکہ رکھنا بالوں کا افضل ہے سوائے بعد فراغ حج یا عمرے کے اس لئے کہ ان کی ماں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا مصیبت میں مشغول ہیں کنگھی کرنا اور دھونا وغیرہ بالوں کا ان سے نہیں ہوسکیگا، بالوں میں جوئیں وغیرہ پڑجائیں گی (اشعۃ اللمعات وغیرہ)، مرقاۃ جلد ۴ ص۲۲ میں ہے ابن الملک نے کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ولی کو جائز ہے کہ بچوں کے ختنہ اور بال منڈانے میں تصرف کرے۔ افسوس اب ولی کچھ پرواہ نہیں کرتے کہ بچوں کے انگریزی بال کاٹ دیں اور لڑکیوں اور لڑکوں کو منع کریں کہ اسلامی طریق پر بال رکھتے ہوئے ٹیڑھی مانگ نہ نکالیں ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۵۵) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِيْ فَاِنَّ ذَالِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ وَاَحَبُّ اِلَى الْبَعْلِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ۔

(۲۶) اور ام عطیہ انصاری رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھی۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو زیادہ گوشت نہ کاٹا کر اس لئے زیادہ گوشت کا نہ کاٹنا عورت کو بہت زیادہ لذت دیتا ہے اور شوہر کے لئے بھی محبوب تر ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں۔

ف۔ ام عطیہ ان کا نام نُسَیْبَہ ہے ابن معین نے نَسِیْبَہ کہا ہے۔ صحابیات کبار سے ہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزا میں شامل تھیں اور ان کا کام بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کرنا تھا (مرقاۃ واشعۃ اللمعات)، پہلے بھی گذر چکا ہے۔ (مصحح عفی عنہ)

(۹۵۶) وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَاْسَ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ كَانَ حَبِيْبِيْ

(۲۷) اور کریمہ بنت ہمام رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہ تحقیق ایک عورت نے[ه] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ سر کو مہندی سے خضاب کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں مگر میں اس میں

ه تابعیہ ہے ۱۲ - ان کی حدیث اہل بصرہ میں ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

يَكْرَهُ رِيْحَهُ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ -

کراہت محسوس کرتی ہوں۔ میرے دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بُو ناگوار تھی۔ اس کو

ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ف۔ ظاہر یہ ہے کہ مکروہ رکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہندی کے خضاب کو خاص بالوں میں تھا۔ اس واسطے آگے کی حدیث میں آتا ہے کہ بیعت نہ لی حضرت نے ہند سے، بسبب خالی ہونے ہاتھوں اس کے کے مہندی سے۔ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کے ہاتھوں میں مہندی آپ کو محبوب تھی، مکروہ نہ تھی۔ (مرقاۃ)

(۹۵۷) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ بَايِعْنِيْ فَقَالَ لَا اُبَايِعُكَ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۲۸) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ تحقیق ہند عتبہ کی بیٹی نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی! آپ مجھے بیعت کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا میں تجھے بیعت نہ کروں گا جب تک تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مہندی نہ لگائے۔ گویا تیرے دونوں ہاتھ درندے کے ہیں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف۔ ہند بنت عتبہ ابوسفیان کی بیوی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں تھی فتح مکہ کے دن اسلام لائیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیعت غیر دن فتح مکہ کے ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو مہندی لگانی مستحب اور ترک مکروہ بشرطیکہ اس میں تصاویر نہ ہوں ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۹۵۸) وَعَنْهَا قَالَتْ اَوْمَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَوْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَاَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۲۹) اور انہی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا۔ اس کے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک مکتوب تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ کھینچ لیا وہ مکتوب نہ لیا۔ اور فرمایا۔ معلوم نہیں یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟ اس نے کہا بلکہ عورت کا ہاتھ ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخونوں کو مہندی سے رنگتی۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے، اور نسائی نے

ف۔ اس حدیث میں تاکید ہے استحباب مہندی لگانے کی عورتوں کو اور کمال تعلیم آداب کی ہے: ح: مصحح

(۹۵۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

(۳۰) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے

قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

ہیں کہ لعنت کی گئی ملانے والی اور ملوانے والی پر چٹلا ڈالنے والی اور ڈلوانے والی پر، بال چننے اور چنوانے والی پر اور گودنے والی اور گدوانے والی پر بغیر بیماری کے - اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۹۶۰) وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ (تابعی مشہور ۱۲) قَالَ قِیْلَ لِعَائِشَةَ اِنَّ امْرَاَۃً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۳۱) اور ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے - کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا - کہ ایک عورت مردوں کے سے جوتے پہنتی ہے - آپ نے فرمایا - کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرے -

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے -

ف - یعنے لباس میں اور کلام میں اور عورت کو مشابہت کرنی ساتھ مردوں کے عقل میں اور علم میں غیر مذموم ہے چنانچہ وارد ہوا کانت عائشة رجلة الرای یعنی عقل ان کی مانند عقل مردوں کے تھی ۱۲ مصحح عفی عنہ

(۹۶۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَۃِ وَالْمَرْاَۃَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۳۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اُس مرد پر جو عورت کا لباس پہنے اور اُس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے -

اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے -

(۹۶۲) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِّنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاۃٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا اَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنَّ مَا مَنَعَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ

(۳۳) اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو سب کو رخصت کرکے اور سب سے فارغ ہوکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا اُن سے کہتے اور سفر سے واپس آتے اوّل اُن کے پاس آتے - پس ایک مرتبہ ایک غزوہ سے آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دروازہ پر ٹاٹ یا پردہ لٹکا رکھا تھا زینت کے لئے، اور آپ (رضی اللہ عنہا) نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کو چاندی دو کڑے

مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ -

پہنا رکھے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم، گھر میں داخل نہ ہوئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سمجھ لیا کہ آپ کے داخل نہ ہونے کا سبب یہ پردہ اور کڑے ہیں۔ سو آپ نے وہ پردہ بھی پھاڑ دیا، اور اپنے صاحبزادوں کے وہ دونوں کڑے بھی اتار لئے۔ دونوں صاحبزادے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں کڑے ان کے ہاتھ سے لے لئے اور ثوبان سے کہا کہ فلاں کی اولاد کی طرف ان کو لے جاؤ جو محتاج تھے، اس لئے کہ میں اپنی اہل بیت کے لئے اس بات کو ناگوار سمجھتا ہوں کہ دنیاوی زندگی کی زینت اور لذائذ میں پڑیں۔ اے ثوبان فاطمہ کے لئے عصب کا ایک ہار خریدو اور دو ہاتھی دانت کے کڑے خرید۔ اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

(۹۶۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِي هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۳۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اصفہانی سُرمہ لگایا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بینائی کو روشن کرتا اور پلکوں کے بالوں کو اُگاتا ہے"۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سُرمہ دانی تھی۔ ہر رات کو آپ اُس سے تین سلائیاں اُس آنکھ میں اور تین اُس آنکھ میں لگاتے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۹۶۴) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلٰثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهٖ

(۳۵) اور اُنہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے سُرمہ لگاتے ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "وہ بہترین چار چیزیں جن کے ذریعہ تم دوا کرو،

اللَّدُوْدُ وَ السَّعُوْطُ وَ الْحِجَامَةُ وَ الْمَشِيُّ وَ خَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَ يَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ يَوْمَ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ -

یہ ہیں لدود بیمار کے منہ میں دوا ٹپکاؤ، ناک میں ٹپکاؤ، حجامت اور مسہل لو اور بہترین سرمہ جو تم لگاؤ وہ سرمہ اصفہانی ہے اس لئے کہ وہ بینائی کو روشن اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے اور بہترین دن جن میں تم سینگی کھنچواؤ وہ سترہویں انیسویں اور اکیسویں تاریخ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ جن ملائکہ کے پاس سے بھی گزرے تو سب نے کہا آپ کے لئے بھری ہوئی سینگی کھنچوانا لازم ہے۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۹۶۵) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَ النِّسَآءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۳۶) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبندوں کے ساتھ داخل ہونے کی اجازت دی۔

اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۹۶۶) وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ[۵] قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَآءُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۳۷) اور ابی الملیح کہتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حمص (ملک شام) کی چند عورتیں آئیں پوچھا تم کہاں سے آئی ہو؟ کہا ہم شام سے آئی ہیں (فرمایا۔ شاید تم اس بستی کی ہو جس کی عورتیں حمام میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ تحقیق میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے

۵ عامر بن اسامہ ہذلی بصری ۱۲ م - اشعۃ اللمعات میں اسامہ یا زید بن اسامہ ہے ۱۲۲ھ میں فوت ہوئے اور وہ تابعی تھے ۱۲ مصحح

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا تَخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ
غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ
السِّتْرَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ رَبِّهَا
وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا
اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا
وَ بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ - رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۹۶۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ
الْعَجَمِ وَ سَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا
يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا
يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ
وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً
اَوْ نُفَسَاءَ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ -

(۹۶۸) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَلَا يُدْخِلُ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ
بِغَيْرِ اِزَارٍ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ
عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۹۶۹) عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ

کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ
کسی اور کے گھر میں کپڑے اتارے تو اس
نے اپنا اور اپنے خاوند کا پردہ پھاڑ دیا۔
ایک روایت میں یوں ہے کہ اس نے اپنے
اور اللہ کے درمیان کا پردہ پھاڑ دیا۔ (شرم
و غیرت کو بالائے طاق رکھ دیا)
اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت
کیا ہے۔

(۳۸) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
عنقریب تم عجم کی زمین فتح کرو گے اور تم اس میں
ایسے گھر پاؤ گے کہ جن کو حمام کہا جائے گا۔ تو
تمہارے مرد ان میں ہرگز داخل نہ ہوں بدوں
تہبند کے اور عورتوں کو بھی ان میں داخل ہونے
سے منع کرو۔ مگر مریض اور نفاس والی عورت
کیلئے ممانعت نہیں"۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۳۹) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو
تو وہ بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو اور جو اللہ
اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ایسے
دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور
چلتا ہو"
اس کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

(۱) ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت

اَنَسٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ - زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَّقَدْ اِخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَ الْكَتَمِ اخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

انس رضی اللہ عنہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا وہ چند سفید بال جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں تھے (وہ اتنے قلیل تھے کہ) اگر میں چاہتا تو ان کو شمار کر لیتا (پھر آپ کو خضاب کرنے کی کیا ضرورت تھی)، ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے اتنا زائد ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نری مہندی کا خضاب کیا۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔ (حاشیہ ص۳۹۳ ؎ بنانی کبار علماء اور مشہور تابعین سے ہیں، بزرگ تھے، اور لباس فاخرہ پہنتے تھے اور کہتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں ان سے زیادہ کوئی عابد نہ تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مصاحبوں سے تھے۔ ۴۰ سال ان کی صحبت میں رہے اور حضرت انس فرماتے تھے کہ نیکی کے بھی اہل ہوتے ہیں اور ثابت خیر (نیکی) کی کلید ہیں (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ)

(۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ -

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی کو زرد رنگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے کپڑے بھی زرد رنگے جاتے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ زردی سے کیوں رنگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ بھی زردی رنگا کرتے تھے اور اس سے زیادہ محبوب تر آپ کو کوئی چیز نہ تھی۔ آپ کا بھی یہ حال تھا۔ کہ تمام کپڑے زرد ہو جاتے یہاں تک کہ عمامہ مبارک بھی۔

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲۱) وَعَنْ عُثْمَانَ ؎ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَ اَخْرَجَتْ

(۳) اور عثمان بن عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔

؎ ابو عبداللہ اعرج (لنگڑا) طلحی مولی طلحہ بن عبید اللہ عراق میں مقیم تھے اور انکا شمار تابعین میں ہے اور آپ ثقہ ہیں ۱۲

ص (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

إِلَيْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

تو آپ نے ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایک رنگین بال نکالا۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے

(۹۷۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ -

(۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث کو لایا گیا۔ اس نے اپنے ہاتھوں، پیروں کو مہندی لگا رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ یہ اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے پس اس کے لئے حکم کیا گیا اور وہ (مدینہ کے قریب ایک جگہ) نقیع کی طرف نکالا گیا۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اس کو قتل نہ کردیں؟ آپ نے فرمایا مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۹۷۳) وَعَنْ وَلِيْدِ[1] بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُوْنَهٗ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْا لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُؤُسَهُمْ فَجِيْءَ بِيْ إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ أَجْلِ الْخُلُوْقِ - رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

(۵) اور ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو مکہ والوں نے اپنے بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لانا شروع کیا۔ پس آپ اُن کے لئے برکت کی دعا کرتے اور اُن کے سروں پہ ہاتھ پھیرتے از راہِ شفقت۔ سو مجھے بھی آپ کے پاس لایا تھا۔ میں زعفران وغیرہ خوشبو سے آلودہ تھا۔ اس آلودگی کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ نہ لگایا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے۔ ان کی ماں کا نام اروی تھا۔ فتح مکہ کے روز اسلام لائے، قریب بلوغ تھے۔ حضرت عثمان نے ان کو کوفہ کا والی بنایا، اور وہ قومِ قریش سے تھے اور شاعر بھی تھے بوجہ شراب پینے کے حضرت عثمان نے ان کو حد لگائی اور کوفہ سے ان کو معزول کر دیا ایام معاویہ میں فوت ہوا۔ ۱۲ (اشعۃ)

سلہ عقبہ بن ابی معیط ۱۲ (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

(٩٧٤) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ ؓ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَأُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا قَالَ فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا - رَوَاهُ مَالِكٌ -

(۶) اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ تحقیق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے بال مونڈھوں تک ہیں کیا میں اُن میں کنگھی کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اور اُن کی تعظیم کر (یعنی دھو کر تیل لگایا کر)، راوی نے کہا کہ ابو قتادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق اکثر ایک دن میں دو بار بالوں کو تیل لگایا کرتے تھے۔

اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔

ؓ صحابی مشہور ہیں ۱۲

(٩٧٥) وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ ؓ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هٰذَيْنِ أَوْ قُصُّوهَا فَإِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُودِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

(۷) اور حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میری بہن مغیرہ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور کہا کہ تو اُس وقت بچّہ تھا اور تیرے دو گیسو گُندے ہوئے یا قصان تھے سو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تیرے سر پہ ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی اور فرمایا۔ کہ ان دونوں کو مُنڈا ڈالو یا کتروا ڈالو اس لئے کہ یہ یہودیوں کی ہیئت ہے۔ اسکو ابو داؤد نے روایت کیا۔

(٩٧٦) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا ؎ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

(۸) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنا سر منڈانے سے منع کیا۔ اس کو نسائیؒ نے روایت کیا ہے۔

ؓ تابعی بصریوں میں ان کا شمار ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح

؎ عورت کے سر کے بال بمنزلہ مرد کی داڑھی کے ہیں۔ پس مرد کو داڑھی منڈانا عورت کو سر منڈانا حرام ہے۔ اسی طرح عورت کو مطلقاً بال کٹانا اور مرد کو قبضہ سے داڑھی کم کرانا بھی ممنوع ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(٩٧٧) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۹) اور عطا بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ؓ ان کی کنیت ابو محمد تھی مدینہ کے مشہور تابعی ہیں ۱۰۳ھ میں فوت ہوئے اور انکی عمر ۸۴ سال تھی ۱۲ (مرقاۃ) مصحح عفی عنہ

فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَ اللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَ لِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ وَ هُوَ ثَائِرُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مَالِكٌ۔

مسجد میں تھے کہ ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کہ گویا اسکو سر اور داڑھی کے بال سنوارنے کا حکم دیتے ہیں پس اس نے اپنے بالوں کو سنوارا پھر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی اس حالت میں آئے کہ اس کے بال پراگندہ ہوں گویا کہ وہ شیطان ہے۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔

(۹۷۸) وَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُّحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُّحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُّحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُّحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَ لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

(۱۰) اور ابن مسیب تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سُنا وہ کہتے تھے کہ اللہ پاک ہے، پاکی کو پسند کرتا ہے۔ نہایت صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے۔ کرم کرنے والا ہے کرم کو دوست رکھتا ہے بخشش کرنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے پس صاف رکھو۔ راوی نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ ابن مسیب نے کہا۔ اپنے صحنوں کو صاف وستھرا رکھو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت پیدا نہ کرو (کہ اُن کے گھروں میں کوڑا کرکٹ ہوتا ہے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسیب کا یہ قول مہاجر بن مسمار سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے عامر بن سعد نے اپنے باپ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ابن مسیب کی حدیث کے مطابق باایں تفاوت کہ مہاجر نے کہا اپنے گھروں اور صحنوں کو صاف وستھرا رکھو۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے ؎ تابعی بزرگ ہیں ۱۲

(۹۷۹) وَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؎ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ

(۱۱) اور یحیی بن سعید رحمہ اللہ نے سعید بن المسیب کو کہتے سُنا۔ کہ

؎ انصاری مدنی تابعی ثقہ ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات، (عبدالعزیز مصحح عفی عنہ)

يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَ اَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَ اَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَ اَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ

لوگوں میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن نے مہمان کی مہمانی کی رسم مہمانی کی ابتداء کی، لوگوں میں سب سے اول ختنہ کیا، لوگوں میں سب سے اول اپنی لبیں لیں اور لوگوں میں سب سے اول بڑھاپا دیکھا (یعنی سفید بال) فرمایا اے میرے رب یہ کیا ہے؟ پروردگار بزرگ برتر نے کہا کہ یہ وقار ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے پروردگار میرے اس وقار کو زیادہ کر۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے + ف۔ ذکر کیا سیوطی نے حاشیہ مؤطا میں (علاوہ مذکورہ حدیث کے اور چیزیں جو اوّل حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہوئیں۔ ناخن لینے۔ مانگ نکالنی اُسترہ لینا۔ پاجامہ پہننا۔ خضاب کرنا ساتھ مہندی اور وسمہ کے۔ خطبہ پڑھنا منبر پر۔ جہاد کرنا راہِ خدا میں۔ مرتب کرنا لشکر کو جنگ میں۔ میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب اور معانقہ کرنا لوگوں سے اور ثرید تیار کرنا) (مرقاۃ و اشعۃ اللمعات)

بَابُ التَّصَاوِيْرِ

باب۴ تصویروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۹۸۰) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱) ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتّا اور تصویریں ہوں، اس میں رحمت کے، فرشتے داخل نہیں ہوتے" اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔ ف۔ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ مراد وہ کتّا اور صورت ہیں کہ ان کا رکھنا حرام ہے اور جو کہ ایسی نہیں ہیں جیسے کتّا شکار کے لئے یا محافظت زراعت اور مواشی کے لئے اور تصویریں کہ خوار و پامال ہوں بچھونوں وغیرہ میں ہونا ان کا مانع دخول ملائکہ نہیں اور

یہ حکم استعمال صورت کا ہے اور بنانا صورت جاندار کا مطلق حرام ہے خواہ بچھونے پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر (مثلاً سویٹر پر یا کلائی وغیرہ پر) اور بنانا صورت جاندار کا اشد حرام ہے اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت، اور پہاڑ اور سوائے ان کے کے اور بن جاندار کے حرام نہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حکم عام ہے یعنے کتا اور صورت جاندار کی گھر میں مانع دخول ملائکہ سے ہیں مطلق اگرچہ ان صورتوں میں ہوں کہ رکھنا ان کا حرام نہ ہو اور مراد فرشتوں سے غیر اعمال لکھنے والے ہیں اور غیر محافظت کرنے والے کہ وہ انسان سے کسی حالت میں جدا نہیں ہوتے۔ ہاں جب آدمی ننگا ہو قضائے حاجت یا غسل یا جماع وغیرہ کے وقت، اس وقت کلام نہیں کرنی چاہیئے۔ فرشتوں کو ان کے لکھنے سے ایذا پہنچتی ہے۔ اور جماع میں کلام کرنے سے بچے گنگا ہونے کا اندیشہ ہے، (اشعۃ اللمعات۔ مرقاۃ) (مصحح عفی عنہ)

(۱۰۸۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غمگین اور خاموش صبح کی اور فرمایا کہ تحقیق حضرت جبرئیل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں آج کی رات ملاقات کروں گا مگر انہوں نے ملاقات نہ کی۔ خبردار ہو جاؤ۔ کہ خدا کی قسم جبرئیل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی مجھ سے، پھر آپ کے دل میں اُس کتے کے بچہ کا خیال آیا جو آپ کے خیمہ کے نیچے پڑا تھا (کہ شاید اس کی وجہ سے جبرئیل علیہ السلام نہیں آئے) سو آپ نے اس کو وہاں سے نکال دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ میں پانی لیا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ پر چھڑکا۔ جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے مجھ سے گذشتہ رات ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں، بے شک کیا تھا لیکن جس گھر میں کتا یا تصویر ہو ہم اس میں داخل نہیں ہوتے پس دوسری

الْحَآئِطِ الْكَبِيْرِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ چھوٹے باغوں کے محافظ کتوں کو بھی مارنے کا حکم دیا اور بڑے باغوں کے محافظ کتوں کو چھوڑ دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۹۸۲) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ[۵] اِلَّا نَقَضَهٗ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

(۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تصویر والی جو چیز بھی ہوتی توڑ ڈالتے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۹۸۳) وَعَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتُوْبُ اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوْرَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۴) اور انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ سو جب اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری کے آثار پائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں کہ میں نے کیا گناہ کیا۔ آپ نے فرمایا یہ تکیہ تم کہاں سے لائی ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ میں نے آپ کے لئے خریدا ہے۔ کہ آپ تکیہ لگا کر بیٹھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اور اُن سے کہا جائے گا کہ ان تصویروں میں جان ڈالو جن کو تم نے بنایا تھا۔ نیز فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۹۸۴) وَعَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ

(۵) اور اُنہی سے روایت ہے کہ انہوں نے

[۵] تصالیب جمع تصلیب کی ہے! اصل معنی صلیب (سولی) کی شکل بنانا ہے جس کو نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سولی کی یادگار میں بناتے ہیں ... ہے جیسے ریڈ کراس کی کہ بعض جاہل عوام الناس اس کو سینہ پر لگاتے ہیں۔ یہاں تصالیب سے مراد مطلق تصویریں ہیں ۱۲ (اشعۃ اللمعات، رحمہ مظاہر حق عنہ)

قَدِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا
سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا
فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۹۸۵) وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ
فَاَخَذَتْ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى
الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ
فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ
اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَّكْسُوا
الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۹۸۶) وَعَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ
يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ۔

(۹۸۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا
ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ
شَعِيْرَةً۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۹۸۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

اپنے تہ نشین پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھاڑ ڈالا۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے دو تکیے بنالئے وہ دونوں گھر میں تھے تکیہ لگاکر ان پر بیٹھتے تھے۔ اسکو بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور اُنہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد کے لئے نکلے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد میں نے دروازہ پر ایک کپڑے کا پردہ ڈال لیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو اس پردہ کو دیکھا۔ اس کو کھینچا یہاں تک کہ اس کو پھاڑ ڈالا۔ اور فرمایا "تحقیق اللہ تعالےٰ نے ہمیں حکم نہیں دیا۔ کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑے پہنائیں"۔ اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے۔

(۷) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو خدا کی پیدائش کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔

(۸) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا "اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو میری پیدائش کی مانند پیدا کرے، (تصویر وغیرہ) اگر اس کو پیدا کرنے کا دعوےٰ ہے تو وہ ایک چیونٹی، ایک دانہ اور ایک جو ہی بناکر دکھائیں"۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔

(۹) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۹۸۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۹۹۰) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهٗ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۹۹۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ "لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں اللہ کے نزدیک مصوّر ہیں۔

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں جائے گا۔ اس کے لئے ہر صورت کے بدلہ بنایا جائے گا۔ ایک شخص کہ اس کو ایک جاندار بنایا ہے۔ پس وہ شخص دوزخ میں اس کو عذاب کرے گا"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اگر تجھے تصویر بنانی ہی ہے تو درختوں اور بے روح چیزوں کی تصویر بنا"۔

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ جو شخص ایسا خواب دیکھنے کا دعوٰی کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو اس کو اس بات کی تکلیف دی جائے گی کہ دو جَو کے درمیان گرہ لگائے اور وہ یہ ہرگز نہ کر سکے گا۔ اور جو شخص کسی قوم کی بات سننے کے لئے کان لگائے کہ وہ قوم اس کو ناگوار سمجھتی ہو یا وہ اُس سے بھاگتے ہوں۔ تو اس کے کان میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا اور تکلیف دی جائے گی۔ اور وہ اس میں رُوح پھونکے اور وہ اس میں روح نہ پھونک سکے گا۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۱۲) اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو

لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

شخص نرد شیر سے کھیلے تو وہ ایسا شخص ہے کہ گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگا۔" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

دوسری فصل

(۹۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرَئِيلُ قَالَ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ میں گذشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا مگر میں دروازے پر تصویروں کی وجہ سے گھر میں نہ آیا۔ گھر میں ایک منقش رنگین پردہ پڑا ہوا تھا۔ اور اس میں تصویریں تھیں۔ نیز گھر میں کتا تھا۔ پس دروازہ کے پردہ پر تصویروں کا سر کاٹ دینے کا حکم دیجیے، اُن تصویروں کے سر کاٹے جائیں۔ اور وہ درخت کی صورت کی مانند ہو جائیں۔ اور پردہ کاٹنے کا حکم دیجیے۔ اور اُن کے بیٹھنے کے لئے دو تکیے بنائے جائیں۔ اور کتے کو گھر سے نکال دینے کا حکم دیجیے۔ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔"
اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ف۔ فتاویٰ قاضی خاں میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے یہ کہ نماز پڑھے اس حال میں کہ ہوں آگے مصلّی (نمازی) کے یا اوپر اس کے کے یا دائیں یا بائیں یا اس کے کپڑے پر تصویریں ہوں اور بچھونے میں دو روایتیں ہیں، اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں بچھونے پر جبکہ نہ سجدہ کرے تصویروں پر اور یہ اُس صورت میں ہے کہ ہو صورت بڑی کہ ظاہر ہوں واسطے دیکھنے والوں کے بغیر تکلف کے پس اگر چھوٹی ہو یا سر اُسکا مٹا ہو مضائقہ نہیں (ع، مصحح)

(۹۹۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

(۲) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَ أُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ إِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ كُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

(۹۹۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَ الْمَيْسِرَ وَ الْكُوْبَةَ وَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْكُوْبَةُ الطَّبْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

(۹۹۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ الْكُوْبَةِ وَ الْغُبَيْرَاءِ وَالْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ السُّكُرْكَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۹۹۶) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ -

(۹۹۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ

قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلیگی اس کے دو دیکھنے والی آنکھیں۔ دو سننے والے کان اور ایک بولنے والی زبان ہوگی وہ کہیگی کہ میں تین شخصوں کو دوزخ میں لے جانے کے لئے مقرر کی گئی ہوں۔ ایک تکبّر اور حق سے عناد کرنے والے، دوسرے اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارنے والے اور مصوّروں پر۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے اور کوبہ کو حرام کیا ہے اور فرمایا جو بھی نشہ لانے والی چیز ہے حرام ہے" کہا گیا ہے کہ کوبہ سے مراد طبل ہے۔ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۴) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، کوبہ اور غبیراء سے منع فرمایا۔ غبیراء ایک قسم کی شراب ہے جو حبشی چینے سے بناتے ہیں اس کو سکرجہ کہا جاتا ہے"۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵) اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص نرد کے ساتھ کھیلے تو تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی"۔ اسکو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کبوتروں کے پیچھے بھاگتے دیکھا،

حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ -

تو فرمایا یہ شیطان ہے۔ اپنے شیطان کے پیچھے پڑا ہے۔
اس کو احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

ف۔ اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب دور ہونے اس کے کے حق کے اور مشغول ہونے اس کے کے لایعنی میں اور کبوتر کو شیطان اس لئے فرمایا کہ باعث بازی (کھیل) اور لہو و لعب کے ہوئی اور ذکر خدا اور کارِ دین و دنیا سے باز رکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور کہا (امام) نووی نے کہ پالنا کبوتروں کا واسطے انڈے، بچے لینے کے یا واسطے دل بہلانے کے یا خط لیجانے کے جائز ہے بلا کراہت اور اڑانا اس کا مکروہ ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ جوئے (بازی بھی منضم ہو (مل جائے) تو اس کی شہادت رد کردی جائے۔ (کہ وہ فاسق ہے) (لاشعۃ اللمعات) رد المحتار شرح در مختار میں ہے کہ ستر اشخاص کو سلام کہنا مکروہ ہے۔ جن میں ایک کبوتر باز بھی ہے ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۹۹۸) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّيْ رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَ اِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا

(۱) سعید بن ابی الحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ جب آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ اے ابن عباس! (رضی اللہ عنہما) میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میری روزی کا دارومدار میرے ہاتھ کی صنعت[۱] پر ہے۔ میں یہ تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ میں تجھ سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے تو یقیناً اللہ تعالےٰ اس کو عذاب دینے والا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونکے۔ اور وہ اس میں

[۱] یعنی میں کیا کروں شریعت نے اس پیشہ کو حرام کردیا ہے اور میں اس کے سوا اور کوئی پیشہ نہیں جانتا تو کیا مجبوری کی صورت میں یہ پیشہ جائز ہے ؟ مترجم اسے ثقات تابعین سے ہے حسن بصری کے بھائی ابوالحسن کی کنیت الیسار ہے ۱۲

أَبَدًا فَرَبَى الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَ اصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کبھی روح نہ پھونک سکے گا۔ یہ سُن کر اُس شخص نے ایک بڑا سانس لیا اور اُس کا چہرہ زرد ہوگیا[1] ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ تجھ پر افسوس ہے اگر تو سب پیشوں کو چھوڑ کر مصوّری کا پیشہ اختیار کرتا ہے اگر تو اس پر مجبور ہے تو تُو ان درختوں اور ہر اُس چیز کی تصویر کھینچ سکتا ہے جس میں روح نہ ہو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ×× ف - یہ محمول ہے وعید شدید پر یا بر تقدیر حلال جاننے کے اور لفظ ویح بولا جاتا ہے از راہ رحم کے اس شخص کے لئے کہ پڑے ہلاکت میں کہ نہ مستحق ہو اس کا جیسا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویح عمار تقتله الفئة الباغية۔ بخلاف لفظ ویل کے کہ وہ کہا جاتا ہے اس کے لئے کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ويل للمطففين الخ کم تولنے والوں کے لئے ویل (دوزخ) کا عذاب ہے اور اوپر کی عربی عبارت کا ترجمہ افسوس ہے عمار (بن یاسر) رضی اللہ عنہ کے لئے کہ اس کو باغی قتل کریگا یا وہ گروہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے طالب ہوں گے، واللہ اعلم بالصواب) (اشعۃ اللمعات) (مصحح عفی عنہ)

(۹۹۹) وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ أُمُّ حَبِيبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَ تَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے۔ آپ کی بیویوں میں سے بعض نے یہود و نصاریٰ کے اُس کنیسہ یعنی عبادت خانہ کا ذکر کیا جس کو ماریہ کہا جاتا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حبشہ میں گئی تھیں۔ (وہاں کے لوگ دین نصاریٰ پر تھے) ان دونو نے اُس کنیسہ کی خوبیاں بیان کیں اور اُن تصاویر کا ذکر کیا جو اُن میں تھیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا۔ کہ اہل حبشہ کے نصاریٰ کا یہ حال ہے کہ جب اُن میں کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے ہیں پھر اُس مسجد میں تصویریں بناتے ہیں یہ لوگ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] اس حدیث کے سننے اور خوف الٰہی کی وجہ سے۔ اور یہ اس کے ایماندار ہونے کی علامت تھی ۱۲ مترجم

(۱۰۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ۔

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو نبی کو قتل کرے یا قتل کرے اس کو نبی۔ یا اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو قتل کرے۔ مصوروں کو، اور اس عالم کو جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے (یعنی اس کے مطابق عمل نہ کرے)

(۱۰۰۱) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ۔

(۴) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ وہ کہا کرتے تھے کہ شطرنج عجمیوں کا جوا ہے،

(۱۰۰۲) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ۔

منسوبہ تابعین سے ہیں ۱۲

(۵) اور ابن شہاب سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا۔ شطرنج تو صرف وہی کھیلتا ہے جو خطاکار و نافرمان ہو۔

ف۔ ہدایہ میں لکھا ہے کہ مکروہ تحریمی ہے کھیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی کھیلے شطرنج یا نردشیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتھ اپنا سور کے لہو میں، انتہی۔ اور جامع صغیر میں ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کھیلے شطرنج اور دیکھنے والا شطرنج مانند کھانے والے گوشت سور کے ہے ۱۲ مصحح عہ

(۱۰۰۳) وَعَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(۶) اور انہی سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کھیلنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ باطل ہے۔ اور اللہ باطل کو دوست نہیں رکھتا۔ بیہقی نے مذکورہ بالا چاروں حدیثوں کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(۱۰۰۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا

(۷) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر آیا کرتے تھے حالانکہ اس کے نزدیک اور انصاریوں کے گھر بھی تھے (وہاں نہ جاتے) یہ بات ان پر شاق گذری اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فلاں کے گھر تو آتے ہیں۔

عہ شِطْرَنْج - بکسر شین وسکون طاء ۱۲ منتہی الادب و منجد ۱۲ مصحح عفی عنہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِیْ دَارِکُمْ کَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِیْ دَارِھِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ - رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ

مگر ہمارے گھر نہیں آتے ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے گھر اس لئے نہیں آتا کہ تمہارے گھر میں کتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ جس گھر میں آتے ہیں اس میں بلی ہے۔ آپ نے فرمایا بلی تو درندہ ہے۔ اس کو دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

کِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰی

طب اور منتروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۱۰۰۵) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَآءً - رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ -

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی۔ جس کیلئے شفاء نہ ہو۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۰۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّآءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ -

(۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بیماری کے لئے دوا ہے پس جب بیماری کے مطابق دوا ہو تو مریض اللہ کے حکم سے اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۰۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشِّفَآءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَۃِ عَسَلٍ اَوْ کَیَّۃٍ بِنَارٍ وَ اَنَا اَنْھٰی

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں شفاء ہے۔ پچھنے والی سینگی میں یا شہد پینے میں اور یا آگ سے داغنے میں اور میں

أُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔" روایت کیا اس کو بخاری نے

(۱۰۰۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۴) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یوم احزاب یعنی جنگِ خندق میں حضرت ابی بن کعب کی رگِ ہفت اندام میں تیر لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغنے کا حکم دیا (تاکہ خون بند ہو) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۰۹) وَعَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۵) اور انہی سے روایت ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگِ ہفت اندام میں تیر لگا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو داغ دیا اپنے دستِ مبارک سے پیکانِ تیر کے ساتھ، پھر ان کا ہاتھ سوج گیا تو اس کو دوبارہ داغا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۱۰) وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۶) اور انہی سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا۔ اس نے آپ کی ایک رگ کاٹی۔ پھر اس رگ پر داغ دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۱۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۷) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ "سیاہ دانہ میں شفا ہے، سوائے موت کے ہر بیماری سے۔" ابن شہاب کہتے ہیں کہ سام سے مراد موت اور سیاہ دانہ سے مراد کلونجی ہے۔" اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے۔

ف۔ علامہ مجدالدین فیروز آبادی مصنف سفر السعادۃ نے کہا۔ کہ بزرگوں کی ایک جماعت تمام امراض میں کلونجی کے ساتھ معالجہ کرتے تھے اور بعض تمام امراض میں شہد استعمال کرتے تھے اور بسبب حُسنِ اعتقاد ان کے امراض رفع ہو جاتے تھے ۱۲

(۱۰۱۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اِسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اَسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ کَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَءَ - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ -

(۸) اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست لگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ اس نے شہد پلایا۔ وہ پھر آیا اور عرض کیا۔ میں نے اس کو شہد پلایا تھا۔ مگر اس کو تو اور زیادہ دست آنے لگے۔ آپ نے اس کو تین بار یہی فرمایا کہ شہد پلا۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے شہد پلایا مگر اس سے اس کو اور زیادہ دست آنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے سچ فرمایا۔ اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پس (اس) نے پھر شہد پلایا اور وہ اچھا ہو گیا۔ اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جب کوئی بیمار ہو تو اپنی بیوی سے اس کے مہر سے کچھ طلب کرے، پھر اس سے شہد خریدے اور مینہ کے پانی میں ملا کر پیوے تو وہ بابرکت شفا پاویگا۔ (تفسیر احمدی وغیرہ)، اور سچ کہا ہے اللہ تعالےٰ نے فِیْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہے کہ طب نبوی ساتھ طب اطباء کے نسبت نہیں رکھتی اس لئے کہ طب نبوی متیقن الفلاح ہے (یقینی شفاء) ہے اس لئے کہ وہ وحی الٰہی سے صادر ہے اور قلب نبوت اور کمال عقل ہے اور طب غیر ان کے کی نکالی گئی ہے ظن اور تجربہ سے کہ اس میں مظنہ خطا، خطا کا گمان، ہے اور جو شخص ساتھ طب نبوی کے متیقن الفلاح ہے منتفع نہ ہو یقیناً جاننا چاہیئے کہ اس کے ایمان میں نقصان ہے اور جو شخص قبول اور صدق اعتقاد پاک کے عمل میں لائے اس سے منتفع ہوا ۱۲ اع ح مصحح

(۱۰۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ

(۹) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" وہ بہترین چیزیں جن سے تم علاج کرو وہ سینگی کھنچوانا

وَ الْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور قسط بحری[1] کا استعمال کرنا ہے۔" اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

ف۔ قسط میں بہت منافع ہیں عورتیں نفساء اس کی دھونی لیتی ہیں اور جاری کرتی ہیں حیض و پیشاب رُکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہے زہروں کو اور تحریک کرتی ہے شہوت جماع کو اس کے پینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں اور چوتھے دن کے تپ کو بھی نفع کرتی ہے اور اس کے لگانے سے چھائیاں اور چھیپ جاتے رہتے ہیں۔ اور اس کی دھونی زکام اور سحر اور دیار کو فائدہ کرتی ہے اور سوائے اس کے اُس کے بہت فائدے ہیں کہ کتب طب میں مذکور ہیں۔ اس لئے اس کو افضل دواؤں کا فرمایا۔ اور قسط دو قسم ہے، بحری اور ہندی۔ بحری سفید ہے اور ہندی سیاہ۔ اور بحری ہندی سے افضل ہے اور گرمی اس میں کم ہوتی ہے اور اس کو عود ہندی بھی کہتے ہیں اور عود عربی بھی کہتے ہیں۔ اور مرقاۃ میں ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ وہ خیار شنبر ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ۔

(۱۰۱۴) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَ عَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۱۰) اور اُنہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے بچوں کو حلق کی بیماری میں ہاتھ یا کپڑے سے دبا کر تکلیف نہ دیا کرو۔ اس کے لئے تمہیں قسط کا استعمال لازم کرلینا چاہئے" اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۱۵) وَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَ يُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۱۱) اور اُمّ قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنے بچوں کے حلق کو اُنگلی سے کیوں دبایا کرتی ہو۔ بلکہ عود ہندی یعنی کٹ کا استعمال کرنا لازم پکڑلو۔ کیونکہ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ انہی میں سے ذات الجنب بھی ہے۔ کٹ کو پانی میں حل کر کے ناک میں ٹپکاؤ غدرہ سے اور مُنہ میں ڈالو ذات الجنب کی حالت میں۔ اسپر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے،

(۱۰۱۶) وَ عَنْ عَائِشَةَ وَ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(۱۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ آنحضرت

[1] ایک دوا کا نام ہے ۱۲

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ فَابْرُدُوْھَا بِالْمَاءِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۰۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرُّقْیَۃِ مِنَ الْعَیْنِ وَالْحُمَّۃِ وَالنَّمْلَۃِ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

(۱۰۱۸) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۰۱۹) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِھَا جَارِیَۃً فِیْ وَجْھِھَا سَفْعَۃٌ تَعْنِیْ صُفْرَۃً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَھَا فَاِنَّ بِھَا النَّظْرَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۰۲۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰی فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَتْ عِنْدَنَا رُقْیَۃٌ نَرْقِیْ بِھَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَھَیْتَ عَنِ الرُّقٰی فَعَرَضُوْھَا عَلَیْہِ فَقَالَ مَا اَرٰی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخار جہنم کی بھاپ ہے، سو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔
اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۱۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چشم زخم، زہریلے جانور کے ڈسنے اور نملہ[1] میں دم کرنے کی اجازت دی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۴) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے پر حکم دیا کہ ہم دم کریں۔
اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۱۵) اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی یا لونڈی دیکھی اس کے چہرہ پر سفعہ یعنی زردی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو دم کرواؤ اس کو نظر لگی ہے۔
اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۱۶) اور حضرت جابر رضی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک کرنے سے منع کر دیا۔ پس آل عمرو بن حزم والے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمیں ایک منتر آتا ہے جو بچھو کے ڈسے ہوئے پر دم کرتے ہیں اور آپ نے جھاڑ پھونک سے منع کر دیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے وہ منتر پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

[1] نملہ چیونٹی کو کہتے ہیں مگر اس سے مراد ایک بیماری ہے پہلو میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں ۱۲ (مترجم)

بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اب اگر تم میں سے جو جانتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو اس سے نفع پہونچائے تو اُسے نفع پہونچانا چاہئیے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۲۱) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۷) اور عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ سو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، اب آپ اِن منتروں کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم مجھے اپنے منتر سناؤ۔ اِن میں کوئی حرج نہیں اگر ان میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ے صحابی ہیں اور سب سے پہلے وہ خیبر میں حاضر ہوئے اور بنی اشجع کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔ شام میں سکونت کی اور وہیں ۷۳ھ میں انتقال فرمایا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) (مصحح عفی عنہ)

(۱۰۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۸) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" نظر کا لگنا صحیح ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھنے والی ہو تو اُس سے نظر بڑھ جاتی ہے اور جب تم نظر لگانے والے کے ہاتھ پیر دھو کر نظر لگنے والے پر چھینٹے مارنے چاہو تو ایسا کرو" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۱۰۲۳) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَنَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ

(۱) اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، کیا ہم دوا کیا کریں؟ فرمایا ہاں۔ اے اللہ کے بندو! دوا کیا کرو اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایسی بیماری پیدا نہیں کی،

ے صحابی ہیں ان کا شمار کوفہ کے صحابیوں میں ہے ۱۲ رضی اللہ عنہم (مصحح عفی عنہ)

وَاجِدِیْنَ الْهَرَمَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

(۱۰۲۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُکْرِهُوْا
مَرْضٰکُمْ عَلَی الطَّعَامِ فَاِنَّ
اللّٰهَ یُطْعِمُهُمْ وَ یَسْقِیْهِمْ ۔
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ
غَرِیْبٌ ۔

(۱۰۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَوٰی
اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْکَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ۔ قَالَ هٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۔

(۱۰۲۶) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ
قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰی
مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ
الْبَحْرِیِّ وَ الزَّیْتِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

(۱۰۲۷) وَعَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ
الْجَنْبِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ۔

(۱۰۲۸) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ قَالَتْ
بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ

جسکی شفا معین نہ کی ہو سوائے بڑھاپے کے۔ اس کو احمد ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے مریضوں کو کھانے پر زبردستی مجبور نہ کیا کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کھلا پلا دیتا ہے۔" اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد باد کی بیماری میں اسعد بن زرارہ کو داغ دیا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۴) اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ ہم ذات الجنب کا قسط بحری یعنی کٹ اور روغن زیتون سے علاج کریں۔
اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۵) اور انہی سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیت اور ورس سے ذات الجنب کا علاج کرنے کی تعریف کیا کرتے تھے۔
اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کس چیز سے جلاب لیتی ہو۔ کہا شبرم کے ساتھ (یہ ایک گھاس کا نام ہے) آپ نے فرمایا۔

ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

یہ تو گرم گرم ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ پھر میں نے جلاب لیا سناء کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی چیز کے ذریعہ موت سے شفاء ہوتی تو سناء میں ہوتی۔
اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے' اور ترمذی نے کہا ہے، کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(حاشیہ حدیث ۱۰۲۸) ف۔ اسماء بنت عمیس صحابیہ خثعمیہ جمیلہ عاقلہ (عقلمند خوبصورت) تھیں۔ پہلے حضرت جعفر بن ابو طالب کے نکاح میں تھیں۔ بعد ازاں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور ان تینوں بزرگوں سے ان کے ہاں اولاد بھی ہوئی ۱۲ (اشعۃ اللمعات، ج ۲ ص ۶۹۹ مرقاۃ ج ۴ ص ۵۰۳) میں انہوں نے اپنے شوہر جعفر کے ہمراہ حبشہ کو ہجرت کی اور وہاں محمد۔ عبداللہ اور عون جنے۔ پھر مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔ پھر حضرت جعفر شہید ہوئے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ ان سے محمد پیدا ہوئے۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان سے نکاح کیا تو ان سے یحیی پیدا ہوئی۔ اور آپ نے ہی زہرائے بتول رضی اللہ عنہا کو غسل دیا۔ فافہم (مصحح عفی عنہ)

(۱۰۲۹) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَ الدَّوَاءَ وَ جَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۷) اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں پیدا کی ہیں۔ اور ہر بیماری کی دوا رکھی ہے۔ لہذا دوا کیا کرو۔ مگر حرام چیز کے ساتھ دوا نہ کیا کرو"۔
اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

لہ ف۔ حرام مثل خمر اور خنزیر اور مانند اس کے کہ جو حرام ہیں دوا نہ کرو اور حرام چیز سے مطلق دوا نہ کرنے میں اور خاصکر شراب سے دوا کرنے میں متعدد حدیثیں آئی ہیں۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو تم پر حرام ہیں۔ اور جب طارق جعفی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بنانے سے سوال کیا تو منع فرمایا ان کو۔ عرض کیا کہ دوا کے لئے بناتا ہوں۔ فرمایا وہ دوا نہیں بلکہ دکھ (بیماری) ہے اور فرمایا۔ مَنْ تَدَاوٰی بِالْخَمْرِ فَلَا شَفَاهُ اللّٰهُ (جو شراب سے دوا کرے خدا اس کو شفاء دے)، بعض روایات فقہیہ میں آیا ہے کہ اگر اطبائے حاذق اتفاق کریں کہ اس بیماری کی سوائے اس کے دوا نہیں ہے جائز ہے دوا کرنی ساتھ اس کے لیکن وجود حاذقوں کا اور اتفاق ان کا اوپر انحصار

دوا کے ایک چیز میں متعذر ہے افسوس کہ لوگ اس سے غافل ہیں۔ ذرا ذرا سی تکلیف میں جھٹ شراب استعمال کر لیتے ہیں۔ حرام سے پرہیز چاہیئے: ع: (مصحح عفی عنہ)

(۱۰۳۰) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ. رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ۔

(۸) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نجس اور حرام دوا سے منع فرمایا۔
اس کو احمد۔ ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۳۱) وَعَنْ سَلْمٰی خَادِمَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا کَانَ اَحَدٌ یَشْتَکِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِیْ رَاْسِہٖ اِلَّا قَالَ اَحْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْہِ اِلَّا قَالَ اخْتَضِبْھُمَا۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

(۹) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمٰی کہتی ہیں کہ جو شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سر کی کسی بیماری کی شکایت کرتا تو آپ اُسے فرماتے بھری ہوئی سینگی کھنچواؤ۔ اور کسی پاؤں کے درد کی شکایت کرتا تو آپ اُسے فرماتے کہ مہندی لگاؤ۔
اس کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

ف سلمٰی ر ابی رافع کی ماں صحابیہ ہے رضی اللہ عنہا اس سے ان کے بیٹے عبداللہ بن علی روایت کرتے ہیں۔ آپ ہی ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ ہیں (مرقاۃ) اشعۃ اللمعات میں ہے کہ سلمٰی صفیہ بنت عبدالمطلب کی لونڈی ہیں اور ابی رافع کی بیوی ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے یہی اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ علیہ وسلم کی دایہ ہیں۔ یہ حدیث مطلق عورتوں اور مردوں کو شامل ہے۔ لیکن مردوں کو چاہیئے کہ صرف تلووں پر مہندی لگائیں اور ناخنوں وغیرہ پر بوجہ مشابہت عورتوں کے حتی الامکان نہ لگائیں (مرقاۃ وغیرہ) افسوس کہ بیاہ شادیوں وغیرہ میں مرد عموماً مہندی ہاتھ کو لگاتے ہیں جو ناجائز ہے فافہم (مصحح عفی عنہ)

(۱۰۳۲) وَعَنْھَا قَالَتْ مَا کَانَ یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرْحَۃٌ وَّلَا نَکْبَۃٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْھَا الْحِنَّآءَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

(۱۰) اور انہی سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار یا چھری وغیرہ کا یا پتھر اور کانٹے وغیرہ کا کوئی زخم پہونچتا۔ تو آپ مجھ کو اس پر مہندی رکھنے کا حکم فرماتے۔
اس کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۱۰۳۳) وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ ؎ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱۱) اور ابی کبشۃ انماری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

؎ صحابی ہیں۔ شام میں سکونت تھی ۱۲

كَانَ يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهٖ وَ بَيْنَ
كَتِفَيْهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَهْرَاقَ
مِنْ هٰذِهِ الدِّمَآءِ فَلَا يَضُرُّهٗ
اَنْ لَّا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۰۳۴) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ
عَلٰى وَرِكِهٖ مِنْ وَثْءٍ كَانَ
بِهٖ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ۔

(۱۰۳۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ
بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ مُرْ
اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

(۱۰۳۶) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَآءٍ فَنَهَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قَتْلِهَا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ ۔

(۱۰۳۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَ الْكَاهِلِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ

اپنے سر مبارک اور اپنے مونڈھوں کے درمیان سینگی کھنچواتے اور فرماتے جو شخص ان خونوں کا کچھ حصہ نکالے تو اس کو کوئی نقصان نہیں دیتا کہ وہ کسی بیماری کی کوئی دوا نہ کرے۔ اس کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کولے پر سینگی کھنچوائی اس سبب سے کہ پائے مبارک میں موچ آگئی تھی۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے،

(۱۳) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کے سفر کے متعلق خبر دی کہ میں ملائکہ کی جس جماعت پر بھی گذرا سب نے اُن کو یہی حکم دیا کہ آپ اپنی اُمت کو حجامت کا حکم دیں۔
اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۴) اور عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک طبیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے دوا میں ڈالنے کے متعلق سوال کیا کہ درست ہے یا نہیں؟ سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے مارنے (اور دوا میں ڈالنے) سے منع کیا) اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۱۵) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سینگی کھنچواتے تھے دو رگوں میں جو گردن کی دونوں طرف ہیں۔ اور مونڈھوں کے درمیان۔ اس کو ابوداؤد، ترمذی،

ابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ بِسَبْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ -

اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور آپ سینگی کھنچواتے سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو۔

(۱۰۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ - رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ -

(۱۶) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سترھویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ کو سینگی کھنچوانے کو پسند فرماتے
اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ -

(۱۷) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "جو شخص سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو سینگی کھنچوائے اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہے۔
اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۴۰) وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ - رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ

(۱۸) اور کبشہ بنت ابی بکرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق اُن کے اپنے گھر والوں کو سینگی کھنچوانے سے منع کرتے منگل کے دن۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کرتے کہ منگل کا دن خون کے غلبہ کا دن ہے اور اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ خون نہیں تھمتا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۴۱) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ ٥ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَأَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ قَدْ

(۱۹) اور زہری رحمۃ اللہ سے بطریق ارسال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ "جو شخص بدھ یا ہفتہ کے دن سینگی کھنچوائے اور پھر اس کو کوڑھ ہو جائے تو اپنے نفس ہی کو ملامت کرے" اس کو احمد اور ابوداؤد نے نے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں۔ کہ یہ حدیث

٥ مشہور تابعین سے ہیں ۱۲

أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ.

(۱۰۴۲) وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ أَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ أَوِ الْأَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهٗ فِي الْوَضَحِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ.

(۱۰۴۳) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَأَى فِي عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَأَخَذَهٗ فَقَطَعَهٗ فَقَالَ أَنْتُمْ اٰلُ عَبْدِ اللّٰهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ فَقُلْتُ لِمَا تَقُوْلُ هٰكَذَا لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ أَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَذْهِبِ

اسناد کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے مگر وہ اسناد صحیح نہیں۔

(۲۰) اور انہی سے بطریق ارسال روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہفتہ یا بدھ کے دن سینگی کھنچوائے یا لیپ کرے تو وہ اس سے کوڑھ ہو جانے کے سبب اپنے نفس پر ہی ملامت کرے۔

اس کو شرح السنۃ نے نقل کیا ہے۔

(۲۱) اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا کی اہلیہ محترمہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے میرے گلے میں ایک تاگا دیکھا تو کہا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ تاگا ہے جس پر میرے لئے پڑھ کر دم کیا گیا ہے۔ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عبد اللہ نے وہ تاگا لے کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کہا کہ عبد اللہ کے گھر والو تم اس قسم کے شرک سے بے نیاز ہو (تمہیں اس قسم کی باتوں پر اعتقاد نہ رکھنا چاہیئے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ "حقیقت یہ ہے کہ منتر، منکے اور ٹوٹکے، (یعنی شرکیہ تعویذ و منتر وغیرہ) شرک ہیں"۔ میں نے کہا آپ یہ کس طرح کہتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میری آنکھ درد کے مارے نکلی پڑتی تھی۔ اور میرا فلاں یہودی کے یہاں آنا جانا تھا۔ اس نے میری آنکھ پر کچھ پڑھ کر پھونکا۔ تو مجھے آرام آ گیا۔ عبد اللہ نے کہا یہ تیری آنکھ میں درد کا ہونا اور اس کا منتر سے چلے جانا شیطانی اثر اور شیطانی عمل تھا۔ شیطان اپنے ہاتھ سے آنکھ کو کچوکے دیتا تھا۔ جب منتر پڑھا

۵ مقبولانِ خدا سے تھیں مثل اپنے شوہر عبد اللہ بن مسعود کے ۱۲

الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ -

گیا تو شیطان کا اثر جاتا رہا۔ تیرے لئے یہ بات کافی تھی کہ تو یہ کہتی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے:"اے پروردگار! تو لوگوں کی بیماری کو دُور کر دے تو ہی شفا دینے والا ہے اور شفا تیری ہی شفا ہے، تیری شفا کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی"۔ اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۱۰۴۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ - رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ -

(۲۲) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے افسوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ یہ تو شیطانی عمل ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۴۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ -

(۲۳) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سُنا کہ میں اس بات سے بے نیاز ہوں کہ میں کوئی عمل (خلافِ شرع) کروں۔ تریاق پیوں یا گلے میں کوئی تعویذ لٹکاؤں۔ اور یا اپنی طرف سے کوئی شعر کہوں"۔
اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۴۶) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ -

(۲۴) اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس شخص نے داغ لیا یا منتر پڑھوایا تو وہ توکل سے بری ہے"۔
اس کو احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۴۷) وَعَنْ عِيْسٰى ابْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُكَيْمٍ وَ بِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ

(۲۵) اور عیسٰی بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ میں عبداللہ بن عکیم کے پاس گیا اس حال میں کہ اُن کے بدن پر سُرخی کی بیماری تھی۔ میں نے کہا کہ تم تعویذ کیوں نہیں ڈالتے انہوں نے کہا کہ میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

۵ تابعین سے ہیں ۱۲

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُکِلَ اِلَیْہِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۱۰۴۸) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْیَۃَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَۃٍ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ بُرَیْدَۃَ۔

(۱۰۴۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا رُقْیَۃَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَۃٍ اَوْ دَمٍ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

(۱۰۵۰) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَیْہِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ لَہُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّہٗ لَوْ کَانَ شَیْئٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

(۱۰۵۰) وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَۃَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِیْنَ ہٰذِہٖ رُقْیَۃَ النَّمْلَۃِ کَمَا عَلَّمْتِیْہَا الْکِتَابَۃَ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص کسی تعویذ وغیرہ کو لٹکائے وہ اُسی کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۶) اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کوئی منتر تاثیر نہیں کرتا مگر نظر سے یا ڈنگ زہردار سے"۔ اس کو احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(۲۷) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کوئی منتر تاثیر نہیں کرتا مگر نظر سے یا ڈنگ زہردار سے یا خون سے"۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲۸) اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جعفر کی اولاد کو جلدی نظر لگتی ہے تو کیا ہم اُن پر کچھ پڑھوا کر دَم کرائیں؟ فرمایا۔ ہاں اس لئے کہ تحقیق اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانیوالی ہوتی تو اُس سے نظر سبقت لے جاتی۔ اسکو احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۲۹) اور شفاء بنت عبداللہ کہتی ہیں۔ کہ میں حضرت حفصہ کے پاس تھی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تو نملہ کا منتر کیوں نہیں سکھاتی جیسا کہ تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ے ان کا نام لیلیٰ ہے اور شفاء لقب ہے غالب آیا نام پر یہ ہجرت سے پہلے اسلام لائیں اور بڑی فاضلہ عاقلہ تھیں ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

ف - ایک حدیث میں عورتوں کو لکھنا سکھانے کی نہی آئی ہے کہ فرمایا لا تعلم الکتابۃ اور اس حدیث سے جواز سمجھا گیا۔ پس یہ حکم پہلے نہی کے ہوگا اور نہی کتابت سے محمول ہے اور تمام عورتوں پر کہ خوف فتنہ کا وہاں متصور ہے اور یہاں نہیں اور کہا خطابی نے کہ اس میں دلیل ہے اس پر کہ سکھانا کتابت کا عورتوں کو مکروہ ہے، ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ اُس وقت کی عورتوں کو جائز ہو نہ بعد اُن کے بسبب فساد زمانہ کے اور کہا بعضوں نے کہ یہ حکم خاص حفصہ کے لئے ہی تھا نہ اوروں کے لئے۔ مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۱۲ میں ہے۔ یحتمل ان یکون جائزاً للسلف دون الخلف لفساد النسوان فی ھذا الزمان ثم رایت قال بعضھم خصت بہ حفصۃ لان نساء صلی اللہ علیہ وسلم خصصن باشیاء قال تعالیٰ یا نساء النبی لستن کاحد من النساء وخبر لا تعلمن الکتابۃ یحمل علی عامۃ النساء خوف الافتتان علیھن انتھی ۱۲ مصحح عفی عنہ

(۱۰۵۲) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ * یَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ كَالْیَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَاُتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِیْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ وَاللّٰهِ مَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا فَقَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِیْعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَیْهِ وَقَالَ عَلَامَ یَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهٗ فَغَسَلَ لَهٗ عَامِرٌ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَمِرْفَقَیْهِ وَرُكْبَتَیْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَیْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِیْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَیْهِ

* قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَیْفٍ ۱۲

(۳۰) اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف کو نہاتے دیکھا۔ عامر نے کہا۔ کہ خدا کی قسم میں نے آج کے دن کی مانند کوئی دن نہیں دیکھا۔ اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ سہل گر پڑا۔ اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا حضور صلی علیہ وسلم سے کہا گیا۔ کہ یا رسول اللہ! کیا آپ سہل بن حنیف کا علاج کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم وہ اپنا سر بھی نہیں اُٹھا سکتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی گمان کرتا ہے کہ اس کو نظر لگی ہے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کو عامر بن ربیعہ کی نظر لگی ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلایا اور اس کو سخت سُست کہا۔ فرمایا۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کس واسطے قتل کرتا ہے۔ تو نے کیوں نہ اس کو برکت کی دعا کی۔ سو تو سہل کیلئے

ه انصاری اوسی ہیں بدر اور اُحد اور سب مشاہد میں حاضر تھے اور اُحد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی کے مصاحب رہے انکو مدینہ کا خلیفہ بنایا پھر فارس اور کوفہ میں ۳۸ھ کو انتقال فرمایا (مرقاۃ، مصحح)

وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهُ فَتَوَضَّأَ لَهُ۔

اپنے اعضاء دھو۔ پس عامر نے اس کے لئے اپنا چہرہ، اپنے دونوں ہاتھ، اپنی کہنیاں، اپنے گھٹنے اپنے پاؤں کی انگلیوں کے سرا اور اعضاء مخصوصہ دھوئے ایک پیالہ میں اور وہ پانی سہل کے اوپر ڈالا گیا اور سہل تندرست حال میں لوگوں کے ساتھ چلا۔ گویا اس کو کوئی مرض ہی نہیں۔ اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا اور اس کو مالک نے بھی روایت کیا ہے۔ اس کی روایت میں ہے نظر حق ہے اس کے لئے وضو کر پس اس نے اسکے لئے وضو کیا۔

(۱۰۵۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

(۳۱) اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دو سورتیں نازل ہوئیں تو آپ نے ان کو اختیار کیا۔ اور ان کے سوا سب کو چھوڑ دیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۰۵۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رِءِيَ فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُونَ فِيهِمُ الْجِنُّ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِي بَابِ التَّرَجُّلِ۔

(۳۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اپنے اندر مغربون دیکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا مغربون سے کیا مراد ہے؟ فرمایا۔ یہ وہ لوگ نہیں کہ ان میں جن شریک ہوتے ہیں۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ سرا اس کا خیر ما تداویتم ہے بیچ باب ترجل کے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

(۱۰۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْمِعْدَۃُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَ الْعُرُوْقُ اِلَیْھَا وَارِدَۃٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَۃُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّۃِ فَاِذَا فَسَدَتِ الْمِعْدَۃُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ۔

آدمی کا معدہ بہ نسبت اس کے بدن کے مانند حوض کے ہے بہ نسبت درخت کے اور رگیں آدمی کے پیٹ میں اعضاء سے آتی ہیں معدہ کی طرف اور اس کے ساتھ اس طرح پیوستہ ہیں کہ جس طرح حوض پر کوئی پانی پینے کے لئے آئے پس جب معدہ درست ہوتا ہے تو رگیں معدہ سے اعضاء کی طرف نئی رطوبات اور غذائے صالحہ کے ساتھ لاتی ہیں اور جب وہ فاسد ہوتا ہے تو رگیں اعضاء کی طرف رطوبات ردیہ کو لے کر آتی ہیں اور بیماری کا سبب ہوتی ہیں۔

ف۔ اس حدیث میں بعضوں نے کلام کیا ہے اور بعضوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اس کے ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کے ہے حسن یا ضعیف پس یہ صحیح نہیں ہے یہ کہا جاوے اس کے حق میں۔ انہ باطل لا اصل لہ (یہ حدیث باطل ہے اس کی کچھ اصل نہیں) اشعۃ اللمعات و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (مصحح عفی عنہ)

(۱۰۵۶) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ یُصَلِّیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ فَلَدَغَتْہُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِہٖ فَقَتَلَھَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَلَا غَیْرَہٗ اَوْ نَبِیًّا وَغَیْرَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَہٗ فِیْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَہٗ یَصُبُّہٗ عَلٰی اِصْبَعِہٖ حَیْثُ لَدَغَتْہُ وَیَمْسَحُھَا وَیُعَوِّذُھَا بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ۔ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

(۲) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے زمین پر ہاتھ رکھا۔ تو ایک بچھو نے ڈس لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاپوش مبارک سے اس کو مار ڈالا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اللہ بچھو پر لعنت کرے یہ نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو، یا فرمایا۔ نہ نبی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نبی کو۔ پھر پانی اور نمک منگایا۔ دونوں کو ایک برتن میں ڈالا۔ اور اس کو انگلی پر جس میں بچھو نے ڈسا تھا، ڈالتے اور اس کو ملتے اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اس پر پڑھتے ان دونوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا

(۱۰۵۷) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ

(۳) اور عثمان بن عبد اللہ بن موھب رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ کہ میری بیوی نے مجھے ایک پانی کا

ه تابعی ثقہ ہے ۱۲

أَهْلِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ
مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ
الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ
إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ
شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ
فِيْ جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ
فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ
مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي
الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(۱۰۵۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ
نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ
مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ
وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ
شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ
فَأَخَذْتُ ثَلٰثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ
خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَ
وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ
وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِيْ عَمْشَاءَ
فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

(۱۰۵۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

پیالہ دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ طریقہ یہ تھا کہ جب کسی آدمی کو نظر لگتی یا اور کوئی مرض ہوتا تو وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بڑا پیالہ پانی کا بھیجتا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال تھا۔ جس کو انہوں نے چاندی کی نلکی میں رکھا ہوا تھا وہ اس بال کو نلکی میں پانی ڈال کر اس کے لئے ہلاتیں اور وہ اس پانی کو پیتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس نلکی میں جھانک کر دیکھا کچھ سرخ بال تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے

(۴) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کھنبی زمین کی چیچک ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کھنبی تو من کی قسم سے ہے اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے اور عجوہ بہشت کے میووں میں سے ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لیں۔ ان کو نچوڑا اور ایک شیشی میں ان کا پانی رکھ لیا۔ اور اس کو اپنی ایک چندھی لونڈی کی آنکھ میں بطور سرمہ لگایا۔ تو وہ اچھی ہوگئی۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۵) اور انہی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يَعْقِ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِّنَ الْبَلَاۤءِ۔

(۱۰۶۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ۔ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الْاٰخِرَ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ

(۱۰۶۱) وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَيْرِ سَمٍّ كَذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّيْ حَتّٰى كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ فِي الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

(۱۰۶۲) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَّاجْعَلْهُ شَابًّا وَّلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَّلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ

"جو شخص ہر مہینہ میں تین دن شہد چاٹ لیا کرے تو اس کو بڑی بلا نہ پہونچے گی۔

(۶) اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم دو شفا دینے والی چیزوں کو لازم پکڑ لو۔ وہ شہد اور قرآن ہیں۔" ان دونوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ دوسری حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

(۷) اور ابی کبشہ انماری سے روایت ہے۔ کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پچھنے لگوائے اُس بیماری میں جو زہر آلود بکری کھانے سے ہوئی تھی۔ معمر کہتے ہیں کہ پس میں نے بغیر زہر کے پچھنے لگوائے اسی طرح سر کے درمیان سو مجھ سے حافظہ کی قوت جاتی رہی۔ حتیٰ کہ مجھ سے نماز کے لئے الحمد شریف سکھائی جاتی۔

اس کو رزین نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے نافع! میرے بدن میں خون کا جوش ہے میرے لئے سینگی والے کو بلا لاؤ کہ پچھنے لوں۔ جوان کو اختیار کر بوڑھے کو اختیار نہ کر، اور نہ بچے کو۔ نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "نہار منہ سینگی کھنچوانے سے

فِي الْعَقْلِ وَ تَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَ تَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَ اجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ وَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَ احْتَجِمُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فَإِنَّهُ يَوْمَ الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ وَ مَا يَبْدُوا جُذَامٌ وَ لَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

عقل بڑھتی ہے۔ قوتِ حافظہ میں زیادتی ہوتی ہے۔ سو جو شخص سینگی کھینچوانا چاہے وہ جمعرات کے دن کھینچوائے بسم اللہ کہہ کر، جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دن سینگی کھینچوانے سے بچو، پیر اور منگل کے دن بھی نہ کھینچواؤ اور بدھ کے دن بھی نہ کھینچواؤ، اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت ایوب علیہ السلام بلا میں پڑے جذام اور کوڑھ بدھ ہی کے دن ظاہر ہوتا ہے یا بدھ کی رات کو (روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے بلا میں پڑنے کا ایک سبب منجملہ دیگر اسباب کے پچھنے لگوانا بھی تھا مگر یہ کوئی صحیح اور مستند بات نہیں)، اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے،

(۱۰۶۳) وَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ ۔ رَوَاهُ حَرْبُ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَ رَوٰى رَزِينٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

(۹) اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منگل کے دن سترھویں تاریخ کو بھری ہوئی سینگی کھینچوانا سال بھر کی بیماری کی دوا ہے۔" اس کو حرب بن اسمٰعیل کرمانی نے، جو صحابی ہے امام احمد رحمۃ اللہ کا، روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کی اسناد اتنی قوی نہیں کہ ان پر اعتماد کیا جائے۔ منتقی میں اسی طرح ہے۔ اور اسی کی مانند رزین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

بَابُ الْفَالِ وَالطِّيَرَةِ

باب ۔ فال اور طیرہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۱۰۶۴) عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا (۱) طِيَرَةَ وَ خَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۱۰۶۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

(۱۰۶۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

پہلی فصل

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: "شگون بد صحیح نہیں بجائے اس کے بہترین فال ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور فال کیا ہے؟ فرمایا۔ اچھا کلمہ جس کو تم میں سے کوئی سنے۔ اسپر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے

(۲) اور انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چھوت کی بیماری کا اعتقاد درست ہے، نہ شگون بد، نہ ہامہ (عرب میں ایک منحوس جانور) اور نہ صفر (کی نحوست) اور تو جذام والے سے اس طرح بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے"۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور انہی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیماری کے لگنے۔ ہامہ کی نحوست اور صفر کی نحوست پر اعتقاد رکھنا باطل ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان اونٹوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ وہ ریگستانوں میں ہرن کی مانند پھرتے ہیں ان میں ایک خارش کی بیماری والا اونٹ مل جاتا ہے اور دوسروں کو بھی خارشی کر دیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے کو کس نے خارشی کیا؟ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱؎ حاشیہ اگلے صفحہ پر پڑھیں)

(۱۰۶۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۴) اور انہی سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیماری لگنے اور ھامہ کی نحوست، اور ایک خاص ستارہ کے طلوع و غروب ہونے کے اثرات پر اور صفر کی نحوست پر اعتقاد رکھنا باطل ہے۔" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ ف۔ نہیں لگنا بیماری یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی بیمار کے پہلو میں بیٹھتا ہے یا ہمراہ اس کے کھانا ہے تو بیماری سرایت کرتی ہے۔ اس میں علماء نے لکھا ہے کہ اطباء کے گمان میں یہ سرایت سات امراض میں ہے۔ جذام۔ خارش۔ چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہیں اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض فرمائیہ پس شارع نے اس کی نفی اور باطل کیا یعنے سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اس کا ایک سے دوسرے کو نہیں ہوتا، بلکہ قادر مطلق نے جیسا اس کو بیمار کیا اس کو بھی کیا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ وہمی طبایع کیلئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوڑھی سے بھاگو اور جن کا توکل اللہ کی ذات پر ہے ان کیلئے (حدیث ۱۰۷۰ ابھی آتا ہے) کوڑھی کے ساتھ بیٹھ کر ایک پیالہ میں کھا کر واضح فرما دیا کہ بیماری بغیر اللہ کے حکم کے نہیں چھوتی ۱۲ (ما ثبت بالسنتہ فی ایام السنتہ) مصحح عفی عنہ،

(۱۰۶۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۵) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا۔ چھوت کی بیماری، صفر کی نحوست اور بھوت پریت پر اعتقاد رکھنا باطل ہے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے

(۱۰۶۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۶) اور عمرو بن شرید رحمۃ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ثقیف کی جماعت میں ایک مجذوم شخص تھا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔ آپ نے اس کو کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت کر لی (یہاں آنے کی ضرورت نہیں)، اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ۰ ۷ شرید بن سوید ثقفی تابعی بعض نے کہا ہے کہ اہل طائف میں اس کا شمار ہے اور اس کی حدیث حجازیوں میں ہے (مرقاۃ) (مصحح عفی عنہ)

حاشیہ حدیث ۱۰۶۶ صفحہ گذشتہ:-

لہ یعنی یہ بتلا کہ اس پہلے اونٹ کو خارش کی بیماری کیسے لگائی؟ اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ اس کو تقدیر الٰہی سے بیماری لگی اسی طرح ان دوسرے اونٹوں کو بھی تقدیر الٰہی سے بیماری لگی (مترجم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

(۱۰۷۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

(۱۰۷۱) وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

(۱۰۷۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهٗ ثَلٰثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا عِنْدِيْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

(۱۰۷۳) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا

دوسری فصل

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فال تو لیتے مگر شگون بد نہ لیتے اور پسند کرتے تھے نیک نام رکھنے کو۔ اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے۔

(۲) اور قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کسی جانور کو اڑا کر فال لینا۔ فال لیتے وقت سنگریزہ کا مارنا اور شگون لینا سحر میں سے ہے" اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "شگون بد لینا شرک ہے"۔ اس کو آپ نے تین بار فرمایا۔ اور ہم میں سے کوئی نہیں .... مگر اللہ تعالےٰ لیجاتا ہے اس کو بسبب توکل کے۔ اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے بخاری کو یہ کہتے سنا کہ سلیمان بن حرب اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ "وما منا الا ولکنّ الله یذهبه بالتوکل"۔ میرے نزدیک یہ قول ابن مسعود کا ہے۔

(۴) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ ایک پیالہ میں رکھ کر فرمایا، کھا میں اللہ پر اعتماد کرتا ہوں اور

ہ تابعی ہے اہل بصرہ میں انکا شمار ہے ۱۲

عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

(۱۰۷۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

(۱۰۷۵) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

(۱۰۷۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنْ اِسْمِهٖ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهٗ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

(۱۰۷۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا وَ

اُسی پر توکل کرتا ہوں"۔ اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

(۵) اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "نہ ہامہ کی نحوست، نہ چھوت سے بیماری لگنے اور نہ شگونِ بد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر کسی چیز میں شگون ہوتا، گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو تو یہ بات اچھی معلوم ہوتی تھی کہ جب کسی مقصد کے لئے نکلیں تو سنیں اے راہِ مستقیم پانے اور اپنے مقصد کو پہنچنے والے۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون نہ لیتے۔ لیکن جب کسی عامل کو کہیں بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اُس کا نام اچھا ہوتا تو خوش ہوتے اور اس خوشی کے آثار آپ کے چہرۂ مبارک پر پائے جاتے۔ اگر اُس کا نام اچھا نہ ہوتا تو اس سے کراہت ہوتی اور اس کراہت کے آثار چہرۂ مبارک پر پائے جاتے اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر اُس کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے اور اس خوشی کے آثار چہرۂ مبارک پر پائے جاتے، اور اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایک گھر میں تھے۔ اس میں ہماری تعداد بھی زیادہ

أَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَ أَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً - رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ -

(۱۰۷۸) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا أَبْيَنُ وَهِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ -

بھی زیادہ اور مال بھی زیادہ تھے۔ پھر اس کو چھوڑ کر دوسرے گھر میں آئے تو اس میں ہماری تعداد اور مال کم ہو گئے۔ فرمایا وہ گھر بُرا ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔ اس کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے۔

(۹) اور یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خبر دی مجھے اس شخص نے جس نے فروہ بن مسیک سے سُنا کہ کہتا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول! ہمارے پاس ایک زمین ہے اسکو ابین کہا جاتا ہے اور وہ ہماری زراعت اور ہمارے غلّہ کی زمین ہے (یعنی وہاں شہروں سے غلہ آکر جمع ہو جاتا ہے) اور وباء اس کی سخت ہے، فرمایا جانے اور آمد و رفت کرنے کو ترک کر دے۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

ف یمنی تابعی واعظ ثقہ ہے بعض نے مستور الحال بتایا ہے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) لہ فروہ بن مسیک صحابی ہے اہل یمن سے ۹ھ میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر کوفہ میں انتقال کیا اور شاعر محسن بھی تھا ۱۲ (اشعۃ اللمعات) مصحح عفی عنہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۱۰۷۹) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ مُرْسَلًا -

تیسری فصل

(۱) عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شگونِ بد کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس میں سے بہترین فال ہے نہیں رد کرتا اس کو مسلمان۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی ناگوار چیز پیش آئے تو اس کو کہنا چاہیئے۔ اے اللہ! تو ہی نیکیوں کو لاتا اور تو ہی برائیوں کو دُور کرتا ہے اور بُرائی سے پھرنا تیری قوت اور توفیق کے بغیر ناممکن ہے۔

اس کو ابو داؤد نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ الْكِهَانَةِ

باب۲۔ کہانت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

(۱۰۸۰) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پہلی فصل

(۱) معاویہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، ہم ایام جاہلیت میں کئی ایک چیزیں کیا کرتے تھے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم کاہنوں کے پاس چلتے۔ فرمایا۔ تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ہم شگون بد لیا کرتے تھے۔ فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جو تم میں سے ایک کے دل میں گذرتی ہے، پس نہ باز رکھے تم کو میں نے کہا تیسری چیز یہ کہ ہم میں سے کئی ایک خط کھینچتے، آپ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی تھے جس کا خط اُن سے مل جائے تو وہ مباح ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے'

(۱۰۸۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ کئی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا کاہنوں کی بات سچ اور اعتماد کے لائق ہوتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ وہ کچھ نہیں (ان کی بات پر اعتقاد و اعتماد نہ کرنا چاہیئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ وہ کبھی ایسی خبر بھی دیتے ہیں جو حق ہوتی ہے" آپ نے فرمایا۔ کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

(۱۰۸۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

(۱۰۸۳) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

(۱۰۸۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ

یہ ایک ایسا کلمہ ہوتا ہے کہ کوئی جن اس کو (ملائکہ یا وحی سے)، اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے، مُرغ کی آواز کے مانند کہ دوسرے مرغوں کو بُلاتا ہے دانہ کے لئے۔ اسی طرح وہ کاہن اُس کلمہ میں کئی سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ "تحقیق فرشتے عنان میں نازل ہوتے ہیں اور عنان ابر کو کہتے ہیں۔ سو آسمان میں جس چیز کا فیصلہ کیا جاتا ہے کاہنوں سے اُس کا ذکر کرتے ہیں چوری سے شیاطین اس کو پوشیدہ طور پر سُن لیتے ہیں۔ اور اس کو کاہنوں تک پہونچا دیتے ہیں۔ سو کاہن جو کچھ شیاطین سے سنتے ہیں اُن میں سو جھوٹ اپنی طرف سے بنا لیتے ہیں۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۴) اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ جو شخص کسی کاہن و نجومی کے پاس کچھ پوچھنے کے لئے جائے تو اس کی چالیس رات دن کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔ اسکو مسلم نے نقل کیا ہے

(۵) اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی۔ رات بارش ہونے کے بعد۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَ اَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا"۔ تیرے بعض بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ بعض مجھ پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ سو جن لوگوں نے کہا کہ اللہ کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان لانے والے اور ستاروں کا انکار کرنے والے ہیں اور جن لوگوں نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔ اسکو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

(١٠٨٥) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ [ع] اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنَزِّلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَ كَذَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۶) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا"جب بھی آسمان سے برکت (یعنی مینہ) نازل ہوئی ہے تو کچھ اس کی وجہ سے کافر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بارش نازل کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ بارش فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے ہوئی ہے"۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

ع ظاہر یہ ہے کہ مراد برکت سے مینہ ہے اور جملہ ینزل الغیث بیان اس کا اور احتمال ہے کہ عام برکت مراد ہو ۱۲ (از مصحح)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(١٠٨٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ - رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ -

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو شخص علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کرتا ہے۔ تو وہ سحر کی ایک شاخ حاصل کرتا ہے۔ اس نے اس پر زیادہ کیا علم نجوم کا حاصل کیا"۔ اس کو احمد، ابوداؤد، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(١٠٨٧) وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

(۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی کَاہِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ اَوْ اَتٰی امْرَاَۃً حَائِضًا اَوْ اَتٰی امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا فَقَدْ بَرِیَٔ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بتلائی ہوئی بات کی تصدیق کی۔ یا حالت حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کی یا اپنی بیوی کی دُبر میں جماع کیا تو جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا ہے وہ اس سے بری ہے (یعنی قرآن و شریعت سے)

اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ ف۔ بیزار ہوا یعنے کافر ہوا یہ محمول ہے حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید ہے اوپر کہنے ان شنائع کے (ع) (صحح عفی عنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۱۰۸۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰہُ الْاَمْرَ فِی السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ بِاَجْنِحَتِھَا خُضْعَانًا لِقَوْلِہٖ کَاَنَّہٗ سِلْسِلَۃٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقُّ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ فَیَسْمَعُھَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ ھٰکَذَا بَعْضُہٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّہٖ فَحَرَّفَھَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَیَسْمَعُ الْکَلِمَۃَ فَیُلْقِیْھَا اِلٰی مَنْ تَحْتَہٗ ثُمَّ یُلْقِیْھَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَہٗ حَتّٰی یُلْقِیَھَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْکَاھِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَکَ الشِّھَابُ قَبْلَ اَنْ

تیسری فصل

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں۔ تو فرشتے ہیبت وجلال الٰہی کی وجہ سے پر مارتے ہیں۔ اس طرح گویا آواز کلام الٰہی کی مانند آواز زنجیر کے ہے جو صاف پتھر پہ کھینچی جائے۔ جب فرشتوں کے دلوں سے خوف دُور کیا جاتا ہے تو کم درجہ کے فرشتے کہتے ہیں۔ تمہارے پروردگار نے کیا حکم کیا ہے؟ مقرب فرشتے کہتے ہیں، جس چیز کا حکم ہوا ہے کہ حق ہے اور وہ ذات بلند اور بلند مرتبہ ہے۔ جن و شیاطین ان باتوں کو چوری سے سُن لیتے ہیں اس طرح کہ بعض اُن کے اوپر بعض کے ہیں اس طرح۔ یہ کہہ کر سفیان نے اپنا ہاتھ ٹیڑھا کیا اور اپنی اُنگلیوں کے درمیان فرق کیا۔ پس چوری سُننے والا سنتا ہے بات کو پھر وہ اپنے نیچے والے کو سُناتا ہے پھر وہ اپنے نیچے والے کو بتلاتے ہیں۔ اکثر سُننے والا شعلہ کو پاتا ہے اس سے پہلے کہ ساحر و کاہن

يُلْقِيهَا وَ رُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

کو بتلائے۔ سو وہ بات کاہن کو پہونچتی ہے۔ کاہن اُس بات کے ساتھ سو جھوٹ اور بنا لیتا ہے۔ اس کی تصدیق کرنے والا کہتا ہے کہ کیا تو نے ... فلاں فلاں بات اس طرح نہ کہی تھی ہم سے پس وہ آسمان والی ایک سچی بات کے ساتھ سچا سمجھا جاتا ہے اور اس کی جھوٹی باتیں بھی سچی مان لی جاتی ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۸۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَاهُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ وَ اسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَ مَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَ لَا لِحَيٰوتِهِ وَ لٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ

(۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے مجھے خبر دی کہ وہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک تارا ٹوٹا، اور بہت روشنی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ کہ جاہلیت میں جب اسی طرح تارا ٹوٹتا تھا۔ تو تم کیا سمجھتے اور کیا کہتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔ تاہم ہم کہتے تھے کہ کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا ہے۔ اور کوئی بڑا آدمی مرا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی کی موت و حیوٰۃ کی وجہ سے تارا نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا پروردگار کہ اُس کا نام بابرکت ہے جب کسی کام کا حکم دیتا ہے تو حاملانِ عرش تسبیح کرتے ہیں۔ پھر عرش والوں کے متصل آسمان کے فرشتے تسبیح کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ تسبیح اس آسمان دنیا والے فرشتوں تک پہونچتی ہے۔

السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ
الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ
فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ
اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ
هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ
الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى
اَوْلِيَائِهِمْ وَ يَرْمُوْنَ فَمَا جَاءُوْا
بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ
وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَ
يَزِيْدُوْنَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -
(۱۰۹۰) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ
اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا
زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ وَ رُجُوْمًا لِلشَّيٰطِيْنِ
وَ عَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ
تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَأَ
وَ اَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَ تَكَلَّفَ
مَالَا يَعْلَمُ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
تَعْلِيْقًا وَ فِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ
وَ تَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْهِ وَ مَا
لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَ مَا عَجَزَ
عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَ الْمَلٰئِكَةُ
وَ عَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَ زَادَ
وَ اللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ
حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّ لَا رِزْقَهٗ وَلَا
مَوْتَهٗ وَ اِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى

پھر عرش سے متصل آسمان کے فرشتے حاملان عرش سے پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ پس وہ ان کو اس چیز کی خبر دیتے ہیں جو اللہ نے حکم کیا۔ پھر بعض آسمان والے بعض سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر آسمان تک پہونچتی ہے۔ پھر اس خبر کو جن اُچک کر سُن لیتے ہیں اور اپنے ساحروں و کاہنوں تک پہونچا دیتے ہیں۔ اُن جنوں کو ستاروں سے مارا جاتا ہے پس وہ اس طرح جو خبر لائے وہ حق ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا دیتے اور زیادتی کر دیتے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۱) اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین طرح پر پیدا کیا ہے۔ ایک تو وہ جن کو آسمان کی زینت بنایا ہے۔ دوسرے وہ جن سے شیاطین کو مارا جاتا ہے۔ تیسرے وہ جن سے مسافر راہوں کا نشان پاتے ہیں۔ جو شخص ان تین باتوں کے علاوہ ان کی کوئی اور تاویل کرے اس نے غلطی کی اپنا حصہ ضائع کیا، جو نہیں جانتا اس میں تکلف کیا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے، بلا سند کے۔ رزین کی روایت میں ہے "بیفائدہ بات میں تکلف کیا اور اس بات میں جس کا اُسے علم نہیں اور اُس چیز کے متعلق جس کا علم حاصل کرنے سے عاجز ہے انبیاء اور فرشتوں کا بھی۔ ربیع سے بھی اس کی مانند روایت ہے اس میں اتنا زیادہ ہے "خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے کسی کی زندگی،

؎ ضائع کیا حصہ اپنا یعنے اپنی عمر میں سے اور وہ مشغول ہوتا ہے۔ بے فائدہ چیز میں کہ نہ فائدہ دیتی ہے دنیا ؎ میں اور نہ آخرت میں ۱۲

اللّٰہِ الْکَذِبَ وَ یَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ
رزق اور موت کے لئے ستاروں کو مقرر نہیں کیا.

یہ کاہن لوگ اللہ پر افترا کرتے ہیں اور ستاروں کے طلوع و غروب کے اثرات بیان کرتے ہیں.

(۱۰۹۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَیْرِ مَا ذَکَرَہُ اللّٰہُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ کَاهِنٌ وَ الْکَاهِنُ سَاحِرٌ وَ السَّاحِرُ کَافِرٌ رَوَاہُ رَزِیْنٌ.

(۴) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں. کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. "جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا اس چیز کے غیر کے لئے جس کا اللہ نے ذکر کیا ہے. تو تحقیق اس نے علم سحر کا ایک حصہ سیکھا منجم کاہن کا حکم رکھتا ہے. کاہن ساحر کے حکم میں ہے اور ساحر کافر ہے"۔
اس کو رزین نے نقل کیا ہے.

(۱۰۹۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَکَ اللّٰہُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِہٖ خَمْسَ سِنِیْنَ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سُقِیْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ. رَوَاہُ النَّسَائِیُّ.

(۵) اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بارش کو پانچ سال تک روک لے. پھر بارش نازل کرے تو لوگوں کا وہ طبقہ جو علم نجوم پر اعتقاد رکھتا ہے یہ کہنے کی وجہ سے کافر ہو جائے کہ یہ بارش فلاں ستارے کے مقام مجدح میں ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے"۔
اس کو نسائی نے روایت کیا ہے.

کِتَابُ الرُّؤْیَا

خواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

(۱۰۹۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَایَۃِ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ یَرَاھَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ۔

(۱۰۹۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۰۹۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۰۹۶) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(۱۰۹۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آثارِ نبوت سے کچھ باقی نہیں رہا مگر مبشرات۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا۔ سچے خواب"۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مالک نے عطاء بن یسار کی روایت سے اتنا زیادہ کیا ہے۔ "دیکھے اس کو ہر مسلمان یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے لئے دیکھے۔

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے"۔

اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۳) اور حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو البتہ تحقیق اس نے مجھے (زندگی میں) دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نمودار نہیں ہو سکتا"۔

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴) اور حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ سچا ہے (کہ) اس نے واقعی مجھی کو دیکھا۔ اس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔

(۵) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ جلدی ہی جاگتے میں مجھے دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰۹۸) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَلْیَتْفُلْ ثَلٰثًا وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

(۱۰۹۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ثَلٰثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(۱۱۰۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَکْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْیَا

(۶) اور ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، پس جو شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کو کسی سے بیان کرے۔ مگر اسی سے جو دوست ہو اور جب کوئی ناگوار اور برا خواب دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ اللہ سے پناہ مانگے اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور چاہیئے کہ تین بار تھتکارے اور کسی سے اس کو بیان نہ کرے، پس وہ اس کو ہرگز ضرر نہ دیگا۔"
اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۷) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب تم میں سے کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ بائیں طرف تین بار تھوکے۔ اس کو تین بار شیطان سے پناہ مانگنی چاہیئے اور چاہیئے کہ جو کروٹ سو رہا ہو وہ بدل لے۔"
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب زمانہ قریب ہوگا (یعنی قرب قیامت)، تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اور جو چیز اجزائے نبوت میں سے ہو حقیقت یہ ہے کہ وہ جھوٹی نہیں ہوتی۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ کہ میں ان احادیث کو روایت کرتا ہوں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں خواب کے متعلق۔

ثَلَاثٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ وَ تَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلَا يَقُصُّهٗ عَلٰى اَحَدٍ وَ لْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَ كَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَ يُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَ يُوْنُسُ وَ هُشَيْمٌ وَ اَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ قَالَ يُوْنُسُ لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَ قَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِيْ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ نَحْوَهٗ وَ اَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَ اَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ -

(۱۱۰۱) وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِيْ قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں - ایک تو نفسانی خیالات، دوسرے شیطانی ڈراوا اور تیسرے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بشارت، پس جو شخص کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اس کو کسی سے بیان نہ کرے، اس کو چاہیئے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں بیڑیاں دیکھنے کو بُرا سمجھتے تھے اور خواب میں قید کو اچھا سمجھتے تھے اور کہا گیا ہے، کہ قید سے مُراد دین پر ثابت قدم رہنا ہے۔ اس پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے بخاری نے کہا ہے، کہ قتادہ رضی اللہ عنہ، یونس، ھشیم اور ابو ہلال ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے، یونس کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابن سیرین۔ حضرت ابو ہریرہ اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قید کے بارے میں روایت کی ہو مسلم کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قید والا جملہ ہو یا ابن سیرین نے اپنی طرف سے کہا ہو۔ ایک روایت میں اسی کی مانند ہے ا۔ اور حدیث میں قول اکرہ الغل کو آخر تک درج کیا ہے۔

(۹) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا - جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ اور فرمایا۔ جب تم سے کسی کے ساتھ شیطان کھیلے خواب میں تو وہ اس کو لوگوں سے

بِهِ النَّاسَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(۱۱۰۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ بْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۱۱۰۳) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(۱۱۰۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

بیان نہ کرے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ گویا میں اور صحابہ رضی اللہ عنہم عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے ہیں۔ پس ہمارے سامنے تر کھجوریں لائی گئیں۔ کہ ان کو رطب ابن طاب کہتے ہیں۔ سو میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی ہے کہ ہمیں دنیا و عقبیٰ اور آخرت میں سر بلندی و بزرگی حاصل ہوگی۔ اور یہ کہ ہمارا دین اچھا ہے۔ اسکو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۱۱) اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے مکّہ سے کسی ایسی زمین کی طرف ہجرت کی۔ کہ اس میں کھجوریں ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ زمین یمامہ ہے، یا ہجر ہے پس ناگہاں معلوم ہوا کہ وہ تو مدینہ ہے کہ اُس کا قدیم نام یثرب ہے اسی خواب میں میں نے دیکھا کہ تحقیق کہ میں تلوار ہلاتا ہوں، پس وہ تلوار اوپر سے ٹوٹ گئی۔ اچانک اس کی تعبیر اس صورت میں پہونچی۔ کہ جنگ اُحد میں بعض مومنوں کو رنج و ملال کا سامنا ہوا۔ پھر میں نے دوسری بار تلوار کو ہلایا تو تلوار اپنی اصلی حالت پر آگئی۔ وہ پہلے سے زیادہ بہتر صورت میں ہوگئی۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ مکّہ فتح ہوگا۔ اور مومنوں کی جمعیت بڑھے گی۔ اس کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ کَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَکَبُرَ عَلَیَّ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَذَھَبَا فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیُقَالُ اَحَدُھُمَا مُسَیْلِمَۃُ صَاحِبُ الْیَمَامَۃِ وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ اَجِدْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَذَکَرَھَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِیِّ۔

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے۔ پھر میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کڑے پہنائے گئے وہ مجھ پر گراں اور ناگوار ہوئے سو مجھ پر وحی کی گئی کہ اُن کی طرف پھونک مار، پس میں نے پھونک ماری وہ اُڑ گئے، پس میں نے اُن کڑوں کی تعبیر یہ کی کہ میری شریعت کے خلاف دو جھوٹے نبوت کا دعوٰی کریں گے۔ ایک صنعاء والا اور ایک یمامہ والا۔ اس پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔ ایک روایت میں اُن میں سے ایک کو مسیلمہ صاحب الیمامہ اور دوسرے کو عنسی صاحب صنعاء کہا گیا ہے۔ مگر صحیحین میں اس روایت کو نہیں پایا اور اس کا ذکر جامع الاصول نے ترمذی سے کیا ہے۔

(۱۱۰۵) وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ رَاَیْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِی النَّوْمِ عَیْنًا تَجْرِیْ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَالِكَ عَمَلُہٗ یَجْرِیْ لَہٗ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

(۱۳۱) اور ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت عثمان بن مظعون کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ میں نے اس کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا یہ اسکے عمل کا ثواب ہے جو اس کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

ہ زید بن ثابت کی زوجہ ہیں اور اُن کا نام زینب ہے۔ عثمان بن مظعون ان کے پاس نزیل تھے۔ آپ صحابیہ ہیں بیعت کرنے والیوں سے ۱۲ (اشعۃ اللمعات) (مصحح عفی عنہ)

ف۔ یعنے پہنچتا ہے طرف اس کی ثواب اس کے عمل کا بعد مرنے اسکے کے قیامت تک اس لئے کہ وہ تھا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہیں اس کے لئے عمل اس کے قیامت تک ۱۲ مصحح عفی عنہ

(۱۱۰۶) وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱۳۲) اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَأٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأٰى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِيْ إِلٰى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ فَيَشُقُّهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ فَلَا يَرْجِعُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ فَإِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا إِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ

جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو چہرۂ اقدس ہماری طرف کرتے اور فرماتے۔ تم میں سے کسی شخص نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ سمرہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو حضور کے سامنے بیان کرتا۔ اور آپ جو اللہ تعالےٰ چاہتا اس کی تعبیر فرماتے پس آپ نے ہم سے ایک دن اسی طرح پوچھا۔ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا لیکن آج کی رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ انہوں نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ لئے، اور مجھے ایک پاک زمین کی طرف لے گئے (یعنے شام کی طرف)، پس اچانک دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک کڑا ہے اس کو بیٹھے ہوئے شخص کے گلے میں داخل کرتا ہے اور اس کو چیرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ چراؤ اس کی گدّی تک پہونچتا ہے۔ اسی طرح دوسرے کلّے کو چیرتا ہے اُس کا کلا مل جاتا ہے اور پھر یہی معاملہ ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے؟ اُن شخصوں نے کہا چلو سو ہم چلے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہونچے کہ چت لیٹا ہوا تھا۔ اور ایک شخص اُس کے سر پر کھڑا تھا، ایسا پتھر لئے ہوئے جس سے ہاتھ بھر جائے۔ اُس بڑے پتھر سے اُس کا سر کچلتا تھا جب وہ اس کو اس سے مارتا ہے تو پس جاتا ہے وہ اس پتھر کی طرف تاکہ اس کو لائے۔ جتنی دیر میں وہ پلٹ کر آتا ہے، اس کا سر جُڑ جاتا اور اپنی اصلی حالت پر ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ پہلے تھا۔ وہ اسکو پھر اسی طرح مارتا ہے

تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسْطِ النَّهْرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا وَسْطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ

میں نے کہا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ اُن دونوں شخصوں نے کہا چلے چلو۔ چنانچہ ہم چلے اور ایک ایسے گڑھے پر پہونچے جو تنور کی مانند تھا۔ اُس کا اوپر کا حصہ تنگ تھا۔ اور نیچے کا حصہ کشادہ۔ اس کے نیچے آگ جل رہی تھی۔ جب وہ آگ شعلہ مار کر اوپر آتی تو اُن آدمیوں کو جو اس میں تھے اوپر لے آتی۔ قریب تھا کہ وہ آدمی باہر نکل پڑیں اُس سے مگر جب وہ آگ کا شعلہ نیچے جاتا تو وہ آدمی بھی نیچے چلے جاتے اور اس میں بہت سے مرد اور عورتیں تھیں۔ میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے؟ اُن دونوں شخصوں نے کہا۔ چلے چلو۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور ہمارا گذر ایک خون کی نہر پر ہوا۔ ایک شخص اس کے بیچوں بیچ کھڑا تھا اور نہر کے کنارے پر ایک شخص کھڑا تھا۔ جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے۔ وہ شخص جو نہر میں تھا آگے آیا۔ سو جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کنارے والا شخص اس کے منہ پر پتھر کھینچ مارتا ہے اور اس کو وہیں پھیر دیتا ہے جہاں وہ تھا۔ جب بھی وہ نکلنا چاہتا ہے وہ پتھر مار کر اس کو واپس وہیں کر دیتا ہے جہاں وہ تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ اُن دونوں نے کہا چلے چلو۔ چنانچہ ہم چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک سبز باغ کے پاس پہونچے۔ اس میں ایک بڑا درخت ہے اس کی جڑ میں ایک بوڑھا ہے اور ایک لڑکا۔ اچانک وہاں ایک اور شخص ہے اُس درخت کے نزدیک۔ اس کے آگے آگ ہے اس کو وہ جلا رہا ہے۔ وہ دونوں شخص مجھ کو اُس درخت پر لے چڑھے اور مجھے ایک گھر میں داخل کیا کہ اسکے بیچوں بیچ ایک درخت

مِنْهَا فِيهَا شُيُوخٌ وَّ شَبَابٌ
فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّكُمَا قَدْ
طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا
رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الرَّجُلُ
الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ
فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ
عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ
بِهِ مَا تَرَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ
فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ
عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَ لَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيهِ
بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ مَا رَأَيْتَ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ الَّذِي
رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ
وَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ اٰكِلُ
الرِّبَا وَ الشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ
فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَ
الصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ
وَ الَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ
النَّارِ وَ الدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ
دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَمَّا هٰذِهِ
الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَ أَنَا
جِبْرَئِيلُ وَ هٰذَا مِيكَائِيلُ وَ
ارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا
فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ وَ فِي
رِوَايَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ
قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي

تھا۔ میں نے اُس بہتر گھر کبھی اور کوئی نہیں دیکھا۔ اس میں بہت سے مرد، بوڑھے، جوان، عورتیں اور لڑکے ہیں۔ پھر مجھے ان دونوں نے اُس گھر سے نکالا اور مجھ کو ایک درخت پر لے چڑھے، اور اُس سے بھی زیادہ اچھے اور بہتر گھر میں داخل کیا۔ اُس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے اُن دونوں سے کہا کہ تحقیق تم نے مجھے آج کی رات بہت پھرایا پس مجھے اُن چیزوں کی حقیقت بتلاؤ جو میں نے دیکھیں۔ اُن دونوں نے کہا۔ اچھا لو سنو۔ آپ نے جس شخص کو دیکھا تھا کہ کلّے چیرے جارہے ہیں سو وہ شخص جھوٹا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ اُس سے جھوٹی باتیں نقل کی جاتی ہیں۔ اور وہ دنیا بھر میں پھیل جاتی ہیں۔ پس اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جارہا ہے جو آپ نے دیکھا۔ قیامت تک اس کو یہی عذاب ملتا رہے گا۔ آپ نے اُس شخص کو جو دیکھا تھا کہ اُس کا سر کچلا جارہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اُسے قرآن کا علم دیا۔ مگر سو رہا رات کو قرآن نہ پڑھا اور نہ دن کو قرآنی احکام و اوامر پر عمل کیا۔ سو اس کو وہ عذاب دیا جارہا ہے جو آپ نے دیکھا۔ اس کو قیامت تک اسی عذاب کا سامنا رہے گا۔ وہ لوگ جن کو آپ نے آگ کے تنور میں دیکھا، وہ زناکار ہیں جس کو آپ نے خون کی نہر میں دیکھا وہ سود خوار ہے۔ وہ بوڑھا جس کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہیں اور اُن کے گرد لڑکے اُن کی اولاد ہیں۔ وہ شخص جو آگ جلا رہا ہے وہ مالک دوزخ کا داروغہ ہے۔ وہ

اَدْخُلُ مَنْزِلِیْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَیْتَ مَنْزِلَكَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ ذُكِرَ الْحَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِیْ رُؤْیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَدِیْنَةِ فِیْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِیْنَةِ۔

پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے عامہ مومنین کا ہے۔ اور دوسرا گھر شہدار کا ہے۔ اور میں جبرئیل (علیہ السلام) ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اور آپ اپنا سر اُٹھا لیجئے۔ سو میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ تو اچانک دیکھا میرے اوپر بادل کی مانند کوئی چیز ہے اور ایک روایت میں تہہ بر تہہ مثل ابر سفید کے آگیا ہے۔ اُن دونوں نے کہا کہ یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے کہا۔ مجھے اپنے مکان میں داخل ہونے دو۔ انہوں نے کہا۔ آپ کی عمر کا کچھ حصہ باقی ہے آپ نے اس کو پورا نہیں کیا۔ جب آپ اس کو پورا کریں گے تو اپنے مکان میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں بیچ باب حرم مدینہ کے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

دوسری فصل

(۱۱۰۷) عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ[۵] نِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَ هِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ یُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ وَ اَحْسِبُهٗ قَالَ لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِیْبًا اَوْ لَبِیْبًا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[عہ]

(۱) ابی رزین العقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن کا خواب نبوت کے چھیالیسویں جزء سے ہے، اور وہ پرندہ کے پاؤں کی مانند ہوتا ہے (جب تک کہ اس کو کسی سے کہا نہ جائے اور جب وہ کسی سے کہا گیا تو وہ واقعہ ہو جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ نہ بیان کر تو خواب کو مگر اپنے دوست سے یا عقل مند سے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵ ان کا نام عامر بن صبرہ اور وہ مشہور صحابی ہیں ۱۲ (مصحح عفی عنہ)

(۱۱۰۸) وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِیْجَةُ اِنَّهٗ كَانَ قَدْ

(۲) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کی بابت پوچھا گیا کہ وہ مومن تھے یا کافر؟ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

عہ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ الرُّؤیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ تُعَبَّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَاَحْسِبُهٗ

صَدَّقَكَ وَ لٰكِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ وَ لَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَالِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب دینے سے پہلے ہی فرمایا، کہا اور وہ آپ کے دعویٰ نبوت سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ مگر آپ کی تصدیق کی تھی۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ان کو خواب میں دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ سفید کپڑوں میں ہیں۔ اگر وہ دوزخی ہوتے تو اس لباس میں نظر نہ آتے۔ روایت کیا احمد اور ترمذی نے۔

(۱۱۰۹) وَ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ فَاَخْبَرَهٗ فَاضْطَجَعَ لَهٗ وَ قَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ سَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ بَكْرَةَ كَانَ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ۔

(۳) اور ابن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے چچا ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا۔ انہوں نے اس کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ لیٹ گئے، اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کرلے چنانچہ ابن خزیمہ نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔
اس کو شرح السنۃ نے روایت کیا ہے۔ اور ذکر کریں گے ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اس کا یہ ہے کان الخ (ف)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

(۱۱۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُّؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُصَّ وَ اِنَّهٗ

(۱) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے فرماتے ہم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ سو جس کو چاہتا اللہ وہ آپ کے اپنا خواب بیان کرتا اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو ایک روز۔

ف۔ (حدیث ۱۱۰۸) اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سے ہو جیسے کہ خواب میں دیکھے کہ روزہ رکھا ہے یا نماز ادا کی ہے یا تصدق کیا ہے یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہے وغیرہ ذالک (مرقاۃ۔ اشعۃ اللمعات ص ۵۵۵ ج ۳)

قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ اَنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَ اِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَ اِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَ اِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَ ذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِهِ وَ فِيْهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ وَ هِيَ قَوْلُهُ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَ اِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَآءِ وَ اِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَآءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَ لَا اَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَ لَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَ شَطْرٌ مِنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَ اِذَا

آج کی رات میرے پاس دو شخص آئے۔ انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا کہ چلو۔ میں اُن دونوں کے ساتھ چل پڑا۔ اس کے بعد سمرہ اس حدیث کی مثل ذکر کرتے ہیں جو پہلی فصل میں بالتفصیل بیان ہو چکی ہے اس روایت میں کچھ زیادتی ہے جو پہلی حدیث میں نہیں اور وہ یہ ہے۔ پس ہم ایک اندھیرے باغ میں آئے۔ اس میں بہار کا ہر شگوفہ تھا۔ اچانک میں نے اس باغ میں ایک لمبا شخص دیکھا میں اس کی لمبائی کے سبب اُس کا سر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ بھی دیکھا کہ اس کے گرد اکثر لڑکے ہیں۔ میں نے اُن کو کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے اُن دونوں شخصوں سے پوچھا یہ لمبا شخص اور یہ لڑکے کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلے چلو۔ اور ہم ایک بڑے باغ کے پاس پہونچے کہ میں نے اُس سے بڑا اور اچھا باغ اور کوئی نہیں دیکھا۔ اُن دونوں نے کہا کہ اس میں چڑھو۔ ہم اس میں چڑھے اور ایک شہر کے پاس پہونچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ ہم اُس شہر کے دروازے پر پہونچ گئے۔ دروازہ کھلوانے کو کہا گیا۔ سو ہمارے لئے دروازہ کھلا اور ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہمیں اس شہر میں ایسے لوگ ملے۔ کہ اُن کے بدن کا نصف حصہ اتنا بہتر کہ تو دیکھے اور نصف باقی اتنا بدتر کہ تو دیکھے۔ اُن دونوں نے اُن لوگوں سے کہا۔ کہ جاؤ اور اُس نہر میں گر جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہاں ایک نہر تھی۔

نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَالِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ ذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَ أَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَ أَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَ أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَ شَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

جو عرض میں بہتی تھی۔ اُس کا پانی ایسا تھا کہ گویا خالص دودھ ہے سفیدی کے اعتبار سے وہ اس میں جا گرے اور ہمارے پاس اس حال میں واپس آئے کہ اُن کے نصف بدن سے وہ بُرائی جاتی رہی تھی۔ اور وہ بہترین صورت کے ہو گئے تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زیادتی کے بارے میں ایک لمبے شخص کا ذکر کیا جو باغ میں تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے اِرد گرد جو لڑکے تھے وہ، وہ بچے تھے جو فطرت پر مرے بعض مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اور مشرکوں کے بچوں کے متعلق کیا ہے؛ آپ نے فرمایا۔ اور مشرکوں کے بچے بھی اُنہی کے حوالہ ہوتے ہیں اور وہ لوگ جن کے بدن کا نصف حصہ بُرا اور نصف اچھا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے کہ انہوں نے اچھے بُرے اعمال مِلے جُلے کئے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن سے درگذر کیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۱۱۲) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَفْرَى الْفِرٰى أَنْ يُّرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

(۲) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بہتانوں میں بڑا بُہتان یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو آدمی وہ چیز دکھائے۔ جو انہوں نے نہیں دیکھی ہے[ع۱]۔ روایت کیا بخاری نے۔

ع۱ اپنی آنکھوں پر بہتان باندھنا اور جھوٹ بولنا یہ ہے کہ جو کچھ اس نے فی الحقیقت نہیں دیکھا اس کو دیکھتا بیان کرے۔ یعنی اپنی طرف سے گھڑ کر خواب بیان کرے ۱۲ (مترجم)

(۱۱۱۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ۔	(۳) اور ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سچا خواب صبح کے وقت کا ہوتا ہے۔ اس کو ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

ف۔ اس لئے کہ اکثر اس وقت خاطر جمعی ہوتی ہے اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہے ۱۲ (ع)، (مصحح عفی عنہ)

رُبع سوئم ختم شد

آخری تصحیح ۴۔ دسمبر ۱۹۵۹ء ۳۰۔ جُمادی الآخرہ ۱۳۷۹ھ
یوم الجمعہ